LearningWell

عِلم و اَدب

۸

رہنمائے اُستاد

For Order : 0320-5899031

info@learningwell.pk www.learningwell.pk

سبق نمبر۱: حمد

مقاصد: اس نظم کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ نظم کی ایک صنف ''حمد'' سے متعارف ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کریں۔

☆ اللہ تعالیٰ کی صفات سے آگاہ ہوتے ہوئے اللہ کی عطا کردہ نعمتوں پر سجدہ شکر بجا لائیں۔

☆ کائنات کے ذرے ذرے پر جھلکتے اللہ تعالیٰ کے نور کو پہچانیں اور اس کی بڑائی کا اعتراف کریں۔

☆ اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام اسمائے حسنیٰ سے واقف ہوں اور انہیں یاد کریں۔

☆ درست تلفظ، آہنگ اور آواز کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر نظم خوانی کریں۔

☆ شاعر کے انداز بیاں پر غور کرتے ہوئے اس کے مقصد سے آگاہ ہوں اور اشعار کا مطلب بیان کریں۔

☆ نظم کے مفہوم کو سمجھ کر سوالات کے جوابات لکھیں اور اپنی تحریری صلاحیت میں اضافہ کریں۔

☆ قافیہ اور ردیف سے واقف ہوتے ہوئے نظم میں موجود قافیے اور ردیف لکھیں۔

☆ حروف تہجی کی درست ترتیب سے آگاہ ہوتے ہوئے دیے گئے الفاظ کو اسی ترتیب سے لکھیں۔

☆ الفاظ کے املا میں معمولی تبدیلی کرتے ہوئے جملوں میں ان کا مناسب استعمال کریں۔

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم طلبہ کو اللہ تعالیٰ کے ۹۹ نام اپنے موبائل کے ذریعے یا کسی آڈیو پلیئر کے ذریعے اچھی آواز میں سنوائیں۔ اس کے بعد طلبہ سے سوال کریں کہ جو چیز ابھی آپ نے سنی ہے اس کے بارے میں کچھ بتائیں؟ جن بچوں کو معلوم ہو گا وہ بتائیں گے ورنہ معلم انہیں بتائیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے نام ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کی صفات معلوم ہوتی ہیں۔ معلم طلبہ سے مزید پوچھیں کہ اللہ تعالیٰ کے کتنے نام ہیں؟ (اس عمر میں آ کر طلبہ کو معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے ۹۹ نام ہیں) آپ میں سے کس کس کو اللہ تعالیٰ کے پورے نام یاد ہیں؟ اگر نہیں تو جو نام یاد ہوں وہ سنے جائیں۔ جب اللہ تعالیٰ کے نام سنوائے جائیں تو ان ناموں کا ترجمہ بھی بتایا جائے۔ زیادہ تر بچے اس عمر میں قرآن پڑھ چکے ہوتے ہیں تو وہ ضرور اللہ کے ناموں سے واقف ہوں گے۔

☆ اس کے بعد طلبہ کی سابقہ معلومات کی جانچ لی جائے اور اللہ کی صفات کے متعلق پوچھا جائے۔ ☆ تمام طلبہ سے کہا جائے گا کہ وہ جوڑیوں میں بیٹھ جائیں اور اللہ کی صفات پر تبادلہ خیال کریں۔ پانچ منٹ بعد باری باری ہر جوڑی اللہ تعالیٰ کی دو دو صفات بتائے اور ممکن ہو تو معلم انہیں تختہ تحریر پر لکھیں۔

☆ جب تمام طلبہ اپنے نکات بیان کر چکیں تو معلم ان کی رائے کو سامنے رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی صفات بیان کریں اور طلبہ کو بتائیں کہ آج ہم جو نظم پڑھیں گے اس میں اللہ تعالیٰ کی صفات (خوبیاں) بیان کی گئی ہیں اور اللہ تعالیٰ سے اپنی محبت کا اظہار کیا گیا ہے ایسی نظم کو ''حمد'' کہتے ہیں۔ (طلبہ خود بھی بتا سکتے ہیں کہ وہ نظم جس میں اللہ تعالیٰ کی خوبیاں بیان کی گئی ہوں ایسی نظم کو حمد کہتے ہیں)

☆ اس کے ساتھ ہی معلم طلبہ کو بتائیں گی کہ نظم کی ایک لائن مصرعہ کہلاتی ہے اور دو مصرعے مل کر ایک شعر بناتے ہیں۔ لہٰذا یہ نظم نو اشعار پر مشتمل ہے۔

پڑھائی:

☆ سب سے پہلے معلم اس نظم کو پورے اتار چڑھاؤ کے ساتھ پڑھیں اور اس نظم کے تمام نئے اور مشکل الفاظ اور ان کے معانی تختہ تحریر پر لکھیں۔

☆ اس کے بعد طلبہ کے گروپ بنائے جائیں (تین بچوں کا ایک گروپ بنوایا جائے) اور ہر گروپ کو نظم کا ایک ایک شعر دیا جائے۔ اس میں نو اشعار ہیں لہٰذا ۹ گروپ بنوائے جائیں۔ طلبہ اس شعر کا مطلب جاننے کی کوشش کریں گے اور آپس میں تبادلہ خیال کریں۔ معلم کی معاونت اور رہنمائی شامل رہے۔ پانچ سے دس منٹ کے بعد ہر گروپ سے ایک بچہ شعر کا مطلب یعنی تشریح بتائے۔ ضرورت پڑنے پر معلم رہنمائی کریں اور بچے کی رائے کو سامنے رکھتے ہوئے شعر کا مطلب واضح کریں۔ اس طرح ایک کل جماعتی گفتگو میں معلم تمام اشعار کا مطلب واضح کریں گی۔

یا

☆ نظم کی بلند خوانی بھی کروائی جا سکتی ہے معلم چند طلبہ سے ایک ایک شعر پڑھوا کر ساتھ ہی اس کا مطلب سمجھائیں۔ ساتھ ساتھ طلبہ کو بھی موقع دیا جا سکتا ہے یعنی۔ جو بچہ شعر کا مطلب بتانا چاہے اس سے بھی پوچھا جا سکتا ہے۔ معلم کی معاونت شامل رہے۔

مرکزی خیال:

داغؔ کی اس نظم کا مرکزی خیال اللہ کی وحدانیت ہے اور اس حقیقت کا اظہار ہے کہ خالق و کائنات کے بے حد و بے حساب احسانات کا پوری طرح شکر ادا کرنا انسان کے بس میں نہیں۔ جہاں میں جو کچھ ہے جس انداز سے ہے وہ سب کچھ خالق کائنات کے موجود ہونے کا پتہ دیتا ہے۔ شاعر اس بات کا احساس دلانا چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بے شمار نعمتیں عطا کی ہیں اور ہمیں اس کا بہت شکر گزار رہنا چاہیے۔

LearningWell (Pvt.) Ltd. www.learningwell.pk

خلاصہ:

اس نظم کے شاعر داغ دہلوی ہیں۔شاعر نے اس نظم میں اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا ہے اور اللہ سے اپنی محبت کا اظہار بڑے خوبصورت الفاظ میں کیا ہے۔شاعر اللہ کی محبت میں سرشار ہوکر کہتے ہیں کہ میں اس قدر اللہ کی محبت میں ڈوب چکا ہوں کہ مجھے کسی بات کا ہوش نہیں رہا میرے دل میں میرے اللہ کی محبت ایسے گھر کر چکی ہے کہ مجھے اس کے علاوہ کچھ یاد نہیں رہتا بس ہر دم میری زبان پر میرے اللہ کا نام ہے اور میں بس اسی کو یاد کرتا ہوں۔ذہن سے ہر سوچ ختم ہوگئی ہے بس یاد ہے تو صرف یہ کہ میرا اللہ ہی ہر چیز پر قادر ہے۔کہتے ہیں کہ ہدایت اسے ملتی ہے جو ہدایت پانا چاہتا ہو بس شاعر کہتے ہیں کہ میرے دل میں بس میرے اللہ کی محبت نے ڈیرے ڈال لیے ہیں اور اب اس کی یاد ہر دم میرے ساتھ ہے کہ مجھے کسی اور بات کا دھیان نہیں رہتا میرے اللہ نے مجھے اپنی محبت میں اس قدر قید کر لیا ہے کہ اب کسی اور بات کا دھیان ہی نہیں رہا۔اب دنیا سے مجھے کوئی لینا دینا نہیں،کوئی سروکار نہیں۔بس ایک ہی کام ہے اور وہ ہے تیری عبادت کرنا،شکر ادا کرنا اور ہر دم تجھے یاد کرنا۔شاعر اللہ تعالیٰ سے اپنے دل کا حال بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اے اللہ تو نے مجھے ہدایت دی اور اپنی محبت سے سرفراز کیا اور یہ بتا دیا کہ جو تجھ سے محبت کرے گا وہی جنت پائے گا۔ہمیں تو نے جنت کی نوید تو سنا دی جسے سن کر ہمیں خوشی تو بہت ہے لیکن اس کو پانے کے لیے ہمیں بڑی محنت کرنی ہے اور اپنا دل صرف اور صرف تیری یاد میں لگانا ہے۔یا اللہ تو نے جنت کے بارے میں ہمیں بتایا ہے اور اس کی خوبصورتی سے آگاہ کیا ہے کہ ہر کوئی اس کو پانے کی فکر میں مبتلا ہے۔میں بھی اس جنت کو حاصل کرنے کی فکر میں مبتلا ہوں اور دن رات اب یہی جستجو ہے کہ بس کسی طرح اپنے اللہ کو راضی کرلوں۔اب بس اسی غم اور پریشانی میں مبتلا ہوں کہ میرا خدا مجھ سے ناراض نہ ہو جائے۔شاعر کہتے ہیں کہ میرے خدا کی ایک عطا ایسی ہے جس کا کوئی مول نہیں اور وہ ہے ایک ایسا دل جو صاف اور شفاف ہے جس میں کوئی خواہش کوئی امنگ کوئی مقصد نہیں یہ ہر بات سے بے نیاز ہے بس اس دل کو اگر کوئی چاہ ہے تو وہ صرف اللہ کی۔اس دل میں صرف اور صرف میرے اللہ کی محبت ہے اور اس کی رضا حاصل کرنے کی لگن ہے۔میں اپنے خدا کی ان تمام نعمتوں اور عنایتوں کا ذکر کیا کروں کہ اس نے اتنا کچھ مجھے دیا ہے کہ اس کا شمار ممکن نہیں۔میرے اللہ نے مجھے اتنا نوازا ہے کہ میں بیان نہیں کرسکتا۔یہ میرے بس کی بات نہیں ہے کہ ان نعمتوں کا شمار کروں جو میرے اللہ نے مجھے عطا کی ہیں۔میرے اللہ نے بغیر مانگے میری جھولیاں بھر دیں۔میرے اللہ تو سراپا عطا ہے۔تو نے مجھے بن مانگے سب دیا ہے اور اس کے بدلے میں تو نے مجھ سے کچھ نہیں مانگا۔کسی غرض کے بغیر تو مجھے دیے چلا جا رہا ہے۔شاعر کہتے ہیں کہ جس چیز کی خواہش ہوئی یا جس چیز کے لیے تیرے آگے ہاتھ پھیلائے تو نے اس سے بڑھ کر عطا کیا۔مجھے میری ضرورت سے بڑھ کر دیا۔میں تیرا شکر ادا کیسے کروں کہ تو نے مجھے بن مانگے اتنا دیا اور جس چیز کی خواہش کی اس سے زیادہ دیا۔شاعر اپنے اللہ سے مخاطب ہوتے ہوئے کہتے ہیں اے اللہ تو نے مجھے معاف کر دیا ہے اور میں جہنم میں سے بچ گیا ہوں شاعر اپنے اللہ سے اتنی محبت کرتے ہیں کہ انہیں یقین ہے کہ اللہ انہیں بخش دے گا اور ان کے گناہوں کو معاف کر دے۔انہیں اللہ کی ذات پہ پورا بھروسہ ہے اور اس بات کا بھی یقین ہے کہ اللہ بڑا کریم اور رحیم ہے۔شاعر کہتے ہیں کہ مجھے تو جہنم سے رہائی مل گئی لیکن پھر جہنم میں کون گیا (یہاں شاعر ایک بات کی طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ جہنم کی آگ کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے) لہٰذا یہاں شاعر کا مقصد یہ بتانا ہے کہ اے اللہ تو جانتا ہے کہ میں تجھ سے کتنی محبت کرتا ہوں اور اسی محبت کی وجہ سے تو نے مجھے جہنم کی آگ میں نہیں ڈالا۔میں بہت گناہ گار ہوں لیکن تو بڑا رحیم اور کریم ہے تو معاف کرنے والا ہے۔آخر میں شاعر کہتے ہیں کہ اے میرے خدا آج میرے پاس جو کچھ بھی ہے وہ سب تیری عطا ہے تو ہی ہر شے پر قادر ہے تو ہی رزاق ہے اور تو ہی پالنے والا ہے۔تیرے سوا کوئی نہیں جو کسی کو کچھ دے سکے جو بھی دیتا ہے بس تو ہی دیتا ہے تو ہی ہے جو ہماری ہر خواہشات کا پورا کرنے والا ہے۔تو نے مجھے ہر شے سے نوازا ہے اور تیرے علاوہ کوئی نہیں جو کچھ دینے کی استطاعت رکھتا ہو یہ سب تیری بدولت ہے اور تو ہی ہے جو کسی کو وسیلہ بنا کر کسی کو وہ چیز فراہم کرتا ہے جس کی وہ خواہش کرتا ہے۔مجھے بھی ملا وہ سب تیرا دیا ہوا ہے اور اس پر میں جتنا شکر ادا کروں کم ہے۔

سرگرمی:

☆ کتاب میں موجود سرگرمی کروائی جاسکتی ہے۔

یا

☆ طلبہ کو گروپ میں نظم کا خلاصہ لکھنے کے لیے دیا جائے۔طلبہ کو ہدایات دی جائیں کہ وہ اشعار کی تشریح کو سامنے رکھتے ہوئے نظم کا خلاصہ لکھیں۔ہر گروپ آپس میں تبادلہ خیال کرتے ہوئے نظم کا خلاصہ لکھے۔معلم کی معاونت اور رہنمائی شامل رہے۔۱۵ سے ۲۰ منٹ بعد ہر گروپ سے ایک بچہ اپنا لکھا ہوا خلاصہ جماعت کو سنائے۔جب تمام گروپ اپنا خلاصہ پڑھ چکیں تو معلم اپنی رائے دیں اور اگر ضرورت ہو تو خود بھی ایک دفعہ نظم کا خلاصہ بتائیں۔

لکھائی:

☆ کتاب میں موجود مشقیں کاپی میں کروائی جائیں۔(سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجئے)

گھر کا کام:

☆ اس نظم میں شاعر نے اللہ تعالیٰ کی صفات بیان کرتے ہوئے اپنی بے پناہ محبت کا اظہار اشعار کی صورت میں کیا ہے۔آپ اللہ تعالیٰ کی تعریف کس طرح کریں گے؟ ایک پیراگراف کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی صفات اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

نظرثانی (اعادہ):

☆ طلبہ سے مرکزی خیال کے حوالے سے پوچھا جاسکتا ہے اس کے علاوہ چند سوالات کئے جاسکتے ہیں مثلاً

۱۔اللہ تعالیٰ نے جو ہمیں نعمتیں عطا کی ہیں تو ہمارا کیا فرض بنتا ہے؟

۲۔اس نظم کا سب سے خوبصورت شعر کون سا ہے؟

۳۔ہم اللہ تعالیٰ کا شکر کس طرح ادا کرسکتے ہیں؟

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk
LearningWell

☆ اگر ممکن ہو تو چند ایک طلبہ سے ان کے لکھے ہوئے جوابات سنے جائیں اس طرح ان بچوں کی حوصلہ افزائی ہوگی جو جلدی کام کرتے ہیں۔

تدریسی معاونات/ وسائل:

اللہ کے ناموں کی ریکارڈنگ۔ موبائل یا آڈیو پلیئر۔ گروپ میں کام کے لیے کمپیوٹر پیپر۔ تختہ تحریر۔ درسی کتاب۔

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ ''حمد'' کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام سنوانے کے دوران)

☆ نظم کی ایک صنف ''حمد'' سے متعارف ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرنے کے دوران

☆ اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام اسمائے حسنیٰ سے واقف ہونے اور انھیں یاد کرنے کے دوران

☆ درست تلفظ، آہنگ اور آواز کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر نظم خوانی کرنے کے دوران

☆ شاعر کے اندازِ بیاں پر غور کرتے ہوئے اس کے مقصد سے آگاہ ہونے اور اشعار کا مطلب بیان کرنے کے دوران۔

☆ نظم کے مفہوم کو سمجھ کر سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران۔

☆ قافیہ اور ردیف سے واقف ہوتے ہوئے نظم میں موجود قافیے اور ردیف لکھنے کے دوران۔

☆ حروفِ تہجی کی درست ترتیب سے آگاہ ہوتے ہوئے دیے گئے الفاظ کو اسی ترتیب سے لکھنے کے دوران۔

☆ الفاظ کے املا میں معمولی تبدیلی کرتے ہوئے جملوں میں ان کے مناسب استعمال کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆ نظم کی ایک صنف ''حمد'' سے متعارف ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرنا۔

☆ اللہ تعالیٰ کی صفات سے آگاہ ہوتے ہوئے اللہ کی عطا کردہ نعمتوں پر سجدۂ شکر بجا لانا۔

☆ کائنات کے ذرے ذرے پر جھلکتے اللہ تعالیٰ کے نور کو پہچاننا اور اس کی بڑائی کا اعتراف کرنا۔

☆ اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام اسمائے حسنیٰ سے واقف ہونا اور انھیں یاد کرنا۔

☆ درست تلفظ، آہنگ اور آواز کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر نظم خوانی کرنا۔

☆ شاعر کے اندازِ بیاں پر غور کرتے ہوئے اس کے مقصد سے آگاہ ہونا اور اشعار کا مطلب بیان کرنا۔

☆ نظم کے مفہوم کو سمجھ کر سوالات کے جوابات لکھنا۔

☆ قافیہ اور ردیف سے واقف ہوتے ہوئے نظم میں موجود قافیے اور ردیف لکھنا۔

☆ حروفِ تہجی کی درست ترتیب سے آگاہ ہوتے ہوئے دیے گئے الفاظ کو اسی ترتیب سے لکھنا۔

☆ الفاظ کے املا میں معمولی تبدیلی کرتے ہوئے جملوں میں ان کا مناسب استعمال کرنا۔

LearningWell (Pvt) Ltd.
www.learningwell.pk

کلیدِ جانچ

مشق نمبر ۱

☆ **جوابات:**

(الف) حمد نظم کی وہ قسم ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی جاتی ہے۔

(ب) دل بے مدعا سے شاعر کی مراد وہ دل ہے جس میں نہ کوئی خواہش ہو، نہ کسی چیز کی تمنا ہو اور نہ ہی کوئی آرزو، امنگ اور جذبات ہوں۔ یعنی مراد یہ ہے کہ دل میں صرف اور صرف اللہ کی محبت ہو اور اسی کا دھیان ہو اور اس کے علاوہ کچھ بھی کرنے اور کچھ بھی پانے کی تمنا نہ ہو۔

(ج) اس کا مطلب یہ ہے کہ بغیر مانگے سب کچھ مل جانا یعنی شاعر کا مقصد یہ بتانا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں اتنی نعمتیں عطا کی ہیں کہ ان نعمتوں کا شمار کرنا ممکن نہیں۔ اللہ نے بغیر مانگے شاعر کو وہ سب دیا جو وہ چاہتے تھے۔

(د) اللہ تعالیٰ نے شاعر کو ان کی خواہشات سے بڑھ کر عطا کیا۔

(ہ) آخری شعر میں شاعر نے جس حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے وہ یہ ہے کہ دینے والی ذات صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ہے۔ جو بھی دیتا ہے اللہ ہی دیتا ہے اور ہم اسی سے مانگتے ہیں۔ اللہ ہی ہمیں وہ تمام چیزیں فراہم کرتا ہے جن کی ہم خواہش کرتے ہیں۔

مشق نمبر۲

☆شعر مکمل کیجیے: (کتاب سے مدد لیجیے)

مشق نمبر۳

☆اس نظم کی ردیف اور قافیے لکھیں:

تمہیدی گفتگو:

طلبہ اپنی پچھلی جماعتوں میں ردیف اور قافیے کے بارے میں پڑھ چکے ہیں اس کا اعادہ کروایا جائے اور طلبہ سے ان کے بارے میں پوچھا جائے۔ جو بچہ بتانا چاہے اسے موقع دیا جائے اس کے بعد معلم خود طلبہ کو ان کے بارے میں وضاحت کریں۔

قافیہ: وہ حروف وسکنات یا وہ الفاظ جو ہر شعر کے دوسرے مصرعہ کے آخر میں بار بار آئیں یہ الفاظ عام طور پر ہم آواز ہوتے ہیں کسی بھی نظم کو مزید خوبصورت بنانے میں قافیے اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ بعض اوقات ردیف کی موجودگی میں یہ مصرعہ کے آخر میں نہیں بلکہ آخر سے پہلے یعنی ردیف سے پہلے لکھے جاتے ہیں۔

ردیف: شاعری کی اصطلاح میں ردیف وہ لفظ ہے جو قافیہ کے بعد شعر میں بار بار آتا ہے ردیف ایک لفظ کی بھی ہو سکتی ہے اور الفاظ کی بھی۔ اشعار میں ردیف کا ہونا ضروری نہیں ہوتا۔ ردیف سے شعر میں نغمگی اور ہم آہنگی پیدا ہوتی ہے۔

☆نظم کی ردیف: دیا تو نے

قافیے: بھلا ۔ بتا ۔ بنا ۔ مدعا ۔ کیا ۔ دیا ۔ سوا

مشق نمبر۴

☆درج ذیل الفاظ کو لغت کی ترتیب کے مطابق دوبارہ لکھیے:

ترتیب وار: دھانی ۔ دھبّے ۔ دھرتی ۔ دھڑی ۔ دھکّا ۔ دھندے ۔ دھوبن ۔ دھومیں ۔ دھونس ۔ دھیان

مشق نمبر۵

☆درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

مدّعا: چور نے پکڑے جانے پر جب اپنا مدعا بیان کیا تو پولیس والوں کے دل بھی نرم پڑ گئے۔/ نوکر نے اپنی غیر حاضری کا مدعا بیان کیا تو مالک نے اسے کچھ نہیں کہا بلکہ چند روپے بھی دیے۔

شغل: میں نے اپنے فارغ اوقات میں معلوماتی کتابیں پڑھنے کا شغل اپنایا ہوا ہے۔

بےطلب: بےطلب اگر کچھ مل جائے تو اس پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

سوا: میں نے اس سے بریانی مانگی تو دیکھا کہ پلیٹ حد سے سوا بھری ہوئی ہے۔/ میرے اللہ نے مجھے جو نعمتیں عطا کی ہیں وہ حد سے سوا ہیں۔

بےغرض: ہمیں دوسروں کی مدد بےغرض ہو کر کرنی چاہیے۔/ اللہ کی رضا کے لیے جو بھی کام کیا جائے وہ بےغرض ہونا چاہیے۔

گنہ گار: گنہ گار اپنے انجام کو ضرور پہنچتا ہے۔/ گنہ گار کو اس کے گناہ کی سزا ضرور ملنی چاہیے۔

پتلا: کسان نے ایک پتلا بنا کر کھیتوں کے درمیان کھڑا کر دیا تاکہ پرندے اور جانور اس کی فصلوں کو خراب نہ کریں۔/ ایک دکان پر ایک پتلا کھڑا دیکھا تو یہ گمان ہوا جیسے کوئی شخص کھڑا ہے۔

بخش: میری نوکرانی نے چوری کی لیکن میں نے اسے بخش دیا۔/ میں اپنی بہت سی چیزیں غریبوں کو بخش دیتی ہوں۔

مشق نمبر۶

☆درج ذیل خالی جگہوں کو اسی اصول کے مطابق قوسین میں دیے گئے الفاظ میں سے درست لفظ لکھ کر پُر کیجیے:

(الف) فوج کے سب سے بڑے افسر کو سپہ سالار کہتے ہیں۔

(ب) زلزلے نے سب کچھ تباہ کر دیا۔

(ج) پڑھتے وقت کم روشنی ہو تو نگاہ کمزور ہو جاتی ہے۔

(د) پودوں کی نگہ داشت مالی کا بنیادی فرض ہوتا ہے۔

(ہ) ع رہبر ترقی و کمال

(و) ع دنیا میں بادشہ ہے، سو ہے وہ بھی آدمی

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

سبق نمبر۲:　　نعت

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس نظم کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ پیارے نبی ﷺ کی ذات وصفات اور مقام سے بخوبی واقف ہوتے ہوئے آپؐ پر محبت و عقیدت کے پھول نچھاور کریں۔

☆ نظم کی صنف ''نعت'' سے متعارف ہوتے ہوئے اپنے اندر نعتیہ شاعری کا ذوق پیدا کریں اور آپؐ کی تعریف بیان کریں۔

☆ شاعر کے جذبات واحساسات کو سمجھتے ہوئے اشعار کی تشریح کریں اور اس کے مقصد سے آگاہ ہوتے ہوئے نظم کا خلاصہ تحریر کریں۔

☆ الفاظ کی درست ادائیگی، آہنگ اور اتار چڑھاؤ کے ساتھ نعتیہ اشعار پڑھیں اور نئے الفاظ اور ان کے معنی سے آشنا ہوتے ہوئے اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں۔

☆ نعت کے مفہوم کو سمجھ کر اس کے حوالے سے دیئے گئے سوالات کے جوابات لکھ کر اپنی تحریری صلاحیت بہتر بنائیں۔

☆ مصرعوں کی نثر بناتے ہوئے جملہ سازی کریں اور اپنی لسانی مہارتوں کو بروئے کار لائیں۔

☆ ''علامت فاعل'' اور ''علامت مفعول'' کے بارے میں آگاہی حاصل کرتے ہوئے تحریر میں ان کا مناسب استعمال کریں۔

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم جماعت میں داخل ہونے ساتھ ہی طلبہ کو اقبالؔ کا ایک شعر سنائیں

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

اس کے معلم طلبہ سے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے بتائیں کہ یہ اقبال کا ایک بہت خوبصورت شعر ہے اور علامہ اقبال ہمارے قومی شاعر ہیں۔ اس شعر کا مطلب بتایئے: طلبہ سے رائے لی جائے۔ اگر بچے اس شعر کا مطلب بتانے کی کوشش کرے تو ان کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ اس کے بعد معلم طلبہ کو خود بتائیں کہ اس شعر سے شاعر کی مراد یہ ہے کہ محمدؐ اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں اور جس نے محمدؐ کی پیروی کی اور ان کی سنت پر عمل کیا اور ان سے محبت کرتے ہوئے ان کی بتائی گئی ہر بات پر لبیک کہا تو اللہ تعالیٰ بھی ان لوگوں کو دین اور دنیا میں بلند مرتبہ عطا کرتا ہے۔ جو محمدؐ پر ایمان لایا اس کی دنیا بھی سنورے گی اور دین میں بھی اسے بلند مرتبہ حاصل ہوگا۔

☆ اس کے بعد طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے اور موضوع کے حوالے سے ان کی سابقہ معلومات جانچی جائیں۔ مثلاً ۱۔ ہمارے پیارے نبیؐ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ ۲۔ ہمارے پیارے نبیؐ کی چند صفات بتایئے: ۳۔ ہمارے پیارے نبیؐ نے ہمیں کیا سکھایا ہے یا کیا تعلیم دی؟ ۴۔ ہم کس کی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں یا کس کے بتائے ہوئے طریقوں پر چلتے ہیں؟ ۵۔ تمام نبیوں کے سردار کن کو کہا جاتا ہے؟ آپؐ کو کیا فضیلت حاصل ہے؟ (امام الانبیاء کہا جاتا ہے)۔ طلبہ سے ان سوالات کے جوابات لیتے ہوئے معلم محمد ﷺ کی صفات سے طلبہ کو آگاہ کریں کہ ہمارے پیارے نبیؐ نے ہمیں زندگی گزارنے کا طریقہ بتایا اور ایک اللہ کا پیغام ہم تک پہنچایا۔ آپؐ ہی ہیں جنھوں نے دین اسلام کی روشنی سے دنیا کو منور کیا اور لوگوں کو اسلام کا پیغام دیا اور انہیں صحیح اور سچا راستہ دکھایا۔ آپؐ نے لوگوں کو ایک دوسرے سے محبت اور بھائی چارے کا سبق دیا، امیری اور غریبی کا فرق مٹا کر برابری کا درس دیا۔ یتیموں کے سر پر ہاتھ رکھا اور غریبوں کی دادرسی کی۔ آپؐ نے لوگوں کو علم کی اہمیت سے آگاہ کیا اور جہالت کے اندھیروں سے نکال کر دین کی تعلیم سے منور کیا۔ آپؐ کی دی ہوئی تعلیمات پر عمل کر کے ہی ہم اپنی دنیا اور آخرت سنوار سکتے ہیں اس کے بعد معلم موضوع کی طرف آتے ہوئے طلبہ کو بتائیں کہ ہم جو آج نظم پڑھیں گے وہ محمدؐ کے بارے میں ہے اور اس نظم میں شاعر نے محمدؐ سے اپنی محبت کا اظہار کیا ہے اور آپؐ کی خوبیاں بیان کی ہیں۔ اور ایسی نظم جس میں نبیؐ کی تعریف کی جائے اسے کیا کہتے ہیں؟۔ (طلبہ خود بتائیں گے کہ ایسی نظم کو نعت کہتے ہیں)

پڑھائی:

معلم سب سے پہلے نظم پڑھیں (نظم پورے اتار چڑھاؤ کے ساتھ پڑھنی ہے) ساتھ ہی نظم کے نئے الفاظ تختہ سیاہ پر لکھیں۔ اور ان کے مطالب سمجھائیں۔

☆ طلبہ کو کچھ وقت دیا جائے گا (۵ سے ۱۰ منٹ) اور ان سے کہا جائے گا کہ وہ اس نظم کو پڑھ کر اشعار سمجھنے کی کوشش کریں۔ معلم کی معاونت اور رہنمائی شامل رہے گی۔

☆ کچھ دیر بعد معلم طلبہ سے اشعار کے حوالے سے پوچھیں۔ جو طلبہ اشعار کی تشریح کرنا چاہیں اور ان کا مطلب بتانا چاہیں ان کو موقع دیا جائے اور طلبہ کی رائے لیتے ہوئے ایک کل جماعتی گفتگو میں معلم اس نظم کو سمجھائیں۔ اور آخر میں نظم کا خلاصہ بتائیں۔ (نظم کا خلاصہ آگے درج ہے)

سرگرمی:

☆ کسی مشہور نعت خواں کی نعت سنوائی جاسکتی ہے یا کسی بچے سے بھی سنی جاسکتی ہے۔ بچے بڑے ہیں اس لیے ان سے سننا زیادہ مناسب ہے۔ نعت ایسی ہو جو مشہور ہو تا کہ سننے میں مزا آئے۔　یا

☆ نعت خوانی کا مقابلہ کروایا جاسکتا ہے۔ معلم چند بچوں کو منتخب کریں اور ان سے کتاب میں موجود نعت یا کوئی دوسری نعت پڑھنے کے لیے کہیں۔ جب بچے اپنی اپنی نعت سنا چکیں تو جماعت کے دیگر بچوں سے کہا جائے کہ وہ ہاتھ کھڑا کر کے بتائیں کہ پہلے نمبر پر کون آیا دوسرے پر کون اور تیسرے پر کون۔ معلم بھی رہنمائی کریں۔ اور جب بچے نعت پڑھ رہے ہوں تو معلم ان کو بغور سنیں اور ان چیزوں پر انہیں جج کریں

LearningWell (Pvt) Ltd.
www.learningwell.pk

LearningWell

مثلاً الفاظ کی درست ادائیگی۔ آواز کا اتار چڑھاؤ۔ روانی۔ سُر وغیرہ۔

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔(سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجئے)

گھر کا کام:

☆نظم میں آپ ؐ کی جو صفات درج ہیں ان سے مدد لیتے ہوئے نبی اکرم ؐ کی ذات اقدس پر ایک مضمون تحریر کیجیے:

نظر ثانی (اعادہ):

☆سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کئے جائیں گے مثلاً:

۱۔اللہ تعالیٰ کے سب سے پیارے رسول کون ہیں؟

۲۔اس نعت کا سب سے خوبصورت شعر کون سا لگا اور کیوں؟

۳۔نبی اکرم ؐ کی کوئی دو صفات بتائیے جو نظم میں موجود ہوں؟

۴۔شاعر کس مژدہ کی بات کر رہے ہیں؟

۵۔کتاب میں موجود سوالات کے جوابات پوچھے جا سکتے ہیں۔

مرکزی خیال:

اس نظم میں شاعر نے محمد ؐ سے اپنی محبت کا اظہار کیا ہے اور آپ ؐ کی صفات بیان کی ہیں اور آپ ؐ کی عظمت اور مقام و مرتبہ سے آگاہ کرتے ہوئے بتایا ہے کہ نبی اکرم ؐ کی ذات اقدس ہی بنائے تخلیق کائنات ہے وہی رحمت عالم ہیں اور وہی صاحب معراج ہیں۔اللہ تعالیٰ کے بعد نبی کریم ؐ کی ذات پاک کائنات میں سب سے افضل ہے۔

خلاصہ:

پیش نظر نعت میں مولانا احمد رضا خان نے بارگاہِ رسالت میں ہدیہ عقیدت پیش کرتے ہوئے بتایا ہے کہ ہادی عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام و مرتبہ اور شان و شوکت اس قدر اعلیٰ وارفع ہے کہ انسانی ذہن اسے سمجھنے سے قاصر ہے۔اللہ تعالیٰ کے بعد آپ ؐ کی ذات پاک سب سے افضل اور برتر ہے۔آپ ؐ اللہ کے پیارے نبی ؐ ہیں اور یہ اعزاز صرف آپ ؐ ہی کو حاصل ہے اور آپ ؐ دونوں عالم میں فوقیت حاصل ہے یعنی چاہے وہ دنیا ہو یا مرنے کے بعد دوسرا جہاں آپ ؐ کو یہاں بھی اور وہاں بھی دونوں جگہ اہمیت حاصل ہے اور دونوں عالم میں آپ اللہ کی مخلوق میں سب پر فضیلت رکھتے ہیں۔آپ ؐ دین اسلام کی روشنی سے دنیا کو منور کیا اور لوگوں کو جہالت کے اندھیروں سے نکال کر انہیں اپنی روشن تعلیمات سے اجالے میں بدل دیا۔آپ ؐ نے ساری دنیا میں اسلام کا بول بالا کر دیا اور تمام مذاہب کو پیچھے چھوڑ دیا۔دین اسلام کی ایسی شمع روشن کی جس نے ساری دنیا کو روشن کر دیا اور دوسری تمام مشعلیں اس کے آگے بجھ کر رہ گئیں یعنی ہر طرف اسلام کی ایسی دھاک بٹھائی کہ کوئی ایسا مقام نہ رہا جہاں پروردگار عالم کا پیغام نہ پہنچا ہو۔ہر طرف اسلام کا غلبہ اور چرچا ہو گیا اور وہ تمام دنیا کے مذاہب پر حاوی ہو گیا۔شاعر حضور ؐ کی شان و شوکت اور عظمت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپ ؐ کی عظمت اور بزرگی کا کوئی ٹھکانہ اور حد نہیں ہے۔آپ ؐ خدا کے بعد سب سے عظیم ہستی ہیں۔تمام انسانوں، اولیاء اور رسولوں میں سب سے عالی مقام اور برتر ذات آپ ؐ کی ہے۔آپ ؐ سب سے اعلیٰ درجے پر فائز ہیں۔شاعر کہتے ہیں کہ جس طرح اللہ ایک ہے اور اس کا کوئی ثانی نہیں ہے۔ہم سب ایک اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور ایک اللہ پر ایمان لاتے ہیں بالکل اسی طرح ہم سب اس بات پر بھی ایمان لاتے ہیں کہ آپ ؐ اللہ کے آخری نبی ہیں اور آپ ؐ کی اطاعت کرنا ہم سب پر فرض ہے۔شاعر والہانہ انداز میں آپ ؐ سے عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ دنیا کی ساری اچھائیاں کسی ایک شخص میں جمع کر دی جائیں پھر بھی وہ میرے نبی ؐ کا مقابلہ نہیں کر سکتا یعنی میرے نبی ؐ کی شان نرالی ہے۔میرے نبی ؐ تمام خوبیوں کا مرقع ہیں۔آپ ؐ کا مرتبہ اعلیٰ اور عظمت ارفع ہے۔آپ ؐ جس اعلیٰ مرتبہ پر فائز ہیں کوئی دوسرا اس مقام تک نہیں پہنچ سکتا چاہے وہ کتنا ہی اعلیٰ وارفع ہو لیکن میرے نبی سے زیادہ نہ کوئی اونچا مقام رکھتا ہے اور نہ ہی کوئی حیثیت رکھتا ہے۔آپ ؐ کی شان اور عظمت کا اندازہ لگانا اور سمجھنا انسان کے بس کی بات نہیں ہے۔آخر میں شاعر محمد ؐ کی ایک اور خوبی بتاتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول پاک کو خداوند قدوس نے ''رحمت اللعالمین'' کا خطاب دیا تھا۔وہ دنیا میں انسانوں کے لیے رحمت بن کر آئے تھے۔آپ ؐ اپنوں کے بھی مددگار ہیں اور بیگانوں کے بھی غم گسار ہیں۔آپ ؐ کی ذات فقیروں اور کمزوروں کے لیے جائے پناہ ہے۔آپ ؐ لاچاروں اور مجبوروں کا سہارا ہیں۔دنیا میں تو ہم آپ ؐ کے وسیلے سے مانگتے ہیں لیکن آخرت میں بھی آپ ؐ ہماری شفاعت فرمائیں گے۔

تدریسی معاونات/وسائل:

درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/سیاہ۔ آڈیو یا موبائل۔ نعت

جانچ: دوران تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران۔(تمہیدی گفتگو کے دوران)

☆شاعر کے جذبات و احساسات کو سمجھتے ہوئے اشعار کی تشریح کرنے اور اس کے مقصد سے آگاہ ہوتے ہوئے نظم کا خلاصہ تحریر کرنے کے دوران۔

☆الفاظ کی درست ادائیگی، آہنگ اور اتار چڑھاؤ کے ساتھ نعتیہ اشعار پڑھنے اور نئے الفاظ اور ان کے معنی سے آشنا ہونے کے دوران۔

☆نعت کے مفہوم کو سمجھ کر اس کے حوالے سے دیئے گئے سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران۔

LearningWell (Pvt.) Ltd. www.learningwell.pk

☆مصرعوں کی نثر بناتے ہوئے جملہ سازی کرنے اور اپنی لسانی مہارتوں کو بروئے کار لانے کے دوران۔

☆''علامت فاعل'' اور ''علامت مفعول'' کے بارے میں آگاہی حاصل کرتے ہوئے تحریر میں ان کے مناسب استعمال کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆پیارے نبی ﷺ کی ذات وصفات اور مقام سے بخوبی واقف ہوتے ہوئے آپؐ پر محبت و عقیدت کے پھول نچھاور کرنا۔

☆نظم کی صنف ''نعت'' سے متعارف ہوتے ہوئے اپنے اندر نعتیہ شاعری کا ذوق پیدا کرنا اور آپؐ کی تعریف بیان کرنا۔

☆شاعر کے جذبات و احساسات کو سمجھتے ہوئے اشعار کی تشریح کرنا اور اس کے مقصد سے آگاہ ہوتے ہوئے نظم کا خلاصہ تحریر کرنا۔

☆الفاظ کی درست ادائیگی، آہنگ اور اتار چڑھاؤ کے ساتھ نعتیہ اشعار پڑھنا اور نئے الفاظ اور ان کے معنی سے آشنا ہونا۔

☆نعت کے مفہوم کو سمجھ کر اس کے حوالے سے دیئے گئے سوالات کے جوابات لکھنا۔

☆مصرعوں کی نثر بناتے ہوئے جملہ سازی کرنا اور اپنی لسانی مہارتوں کو بروئے کار لانا۔

☆''علامت فاعل'' اور ''علامت مفعول'' کے بارے میں آگاہی حاصل کرنا اور تحریر میں ان کا مناسب استعمال کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق نمبر ۱

☆جوابات:

(الف) شاعر کی مراد یہ ہے کہ آپؐ دونوں عالم میں سب انسانوں سے برتر ہیں یعنی دونوں جہانوں میں کوئی آپ جیسا نہیں ہے آپؐ سب سے اونچا مقام رکھتے ہیں اور تمام انسانوں سے بالاتر ہیں اور تمام انسانوں پر فوقیت رکھتے ہیں۔

(ب) حضور اکرمؐ دین اسلام کی شمع لے کر آئے جس نے لوگوں کو جہالت کی تاریکیوں سے نکال کر علم کی روشنی سے منور کر دیا۔

(ج) شاعر نے دنیا کے تمام انسانوں سے، اولیاء سے اور نبیوں سے نبی اکرمؐ کو افضل قرار دیا ہے۔

(د) جس طرح ہمارا ایمان یہ ہے کہ اللہ ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اسی طرح ہمارا ایمان اس بات پر بھی ہے کہ محمدؐ اللہ کے نبی ہیں۔

(ہ) آخری شعر میں شاعر محمدؐ کی ایک اور خوبی بتاتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول پاک کو خداوند قدوس نے ''رحمت اللعالمین'' کا خطاب دیا تھا۔ وہ دنیا میں انسانوں کے لیے رحمت بن کر آئے تھے۔ شاعر اس بات پر خوشی کا اظہار کر رہے ہیں کہ انہیں یقین ہے کہ ہر مشکل وقت میں آپؐ ان کی مدد کریں گے۔ آپؐ کی ذات فقیروں اور کمزوروں کے لیے جائے پناہ ہے۔ آپؐ لاچاروں اور مجبوروں کا سہارا ہیں لہٰذا شاعر ان لاچار اور مجبور لوگوں کو بھی یہی خوشخبری سنا رہے ہیں کہ آپؐ ہی ہیں جو دنیا میں تو ہمارا سہارا ہیں ہی لیکن آخرت میں بھی آپؐ ہماری شفاعت فرمائیں گے۔

مشق نمبر ۲

☆اسی اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے درج ذیل مصرعوں کو نثر میں تبدیل کیجیے:

ع شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی	ہمارا نبی وہ شمع لے کر آیا
ع سارے اچھوں میں اچھا سمجھیے جسے	جسے سارے اچھوں میں اچھا سمجھیے
ع ہے اس اچھے سے اچھا ہمارا نبیؐ	اس اچھے سے اچھا ہمارا نبیؐ ہے
ع اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبیؐ	ہمارا نبیؐ اپنے مولیٰ کا پیارا (ہے)

مشق نمبر ۳

☆اس نعت کے قافیے اور ردیف لکھیے: (نظم ''حمد'' میں ردیف اور قافیے کے بارے میں تفصیل سے بتایا جا چکا ہے)

ردیف: ہمارا نبیؐ

قافیے: والا ۔ دولھا ۔ آیا ۔ اعلیٰ ۔ تمہارا ۔ اچھا ۔ اونچا ۔ سہارا

مشق نمبر ۴

☆درج ذیل شعر کی تشریح کیجیے:

بجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں　　　　شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبیؐ

تشریح: آپؐ دین اسلام کی روشنی سے دنیا کو منور کیا اور لوگوں کو جہالت کے اندھیروں سے نکال کر انہیں دین اسلام کی روشنی سے منور کر دیا۔ آپؐ نے ساری دنیا میں اسلام کا بول بالا کر دیا اور تمام مذاہب کو پیچھے چھوڑ دیا۔ دین اسلام کی ایسی شمع روشن کی جس نے ساری دنیا کو روشن کر دیا اور دوسری تمام مشعلیں اس کے آگے بجھ کر رہ گئیں یعنی ہر طرف اسلام کی ایسی دھاک بٹھائی کہ کوئی ایسا مقام نہ رہا جہاں پروردگار

LearningWell (Pvt.) Ltd. www.learningwell.pk

عالم کا پیغام نہ پہنچا ہو۔ ہر طرف اسلام کا غلبہ اور چرچا ہو گیا اور وہ تمام دنیا کے مذاہب پر حاوی ہو گیا اور دین کے اس علم کے آگے تمام علوم ثانوی حیثیت رکھتے ہیں۔ کوئی دین اسلام کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اسلام ایک مکمل دین ہے اور یہی وہ مذہب ہے جس نے تمام دنیا کے لوگوں کو صحیح راستے پر ڈالا اور انہیں اچھے اور برے کی تمیز سکھائی۔ یہی وہ شمع ہے جس کی روشنی سے تمام کائنات میں اجالا ہو گیا اور اجالا کرنے والی ذات آپؐ کی تھی۔ آپؐ ہی ہیں جنہوں نے دین اسلام کی شمع جلائی اور ایک اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچایا۔

مشق نمبر ۵

☆ درج ذیل خالی جگہوں میں مناسب مقامات پر علامت فاعل اور علامت مفعول استعمال کیجیے:

تم نے جمیل کو دیکھا۔ اس کو اول آنے پر انعام ملا ہے۔ پرنسپل صاحب نے جمیل کو کہا کہ تم نے یہ کامیابی کیسے حاصل کی۔ جمیل نے جواب دیا کہ اس نے دن رات محنت کی ہے۔ اس کے علاوہ اس کو ایک اچھا دوست بھی مل گیا تھا جس نے پڑھائی میں اس کی مدد کی تھی۔

مشق نمبر ۶

☆ نعت میں دیے گئے مفہوم کے مطابق درج ذیل الفاظ پر اعراب لگایئے:

رُسُل ۔ اَولیاء ۔ مُژدَہ ۔ نَعت ۔ شَمع ۔ مَشعَل ۔ خَلق ۔ عالَم

مشق نمبر ۷

☆ جملوں میں استعمال کریں:

اعلیٰ: وہ دن رات محنت کر کے ایک اعلیٰ عہدے پر فائز ہو گیا۔

بے کس: بے کس اور مجبور لوگوں کی مدد کرنا نیکی کا کام ہے۔/ اس مہنگائی کے دور میں بے کس لوگ ایک وقت کا کھانا بھی مشکل سے کھاتے ہیں۔

مژدہ: اس نے جب اچھی جگہ نوکری لگنے کا مژدہ سنایا تو مجھے بھی بہت خوشی ہوئی۔/ اس نے امتحان میں اچھے نمبروں سے پاس ہونے کا مژدہ سنا کر اپنے ابو کو خوش کر دیا۔

غم زدہ: غم زدہ لوگوں کی دادرسی کرنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں۔/ اپنے دادا کی وفات پر وہ بہت غم زدہ دکھائی دیا۔

مشعل: آپؐ کی ذات اقدس ہم سب کے لیے مشعل راہ ہے۔

دولھا: میری بہن کی شادی کے موقع پر تمام مہمان دولھا کو دیکھنے کے لیے بے قرار تھے۔

نعت: احمد رضا قادری کی نعت سن کر ایک رقت طاری ہو جاتی ہے۔

بالا: دبئی میں بہت سی بلند و بالا عمارتیں قائم ہو گئی ہیں۔

سبق نمبر ۳: کوشش کیے جاؤ

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ ناکامی کی صورت میں ہمت اور حوصلہ ہارنے کے بجائے مسلسل محنت اور کوشش کو اپنا شعار بنائیں۔

☆ مایوسی اور ناامیدی سے بچیں اور ہر کام میں پُر امید رہیں۔

☆ بڑی سے بڑی مشکل اور پریشانی سے گھبرانے کے بجائے محنت اور کوشش کرتے رہیں۔

☆ سبق میں دیئے گئے مضمون کے انداز تحریر کو جانچتے ہوئے نئے الفاظ اور اس کے معنی تلاش کر کے اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں۔

☆ الفاظ کی ہجے کرتے ہوئے لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆ سبق کو سمجھ کر اس سے متعلق سوالات کے جوابات لکھیں اور اپنی تحریری صلاحیت کو بہتر بنائیں۔

☆ ضمیر شخصی کی اقسام سے واقف ہوتے ہوئے جملوں میں سے ان الفاظ کو پہچانیں جو ضمیر شخصی کی اقسام سے تعلق رکھتے ہوں۔

☆ اردو میں حروف تاکید سے آگاہ ہوتے ہوئے جملوں میں ان کا مناسب استعمال کریں۔

☆ بناوٹ کے لحاظ سے لفظ کی تین اقسام کے بارے میں جانتے ہوئے ان سے متعلق الفاظ کی نشاندہی کریں۔

☆ مرکب الفاظ سے واقفیت حاصل کرتے ہوئے جملوں میں ان کا استعمال کریں۔

☆ املا کی اغلاط درست کرتے ہوئے صحیح املا سے واقف ہوں اور الفاظ کی درست ادائیگی کریں۔

☆ ''ہ'' کے استعمال کے مختلف طریقوں سے بننے والے الفاظ سے آگاہ ہوں۔

☆ خط کے طریقہ کار کو سمجھتے ہوئے دیے گئے موضوع کے مطابق ایک خط تحریر کریں۔

LearningWell (Pvt) Ltd. www.learningwell.pk

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم طلبہ کو ایک مشہور کہانی سنائیں جس میں مسلسل محنت اور کوشش کرتے رہنے کا سبق دیا گیا ہو۔ یہ کہانی ایک مشہور بادشاہ کی کہانی ہے۔ یہ بادشاہ اسکاٹ لینڈ کا بادشاہ تھا۔ جس کا نام بروس (Bruce) تھا۔ اس نے بہت سی جنگیں جیتی تھیں لیکن ایک دفعہ پڑوسی ملک کے راجا نے اس کے ملک پر حملہ کر دیا۔ بہت دیر تک جنگ جاری رہی۔ اس نے بہت کوشش کی کہ کسی طرح اس لڑائی پر قابو پالے مگر ہر بار اسے ناکامی کا سامنا کرنا پڑا اور ہر بار اسے ہار ہوئی وہ بہت پریشان اور مایوس ہوا اور آخر کار وہ اپنی جان بچا تا وہاں سے بھاگ گیا اور ایک غار میں پناہ لی۔ وہ شدید دل گرفتہ غم زدہ اور ناامید ہو چکا تھا کہ اچانک اس کی نظر ایک مکڑی پر پڑی جو غار کی چھت پر بنے جالے کی طرف بڑھنے کی کوشش کر رہی تھی اور اپنا جال مکمل کرنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن بار بار وہ پھسل کر گر جاتی اسی طرح چھ دفعہ وہ مکڑی اوپر کی طرف بڑھتی اور بار بار گرتی رہی لیکن اس نے ہمت نہیں ہاری اور آخر کار ساتویں دفعہ وہ اپنا جال بننے اور اپنے جال تک پہنچنے میں کامیاب ہوگئی۔ راجا نے بڑی دلچسپی سے یہ سب منظر دیکھا اور وہ حیران رہ گیا کہ اتنی بار گرنے کے باوجود مکڑی نے ہمت نہیں ہاری اور آخر کار وہ ساتویں دفعہ جال تک پہنچ گئی۔ یہ سب دیکھ کر راجا کو ایک سبق ملا کہ ایک چھوٹی سی مکڑی نے بار بار گرنے کے باوجود ہار نہیں مانی تو میں تو ایک راجا ہوں میں کیسے ہار مان گیا اور یہاں چھپ کر بیٹھ گیا مجھے جانا چاہیے اور مقابلہ کرنا چاہیے۔ اس طرح وہ اپنے سپاہیوں کے پاس پہنچا اور دشمنوں کی فوج سے لڑنے کے لیے ان کی طرف بڑھا۔ اس دفعہ وہ بڑے جوش وجذبے اور ہمت وحوصلے سے آگے بڑھا اور دشمنوں کی فوج کو مار بھگایا اور اپنے ملک کو بچالیا۔

کہانی سنانے کے بعد معلم طلبہ سے پوچھیں کہ اس کہانی سے ہمیں کیا سبق ملا؟ طلبہ کی رائے لی جائے اور کہانی کے حوالے سے ایک تفصیلی گفتگو کی جائے۔ اس کے بعد معلم طلبہ کو موضوع کی طرف لاتے ہوئے بتائیں کہ شکست، ہار اور ناکامی سے مایوس نہیں ہونا چاہیے اور نہ ہی گھبرانا چاہیے بلکہ بار بار کوشش کرنی چاہیے۔ اگر ارادہ مصمم ہو اور قوت ارادی مضبوط ہو تو ضرور کامیابی ہوتی ہے۔ کہتے ہیں کہ مایوسی کفر ہے ہمیں کبھی بھی ناامید نہیں ہونا چاہیے بلکہ ناکامی کی صورت میں بار بار کوشش کرنی چاہیے اور اچھی امید رکھنی چاہیے۔

پڑھائی:

طلبہ سے جوڑی میں سبق کی پڑھائی کروائی جائے یعنی پہلے ایک بچہ پڑھے اور دوسرا سنے پھر دوسرا پڑھے اور پہلا سنے۔ چونکہ یہ سبق دو صفحات پر مبنی ہے اس لیے دونوں بچے ایک ایک صفحہ پڑھیں آخر میں معلم ایک کل جماعتی گفتگو میں سبق کے اہم نکات طلبہ سے پوچھیں۔ اگر ممکن ہو تو تمام بچوں کو دائرے کی صورت میں بٹھایا جائے اور ہر بچہ باری باری سبق کے اہم نکات جماعت کے سامنے پیش کرے یا اپنی رائے کا اظہار کرے۔ جہاں ضرورت محسوس ہو وہاں معلم معاونت کریں۔ (circle time) یہ پڑھائی عمل میں لائی جائے گی۔

سرگرمی:

☆ طلبہ کے گروپ بنوائے جائیں اور ان سے رول پلے کروایا جائے۔ معلم طلبہ کو ہدایات دیں کہ وہ گروپ میں آپس میں تبادلہ خیال کر کے ایک چھوٹا سا ڈرامہ یا رول پلے تیار کریں جس میں اس بات کا پیغام دیا گیا ہو کہ ہمت نہیں ہارنی چاہیے اور مایوس ہونے کے بجائے بار بار کوشش کرنی چاہیے۔ سبق میں جو قصہ دیا گیا ہے طلبہ اس کو بھی رول پلے کی صورت میں پیش کر سکتے ہیں۔

یا

☆ طلبہ گروپ میں اسی موضوع پر کوئی کہانی بھی لکھ سکتے ہیں۔

لکھائی: درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆ کیا کبھی آپ کے ساتھ ایسا ہوا ہے کہ آپ کسی کام کو کرنے میں ناکام ہو گئے ہوں لیکن پھر آپ نے بار بار کوشش کر کے اس کام کو سرانجام دیا ہو اور آپ کو بہت خوشی ہوئی ہو؟ تفصیل سے بتائیے:

یا

☆ کسی کام میں ناکامی کی صورت میں آپ نے کیا کیا؟ ہمت ہار دی یا بار بار کوشش کی اور اس کا کیا نتیجہ نکلا؟ تفصیل سے بتائیے:

نظر ثانی (اعادہ):

☆ سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً:

۱۔ سبق میں جو قصہ درج ہے اس سے آپ نے کیا سبق سیکھا؟

۲۔ جس کا ذہن تیز ہوتا ہے تو اس سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟

۳۔ ذہن اور حافظے کے لیے سبق میں کون سی مثالیں دی گئی ہیں؟

۴۔ کیا آپ اس بات سے متفق ہیں کہ ناکامی کی صورت میں ہمیں بار بار کوشش کرتے رہنا چاہیے؟

تدریسی معاونات/وسائل: درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/سیاہ۔ کہانی

جانچ: دوران تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ اتحاد و اتفاق کی اہمیت کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (کہانی سننے کے دوران)

LearningWell (Pvt) Ltd.
www.learningwell.pk

☆معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنے، آپس میں تبادلہ خیال اور circle time کے دوران۔
☆سبق کے مضمون کے نئے الفاظ اور اس کے معنی تلاش کرنے کے دوران
☆سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران
☆ضمیر شخصی کی اقسام سے واقف ہوتے ہوئے جملوں میں ان اقسام سے متعلق الفاظ پہچاننے کے دوران۔
☆اردو میں حروف تاکید سے آگاہ ہوتے ہوئے جملوں میں ان کے مناسب استعمال کے دوران۔
☆بناوٹ کے لحاظ سے لفظ کی تین اقسام سے متعلق الفاظ کی نشاندہی کرنے کے دوران۔
☆مرکب الفاظ سے واقفیت حاصل کرتے ہوئے جملوں میں ان کے استعمال کے دوران۔
☆املا کی اغلاط درست کرتے ہوئے صحیح املا سے واقف ہونے اور الفاظ کی درست ادائیگی کے دوران۔
☆''ہ'' کے استعمال کے مختلف طریقوں سے بننے والے الفاظ سے آگاہ ہونے کے دوران۔
☆خط کے طریقہ کار کو سمجھتے ہوئے دیے گئے موضوع کے مطابق ایک خط تحریر کرنے کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆ناکامی کی صورت میں ہمت اور حوصلہ ہارنے کے بجائے مسلسل محنت اور کوشش کو اپنا شعار بنانا۔
☆مایوسی اور ناامیدی سے بچنا اور ہر کام میں پُرامید رہنا۔
☆بڑی سے بڑی مشکل اور پریشانی سے گھبرانے کے بجائے محنت اور کوشش کرتے رہنا۔
☆سبق میں موجود نئے الفاظ اور ان کے معنی سے ذخیرہ الفاظ بڑھانا۔
☆الفاظ کی ہجے کرتے ہوئے لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔
☆سبق کو سمجھ کر اس سے متعلق سوالات کے جوابات لکھنا۔
☆ضمیر شخصی کی اقسام سے واقف ہوتے ہوئے جملوں میں سے ان سے متعلق الفاظ کو پہچاننا۔
☆اردو میں حروف تاکید سے آگاہ ہوتے ہوئے جملوں میں ان کا مناسب استعمال کرنا۔
☆بناوٹ کے لحاظ سے لفظ کی تین اقسام کے بارے میں جانتے ہوئے ان سے متعلق الفاظ کی نشاندہی کرنا۔
☆مرکب الفاظ سے واقفیت حاصل کرتے ہوئے جملوں میں ان کا استعمال کرنا۔
☆املا کی اغلاط درست کرتے ہوئے صحیح املا سے واقف ہونا اور الفاظ کی درست ادائیگی کرنا۔
☆''ہ'' کے استعمال کے مختلف طریقوں سے بننے والے الفاظ سے آگاہ ہونا۔
☆خط کے طریقہ کار کو سمجھتے ہوئے دیے گئے موضوع کے مطابق ایک خط تحریر کرنا۔

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

کلیدِ جانچ
مشق نمبر ۱

سوالات کے جوابات:

(الف) ذہن اور حافظے کو مصنف نے دماغی قوتیں قرار دیا ہے۔ ذہن اور حافظے کی خوبی ایک خداداد نعمت ہے اور جب تک انسان اس نعمت کا شکر ادا نہیں کرتا کوئی فائدہ اس سے حاصل نہیں کر سکتا۔ اس کا شکر محنت اور کوشش ہے۔

(ب) کوشش اور محنت کے بغیر ذہن اور حافظے کی قوتیں بے کار ہیں۔

(ج) جن کو خدا نے اچھا ذہن اور حافظہ عطا کیا ہے وہ اکثر اپنی تیزی کے غرور میں کافی محنت اور پوری کوشش نہیں کرتے۔ اسی سبب سے وہ مات کھا جاتے ہیں۔

(د) وہ لڑکا اس لیے رنجیدہ اور شرمندہ رہتا تھا کیونکہ وہ نہایت غبی اور کند ذہن تھا جس کو آموختہ کبھی یاد نہیں رہتا تھا۔ وہ عادت اور خصلت کا برا نہ تھا۔ نہ ہی کھلاڑی اور شریر تھا۔ البتہ اپنے ذہن اور حافظے کی کمی کو پورا کرنے کا طریقہ نہیں جانتا تھا۔

(ہ) ایک دن جب اس نے استاد کے تمام سوالات کے درست جواب نہ دیے تو استاد نے اسے معمول سے زیادہ غیرت دلائی اور صاف کہہ دیا کہ تم خوب کوشش نہ کرو گے تو مجھ کو اندیشہ ہے کہ تم دنیا میں کسی قابل نہ بن سکو گے۔

(ز) لڑکے کے ہم سبق نے اسے سمجھایا اور کہا: ''بھائی جان! یاد نہیں رہتا تو کچھ مضائقہ نہیں! کوشش کرو اور پھر کرو مگر خدا کے واسطے ہمت نہ ہارو۔''

(ح) اگرچہ اس غبی لڑکے کا دل ٹوٹ گیا تھا مگر مہربان ہم نشین کی اس صدا نے کہ 'پھر کوشش کرو! پھر کوشش کرو!' اس کی ڈھارس بندھائی اور وہ ایک بار پھر کوشش کرنے پر مستعد ہو گیا۔ رفتہ رفتہ اس نے معلوم کیا کہ الفاظ اور فقرے ذہن نشین ہونے لگے ہیں۔ پھر تو اس کی ہمت بڑھتی گئی اور تھوڑی دیر میں سارا سبق از بر کر لیا۔ وہ اس کامیابی سے ایسا بشاش ہوا کہ گویا اس نے بھاری خزانہ پا لیا۔

مشق نمبر۲

☆ضمیر کی اقسام کی تفصیل طلبہ سے پڑھوائی جائے اور ان کو سمجھایا جائے۔

مشق نمبر۳

☆ نیچے دیے گئے جملوں میں سے ضمیریں الگ کیجیے اور ساتھ ہی ان کی قسم بھی لکھیے:

ضمیر متکلم: میرا - میرے - اپنے - مجھے (دوبار) - میں - اپنی

ضمیر حاضر: تم - تمھیں

ضمیر غائب: وہ (دوبار) - اس - انہیں - اُن (دوبار)

مشق نمبر۴

تمہیدی گفتگو: سب سے پہلے معلم دو جملوں کو تختۂ تحریر پر لکھیں: مثلاً

میں تمہاری سالگرہ میں آؤں گا۔　　　　میں تمہاری سالگرہ میں ضرور آؤں گا۔

اب معلم طلبہ سے پوچھیں کہ ان دو جملوں میں کیا فرق ہے۔ طلبہ اپنی اپنی رائے دیں گے۔ طلبہ بتائیں گے کہ ایک جملے میں ضرور کا اضافہ کیا گیا ہے جس سے یہ ظاہر ہو رہا ہے کہ کسی بات پر بہت زور دیا جا رہا ہو۔ بس اب معلم موضوع کی طرف آتے ہوئے طلبہ کو بتائیں کہ بعض اوقات جملے میں کسی بات پر زور دینے کے لیے ان الفاظ کا اضافہ کیا جاتا ہے جو کہ قواعد کی رو سے حروف تاکید کہلاتے ہیں۔

زیادہ تر جو حروف، حروف تاکید کے طور پر استعمال کیے جاتے ہیں وہ یہ ہیں جیسے کبھی - بالکل - ہاں - ضرور - خود - بے شک - ہرگز - وغیرہ

☆ درج ذیل خالی جگہوں میں مناسب حروف تاکید استعمال کیجیے:

(الف) میں آپ کی دعوت میں ضرور آؤں گا۔

(ب) ہاں اسے یہ پیسے میں نے ہی دیے ہیں۔

(ج) ماں باپ کے نافرمان کبھی خوش نہیں رہتے۔

(د) بے شک ہر چیز کا مالک اللہ ہے۔

(ہ) میں تمہاری جھوٹی قسم پر ہرگز یقین نہیں کروں گا۔

(و) طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے میں کل رات بالکل نہیں سو سکا۔

(ہ) اپنے بھائی کو منانے میں خود اس کے گھر جاؤں گا۔

مشق نمبر۵

تمہیدی گفتگو: کتاب میں موجود جامد، مصدر، مشتق کے بارے جو درج ہے طلبہ سے پڑھوایا جائے اور انہیں سمجھایا جائے۔

سرگرمی: سب سے پہلے معلم چھوٹی چھوٹی پرچیوں پر جامد، مصدر اور مشتق سے متعلق الفاظ درج کریں مثلاً کسی پرچی پر جامد سے متعلق، کسی پرچی پر مصدر سے متعلق اور کسی پرچی پر مشتق سے متعلق۔ اور یہ پرچیاں طلبہ میں تقسیم کی جائیں۔ ہر بچے کے پاس ایک پرچی ہو۔ اس کے بعد معلم تختۂ تحریر پر تین کالم بنائیں جامد، مصدر، مشتق۔ اس کے بعد ہر بچے سے کہا جائے کہ وہ اپنی پرچی کھولے اور اس میں جو لفظ لکھا ہے اسے دیکھ کر بتائے کہ وہ جامد ہے، مصدر ہے یا مشتق۔ اگر جامد ہے تو جامد کے کالم میں لکھے، اگر مصدر ہے تو مصدر کے اور اگر مشتق ہے تو مشتق کے کالم میں لکھے۔ جب بچے باری باری تختۂ تحریر پر الفاظ درج کر رہے ہوں تو معلم کی رہنمائی اور معاونت شامل رہے۔

☆ درج ذیل الفاظ میں سے جامد، مصدر اور مشتق الگ کیجیے:

جامد: روٹی - کتاب - درخت - الماری

مصدر: کھیلنا - چھوڑنا - ڈھونڈنا

مشتق: دیکھے ہوئے - روتی ہوئی - لکھائی - بناوٹ

مشق نمبر۶

(طلبہ مرکب الفاظ کے بارے میں اپنی سابقہ جماعتوں میں پڑھ چکے ہیں لیکن پھر بھی ان کا اعادہ کروایا جائے اور بتایا جائے کہ دو الفاظ کے مجموعے کو مرکب کہتے ہیں اور وہ لفظ جو دو الفاظ سے مل کر بنتا ہے مرکب لفظ کہلاتا ہے۔ یہ مرکب الفاظ مترادف بھی ہوتے ہیں اور متضاد بھی

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

☆ درج ذیل مرکب الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

فتح و نصرت: اگر لڑائی حق کی ہو اور اللہ تعالیٰ کی مدد شامل ہو تو فتح و نصرت ضرور حاصل ہوتی ہے۔

رنج و غم: وہ اپنے والد کی وفات کے باعث آج کل رنج و غم میں مبتلا ہے۔

آرام و آسائش: امیروں کو چاہیے کہ وہ غریبوں کے بھی آرام و آسائش کا خیال رکھیں۔/ وہ دولت مند ہونے کے باعث بڑے آرام و آسائش سے زندگی بسر کر رہا ہے۔

گورا چٹا: وہ اتنا گورا چٹا بچہ ہے کہ اسے دیکھ کر ہر کسی کو اس پر پیار آجاتا ہے۔

عزت و احترام: یہ اس کی اچھی تربیت کا اثر ہے کہ وہ اپنے بڑوں سے بہت عزت و احترام سے پیش آتا ہے۔

ہنسی مزاق: ہر بات کو ہنسی مزاق میں اڑانا اچھی بات نہیں ہوتی۔

ظلم و ستم: جب نبی کریمؐ نے قریش کے لوگوں کو دین اسلام کی باتیں بتائیں تو انہوں نے آپؐ پر بڑے ظلم و ستم کیے۔

عقل و شعور: انسان کو عقل و شعور کی بنا پر تمام مخلوقات سے افضل قرار دیا گیا ہے۔/ انسان کو چاہیے کہ وہ ہر معاملے کو عقل و شعور کی کسوٹی پر پرکھ کر سلجھائے۔

مشق نمبر ۷

☆ نیچے دیے گئے جملوں میں املا کی غلطیاں موجود ہیں۔ انہیں درست کر کے جملے دوبارہ لکھیے: (درست جملے)

(الف) میں کوئی بڑا افسر نہیں ایک عام آدمی ہوں۔

(ب) تم اتنے زور سے مت چیخو۔

(ج) ہمارا ملازم ماہانہ تنخواہ پر کام کرتا ہے۔

(د) اس مرتبہ ہمارا منافع کافی کم ہوا ہے۔

(ہ) بری صحبت کا نتیجہ برا ہی نکلتا ہے۔

(و) میرے چچا زاد بھائی کی طبیعت خراب ہے۔

مشق نمبر ۸

☆ نیچے "ہ" اور دو چشمی "ھ" کو استعمال کرتے ہوئے ملے جلے الفاظ درج کیے گئے ہیں۔ ان میں جو غلط ہیں صرف انہیں درست کر کے دوبارہ لکھیے:

جھاز (جہاز) ۔ جہاڑن (جھاڑن) ۔ جھنڈا (درست ہے) ۔ واھوا (واہ وا) ۔ سیاھ (سیاہ) ۔ ھجری (ہجری)

کھاوت (کہاوت) ۔ انہیں (درست ہے) ۔ ھمت (ہمت) ۔ گناھ (گناہ)

مشق نمبر ۹

☆ اپنے چھوٹے بھائی کو خط لکھیے جس میں پڑھائی کی اہمیت پر روشنی ڈالیے۔

تمہیدی گفتگو: طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً جب آپ کو کسی کی خیریت معلوم کرنی ہوتی ہے تو آپ کس کے ذریعے معلوم کرتے ہیں۔ یا اگر کسی کا حال چال پوچھنا ہوتا ہے یا کسی کو کوئی پیغام دینا ہوتا ہے یا کسی کو دعوت نامہ بھیجنا ہوتا ہے تو کن چیزوں کا سہارا لیتے ہیں؟ طلبہ اپنی رائے دیں گے مثلاً ای میل۔ ایس۔ ایم۔ ایس۔ فیکس۔ فیس بک وغیرہ۔ طلبہ سے پوچھا جائے گا کہ جب یہ چیزیں اتنی عام نہیں تھیں تو پرانے زمانے میں کس کے ذریعے لوگوں کی خیریت پوچھی جاتی تھی اور کن چیزوں کا سہارا لیا جاتا تھا۔ طلبہ کی رائے لی جائے گی۔ ہوسکتا ہے طلبہ بتادیں ورنہ معلم بتائیں کہ پرانے زمانے میں خط کو بہت اہمیت حاصل تھی۔ لوگ دور دراز بیٹھے لوگوں کی خیریت خط کے ذریعے دریافت کرتے تھے۔ خط لکھنے کا ایک مخصوص طریقہ ہوتا ہے۔ اس کے بعد معلم طلبہ کو تختۂ تحریر کی مدد سے خط لکھنے کا طریقہ سکھائیں۔ طریقہ سکھانے کے بعد طلبہ کو خاکے کی مشق کروائی جائے گی یعنی طریقہ کار کو اچھی طرح سمجھنے کے لیے کاپی میں مشق کروائی جائے۔

(طلبہ اپنی سابقہ جماعتوں میں پڑھ چکے ہیں لیکن پھر بھی خط لکھنے کا طریقہ کار ایک خاکے کی صورت میں تختۂ تحریر پر لکھا جائے)

☆ اپنے چھوٹے بھائی کو ایک خط لکھیے جس میں فوجی اعزازات کے حوالے سے معلومات فراہم کیجیے:

کراچی

۲۔ اپریل ۲۰۱۷

پیارے بھائی/عزیزم احمد!

السلام علیکم

تمہارا خط ملا پڑھ کر دلی مسرت ہوئی کہ تم دل لگا کر اپنی پڑھائی کر رہے ہو اور امتحان میں پوزیشن کے متمنی ہو۔ خدا تمہاری یہ تمنا پوری کرے اور تم اسی طرح تعلیمی میدان میں کامیابیاں حاصل کرتے رہو۔ تم آج جو یہ تعلیم حاصل کر رہے ہو اور اپنی پڑھائی پر پوری توجہ دے رہے ہو یقین مانو تمہاری یہ محنت رائیگاں نہیں جائے گی اور تمہیں ایک بہتر مستقبل فراہم کرے گی۔ آج میرا خط

لکھنے کا مقصد بھی یہی تھا کہ میں تمہیں پڑھائی کی اہمیت سے آگاہ کروں۔ آج کے اس جدید دور میں جہاں ہر کوئی ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش میں مصروف ہے تعلیم حاصل کرنا بے حد ضروری ہے۔ پڑھائی ہمیں شعور و ادراک، علم و آگہی نیز فکر و نظر کی دولت سے مالا مال کرتی ہے بلکہ معاشرے میں سر اٹھا کر جینے کا حوصلہ بھی دیتی ہے۔ پڑھائی کرنے سے انسان میں خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے اور اس کی شخصیت نکھرتی ہے۔ اگر تم اچھے طریقے سے پڑھائی کرو گے تو یقیناً کامیابیاں تمہارے قدم چومیں گی اور آگے جا کر تم ایک اعلیٰ مقام پر فائز ہو گے۔ اچھی نوکری کے حقدار ٹھہرو گے۔ پڑھے لکھے لوگوں کو ہی معاشرے میں عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کو دنیا کی معلومات ہوتی ہیں اور وہ ایک بہتر زندگی گزارتے ہیں۔ اگر تم پڑھو لکھو گے نہیں تو تمہیں اچھی نوکری نہیں ملے گی اور نہ ہی تمہیں عزت کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔ تم کوئی چھوٹا موٹا کام کرنے پر مجبور ہو جاؤ گے اور دنیا کا مقابلہ تو دور کی بات تم ان دنیا والوں سے نظریں ملانے کے بھی قابل نہیں رہو گے۔

اس لیے میرے بھائی پڑھائی کی اہمیت کو سمجھنا اور کبھی اس سے دور نہ بھاگنا کیونکہ پڑھائی بہت ضروری ہے اور اس کے بغیر انسان ادھورا ہے۔ انسان پڑھ لکھ کر اپنے آپ کو منوا سکتا ہے۔ دنیا میں ان لوگوں نے نام پیدا کیا جنھوں نے پڑھائی کو اہمیت دی اور اس کی قدر کی۔

امید ہے تم میری باتوں پر ضرور غور کرو گے اور اب سے تمہاری زندگی کا مقصد یہی ہونا چاہیے کہ تمہیں پڑھ لکھ کر معاشرے میں اونچا مقام حاصل کرنا ہے اور اپنی پڑھائی کو زیادہ سے زیادہ وقت دینا ہے۔

اچھا اب اجازت دو۔ اپنا خیال رکھنا۔

فقط

تمہاری بہن

سبق نمبر ۴: مادام رتھ فاؤ

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ انسانیت کی خدمت کے جذبے سے سرشار ہوتے ہوئے اس کو ایک عظیم عبادت سمجھیں اور عملی زندگی میں اس کا اطلاق کریں۔

☆ ڈاکٹر رتھ فاؤ کے حالاتِ زندگی اور ان کی فلاحی خدمات کے اعتراف میں ملنے والے اعزازات سے واقفیت حاصل کریں اور انھیں خراجِ تحسین پیش کریں۔

☆ ڈاکٹر رتھ فاؤ کی شخصیت کے بارے میں تفصیل جانتے ہوئے سبق کے طرزِ تحریر پر غور کریں اور جامع انداز میں شخصیت کے حوالے سے ایک مضمون تحریر کریں۔

☆ درست تلفظ اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں اور نئے الفاظ خط کشید کریں۔

☆ سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھ کر اپنی تحریری صلاحیت بہتر بنائیں۔

☆ اعراب لگا کر الفاظ کے درست تلفظ سے آگاہ ہوں۔

☆ حروفِ تردید کے بارے میں جانتے ہوئے جملوں میں ان کا مناسب استعمال کریں۔

☆ اسم ذات کی سات اقسام سے واقف ہوتے ہوئے ان اقسام سے متعلق الفاظ کو پہچانیں۔

☆ الفاظ کی تذکیر و تانیث واضح کرتے ہوئے جملوں میں ان کا مناسب استعمال کریں۔

☆ غلط فقرات درست کرتے ہوئے اردو کی صحیح بول چال سے واقف ہوں۔

☆ معنی کے لحاظ سے فعل کی تین اقسام سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے ان سے متعلق جملوں کی نشاندہی کریں۔

طریقہ تدریس:

<u>تمہیدی گفتگو:</u>

سب سے پہلے معلم طلبہ سے چند سوالات کریں مثلاً کیا آپ نے کبھی کسی کی مدد کی ہے؟ راستے میں یا کہیں بھی آتے جاتے کسی کا کوئی کام کیا ہے؟ کیا آپ دوسروں کا خیال رکھتے ہیں؟ کوئی ایسا واقعہ جب آپ نے کسی کی مدد کی ہو؟ یا کسی سے ہمدردی کی ہو؟ یا کسی کی دادرسی کی ہو؟ کیا آپ کے گھر میں کوئی بزرگ ہیں؟ کیا آپ ان کا خیال رکھتے ہیں؟ کیا آپ اپنے امی ابو کی خدمت کرتے ہیں؟ اپنے چھوٹے بہن بھائی کا خیال رکھتے ہیں؟ کبھی انسانی ہمدردی کے ناطے سے کوئی کام کیا ہے؟ کیا آپ کسی ایسی شخصیت کو جانتے ہیں جنھوں نے انسانیت کی فلاح و بہبود کے لیے کوئی کام کیا ہو؟ طلبہ کی رائے لی جائے گی طلبہ مختلف طریقے سے اپنے خیالات کا اظہار کریں گے۔ اس کے بعد موضوع کی طرف آتے ہوئے طلبہ کو بتایا جائے گا کہ قدرت نے انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر بطور خاص یہ فطرت بھی دی ہے کہ وہ سماجی زندگی گزارے۔ اسی لحاظ سے انسان کو سماجی جانور کہا گیا ہے اور ایک معاشرے میں رہتے ہوئے ہمارا فرض بنتا ہے کہ ایک دوسرے کا خیال رکھیں اور آپس میں ہمدردی اور پیار و محبت کا جذبہ رکھیں۔ لوگوں کی خدمت کرنے، ان کا خیال رکھنے، ان کی مدد کرنے سے اللہ خوش ہوتا ہے۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ اور ہمارے صحابہ کرامؓ کی زندگی خدمتِ خلق کے واقعات سے بھرپور ہے۔ ہمیں بھی اپنے اردگرد رہنے والے لوگوں کے حالات سے باخبر رہنا چاہیے اگر وہ کسی پریشانی اور تکلیف میں مبتلا ہوں تو ان کی مدد کرنی چاہیے۔ خدمتِ خلق بہت سے طریقوں سے کی جا سکتی ہے مثلاً کسی علاقے میں کوئی قدرتی آفت یا طوفان آجائے یا کوئی حادثہ ہو جائے تو ایسی صورت میں ان بے چاروں کو فوری مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ کسی بیمار کی خدمت کرنا، کسی راہگیر کو سڑک پار کروانا، پڑوسی کو سودا سلف لا کر دینا، کسی زخمی کو

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

اسپتال پہنچانا، کسی کا قرض اتارنے میں اس کی مدد کرنا، کسی کے دکھ میں شریک ہونا یہ سب خدمت خلق کے زمرے میں آتا ہے۔ یہ خدمت اس غرض سے نہ کی جائے کہ ثواب ملے گا بلکہ یہ سوچ ہو کہ انھیں واقعی ہماری مدد کی ضرورت ہے۔ آج ہم ایک ایسی شخصیت کے بارے میں پڑھیں گے جنھوں نے اپنی ساری زندگی خدمت خلق میں گزاری اور پاکستان میں جذام (کوڑھ) جیسے موذی مرض میں مبتلا مریضوں کے علاج اوران کی دیکھ بھال میں گزار دی۔ سبق کا نام طلبہ خود بتائیں۔

پڑھائی:

طلبہ سے سبق کی بلند خوانی کروائی جائے۔ ہر بچہ باری باری سبق کا کچھ حصہ پڑھے۔ جہاں ضرورت محسوس ہو وہاں معلم رہنمائی کریں۔ سبق کے نئے الفاظ اوران کے معنی معلم تختہ تحریر پر لکھیں۔ طلبہ کو ہدایت دی جائے کہ وہ سبق کی پڑھائی کے دوران اس کے اہم نکات خط کشید کرتے جائیں۔ ☆سبق کی بلند خوانی کے بعد معلم سبق کے حوالے سے طلبہ سے گفتگو کریں اوراس کے اہم نکات واضح کریں۔

یا

☆سبق کی انفرادی پڑھائی کروائی جائے گی۔ طلبہ انفرادی طور پر خود پڑھنے کی کوشش کریں گے اور اگر بچوں کو مشکل پیش آئے تو معلم ان کی رہنمائی کریں گی۔

☆سبق کے نئے الفاظ تختہ تحریر پر لکھے جائیں اوران کے معنی طلبہ لغت کی مدد سے تلاش کریں۔ معلم کی رہنمائی شامل رہے۔

☆سبق کے اختتام پر طلبہ کی رائے لی جائے گی اور اہم نکات پوچھے جائیں گے۔ آخر میں ایک کل جماعتی گفتگو میں معلم طلبہ کو سبق کے اہم نکات سے آگاہ کریں۔

سرگرمی:

☆طلبہ کو اسکول کی طرف سے کسی بھی سماجی ادارے یا فلاحی ادارے کے دورے پر لے جایا جاسکتا ہے۔ جہاں انہیں مجبور و بے کس افراد کو دیکھ کر جذبہ ہمدردی اجاگر ہو اوران کے اندر لوگوں کی مدد کرنے کا جذبہ پروان چڑھے۔

☆کسی بھی ایسی شخصیت سے انٹرویو کروایا جاسکتا ہے جس نے انسانیت کی فلاح و بہبود کے لیے کوئی کام کیا ہو یا کسی بھی ایسے ادارے کو چلانے والے سے انٹرویو کروایا جاسکتا ہے جو لوگوں کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرتا ہو۔ انٹرویو اسکائپ (انٹرنیٹ) کی مدد سے کروایا جائے۔

اسکائپ سیشن کا طریقہ: ایک بڑے ہال میں ملٹی میڈیا پر اس شخصیت سے اسکائپ پر انٹرویو لیا جاسکتا ہے۔ جماعت کے تمام بچے باری باری اس شخصیت سے جو سوال کرنا چاہیں کریں۔ طلبہ معلم کی ہدایت پر اپنے سوال پہلے سے تیار کر کے رکھیں۔

اگر اسکائپ پر ممکن نہ ہو تو کسی بھی ایسی شخصیت کو اسکول میں بلایا جاسکتا ہے اورانہیں جماعت میں لایا جائے جہاں طلبہ ان سے سوالات کریں اوراپنی معلومات میں اضافہ کریں۔

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆مشق نمبر ۸ پر دیا گیا سوال گھر سے کرنے کے لیے دیا جاسکتا ہے۔ (معلم ہدایات دیں)

☆کیا آپ نے کبھی کسی کی خدمت کی ہے یا کسی کے کام آئے ہوں یا کسی کی تیمارداری کی ہو یا کبھی کوئی فلاحی کام کیا ہو؟ اس کے بارے میں بتائیں۔

یا

☆کیا آپ مستقبل میں کوئی فلاحی کام کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں یا آپ کا دل چاہتا ہے کہ آپ بڑے ہو کر کوئی ایسا کام کریں جو لوگوں کی فلاح و بہبود کے لیے ہو؟ اگر ہاں تو اس کے بارے میں کچھ بتائیں۔

یا

☆آپ کس طرح لوگوں کی خدمت کریں گے؟ یا بڑے ہو کر کن شعبوں کا انتخاب کریں گے جس سے اہل وطن کی خدمت ہو سکے؟

نظر ثانی (اعادہ):

☆سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً:

۱۔ کون لوگ ہمیشہ لوگوں کے دلوں میں زندہ رہتے ہیں؟

۲۔ ڈاکٹر رتھ فاؤ کس موذی مرض کا علاج کرتی تھیں؟

۳۔ ڈاکٹر رتھ فاؤ نے انسانیت کی خدمت کے لیے کن چیزوں کی قربانی دی؟

۴۔ ڈاکٹر رتھ فاؤ کی کوششوں سے پاکستان کو کیا فائدہ ہوا یا پاکستان کیا حیثیت اختیار کر گیا؟

☆ اس کے علاوہ کاپی میں لکھے گئے جوابات چند ایک طلبہ سے سنے جاسکتے ہیں۔

تدریسی معاونات/ وسائل:

درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔ کمپیوٹر۔ ملٹی میڈیا۔ انٹرنیٹ۔ اسکائپ

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

LearningWell

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کومندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (تمہیدی سوالات وجوابات کے دوران)

☆ڈاکٹر رتھ فاؤ کے حالاتِ زندگی اوران کی فلاحی خدمات کے اعتراف میں ملنے والے اعزازات سے واقفیت حاصل کرنے کے دوران۔

☆ڈاکٹر رتھ فاؤ کی شخصیت کے بارے میں تفصیل جانتے ہوئے سبق کے طرزِ تحریر پر غور کرنے اور جامع انداز میں شخصیت کے حوالے سے مضمون لکھنے کے دوران۔

☆درست تلفظ اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنے اور نئے الفاظ خط کشید کرنے کے دوران۔

☆سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران۔

☆اعراب لگا کر الفاظ کے درست تلفظ سے آگاہ ہونے کے دوران۔

☆حروفِ تردید کے بارے میں جانتے ہوئے جملوں میں ان کے مناسب استعمال کے دوران۔

☆اسم ذات کی سات اقسام سے واقف ہوتے ہوئے ان اقسام سے متعلق الفاظ کو پہچاننے کے دوران۔

☆الفاظ کی تذکیر و تانیث واضح کرتے ہوئے جملوں میں ان کے مناسب استعمال کے دوران۔

☆غلط فقرات درست کرتے ہوئے اردو کی صحیح بول چال سے واقف ہونے کے دوران۔

☆معنی کے لحاظ سے فعل کی تین اقسام سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے ان سے متعلق جملوں کی نشاندہی کرنے کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆انسانیت کی خدمت کے جذبے سے سرشار ہوتے ہوئے اس کو ایک عظیم عبادت سمجھنا اور عملی زندگی میں اس کا اطلاق کرنا۔

☆ڈاکٹر رتھ فاؤ کے حالاتِ زندگی اوران کی فلاحی خدمات کے اعتراف میں ملنے والے اعزازات سے واقفیت حاصل کرنا اورانہیں خراجِ تحسین پیش کرنا۔

☆ڈاکٹر رتھ فاؤ کی شخصیت کے بارے میں تفصیل جانتے ہوئے سبق کے طرزِ تحریر پر غور کرنا اور جامع انداز میں شخصیت کے حوالے سے ایک مضمون تحریر کرنا۔

☆درست تلفظ اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا اور نئے الفاظ خط کشید کرنا۔

☆سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنا۔

☆اعراب لگا کر الفاظ کے درست تلفظ سے آگاہ ہونا۔

☆حروفِ تردید کے بارے میں جانتے ہوئے جملوں میں ان کا مناسب استعمال کرنا۔

☆اسم ذات کی سات اقسام سے واقف ہوتے ہوئے ان اقسام سے متعلق الفاظ کو پہچاننا۔

☆الفاظ کی تذکیر و تانیث واضح کرتے ہوئے جملوں میں ان کا مناسب استعمال کرنا۔

☆غلط فقرات درست کرتے ہوئے اردو کی صحیح بول چال سے واقف ہونا۔

☆معنی کے لحاظ سے فعل کی تین اقسام سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے ان سے متعلق جملوں کی نشاندہی کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق نمبر۱

سوالات کے جوابات:

(الف) ڈاکٹر رتھ فاؤ جرمنی کے شہر لیپزگ میں ۹ ستمبر ۱۹۲۹ء کو پیدا ہوئیں۔

(ب) ان کا انتقال ۱۰ اگست ۲۰۱۷ء کو ۸۷ برس کی عمر میں کراچی میں ہوا۔

(ج) ڈاکٹر رتھ فاؤ اتفاقاً ۱۹۶۰ء میں پاکستان آئیں۔ ایک دن برنیس وارگس، ڈاکٹر رتھ فاؤ کو میکلوڈ روڈ (موجودہ آئی۔آئی چندریگر روڈ) کے پیچھے ریلوے اسٹیشن کے پاس اس کچی بستی میں لے گئیں جہاں وہ جذام کے مریضوں کے علاج کے لیے جایا کرتی تھیں۔ وہاں مریضوں نے اپنی مدد آپ کے تحت گتّوں سے ایک عارضی ڈسپنسری بنا رکھی تھی۔ جذامیوں کی اس بستی کو دیکھ کر ڈاکٹر رتھ فاؤ کا دل دہل گیا۔ جھونپڑ بستی میں جگہ جگہ گندگی کے ڈھیر لگے تھے جن پر مکھیوں اور دوسرے حشرات کا بسیرا تھا۔ گلیوں میں جمع گندے پانی اور جذام کے مریضوں کے جسم سے اٹھتی ہوئی بدبو نے ماحول کو اور بھی وحشت زدہ کر دیا تھا۔ جذام کے مریضوں کے بدن پر بالکل اسی طرح کیڑے رینگ رہے تھے جیسے کچرے کے ڈھیر پر۔ اس بستی میں ایک سو سے زائد مریض برسوں سے مقیم تھے۔ جذام کی وجہ سے ان کے ہاتھ، پیر اور دیگر اعضاء بالکل سُن ہو چکے تھے۔ یہ سب لوگ اپنے گھر والوں اور معاشرے کے ٹھکرائے ہوئے تھے جن سے ہر شخص کراہت محسوس کرتا تھا۔ انسانیت کی اس قدر تذلیل دیکھ کر ڈاکٹر رتھ فاؤ کو شدید رنج ہوا اور دل میں یہ خیال آیا کہ کیا ان سے زیادہ بھی کسی اور کو میری ضرورت ہو سکتی ہے۔ پھر انہوں نے بھارت جانے کا ارادہ ترک کر کے پاکستان میں رہ کر جذام کے مریضوں کا علاج کرنے کا فیصلہ کیا۔

(د) ڈاکٹر رتھ فاؤ نے ۱۹۶۰ میں جذامیوں کی بستی میں جذام سینٹر قائم کیا۔ جہاں انہوں نے جذام کے مریضوں کا مفت علاج شروع کیا۔

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

اس کے علاوہ کراچی میں ''میری ایڈیلیڈ لپروسی سینٹر'' لکڑی کی کھوکھے نما جھونپڑی میں قائم کیا لیکن ڈاکٹر رتھ فاؤ کی کوششوں اور محنت سے ۱۹۶۵ تک اسے ایک بڑے اسپتال کا روپ دے دیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی ڈاکٹر رتھ فاؤ نے جذام کے آگاہی کے لیے سوشل ایکشن پروگرام بھی شروع کیا۔ پھر وہ ایک کے بعد ایک جذام سینٹر قائم کرتی چلی گئیں اور جزام میں مبتلا مریض نہ صرف صحت یاب ہوتے گئے بلکہ عام افراد کی طرح زندگی کی دوڑ میں شامل ہوتے گئے۔

(ہ) ''میری ایڈیلیڈ لپروسی سینٹر'' ایک ایسا ادارہ ہے جہاں جذام کے مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر رتھ فاؤ نے اسے لکڑی کی کھوکھے نما جھونپڑی میں قائم کیا۔ جہاں چند رضا کاروں نے جمع شدہ ادویات اور کھانے پینے کی چیزوں کے ساتھ جذام میں مبتلا ایک سو چوبیس (۱۲۴) افراد کے علاج سے اپنی خدمات کا آغاز کیا۔ کوڑے کے ڈھیر، ابلتے گٹروں، مچھروں اور مکھیوں سے بھری اس بستی میں جذام میں مبتلا زندگی سے مایوس مریضوں کو ''میری ایڈیلیڈ لپروسی سینٹر'' کے رضا کاروں نے زندگی کا احساس دلایا اور ان مریضوں کا علاج کیا۔ آگے چل کر ڈاکٹر رتھ فاؤ نے جذام کے خلاف بڑے پیمانے پر کام کرنے کا فیصلہ کیا اور ۱۹۶۵ تک ''میری ایڈیلیڈ سینٹر'' کو ایک بڑی اسپتال کا روپ دے دیا گیا۔

(و) ڈاکٹر رتھ فاؤ نے کراچی کے علاوہ پاکستان کے دوسرے علاقوں بلوچستان، پنجاب، خیبر پختونخوا، شمالی علاقہ جات اور آزاد کشمیر میں بھی لپروسی سینٹر قائم کیے۔ ڈاکٹر رتھ فاؤ خدمت خلق سے سرشار کبھی کراچی تو کبھی شمالی علاقہ جات اور کبھی بلوچستان میں ہوتیں تو کبھی خیبر پختونخوا میں مریضوں کی دیکھ بھال کرتی نظر آتی تھیں۔ وہ نہایت بلند حوصلہ اور سخت محنت اور خدمت کا جذبہ رکھنے والی خاتون تھیں اور مرتے دم تک جذام کے خلاف مہم میں سرگرم عمل رہیں۔

(ز) جرمنی کی حکومت نے انہیں ''آرڈر آف میرٹ'' اور ''خاموش ہیرو'' کا بین الاقوامی میڈیا ایوارڈ ''بامبی'' بھی دیا اور جس اسکول میں انہوں ابتدائی تعلیم حاصل کی تھی اسے ان کے نام سے منسوب کر دیا۔

(ح) حکومت پاکستان نے ۱۹۸۸ء میں ڈاکٹر رتھ فاؤ کی خدمات کو کراج تحسین پیش کرتے ہوئے انہیں پاکستانی شہریت دی۔ اس کے علاوہ ستارۂ قائداعظم، ہلال پاکستان، جناح ایوارڈ اور نشان قائداعظم سے نوازا گیا۔ جب کہ آغا خان یونیورسٹی کراچی نے ڈاکٹر آف سائنس کا اعزاز دیا۔ اس کے علاوہ انہیں صدر پاکستان کی جانب سے وفاقی مشیر برائے جذام بھی مقرر کیا گیا۔ اس منصب پر وہ ۲۰۰۱ء تک فائز رہیں۔

مشق نمبر ۲

تمہیدی گفتگو: معلم سب سے پہلے ایک لفظ تختہ سیاہ پر لکھے اور کسی ایک بچے سے اس لفظ کو پڑھوائیں ساتھ ہی اس سے پوچھے کہ ہمیں کس طرح معلوم ہوتا ہے کہ اس لفظ کو کس طرح پڑھیں۔ ساتھ ہی موضوع کی طرف آتے ہوئے طلبہ کو بتائیں کہ کسی بھی لفظ کا صحیح تلفظ ہم اعراب کے ذریعے سے جانتے ہیں۔ اعراب کسی بھی لفظ کے پڑھنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

(طلبہ کو درست اعراب جاننے کے لیے اردو لغت استعمال کروائی جائے)

☆ اعراب لگائیے:

شَخصیات ۔ جُذام ۔ حَشَرات۔ اَشاعَتی ۔ کَراہَت ۔ سَرِگرمِ عَمَل ۔ سُکُونَت۔ مَنسُوب

مشق نمبر ۳

تمہیدی گفتگو: طلبہ سے ان کی سابقہ معلومات کی جانچ کی جائے اور ان سے پوچھا جائے کہ حروف کیا ہوتے ہیں؟ طلبہ سے جواب لیتے ہوئے معلم انہیں بتائیں کہ حروف کے بغیر جملے نامکمل معلوم ہوتے ہیں جیسے: آج اس گھر دعوت ہے۔ ۲۔ کتاب میز ہے وغیرہ۔ اس کے بعد معلم طلبہ سے پوچھیں کہ اس جملے کو مکمل کیسے کریں گے؟ طلبہ بتائیں گے کہ پہلے جملے میں ''کے'' آنا چاہیے اور دوسرے جملے میں ''پر'' آنا چاہیے۔ بس معلم انہیں بتائیں کہ ''کے'' اور ''پر'' حروف کہلاتے ہیں اور ان کے بغیر جملے مکمل نہیں ہوتیا اور یہ اسم، ضمیر اور فعل کو ملاتے ہیں۔ حروف کی کئی اقسام ہوتی ہیں آج ہم ان چند حروف کے بارے میں پڑھیں گے جنہیں حروف تردید کہا جاتا ہے۔ کتاب میں ان کے بارے جو تفصیل درج ہے وہ بچوں سے پڑھوائی جائے۔ تمام حروف تردید معلم تختہ تحریر پر لکھیں۔ طلبہ سے ان حروف کے جملے بنوائے جائیں۔

☆ درج ذیل خالی جگہوں کو مناسب حرف تردید استعمال کر کے پُر کیجیے:

خواہ تم پسند کرو یا نہ کرو تمہیں دعوت میں جانا ہی پڑے گا۔

یا تو میرے پیسے واپس کرو یا کہ مجھ سے بات نہ کرو۔

ٹھنڈی ہو یا گرم چائے تو پینی پڑے گی۔

چاہے کوئی کچھ بھی کہے میں دوستی نہیں چھوڑ سکتا۔

تم اسکول جاتے ہو یا تمہاری شکایت کی جائے۔

مشق نمبر ۴

تمہیدی گفتگو: طلبہ پچھلے اسباق میں اسم معرفہ اور اسم نکرہ کے بارے میں پڑھ چکے ہیں لہٰذا اس کا اعادہ کروایا جائے۔

سب سے پہلے معلم چند جملے تختہ تحریر پر لکھیں جیسے پاکستان ایک زرعی ملک ہے۔ کراچی سب سے بڑا شہر ہے۔

معلم طلبہ سے پوچھیں کہ ان جملوں میں پاکستان، ملک، کراچی، شہر کیا ہے۔ طلبہ کی رائے لیتے ہوئے معلم موضوع کی طرف آئیں کہ یہ تمام الفاظ قواعد کی رو سے اسم ہیں۔ معنی کے لحاظ سے اسم کی دو اقسام ہیں اسم معرفہ اور اسم نکرہ۔ درج بالا الفاظ میں پاکستان اور کراچی کیونکہ خاص نام کی طرف اشارہ کر رہا ہے اس لیے یہ اسم معرفہ ہے اور شہر اور ملک عام طور پر بولا جاتا ہے یہ کسی خاص چیز کی طرف اشارہ نہیں کر رہا

LearningWell (Pvt.) Ltd. www.learningwell.pk

اس لیے یہ اسم نکرہ ہے۔ اسم نکرہ کی بھی دس اقسام ہوتی ہیں۔ جن میں سے ایک قسم اسم ذات بھی ہے۔ آج ہم اسم ذات کی اقسام کے بارے میں پڑھیں گے۔ کتاب میں اس کے بارے میں تفصیل سے درج ہے۔ طلبہ کو ان اقسام کے بارے میں پڑھنے کے لیے کہا جائے۔ (معلم تختہ تحریر کی مدد سے مزید مثالوں سے واضح کریں)

سرگرمی: جماعت کو سات گروہ میں تقسیم کیا جائے۔ ہر گروہ اسم ذات کی کسی بھی ایک قسم سے متعلق الفاظ یا مثالیں تحریر کرے گا۔ کم از کم پانچ مثالیں لکھنی ہیں۔ گروہ نمبر ا کو اسم ظرف مکاں کے متعلق مثالیں لکھنے کے لیے دی جائیں گروہ نمبر ۲ کو اسم ظرف زماں کے متعلق۔ اس طرح ہر گروہ کو ایک قسم سے متعلق مثالیں تحریر کرنے کے لیے کہا جائے۔ معلم کی معاونت اور رہنمائی شامل رہے۔ دس منٹ بعد ہر گروہ سے ایک بچہ اپنی مثالیں جماعت کے سامنے پیش کرے۔ اگر کوئی مثال درست نہ ہو تو معلم رہنمائی کریں۔

☆ نیچے دیے گئے مختلف اسم ذات کو پہچان کر الگ الگ خانوں میں لکھیے:

اسم ظرف مکاں	اسم ظرف زماں	اسم آلہ	اسم صوت	اسم جمع	اسم مصغر	اسم مکبر
دھوبی گھاٹ	سہ پہر	پھاوڑا	چھم چھم ٹن ٹن	قافلہ غول جھنڈ سسرال	جھاڑن باغیچہ	مہاراجہ بتنگڑ بٹیا

مشق نمبر ۵

☆ مندرجہ ذیل الفاظ کی تذکیر و تانیث واضح کیجیے اور انہیں جملوں میں استعمال کیجیے:

(معلم طلبہ کو ہدایت دیں کہ جملے اس طرح بنائے جائیں کہ مذکر اور مونث کا فرق واضح ہو جائے۔ درج ذیل جملوں میں اس بات کا خیال رکھا گیا ہے کہ الفاظ کی تذکیر و تانیث واضح ہو جائے)

اُلّو: (مذکر) اُلّو کی خاص بات یہ ہے کہ جب وہ سوتا ہے تب بھی اس کی آنکھیں کھلی رہتی ہیں۔

خرگوش: (مذکر) باغ میں اِدھر سے اُدھر پھدکتے خرگوش سب کی آنکھوں کا مرکز تھے۔

مچھلی: (مونث) ساحل سمندر کی سیر کے دوران ایک مچھلی دیکھی جو پانی سے باہر آنے کی وجہ سے تڑپ رہی تھی۔

مچھر: (مذکر) مچھر بظاہر تو ایک حقیر سا کیڑا ہے لیکن اس کے کاٹنے سے ملیریا اور ڈینگی جیسی بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں،

جگنو: (مذکر) رات کی اندھیرے میں جگنو چمکتا ہے تو بڑا خوبصورت لگتا ہے۔

چیل: (مونث) جیسے ہی کچا گوشت میں نے چھت پر ڈالا تو فوراً چیل آ گئی اور اس نے جھپٹ لیا۔

کوئل: (مونث) صبح کے وقت درخت پر بیٹھی کوئل اپنی سریلی آواز سے کانوں میں رس گھول رہی تھی۔

فاختہ: (مونث) درخت پر بیٹھی فاختہ بڑا خوبصورت منظر پیش کر رہی تھی۔

مشق نمبر ۶

☆ درج ذیل فقرات کو درست کر کے دوبارہ لکھیے: (درست فقرات)

(الف) میں نے بستے اور کتابیں خریدی ہیں۔

(ب) میں ایک مہینے میں واپس آ جاؤں گا۔

(ج) محتاجوں کی مدد کرنا ثواب کا کام ہے۔

(د) احمد کو آج شاکر کے یہاں جانا ہے۔

(ہ) کیا آپ میرے ساتھ بازار چلیں گے۔

(و) تم سے یہ کام نہیں ہوتا تو کسی اور کو دے دو۔

(ز) بچوں نے وزیرِ اعظم کو گل دستے پیش کیے۔

مشق نمبر ۵

تمہیدی گفتگو: طلبہ جملہ سازی میں فعل، فاعل اور مفعول کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔ لہٰذا اس کا اعادہ کروانے کے لیے سب سے پہلے دو جملے تختہ تحریر پر لکھے جائیں۔

احمد سودا سلف لایا۔　　احمد ہنسا۔

معلم طلبہ سے پوچھیں کہ درج بالا دونوں جملوں میں کیا فرق ہے؟

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

طلبہ سے رائے لی جائے۔ طلبہ اپنی رائے دیں اس کے بعد معلم موضوع کی طرف آئیں اور طلبہ کو بتائیں کہ پہلے جملے میں فعل، فاعل اور مفعول تینوں موجود ہیں اگر اس میں مفعول نہ ہو تو یہ اپنے پورے معنی نہیں دے گا یعنی مفعول کی ضرورت ہوتی ہے جیسے اگر صرف یہ لکھا ہو کہ احمد لایا تو اس سے معنی پورے نہیں ہوں گے یہ فعل متعدی ہے جو بغیر مفعول کے اپنے پورے معنی نہیں دیتا جبکہ دوسرے جملے میں صرف فاعل اور فعل ہیں یعنی مفعول کے بغیر فعل اور فاعل پورے معنی دے رہے ہیں اس کو فعل لازم کہتے ہیں۔ اس کے ساتھ کچھ ایسے جملے بھی ہیں جن میں فعل کسی کام کو ظاہر نہیں کرتا بلکہ کسی اثر کو ثابت کرتا ہے یا کسی کے ہونے کی بات کرتا ہے مثلاً احمد گورا ہے۔

(کتاب میں تفصیل سے فعل لازم، فعل متعدی اور فعل ناقص کے بارے میں درج ہے۔ طلبہ کو پڑھوایا جائے تا کہ طلبہ کو اچھی طرح سمجھ میں آجائے۔ مزید مثالیں طلبہ سے پوچھی جائیں اور تختہ تحریر پر لکھی جائیں تا کہ واضح ہو جائے۔

☆ درج ذیل جملوں کو فعل لازم، فعل متعدی اور ناقص کے الگ الگ کالم میں لکھیے:

فعل لازم	فعل متعدی	فعل ناقص
بادل گرجا	بکری دودھ دیتی ہے	ہم طالب علم ہیں۔
لڑکے بھاگے	شاہد قلم خریدے گا	تم محنتی ہو
بچی مسکرائی	میں نے گھر خرید لیا ہے	انور بیمار تھا
	وہ پڑوس میں رہتا ہے۔	

مشق نمبر ۸

☆ مادام رتھ فاؤ کی خدمات پر ایک مختصر نوٹ لکھیے:

جواب: معلم کی ہدایات کے مطابق سبق سے مدد لیتے ہوئے طلبہ اپنی فہم کے مطابق اس سوال کا جواب لکھیں۔

سبق نمبر ۵:　　اردو ہے جس کا نام

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس نظم کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ اردو زبان کی وسعت اور گہرائی سے واقف ہوتے ہوئے اپنی قومی زبان کو اہمیت دیں اور اپنی بول چال میں اس کا زیادہ سے زیادہ استعمال کریں۔

☆ اردو زبان کی ارتقاء اور ابتدا کے بارے میں جانتے ہوئے اس کی اہمیت و افادیت سے آگاہ ہوں۔

☆ اردو زبان کی ترویج و اشاعت اور اس کو بنانے اور سنوارنے میں حصہ لینے والی اہم شخصیات سے متعارف ہوں اور ان کی تخلیقات سے واقفیت حاصل کریں۔

☆ سبق میں دی گئی معلومات سے استفادہ حاصل کرتے ہوئے نئے الفاظ سیکھیں اور اپنے ذخیرہ الفاظ کو بڑھائیں۔

☆ الفاظ کی درست ہجے اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆ سبق کے حوالے سے دیے گئے سوالات کے جوابات لکھ کر اپنی تحریری صلاحیت بہتر بنائیں۔

☆ ضمیر اور اس کی اقسام سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے جملوں میں ان کا استعمال کریں۔

☆ حرف کی ایک قسم حرف اضراب کے بارے میں جانیں اور اس کا استعمال کرتے ہوئے جملے بنائیں۔

☆ اسم عام کی ایک قسم مشتق اور اس کی اقسام سے آگاہ ہوتے ہوئے ان سے متعلق الفاظ کی پہچان کریں۔

☆ مرکبات سے واقف ہوتے ہوئے جملوں میں ان کا استعمال کریں۔

☆ جملوں میں روزمرہ بول چال کی غلطیوں کو درست کرتے ہوئے صحیح اردو سے واقف ہوں۔

☆ مکالمہ نگاری کے فن سے آشنا ہوتے ہوئے اپنی لسانی مہارتوں میں اضافہ کریں۔

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

(معلم کے لیے اگر ممکن ہو تو وہ پہلے مختلف ممالک کی بولیاں کسی آڈیو پلیئر پر سنوائیں یا چھوٹی سی ایک پیشکش دکھائیں جس میں مختلف ممالک کے لوگ اپنی اپنی بولیوں میں ایک ہی بات کہہ رہے ہوں جیسے سلام وغیرہ۔ سب مختلف انداز سے کریں تو ان کی توجہ اس طرف دلائی جائے۔) اس کے بعد گفتگو کا آغاز کیا جائے جیسے آپ نے دیکھا کہ تمام لوگ اپنی اپنی زبانوں میں سلام کر رہے ہیں اس سے کیا ظاہر ہوتا ہے؟ زبان یا بولی کس کام آتی ہے؟ دنیا میں کتنی زبانیں رائج ہیں؟ وغیرہ۔ اگر بولیاں سنوانا ممکن نہ ہو تو معلم سب سے پہلے طلبہ سے چند سوالات کریں مثلاً زبان یا بولی کا مصرف کیا ہے؟ ہماری قومی زبان کون سی ہے؟ قومی زبان کیا ہوتی ہے؟ پاکستان میں کون کون سی زبانیں بولی جاتی ہیں؟ دنیا میں کون کون سی زبانیں بولی جاتی ہیں؟ ہماری قومی زبان کی خاص بات کیا ہے؟ طلبہ سے مختلف زبانوں کے حوالے سے

LearningWell (Pvt.) Ltd. www.learningwell.pk

رائے لی جائے۔اس کے بعد معلم طلبہ کو موضوع کی طرف لاتے ہوئے انہیں بتائیں کہ زبان یا بولی کسی کو بھی اپنی بات سمجھانے کا ذریعہ ہوتی ہے۔ہمارے ملک پاکستان میں کئی زبانیں بولی جاتی ہیں مثلاً پنجابی، سندھی، پشتو، سرائیکی، ہندکو، براہوی، بلتی اور شینا وغیرہ۔مگر مختلف زبانیں بولنے والے جب آپس میں ملتے ہیں تو گفتگو عموماً اردو ہی میں کرتے ہیں۔قیامِ پاکستان کے بعد قائداعظم نے اردو کی عام مقبولیت اور اس صلاحیت کے پیشِ نظر کہ اس میں تمام دوسری زبانوں سے ملاپ کی لچک موجود ہے، اسی کو پاکستان کی قومی زبان بنانا منظور کیا۔اردو ایک ایسی زبان ہے جس میں ہر زبان کا لفظ موجود ہے اور یہ اس کا مزاج ہے کہ جب یہ کسی زبان کے لفظ کو قبول کرتی ہے تو اسے اپنی وجہ بنا لیتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ اردو میں استعمال ہونے والے بیشتر الفاظ اب اردو ہی کا حصہ سمجھے جاتے ہیں۔حالانکہ بنیادی طور سے ان کا تعلق انگریزی، عربی، فارسی یا دیگر زبانوں سے ہے۔اردو ایک ایسی زبان ہے جس کا کبھی کوئی خاص علاقہ نہیں رہا اور نہ ہی یہ کسی خاص طبقے تک محدود رہی۔اس کے علاوہ اس میں برِّصغیر پاک و ہند کے تمام علاقوں کی زبانوں کے الفاظ کثیر تعداد میں شامل ہیں۔اس لیے اردو کے آغاز و ابتدا کے بارے میں مختلف نظریات پیش کیے گئے ہیں۔آج ہم اردو کی ابتدا اور ارتقاء کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے اس کے علاوہ جن ادباء اور شعراء اس زبان کو آگے بڑھانے، اس کو بنانے، سنوارنے اور فروغ دینے میں اہم کردار ادا کیا ان سے واقفیت حاصل کریں گے۔طلبہ سبق کا نام خود بتائیں۔

پڑھائی:

طلبہ سے سبق کی بلند خوانی کروائی جائے۔ہر بچہ باری باری سبق کا کچھ حصہ پڑھے جہاں ضرورت ہو وہاں معلم رہنمائی کریں اور ساتھ ہی سبق کے اہم نکات کی طرف توجہ دلائیں۔نئے الفاظ اور ان کے معنی بھی طلبہ کو سمجھائے جائیں۔سبق کے اختتام پر طلبہ کی رائے لی جائے اور چند سوالات کیے جائیں جس سے اندازہ ہو کہ طلبہ کو سبق اچھی طرح سمجھ آیا یا نہیں۔

یا

☆ طلبہ سب سے پہلے انفرادی طور پر پڑھائی کریں۔سبق پڑھنے کے بعد اپنے جوڑی دار سے سبق پر تبادلہ خیال کریں (دس منٹ) اس دوران معلم کی معاونت اور رہنمائی شامل ہوگی۔جب طلبہ جوڑی میں تبادلہ خیال کر لیں تو فش بول کی سرگرمی (fish bowl activity) کروائی جائے گی۔اس میں جماعت کے تمام بچے دائرے کی صورت میں بیٹھیں اور درمیان میں دو کرسیاں رکھی جائیں۔دو دو بچے آمنے سامنے بیٹھ کر سبق کے چند نکات بتائیں۔وہ ایک دوسرے کو بتائیں جیسے آپس میں گفتگو کر رہے ہوں لیکن جماعت کے تمام بچے ان کی یہ گفتگو بغور سنیں۔اس طرح سبق کے اہم نکات منظرِ عام پر لائے جائیں۔جہاں ضرورت ہو وہاں معلم مدد کریں اور طلبہ کی رہنمائی کریں۔(دائرے کی صورت میں بیٹھ کر بھی تمام بچے ایک دوسرے کے ساتھ سبق پر تبادلہ خیال کر سکتے ہیں اور ایک دوسرے کو سبق کے اہم نکات واضح کر سکتے ہیں۔(circle time)

سرگرمی:

سب سے پہلے معلم طلبہ کو بتائیں کہ اردو زبان کے فروغ اور اس کو بنانے سنوارنے میں مختلف شخصیات نے اردو کے جس میدان میں طبع آزمائی کی وہ تھا اردو ادب۔تختہ تحریر پر ایک چارٹ بنائیں جس میں تمام اصنافِ ادب لکھیں۔

نثر	نظم
داستان	حمد
ناول	نعت
افسانہ	مناجات
سوانح عمری	منقبت
ڈرامہ	قصیدہ
مضمون	مرثیہ
سفرنامہ	غزل
خطوط	مثنوی
	رباعی
	قطعہ

☆ اس کے بعد طلبہ کے گروپ بنوائے جائیں۔کم از کم پوری جماعت کو چھ گروپ میں تقسیم کیا جائے۔ہر گروپ سے کہا جائے کہ وہ کسی بھی ایک صنف کو چن کر اس پر کام کرے۔یعنی جو گروپ مضمون لکھنا چاہتا ہو وہ مضمون لکھے۔جو گروپ خط لکھنا چاہتا ہو وہ خط لکھے، جو حمد لکھنا چاہتا ہو وہ حمد لکھے۔اسی طرح ہر گروپ کسی ایک صنف کے حوالے سے کام کرے۔ہر بچہ کو آزادی دی جائے کہ وہ اپنی پسند کے گروہ میں شامل ہو جائے اور اپنی دلچسپی کے مطابق کام کرے۔(معلم کی معاونت اور رہنمائی شامل رہے)

☆ ۱۵ سے ۲۰ منٹ کے بعد ہر گروپ سے ایک بچہ اپنا لکھا ہوا کام جماعت کے سامنے پیش کرے۔

LearningWell (Pvt.) Ltd. www.learningwell.pk

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆ کتاب میں موجود سرگرمی گھر سے کرنے کے لیے دی جائے یعنی پانچ مشہور نثر نگاروں اور پانچ مشہور شاعروں کی تصاویر اکٹھی کر کے ان کے نام کے ساتھ کاپی میں لگائی جائیں۔

☆ اپنی پسند کے کسی ایک مصنف، ادیب یا شاعر کے بارے میں ایک پیراگراف لکھیے جس میں ان کے طرزِ تحریر پر بھی تبصرہ کیجیے:

تدریسی معاونات/وسائل:

درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/سیاہ۔ مختلف زبانیں یا بولیاں۔ آڈیو پلیئر

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆ سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً:

۱۔ پاکستان میں اردو کے علاوہ اور کون سی زبانیں بولی جاتی ہیں؟

۲۔ ''مراۃ العروس'' کس کی تصنیف ہے؟

۳۔ غالب نے خطوط نگاری کیا کیا طریقہ ایجاد کیا؟

۴۔ مردوں کے علاوہ خواتین نے بھی اردو کو آگے بڑھانے اور اس کی ترقی میں اپنا کردار ادا کیا ہے چند ایک کے نام بتائیں؟

۵۔ چند مشہور شعراء کے نام بتائیں؟

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ اردو زبان کی وسعت اور گہرائی کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران۔

☆ روزمرہ کی گفتگو میں اردو بول چال کے دوران

☆ سبق میں دی گئی معلومات سے استفادہ حاصل کرتے ہوئے نئے الفاظ سیکھنے کے دوران۔

☆ الفاظ کی درست ہجے اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنے اور فش بول کی سرگرمی کے دوران

☆ سبق کے حوالے سے دیے گئے سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران۔

☆ ضمیر اور اس کی اقسام سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے جملوں میں ان کا استعمال کرنے کے دوران۔

☆ حرف کی ایک قسم حرفِ اضراب کے بارے میں جانیں اور اس کا استعمال کرتے ہوئے جملے بنانے کے دوران۔

☆ اسم عام کی ایک قسم مشتق اور اس کی اقسام سے آگاہ ہوتے ہوئے ان سے متعلق الفاظ کو پہچاننے کے دوران۔

☆ مرکبات سے واقف ہوتے ہوئے جملوں میں ان کے استعمال کے دوران۔

☆ جملوں میں روزمرہ بول چال کی غلطیوں کو درست کرتے ہوئے صحیح اردو سے واقف ہونے کے دوران۔

☆ مکالمہ نگاری کے فن سے آشنا ہوتے ہوئے اپنی لسانی مہارتوں میں اضافہ کرنے کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆ اردو زبان کی وسعت اور گہرائی سے واقف ہوتے ہوئے اپنی قومی زبان کو اہمیت دینا اور اپنی بول چال میں اس کا زیادہ سے زیادہ استعمال کرنا۔

☆ اردو زبان کی ارتقاء اور ابتدا کے بارے میں جانتے ہوئے اس کی اہمیت و افادیت سے آگاہ ہونا۔

☆ اردو زبان کی ترویج و اشاعت اور اس کو بنانے اور سنوارنے میں حصہ لینے والی اہم شخصیات سے متعارف ہونا اور ان کی تخلیقات سے واقفیت حاصل کرنا۔

☆ سبق میں دی گئی معلومات سے استفادہ حاصل کرتے ہوئے نئے الفاظ سیکھنا اور اپنے ذخیرہ الفاظ کو بڑھانا۔

☆ الفاظ کی درست ہجے اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔

☆ سبق کے حوالے سے دیے گئے سوالات کے جوابات لکھنا۔

☆ ضمیر اور اس کی اقسام سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے جملوں میں ان کا استعمال کرنا۔

☆ حرف کی ایک قسم حرفِ اضراب کے بارے میں جاننا اور اس کا استعمال کرتے ہوئے جملے بنانا۔

☆ اسم عام کی ایک قسم مشتق اور اس کی اقسام سے آگاہ ہوتے ہوئے ان سے متعلق الفاظ کی پہچان کرنا۔

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

☆ مرکبات سے واقف ہوتے ہوئے جملوں میں ان کا استعمال کرنا۔
☆ جملوں میں روزمرہ بول چال کی غلطیوں کو درست کرتے ہوئے صحیح اردو سے واقف ہونا۔
☆ مکالمہ نگاری کے فن سے آشنا ہوتے ہوئے اپنی لسانی مہارتوں میں اضافہ کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق نمبر ۱

☆ سوالات کے جوابات:

(الف) اردو زبان میں زیادہ تر عربی، فارسی اور سنسکرت کے الفاظ شامل ہیں۔

(ب) نصیرالدین ہاشمی کی تحقیق کے مطابق اردو زبان اس وقت پیدا ہوئی جب اسلام سے پہلے عرب تاجر تجارت کی غرض سے ہندوستان کے ساحلی علاقے مالا بار میں تجارت کے لیے آتے تھے۔ اس وقت وہاں کے رہنے والوں سے ان کے تعلقات صرف تجارتی تھے لیکن اسلام کے آنے کے بعد یہی تاجر تجارت کے ساتھ ساتھ اسلام کی اشاعت کے لیے تبلیغ بھی کرنے لگے تو ان کے تعلقات تجارت سے بڑھ کر تہذیبی صورت اختیار کر گئے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کا میل جول بڑھا جس کی وجہ سے عربی زبان کے الفاظ وہاں کی مقامی زبان میں داخل ہونے لگے۔ انہی اثرات کی بنا پر نصیرالدین ہاشمی کا خیال ہے کہ اردو زبان کی ابتدا دکن میں ہوئی۔

(ج) سید سلیمان ندوی اردو کی ابتدا سندھ میں بتلاتے ہیں جس کی وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ جب محمد بن قاسم ۷۱۲ء میں سندھ میں آیا اور ملتان تک علاقے فتح کر کے یہاں اسلامی حکومت قائم کی اس دوران مسلمانوں کے ہندوؤں کے ساتھ سیاسی تعلقات کے علاوہ تہذیبی، مذہبی اور معاشرتی روابط قائم ہوئے۔ سید سلیمان ندوی نے ان تعلقات کو بنیاد بنا کر یہ نتیجہ نکالا کہ اردو زبان کا ابتدائی ڈھانچہ اس خطے سے تیار ہوا۔

(د) حافظ محمود شیرانی کا کہنا ہے کہ اردو زبان کا آغاز پنجاب سے ہوا کیونکہ مسلمان عرب جب تیسری بار ایران اور افغانستان کے راستے پنجاب پر حملہ آور ہوئے اور باقاعدہ یہاں اپنی سلطنت قائم کر لی۔ اس وقت جو مسلمان پاک وہند میں آئے ان کی زبان عربی کے بجائے فارسی اور ترکی تھی۔ حافظ محمود شیرانی نے یہ بات مختلف قدیم تحریروں کو پڑھ کر بیان کی ہے جو اس زمانے میں لکھی جاتی تھیں اور یہ بات بتائی کہ اردو زبان کا نہ صرف آغاز پنجاب سے ہوا ہے بلکہ اس کی نشوونما کے ابتدائی مراحل بھی یہیں طے ہوئے اور یہ زبان بول چال کی زبان سے بڑھ کر ادبی زبان کا درجہ حاصل کر گئی۔

(ہ) مولوی عبدالحق اور ڈاکٹر ابواللیث صدیقی کا خیال ہے کہ اردو زبان کی بنیاد اس وقت پڑی جب ۱۲۰۷ء میں قطب الدین ایبک نے دلّی کو دارالحکومت بنایا۔

(و) انگریزوں نے جب ہندوستان فتح کیا تو یہاں کے لوگوں سے میل جول بڑھانے کے لیے اسی زبان کو چنا۔ اسی خیال سے انہوں نے کلکتہ میں فورٹ ولیم کالج کی بنیاد ڈالی جس میں اردو کے بڑے بڑے عالم جمع کیے۔ ان سے بہت سی اچھی اچھی باتیں لکھوائیں۔ انہی لکھنے والے عالموں میں ایک میر امن دہلوی تھے جن کی کتاب ''باغ و بہار'' آج بھی مشہور ہے۔

(ز) سرسید احمد خان نے اردو کو آسان اور عام فہم بنا دیا اور روزمرہ کی بول چال میں لکھنا شروع کیا۔ انہوں نے اس میں علمی باتیں لکھنے کی بنیاد ڈالی۔

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

مشق نمبر ۲

تمہیدی گفتگو۔سرگرمی: سب سے پہلے معلم جماعت کے طلبہ کو گروپ میں بٹھائیں اور ہر گروپ کو ایک چھوٹی سی عبارت پڑھنے کے لیے دیں۔ (عبارت پہلے سے لکھ کر فوٹو اسٹیٹ کروا لیں گروپ کے حساب سے) عبارت کچھ اس طرح سے ہو:

احمد ایک ذہین لڑکا ہے۔ احمد ہر وقت خوش رہتا۔ احمد اپنی جماعت میں اول آتا ہے۔ احمد کو کرکٹ کھیلنے کا شوق ہے۔ احمد کے اساتذہ احمد کو بہت پسند کرتے ہیں۔ احمد اپنے امی ابو کا لاڈلا ہے۔ احمد کے دادا جان بھی احمد کو روز سیر کے لیے لے جاتے ہیں۔ احمد بڑوں کی بہت عزت کرتا ہے۔ سب گھر والے احمد کا بہت خیال رکھتے ہیں۔

عبارت پڑھنے اور اس کے بارے میں سوچنے کے لیے طلبہ کو دس منٹ دیئے جائیں۔ دس منٹ کے بعد معلم اس عبارت کے حوالے سے طلبہ سے سوال کریں اور ان کی سابقہ معلومات کی جانچ کریں کہ کیا یہ عبارت صحیح ہے؟ اس عبارت میں کیا خاص بات ہے؟

طلبہ بتائیں گے کہ اس عبارت میں لفظ احمد بار بار استعمال ہوا ہے۔ معلم طلبہ سے پوچھیں کہ ہمیں اس جگہ کیا لفظ استعمال کرنا چاہئے؟ معلم طلبہ سے اس عبارت کو دوبارہ صحیح طرح لکھنے کے لئے کہیں۔ ۵ منٹ بعد ہر گروپ سے معلم ان کی لکھی ہوئے عبارت سنے اور جہاں ضرورت ہو وہاں طلبہ کی رہنمائی کی جائے۔

معلم طلبہ کو بتائیں کہ لفظ ''احمد'' کی جگہ آپ نے جو بھی الفاظ استعمال کیے ہیں وہ اسم ضمیر کہلاتے ہیں۔ یہ وہ لفظ ہوتا ہے جو اسم کی جگہ استعمال ہو مثلاً اگر میں آپ سے بات کروں گی تو میں اپنا نام نہیں لوں گی بلکہ میں، میرا، مجھے وغیرہ استعمال کروں گی۔ طلبہ کو بہت سی مثالوں کے ذریعے سمجھایا جائے۔

کتاب میں دی گئی مثال پڑھوائی جائے اور ساتھ اسم ضمیر تختہ سیاہ پر لکھے جائیں جیسے میں، میرا، مجھے، تم، تمہارا، تمہیں، وہ، آپ، اس، ان

☆ درج ذیل عبارت میں مناسب مقامات پر درست ضمیر استعمال کر کے خالی جگہیں پُر کیجیے:

یہ میرا اسکول ہے۔ اِس میں بیس کمرے ہیں اور اِسے شہر کے اسکولوں میں نمایاں مقام حاصل ہے۔ اسکول کے تمام اساتذہ بہت قابل ہیں اور اُن سب کے پڑھانے کا انداز بہت اچھا ہے۔ سارے طلبا انہیں پسند کرتے ہیں۔ ندیم میری کلاس میں مانیٹر ہے۔ اُس کا گھر اسکول سے دور ہے۔ اِسی وجہ سے وہ سائیکل پر آنا پڑتا ہے۔

LearningWell

مشق نمبر۳

تمہیدی گفتگو: سب سے پہلے معلم تختۂ تحریر پر ایک جملہ لکھیں مثلاً

وہ اس گھر کا مالک نہیں　　نوکر ہے۔

معلم طلبہ سے پوچھیں کہ اس کے درمیان میں کون سا لفظ آنا چاہیے؟ طلبہ کو سوچنے کا وقت دیا جائے۔ طلبہ کی رہنمائی کی جائے۔ طلبہ اس لفظ تک پہنچ سکتے ہیں۔ اس کے بعد معلم انہیں بتائیں کہ لفظ ''بلکہ'' کو حرف اضراب کہتے ہیں۔ اردو میں حرف اضراب صرف ''بلکہ'' ہے۔

کتاب میں اس کی تفصیل درج ہے طلبہ سے اسے پڑھنے کے لیے کہا جائے۔

☆ حرف اضراب استعمال کر کے چھ جملے بنائیے۔

۱۔　غیبت کرنا اچھا نہیں بلکہ برا فعل ہے۔

۲۔　یہ آم میٹھا نہیں بلکہ کھٹا ہے۔

۳۔　کھانا بد مزہ نہیں بلکہ لذیذ ہے۔

۴۔　میرے دوست کا گھر میرے گھر سے دور نہیں بلکہ نزدیک ہے۔

۵۔　عالیہ کی چوٹی بڑی نہیں بلکہ چھوٹی ہے۔

۶۔　اس کی نوکری سعودی عرب میں نہیں بلکہ دوبئی میں ہے۔

مشق نمبر۴

☆ نیچے مشتق کی مختلف اقسام ملی جلی درج ہیں۔ ان کو پہچان کر الگ الگ خانوں میں لکھیے۔

ملاوٹ (حاصل مصدر)　۔　رنگائی (معاوضہ)　۔　افسردہ (مفعول)　۔　خریدنے والا (فاعل)　۔　ٹہلتے ٹہلتے (حالیہ)　۔　دیکھا ہوا (مفعول)　۔　ٹوٹی ہوئی (مفعول)

۔ پڑھانے والی (فاعل)　۔　جلن (حاصل مصدر)　۔ دھلوائی (معاوضہ)　۔　مسکراتے ہوئے (حالیہ)

مشق نمبر۵

☆ تمہیدی گفتگو + سرگرمی:

طلبہ کو ایک عبارت دی جائے جس میں مرکب الفاظ کا استعمال کیا جائے اور طلبہ کو گروپ میں اس عبارت کو پڑھنے کو دیا جائے۔ چار چار کے گروپ بنائے جائیں اور ہر گروپ کو یہی عبارت دی جائے۔

عبارت:　احمد ایک ذہین وفطین بچہ ہے۔ اس کا شمار جماعت کے ہونہار طلباء میں ہوتا ہے۔ وہ صبح وشام پڑھائی میں مصروف رہتا ہے۔ اس کے ابو ایک اعلیٰ وارفع عہدے پر فائز ہیں لیکن پھر بھی انہیں مال و دولت سے لگاؤ نہیں ہے اور وہ کبھی بھی اس بات پر غرور اور تکبر نہیں کرتے۔ وہ دل وجان سے احمد کو چاہتے ہیں اور انہیں احمد کی بہت فکر رہتی ہے کہ وہ خوب پڑھے اور لکھے اور ایک اچھا انسان بنے۔ وہ احمد کو اچھے اور برے کی تمیز بھی سکھاتے ہیں اور اسے زندگی کے ہر میدان میں کامیابی وکامرانی سے ہمکنار ہونے کی ترغیب بھی دیتے ہیں۔ احمد ایک خوش وخرم زندگی گزار رہا ہے۔ وہ بھی اپنی امی اور ابو کا بہت خیال رکھتا ہے۔ وہ انہیں کبھی پریشان نہیں کرتا۔ وہ علم ودانش کی ایک اعلیٰ مثال بننا چاہتا ہے اور اپنے والدین کے لیے فخر وغرور کا باعث بھی بننا چاہتا ہے اسی لیے وہ محنت اور لگن سے پڑھتا ہے۔

عبارت پڑھنے کے بعد ہر گروپ سے پوچھا جائے کہ اس عبارت کی خاص بات کیا ہے؟ معلم طلبہ سے پوچھتے ہوئے انہیں موضوع کی طرف لائے اور انہیں بتائیں کہ اس عبارت میں مرکب الفاظ کا استعمال ہوا ہے۔ معلم تمام مرکب الفاظ کو جن میں ''و'' کا استعمال ہوا ہو وہ الگ کر کے لکھیں (معلم اس عبارت کو لکھ کر فوٹو اسٹیٹ کروائیں اور گروپ میں تقسیم کرے)

☆ درج ذیل مرکّبات کو جملوں میں استعمال کیجیے:

صبح وشام:　صبح وشام کھیل کود میں مصروف رہنے کی وجہ سے وہ امتحانات مین فیل ہوگیا،

اپنا پرایا:　آج کل کا دور بہت مطلبی ہے اپنا پرایا سب برابر ہیں۔

آغاز وانجام: اس کہانی کا آغاز وانجام دونوں ہی بہت دلچسپ تھے۔/ اسکول میں ہونے والی تقریب کا آغاز وانجام دونوں ہی اچھے تھے۔

بندہ وآقا:　(یہاں آقا سے مراد مالک بھی ہے اور خداوند بھی) اس دنیا کا ہر بندو آقا دین اسلام کی رو سے برابر ہے۔/ بندہ وآقا کا تعلق اس وقت مضبوط اور گہرا ہوتا ہے جب بندہ سچے دل سے اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔

اندھیرا اجالا　(اویر سویر۔ وقت بے وقت) ضروری نہیں کہ ہر کام وقت پر ہوجائے کبھی اندھیرا اجالا بھی ہوتا ہے۔/ لوڈ شیڈنگ کے اندھیرے اجالے نے شہریوں کو پریشان کر کے رکھ دیا ہے/ جہاز کی آمد میں اندھیرا اجالا ہوسکتا ہے اس میں گھبرانے کی کیا بات ہے۔

اندھیرا اجالا (اگر اسے تاریکی اور روشنی کے معنوں میں لیا جائے) جملہ: اس کائنات میں ہونے والا اندھیرا اجالا اللہ کی وحدانیت کا ثبوت ہے۔

بحروبر:　بحروبر کا ملک صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk
LearningWell

بہاروخزاں: ہماری زندگی میں بہاروخزاں کا موسم رہتا ہے۔

بلندوپست: کسی بھی انسان کو بلندوپست مقام عطا کرنا صرف اللہ کے اختیار میں ہے۔/ انسان کا اخلاق ہی اسے لوگوں کی نظروں میں بلندوپست بناتا ہے۔

مشق نمبر ۶

☆درج ذیل جملوں میں روزمرّہ کی غلطیاں موجود ہیں۔انہیں درست کر کے دوبارہ لکھیے: (درست فقرات)

(الف) مجھے آج تک ان سے ملنے کا موقع نہیں ملا۔ (ب) وہ بلا ناغہ سیر کو جاتا ہے۔

(ج) تمہاری آئے دن شکایت آتی رہتی ہے۔ (د) میرے پاس سات آٹھ روپے ہیں۔

(ہ) اتنا کھاؤ جتنی بھوک ہو۔ (و) اچھے بچے کسی کو گالی نہیں دیتے۔

(ز) وہ مجھ سے لڑنے لگا۔

مشق نمبر ۷

☆اردو زبان کی اہمیت پر والد اور بیٹے کے درمیان مکالمہ لکھیے۔والد صاحب اردو کے حق میں دلائل دیں اور بیٹا انگریزی کے حق میں دلائل دے۔

والد صاحب: بیٹا! کیا پڑھ رہے ہو؟

بیٹا: ابو! کہانی پڑھ رہا ہوں۔

والد صاحب: یہ تو انگریزی میں ہے۔

بیٹا: جی ابو! مجھے اپنی انگریزی بہتر کرنی ہے اور اس زبان پر عبور حاصل کرنا ہے اس لیے میں انگریزی زیادہ پڑھتا ہوں۔

والد صاحب: میں نے کبھی تمہیں اردو کی کتابیں پڑھتے نہیں دیکھا۔

بیٹا: جی ابو! اس لیے کہ آج کل انگریزی کی اہمیت زیادہ ہے۔ آپ کہیں بھی چلے جائیں انگریزی بولنے والے کو لوگ بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

والد صاحب: یہ سب کہنے کی باتیں ہیں۔اپنی زبان اپنی ہوتی ہے۔ چونکہ اردو ہماری قومی زبان ہے اس لیے ہمیں اس کو بولنے پر فخر محسوس کرنا چاہیے۔

بیٹا: لیکن ابو! آپ تو جانتے ہی ہیں کہ اسکولوں میں بھی انگریزی پر بہت زور دیا جاتا ہے اور مجھے ویسے بھی اردو مشکل لگتی ہے۔

والد صاحب: یہ تم اس لیے کہہ رہے ہو کہ تم اردو کا زیادہ مطالعہ نہیں کرتے اور نہ ہی اس کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہو یہی وجہ ہے کہ تمہاری اردو کمزور ہے اور تمہیں یہ مشکل لگتی ہے۔

بیٹا: آپ جانتے ہیں نا کہ انگریزی پوری دنیا میں بولی جاتی ہے اور یہ ایک انٹرنیشنل لینگویج ہے۔اس لیے اس کی اہمیت زیادہ ہے۔

والد صاحب: اور اپنی قومی زبان کا کیا۔ بے شک انگریزی سیکھو لیکن اردو میں بھی تمہیں مشاق ہونا چاہیے۔ اگر تم اپنی زبان کو اہمیت نہیں دو گے تو پھر کون دے گا۔

بیٹا: مجھے اردو پڑھنے میں مشکل ہوتی ہے اور اس میں بہت مشکل الفاظ ہوتے ہیں جس کو پڑھنا یا سمجھنا میرے بس کی بات نہیں۔

والد صاحب: تم ابھی اردو کی خوبصورتی سے انجان ہو۔ جتنی مٹھاس اس زبان میں ہے کسی اور زبان میں نہیں۔اس میں خوبصورت تشبیہات اور استعارات ہیں جو کسی اور زبان میں نہیں ملتے۔اس کے علاوہ بہت سے الفاظ تو ایسے ہیں جو ایک ہی معنی رکھتے ہیں یعنی ایک ہی لفظ کتنے ہی طریقوں سے پکارا جا سکتا ہے۔ اردو زبان کا ذخیرہ بہت وسیع ہے۔اس میں بہت سے فارسی، عربی اور سنسکرت کے الفاظ شامل ہیں لیکن وہ الفاظ اردو میں ایسے رچ بس گئے ہیں کہ اردو ہی کا حصہ سمجھے جاتے ہیں۔

بیٹا: لیکن ابو! یہی تشبیہات، استعارات اور محاورات ہی تو میری سمجھ میں نہیں آتے اور مجھے مشکل لگتے ہیں۔

والد صاحب: بیٹا! ہر چیز شروع میں مشکل لگتی ہے لیکن اگر سیکھ جاؤ تو آسان۔ بس اگر تم اردو زبان پر توجہ دو اور دل چسپی سے اردو کی کہانیوں کا مطالعہ کرو تو نہ صرف تمہاری اردو بہتر ہوگی بلکہ تمہیں مزا بھی آئے گا۔ایک بات اور وہ یہ کہ اپنے جذبات اور احساسات کا اظہار جتنے اچھے طریقے سے ہم اردو زبان میں کر سکتے ہیں اتنے اچھے طریقے سے کسی اور زبان میں نہیں کر سکتے۔

بیٹا: ہاں ابو! کہہ تو آپ ٹھیک رہے ہیں۔ آج سے میں انگریزی اور اردو زبان پر یکساں توجہ دوں گا اور ان دونوں زبانوں پر عبور حاصل کرنے کی کوشش کروں گا اور اردو زبان کو بھی اتنی ہی اہمیت دوں گا جتنی انگریزی کو دیتا ہوں۔

سبق نمبر ۶: ایک آرزو

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس نظم کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆علامہ اقبال کی شاعرانہ عظمت کو سراہتے ہوئے ان کی شاعری سے متعارف ہوں اور اپنے شعری ذوق میں اضافہ کریں۔

☆شاعر کے اندازِ بیاں پر غور کرتے ہوئے نظم کے مرکزی خیال سے واقف ہوں۔

☆نظم میں موجود نئے الفاظ سیکھیں اور لغت میں سے ان کے معنی تلاش کرتے ہوئے اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں۔

LearningWell (Pvt) Ltd www.learningwell.pk

☆قدرتی مناظر کی دلکشی سے واقف ہوتے ہوئے غزل میں بیان کردہ خوبصورت منظر کشی سے لطف اندوز ہوں۔

☆نظم کے اشعار کو آواز کے اتار چڑھاؤ اور آہنگ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆الفاظ کا مفہوم سمجھتے ہوئے نظم کے اشعار کی جامع تشریح کریں اور سوالات کے جوابات تحریر کرتے ہوئے اپنی تحریری صلاحیت میں اضافہ کریں۔

☆قافیہ اور ردیف سے واقف ہوتے ہوئے نظم میں موجود قافیے اور ردیف لکھیں۔

☆مصرعوں کو سادہ نثر میں تبدیل کرتے ہوئے اپنی لسانی مہارتوں میں اضافہ کریں۔

☆واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھ کر اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں اور تحریر میں ان کا مناسب استعمال کریں۔

☆اسم معرفہ کی اقسام کے بارے میں جانتے ہوئے ان سے متعلقہ الفاظ کی پہچان کریں اور انہیں الگ کریں۔

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم طلبہ سے پوچھیں کہ مشہور نظم ''بچے کی دعا'' کس نے لکھی ہے؟ طلبہ اپنی رائے دیں اگر انہیں نہ معلوم ہو تو معلم بتائیں۔اس کے بعد طلبہ سے مزید سوالات کیے جائیں مثلاً پاکستان کے قومی شاعر کون ہیں؟ پاکستان کا خواب کس نے دیکھا؟ کس شاعر نے مسلمانوں کو خواب غفلت سے بیدار کیا؟ علامہ اقبال کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ طلبہ سے ان کی سابقہ معلومات کی جانچ کی جائے اور علامہ اقبال کی شخصیت کا احاطہ کیا جائے۔اس کے بعد معلم موضوع کی طرف آتے ہوئے طلبہ کو بتائیں کہ علامہ اقبال دور حاضر کے بہترین شاعر ہیں اور بلند ترین مفکر بھی ہیں۔ علامہ اقبال اردو کی قومی اور ملی شاعری میں سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔وہ ایک عظیم فلسفی اور حکیم تھے۔ان کی شاعری کے اثرات بڑے دور رس ہیں۔ان کی شاعری نے سوئی ہوئی مسلمان قوم کے لیے صور اسرافیل کا کام کیا۔ان کی شاعری ایک لوگوں کے لیے ایک پیغام ہے۔اقبال کی شاعری کا مرکب کئی عناصر کا مجموعہ ہے۔اس میں گرمی اور گداز بھی ہے اور حقیقت نگاری بھی، اس میں حسن بھی ہے اور فلسفے کی گہرائی بھی، اس میں خودی بھی ہے اور خودداری کا پیغام بھی، اس میں اسلامی روح بھی ہے اور بیداری و آزادی کا پیغام بھی، اس میں عزم و استقلال کا درس بھی ہے اور ترغیب و عمل کا پیغام بھی، ان کے کلام میں جدت فکر بھی ہے اور ندرت بیان بھی، اس میں سرور بھی ہے اور ظریفانہ رنگ بھی، اس میں شان و شوکت بھی ہے اور جاہ و جلال بھی، اس میں زبان کی شگفتگی بھی ہے اور تاریخی و ادبی نکات بھی۔الغرض ان کی شاعری میں تعمیر جہاں کا درس مضمر ہے۔یہ کہنا کسی طرح غلط نہیں ہوگا کہ یہ اردو زبان و ادب کی خوش اقبالی تھی کہ اسے اقبال جیسا مفکر، فلسفی اور شاعر نصیب ہوا۔اقبال نے قومی اور ملی شاعری کے ساتھ ساتھ فطری شاعری پر بھی توجہ دی اور اپنی شاعری میں قدرتی مناظر کے حسین اور دلکش مرقعے پیش کیے۔اس کی ایک بہترین مثال وہ نظم ہے جو ہم آج پڑھیں گے۔اس میں علامہ اقبال نے قدرتی نظاروں کی بڑے دلکش انداز میں منظر کشی کی ہے اور بڑے خوبصورت پیرائے میں لوگوں کو اپنی خواہش سے آگاہ کیا ہے اور اپنے دلی جذبات بیان کیے ہیں۔طلبہ اس نظم کا نام خود بتائیں۔

پڑھائی۔سرگرمی:

☆معلم پہلے خود اس نظم کو اس کے مخصوص اور خوبصورت انداز میں پڑھیں۔اس کے بعد بچوں سے نظم خوانی کروائی جائے۔ہر بچہ باری باری نظم کا ایک شعر پڑھے۔شعر پڑھتے ہوئے آواز کے اتار چڑھاؤ کا بخوبی خیال رکھے۔اس کے بعد معلم نئے الفاظ اور ان کے معنی بھی طلبہ کو بتائیں یا تختہ تحریر پر لکھیں۔

☆طلبہ کو جوڑی کی صورت میں بٹھایا جائے۔اگر بچے پہلے سے ہی بیٹھے ہیں تو ان کو جوڑی میں بیٹھے رہنے دیا جائے۔ہر جوڑی کو ایک ایک شعر دیا جائے۔اس نظم میں کل ۱۵ اشعار ہیں لہٰذا ہر جوڑی اپنے دیے گئے شعر کا مطلب جاننے کی کوشش کرے اور اس شعر پر آپس میں تبادلہ خیال کرے۔معلم کی معاونت اور رہنمائی شامل رہے۔

☆دس منٹ بعد ہر جوڑی سے ایک بچہ کھڑا ہو کر اپنے شعر کو پڑھے گا اور اس کا مطلب بیان کرے گا یعنی اس کی تشریح بتائے گا۔جہاں ضرورت ہو وہاں معلم مدد کریں اور خود بھی بچے کے ساتھ شامل ہو جائیں لیکن پہلے بچے کو بولنے کا موقع دیا جائے۔اس طرح یہ پوری نظم سمجھائی جائے گی۔یعنی باری باری ہر جوڑی اپنے شعر کا مطلب واضح کرے گی۔

☆آخر میں معلم طلبہ کو نظم کا مرکزی خیال اور خلاصہ بتائیں۔

مرکزی خیال: مشق نمبر ۷ پر ملاحظہ کیجیے:

خلاصہ:

یہ نظم ہمارے قومی شاعر ''علامہ اقبال'' کی خوبصورت نظموں میں سے ایک ہے جس میں انہوں نے اپنی دلی خواہش کا اظہار کیا ہے۔اس دنیا کی رنگینیوں اور رعنائیوں سے شاعر کا دل بھر چکا ہے اور وہ اس دنیا سے کنارہ کشی اختیار کرنا چاہتے ہیں۔اس نظم میں بھی وہ اپنے اللہ سے اپنے دل کا حال بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں اس دنیا کی گہما گہمی اور چکا چوند سے اکتا چکا ہوں۔کتنی ہی خوبصورت محفل ہو یا میرے اردگرد کتنے ہی لوگوں کا جمگھٹا ہو پھر بھی میرا دل اداس سا رہتا ہے کہیں دل نہیں لگتا، کسی چیز میں مزا نہیں آتا مجھے اب دنیا سے کوئی دلچسپی نہیں رہی اور نہ ہی میں لوگوں کے درمیان گھر ار ہنا چاہتا ہوں۔میں اس شور شرابے والی دنیا سے تنگ آ چکا ہوں اب مجھے خاموشی میں رہنا زیادہ پسند کرتا ہوں۔میں چاہتا ہوں کہ پہاڑوں کی درمیان میں میرا ایک چھوٹا سا گھر ہو اور میں وہاں جا کر بسیرا کرلوں جہاں کوئی نہ ہو۔میں قدرت کے حسین نظاروں میں گم ہو کر قدرت کے قریب ہونا چاہتا ہوں۔جہاں چڑیوں کی چہچہاہٹ نغمہ بکھیرتی ہو اور اس میں ایسی مٹھاس ہو جو کانوں میں رس گھول دے۔اس کو سن کر مجھے سرور حاصل ہو جائے اور پانی کا چشمہ اس انداز سے بہہ رہا ہو کہ اس کی آواز سے ماحول میں گھن گرج پیدا ہو جائے۔اس چشمے کا پانی ایک ساز بجاتا ہوا معلوم ہو اس کی آواز ایسے لگ رہی ہو کہ جیسے باجا بج رہا ہو اور اس سے ماحول میں ارتعاش پیدا ہو رہا ہو اور میں مخملیں گھاس پر لیٹا، سرہانے کے نیچے اپنا ہاتھ رکھے قدرت کے اس حسین منظر سے لطف اندوز ہو رہا ہوں۔وہ منظر اتنا حسین، پُر لطف اور دل کو اتنا سکون دے رہا ہو جو

LearningWell

لوگوں کی بھری محفلیں نہ دے سکیں یعنی لوگوں کے درمیان رہ کر بھی وہ مزا نہ مل سکے جو اکیلے قدرت کے حسین نظاروں میں گم ہو کر مل رہا ہے۔ شاعر کہتے ہیں کہ پاس ہی درخت پر میرے بلبل بیٹھی ہو اور وہ مجھے دیکھ کر ذرا نہ گھبرائے اور مجھ سے ڈر کر نہ اڑے ہو اور وہ میرے قریب درخت پر بیٹھی ہو اور میں اسے دیکھ رہا ہوں اور ساتھ ہی ندی بہہ رہی جس کا پانی اتنا شفاف ہو کہ اس کے ارد گرد لگے پودے جو قطار کی صورت میں لگے ہوئے ہیں ان پودوں کا عکس اس پانی میں صاف دکھائی دے۔ شاعر کہتے ہیں کہ یہ منظر اس قدر خوبصورت اور دل فریب ہو کہ ہر کوئی اسے دیکھتا رہے حتیٰ کہ بہتا ہوا پانی بھی اونچی اونچی لہروں کی صورت میں اٹھ اٹھ کر دیکھتا ہو یعنی شاعر کا مقصد یہ ہے کہ بہتا ہوا پانی ایسا ہو کہ اس میں لہریں اٹھ رہی ہوں اور ان لہروں سے ماحول میں ایک تلاطم بپا ہو۔ زمین پر سبزہ ہی سبزہ ہو، ہر طرف ہریالی ہی ہریالی ہو اور جھاڑیوں پر پانی کی بوندیں ہوں، خوبصورت پھولوں کی ٹہنیاں ہوں جن پر اتنے پھول لگے ہوں کہ وہ ان کے وزن سے جھکی ہوئی معلوم ہو رہی ہوں اور اپنی خوبصورتی پر نازاں ہوں۔ شاعر بڑی خوبصورتی سے سورج ڈوبنے کے منظر کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ شام کے وقت جب سورج ڈوبنے والا ہوتا ہے تو پہلے سرخی سی چھا جاتی ہے پھر سورج ڈوب جاتا ہے اور اندھیرا چھا جاتا ہے تو شاعر کہتے ہیں کہ شام ہوتے ہیں جب ہر طرف اندھیرا چھا جائے اور کچھ نظر نہ آئے، یہ پھول بھی چھپ جائیں اور ایسا لگے کہ جیسے انھوں نے کوئی لباس پہن لیا ہو اور وہ نظر نہ آرہے ہوں۔ رات کے وقت جو مسافر یہاں سے گزریں اور وہ تھک ہار کے ہمت ہار دیں تو میں اپنے ٹوٹے ہوئے دیے کی مدد سے انہیں روشنی دکھاؤں اور انہیں ہمت دلاؤں تا کہ وہ امید کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔ اس شعر میں شاعر یہ بھی بتانا چاہتے ہیں کہ جو لوگ اپنی زندگی میں ہمت ہار دیں اور مایوس ہو جائیں میں ان کو امید دلاؤں اور حوصلہ دوں۔ چونکہ اقبال کی شاعری سبق آموز شاعری ہے لہٰذا اس شعر میں بھی وہ ایک سبق دیتے نظر آرہے ہیں۔ برسات کے موسم میں جب خوب بارش ہو رہی ہو اور یہاں سے لوگوں کا گزر ہو اور وہ بارش میں پھنس جائیں تو اچانک بجلی کے چمکنے سے انہیں میری یہ جھونپڑی نظر آجائے اور وہ یہاں پناہ لینے آجائیں۔ شاعر کہنا یہ چاہتے ہیں کہ مصیبت کے وقت وہ کسی کے کام آجائیں۔ شاعر کہتے ہیں کہ رات کا پہر ہو جس دم شبنم گر رہی ہو، میں اس پہر رو رو کر اللہ تعالیٰ سے فریاد کر رہا ہوں اور گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ سے دعائیں کر رہا ہوں۔ اس چار سو پھیلی خاموشی میں میری فریاد سیدھی عرش تک پہنچے، میری دعاؤں میں اتنا اثر ہو اور میرے جذبوں میں اتنی سچائی ہو کہ اللہ تک اس کی رسائی ہو جائے۔ میرے رونے کا ایسا اثر ہو کہ ہر پتھر دل موم ہو جائے، ہر کوئی میرے رونے پر تڑپ جائے اور ہر کوئی آبدیدہ ہو جائے اور میرے جذبوں کی صداقت سے آشنا ہو جائے اور جنھیں کسی بات کی کوئی خبر نہیں ہے اور وہ انجان ہیں وہ بھی جاگ جائیں شاعر کا مقصد یہ ہے کہ میری دعائیں رنگ لائیں اور اللہ میری سن لے اور ان لوگوں کو ہدایت دے جو گمراہی کی راہ اختیار کیے ہوئے ہیں اور اپنی آخرت سے انجان ہیں۔ جو بے خبر ہیں اور انہیں کسی بات کی کچھ خبر نہیں ہے وہ اپنی زندگی کے مقصد سے نا آشنا ہیں تو اے اللہ تو انہیں خواب غفلت سے جگا دے اور میری دعا قبول کرلے۔ اس نظم کے ذریعے شاعر یہ بتانا چاہتے ہیں کہ انسان کو دنیا کی رنگینیوں اور رعنائیوں میں خود کو گم کرنے کے بجائے اپنی زندگی کے مقصد کو پہچاننا چاہیے اور اپنی آخرت کی فکر کرنی چاہیے اور اللہ کی وحدانیت کو پہچانتے ہوئے اس میں گم ہو جانا چاہیے کیونکہ یہ دنیا عارضی ہے اس میں دل لگانا کیسا۔ اصل زندگی تو آخرت کی ہے ہمیں اس کی فکر کرنی چاہیے۔

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆ کتاب میں موجود سرگرمی گھر سے کرنے کے لیے دی جائے۔

☆ جس طرح نظم میں شاعر نے اپنی خواہش کا اظہار کیا ہے کہ وہ اس دنیا سے کنارہ کشی اختیار کرنا چاہتے ہیں اور قدرت سے قریب تر ہونا چاہتے ہیں۔ کیا آپ کوئی خواہش رکھتے ہیں یا آپ کوئی ایسی آرزو رکھتے ہیں جو آپ چاہتے ہیں کہ پوری ہو جائے؟

نظر ثانی (اعادہ):

☆ نظم کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً:

۱۔ شاعر کو خاموشی کیوں پسند آرہی ہے؟

۲۔ شاعر کا سرہانا کیا ہے اور بچھونا کیا ہے؟

۳۔ شاعر کس جگہ جا کر رہنا چاہتے ہیں؟

۴۔ نظم کا سب سے خوبصورت شعر کون سا ہے اور کیوں؟

☆ ایک یا دو بچوں سے مشق ا میں موجود سوالات کے جوابات سنے جائیں گے۔

تدریسی معاونات/وسائل:

درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/سیاہ۔ چارٹ پیپر۔

جانچ: دوران تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (تمہیدی سوالات کے جوابات کے دوران)

☆ علامہ اقبال کی شاعرانہ عظمت کو سراہتے ہوئے ان کی شاعری سے متعارف ہونے اور اپنے شعری ذوق میں اضافہ کرنے کے دوران۔

☆ شاعر کے انداز بیاں پر غور کرتے ہوئے نظم کے مرکزی خیال سے واقف ہونے کے دوران

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

☆نظم میں موجود نئے الفاظ اور لغت میں ان کے معنی تلاش کرنے کے دوران
☆نظم کے اشعار کو آواز کے اتار چڑھاؤ اور آہنگ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنے کے دوران۔
☆الفاظ کا مفہوم سمجھتے ہوئے نظم کے اشعار کی جامع تشریح کرنے اور سوالات کے جوابات تحریر کرنے کے دوران۔
☆قدرتی مناظر کی دلکشی سے واقف ہوتے ہوئے غزل میں بیان کردہ خوبصورت منظر کشی سے لطف اندوز ہونے کے دوران۔
☆مصرعوں کو سادہ نثر میں تبدیل کرنے کے دوران۔
☆واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھنے اور تحریر میں ان کے مناسب استعمال کے دوران۔
☆قافیہ اور ردیف سے واقف ہوتے ہوئے نظم میں موجود قافیے اور ردیف لکھنے کے دوران۔
☆اسم معرفہ کی اقسام کے بارے میں جانتے ہوئے ان سے متعلقہ الفاظ کی پہچان کریں۔

ہم نے سیکھا:

☆علامہ اقبال کی شاعرانہ عظمت کو سراہتے ہوئے ان کی شاعری سے متعارف ہونا اور اپنے شعری ذوق میں اضافہ کرنا۔
☆شاعر کے انداز بیاں پر غور کرتے ہوئے نظم کا مرکزی خیال لکھنا۔
☆نظم میں موجود نئے الفاظ سیکھنا اور لغت میں سے ان کے معنی تلاش کرتے ہوئے اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کرنا۔
☆قدرتی مناظر کی دلکشی سے واقف ہوتے ہوئے نظم میں بیان کردہ خوبصورت منظر کشی سے لطف اندوز ہونا۔
☆نظم کے اشعار کو آواز کے اتار چڑھاؤ اور آہنگ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔
☆الفاظ کا مفہوم سمجھتے ہوئے غزل کے اشعار کی جامع تشریح کرنا اور سوالات کے جوابات تحریر کرتے ہوئے اپنی تحریری صلاحیت میں اضافہ کرنا۔
☆قافیہ اور ردیف سے واقف ہوتے ہوئے نظم میں موجود قافیے اور ردیف لکھنا۔
☆مصرعوں کو سادہ نثر میں تبدیل کرنا۔
☆واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھ کر اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کرنا اور تحریر میں ان کا مناسب استعمال کرنا۔
☆اسم معرفہ کی اقسام کے بارے میں جانتے ہوئے ان سے متعلقہ الفاظ کی پہچان کرنا اور انہیں الگ کرنا۔

کلید جانچ

مشق نمبر ۱

☆درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیے: (جوابات)

(الف) شاعر کا دل اس دنیا کی رنگینیوں اور رعنائیوں سے بھر چکا ہے اور وہ اس شور شرابے اور لوگوں کی گہما گہمی سے اکتا چکے ہیں کیونکہ انہیں اس دنیا کی حقیقت معلوم ہو چکی ہے کہ یہ دنیا عارضی ہے اور اس میں دل لگانا کیسا۔ ان کا دل ان محفلوں سے اکتا چکا ہے جہاں لوگ دنیا کی رنگینیوں میں غرق ہیں۔ وہ اب اس فانی دنیا سے کنارہ کشی اختیار کرنا چاہتے ہیں اور اپنی ذات کو خدا کی یاد میں گم کرنا چاہتے ہیں۔

(ب) اس کا مفہوم یہ ہے کہ شبنم کا پھولوں پر گرنا۔ اس مصرعے میں شاعر نے اس خوبصورت لمحے کا ذکر کیا ہے جس وقت شبنم گرتی ہے تو پھولوں پر پانی کے چند قطرے نظر آتے ہیں وہ رات کا کوئی پہر ہوتا ہے جس وقت شبنم کے گرنے سے پھولوں پر ننھے ننھے پانی کے قطرے چمکتے ہیں بالکل اسی طرح جب ہم وضو کرتے ہیں تو ہمارے چہرے اور ہاتھوں پر پانی کے قطرے ہوتے ہیں۔

(ج) شاعر چڑیوں کی چہچہاہٹ میں نغمے کی لذت محسوس کرنا چاہتے ہیں یعنی چڑیوں کی چہچہاہٹ اتنی خوبصورت ہو کہ لگے جیسے کوئی نغمہ سنا رہا ہو۔

(د) شاعر نے اس پہاڑی جگہ کے نظارے کو دلفریب کہا ہے جہاں ان کا جھونپڑا ہے کیونکہ یہ خوبصورت پہاڑ سبز مخملیں گھاس سے ڈھکا ہوا ہے اور خوبصورت پھول پودوں سے مزیّن ہے اور اس کے ساتھ ہی ایک طرف ندی بہہ رہی ہے۔ اس لیے شاعر اس نظارے کو دلفریب کہہ رہے ہیں۔

(ہ) شاعر نے اس مصرعے میں سورج غروب ہونے کے منظر کو بڑی خوبصورتی سے بیان کیا ہے جب سورج غروب ہوتا ہے تو سرخی سی ہو جاتی ہے۔ اس سرخی کو شاعر نے مہندی سے تشبیہ دی ہے۔ جب سورج غروب ہونے کا نظارہ بڑا دلکش ہوتا ہے۔

(و) شاعر کہتے ہیں کہ ندی کے دونوں جانب کنارے پر یا ندی کے اطراف میں پودے ایسے قطار میں لگے ہوں کہ ان کا عکس ندی کے صاف شفاف پانی میں بخوبی دیکھا جا سکتا ہو۔ ندی کے صاف پانی میں ان پودوں کی تصویر لینے کی بات ہو رہی ہے جو اس کے کنارے پر قطار میں لگے ہوئے ہیں۔

(ز) اس شعر میں شاعر اس خواہش کا اظہار کر رہے ہیں کہ جب میں اپنے خدا سے فریاد کر رہا ہوں اور دعائیں مانگ رہا ہوں اور گڑگڑا رہا ہوں تو میرے جذبوں میں اس قدر سچائی اور میرے لہجے میں اتنا درد ہو کہ اس چار سو پھیلی خاموشی میں میری فریاد سیدھی عرش تک پہنچے، میری دعاؤں میں اتنا اثر ہو اور میرے جذبوں میں اتنی سچائی ہو کہ ہر کوئی میرے رونے پر تڑپ جائے اور میرا رونا دیکھ کر ہر اس شخص کو رونا آ جائے جو دوسروں کا دکھ درد محسوس کرنا جانتا ہو اسے بھی میرے دکھ کا اندازہ ہو جائے۔ میرے رونے کا ایسا اثر ہو کہ ہر پتھر دل موم ہو جائے، اور جنھیں کسی بات کی کوئی خبر نہیں ہے اور وہ انجان ہیں وہ بھی جاگ

جائیں شاعر کا مقصد یہ ہے کہ میری دعائیں رنگ لائیں اور اللہ میری سن لے اور ان لوگوں کو ہدایت دے جو گمراہی کی راہ اختیار کیے ہوئے ہیں اور اپنی آخرت سے انجان ہیں۔ جو بے خبر ہیں اور انہیں کسی بات کی کچھ خبر نہیں ہے وہ اپنی زندگی کے مقصد سے ناآشنا ہیں تو اے اللہ تو انہیں خواب غفلت سے جگا دے اور میری دعا قبول کر لے۔ اس نظم کے ذریعے شاعر یہ بتانا چاہتے ہیں کہ انسان کو دنیا کی رنگینیوں اور رعنائیوں میں خود کو گم کرنے کے بجائے اپنی زندگی کے مقصد کو پہچاننا چاہیے اور اپنی آخرت کی فکر کرنی چاہیے اور اللہ کی وحدانیت کو پہچانتے ہوئے اس میں گم ہو جانا چاہیے کیونکہ یہ دنیا عارضی ہے اس میں دل لگانا کیسا۔ اصل زندگی تو آخرت کی ہے ہمیں اس کی فکر کرنی چاہیے۔

مشق نمبر ۲

تمہیدی گفتگو: سب سے پہلے طلبہ کو جملہ سازی سکھائی جائے۔ اردو میں جملے کس طرح لکھے جاتے ہیں۔ ایک غلط جملہ تختہ سیاہ پر لکھا جائے اور بچوں سے پوچھا جائے کہ کیا یہ صحیح ہے مثلاً آم میں ہوں کھاتا۔ بچوں سے اس کو درست کروایا جائے اور پھر صحیح کر کے لکھا جائے ''میں آم کھاتا ہوں'' پھر آخر میں بچوں کو سمجھایا جائے کہ اردو جملے میں جس کے بارے میں بات ہوتی ہے وہ فاعل ہوتا ہے اور وہ شروع میں لکھا جاتا ہے۔ یعنی جملے میں ''میں'' فاعل ہے۔ جس پر کام کیا جا رہا ہوتا ہے وہ مفعول ہوتا ہے اور وہ جملے کے درمیان میں ہوتا ہے جیسے ''آم'' اور فعل سب سے آخر میں آتا ہے جیسے اس جملے میں ''کھاتا ہوں'' فعل ہے۔ جملے کی ترتیب سکھا کر نثر بنانے کے لیے کہا جائے۔

☆ درج ذیل مصرعوں کی نثر بنائیے:

ع ہو ہاتھ کا سرہانا سبزے کا ہو بچھونا	ہاتھ کا سرہانا ہو سبزے کا بچھونا ہو
ع ہو دل فریب ایسا کہسار کا نظارہ	کہسار کا نظارہ ایسا دلفریب ہو
ع مانوس اس قدر ہو صورت سے میری بلبل	میری صورت سے بلبل اس قدر مانوس ہو
ع راتوں کو چلنے والے رہ جائیں تھک کے جس دم	راتوں کو چلنے والے جس دم تھک کے رہ جائیں

مشق نمبر ۳

☆ نظم میں استعمال ہونے والے قافیے اور ردیف لکھیے:

(نظم ''حمد'' میں قافیے اور ردیف کے بارے میں بتایا جا چکا ہے۔ طلبہ سے پوچھا جائے اور اس کا اعادہ کروایا جائے)

ردیف: ہو

قافیے: گیا۔ جھونپڑا ۔ رہا ۔ ادا ۔ مرا ۔ رہا ۔ دیکھتا ۔ قبا ۔ دیا ۔ ہوا ۔ دعا ۔ درا

مشق نمبر ۴

تمہیدی گفتگو: طلبہ اپنے پچھلے سبق میں اسم معرفہ اور اسم نکرہ کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔ اس کا اعادہ کروایا جائے۔ طلبہ سے مثالیں پوچھی جائیں۔ یا معلم خود مثالیں لکھ کر اسم معرفہ اور اسم نکرہ واضح کریں۔

اس کے بعد طلبہ کو مزید بتایا جائے کہ اسم معرفہ کی چار اقسام ہوتی ہیں۔ اسم عَلم ۔ اسم ضمیر ۔ اسم اشارہ ۔ اسم موصول

اسم عَلم کی مزید پانچ اقسام ہوتی ہیں: لقب ۔ خطاب ۔ کنیت ۔ تخلص ۔ عرف

کتاب میں ان کی تفصیل درج ہے۔ اس کو پڑھ کر ان اقسام کو تفصیل کے ساتھ سمجھایا جائے اور مثالوں سے واضح کیا جائے۔

سرگرمی: ایک عبارت لکھوائی جائے جس میں اسم عَلم کی اقسام استعمال کی گئی ہوں۔

☆ نیچے دیے گئے اسم خاص کو پہچان کر ان کے آگے ان کی قسم لکھیے:

نشان پاکستان (خطاب) ۔ تمغۂ امتیاز (خطاب) ۔ خان بہادر (لقب) ۔ کلّو (عرف) ۔ گاما (عرف) ۔ میؔر (تخلص)

فاروق اعظم (لقب) ۔ لڈّو (عرف) ۔ نشان حیدر (خطاب) ۔ شاعر انقلاب (لقب) ۔ ابوہریرہؓ (لقب) ۔

حفیؔظ جالندھری (یہ پورا نام ہے اگر صرف حفیظ ہوتا تو تخلص ہوتا اب اسے اسم علم کہا جائے) ۔ مرزا ادیب (تخلص) ۔ امّ سلمٰی (کنیت) ۔ ابن بطوطہ (کنیت)

مشق نمبر ۵

☆ واحد الفاظ کو جمع اور جمع الفاظ کو واحد میں تبدیل کر کے جملوں میں استعمال کیجیے:

تمہیدی گفتگو: سب سے پہلے طلبہ کو واحد اور جمع کا اعادہ کروایا جائے گا۔ مثلاً چند تصاویر دکھائی جائیں کسی میں واحد اسم ہو اور کسی میں جمع۔ جیسے ایک تصویر میں صرف ایک بچہ کھیلتا ہوا دکھائی دے دوسری تصویر میں بہت سارے بچے ہوں۔ ایک تصویر میں ایک پرندہ ہو اور دوسری تصویر میں بہت سے پرندے ہوں پھر ان تصاویر کے متعلق طلبہ سے پوچھا جائے اور موضوع کی طرف آتے ہوئے بتایا جائے کہ ایک کو واحد کہتے ہیں اور ایک سے زیادہ کو جمع کہا جاتا ہے۔ مزید مثالوں سے واضح کیا جائے۔ یا

معلم اپنے ہاتھ میں ایک پنسل رکھیں اور طلبہ سے پوچھیں کہ یہ کیا ہے ہر بچہ بتائے گا کہ یہ پنسل ہے۔ پھر معلم بہت ساری پنسلیں لے کر طلبہ سے پوچھیں یہ کیا؟ طلبہ بتائیں گے کہ یہ پنسلیں ہیں۔ معلم ان دونوں

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

LearningWell

الفاظ کو بورڈ پر لکھیں اور طلبہ کو بتائیں کہ ایک واحد ہوتا ہے اور بہت سارے ہوں تو جمع ہوتا ہے۔اسی طرح مزید چند مثالیں دی جائیں۔

سرگرمی: سب سے پہلے معلم بہت ساری پرچیاں کسی ڈبے میں ڈالیں اور ان پرچیوں پر واحد الفاظ لکھیں۔ڈبے کو ایک جگہ رکھا جائے یا باری باری ہر بچے کو دیا جائے۔ ہر بچہ ایک پرچی نکالے اور اس پر لکھا ہوا واحد لفظ پڑھ کر اس کی جمع بنائے۔ یہ ایک کھیل کی طرح بھی کھیلا جاسکتا ہے۔طلبہ کو اگر بتانے میں مشکل پیش آئے تو معلم ان کی رہنمائی کریں۔

(جملوں میں وہ الفاظ استعمال کیے گئے ہیں جن کی واحد یا جمع بنائی گئی ہے)

واحد	جمع	جملے
اثر	آثار	کالی گھٹاؤں کو دیکھ کر لگ رہا ہے کہ بارش کے آثار ہیں۔
الم	آلام	کچھ لوگوں کی زندگی میں بڑے آلام و مصائب میں گزرتی ہے۔
اسم	اسما	ایک اجنبی سے میں نے جونہی اس کا اسم گرامی پوچھا تو وہ بھڑک اٹھا۔
باب	ابواب	کتاب کا یہ باب اتنا دلچسپ تھا کہ میری پوری توجہ اسی پر مرکوز تھی۔
آیت	آیات	اس آیت کا ترجمہ پڑھ کر ایمان تازہ ہو گیا۔
آفت	آفات	تاریخ گواہ ہے کہ اللہ کی نافرمانی کرنے والوں پر قدرتی آفات نازل ہوئیں۔
آلہ	آلات	آج کل کے دور میں بیماریوں کی شناخت کے لیے جدید آلات استعمال کیے جاتے ہیں۔
اخبار	اخبارات	اس طیارے کے حادثے کی خبر تمام اخبارات میں شائع ہوئی۔

مشق نمبر ۶

☆درج ذیل اشعار کی اپنے الفاظ میں تشریح کیجیے:

لذت سرود کی ہو چڑیوں کی چہچہوں میں
چشمے کی شورشوں میں باجا سا بج رہا ہو

تشریح:

اس شعر میں شاعر اپنی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں ایسی جگہ جانا چاہتا ہوں جہاں چڑیوں کی چہچہاہٹ نغمہ بکھیرتی ہو اور اس میں ایسی مٹھاس ہو جو کانوں میں رس گھول دے۔اس کو سن کر مجھے سرور حاصل ہو جائے اور پانی کا چشمہ اس انداز سے بہہ رہا ہو کہ اس کی آواز سے ماحول میں گھن گرج پیدا ہو جائے۔اس چشمے کا پانی ایک ساز بجاتا ہوا معلوم ہو اس کی آواز ایسے لگ رہی ہو کہ جیسے باجا بج رہا ہو اور اس سے ماحول میں ارتعاش پیدا ہو رہا ہو۔

صف باندھے دونوں جانب بوٹے ہرے ہرے ہوں
ندی کا صاف پانی تصویر لے رہا ہو

تشریح:

اس شعر میں شاعر اس جگہ کی خوبصورتی بیان کر رہے ہیں جہاں وہ جانا چاہتے ہیں کہ پاس ہی ایک ندی بہہ رہی ہو اور اس کی اطراف میں قطار کی صورت میں پودے لگے ہوئے ہوں اور ندی کا پانی اتنا صاف اور شفاف ہو کہ ان پودوں کا عکس اس میں صاف دکھائی دے رہا ہو یعنی آئینے کی طرح شفاف پانی میں پودوں کی تصویر نظر آ رہی ہو۔شاعر اس خوبصورت منظر میں کھوئے ہوئے ہیں۔

مشق نمبر ۷

☆نظم کے مرکزی خیال کا مطلب ہے کہ وہ بنیادی خیال یا نظریہ جس کو ذہن میں رکھ کر شاعر نے نظم لکھی ہو۔یعنی وہ نکتہ جس کے گرد پوری نظم گھومتی ہو۔اسی لیے مرکزی خیال مختصر ہوتا ہے اور چند سطروں میں بھی بیان کیا جاسکتا ہے۔ان باتوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے اس نظم کا مرکزی خیال تحریر کیجیے:

مرکزی خیال:

اس نظم میں شاعر نے اپنی ایک خواہش بیان کی ہے۔وہ اس دنیا کی رنگینیوں اور رعنائیوں سے اکتا چکے ہیں اور اپنی اس گہما گہمی والی زندگی سے تنگ آ چکے ہیں۔ان کی آرزو ہے کہ وہ دنیا کے اس شور شرابے اور لوگوں کی اس بھیڑ سے کہیں دور چلے جائیں جہاں صرف وہ ہوں اور ان کی تنہائی۔وہ چاہتے ہیں کہ وہ اس دنیا سے دور کسی ایسے مقام پر جائیں جہاں قدرت کے حسین نظارے ہوں اور وہ اس سے لطف اندوز ہو رہے ہوں۔نظم میں اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ شاعر کو اس بات کا بخوبی اندازہ ہے کہ اس دنیا کی تمام رعنائیاں اور دلفریبیاں عارضی اور فانی ہیں اسی لیے ان کا دل ہر چیز سے اچاٹ ہو گیا ہے۔وہ اس دنیا کے مزے لینے کے بجائے اللہ سے لو لگانا چاہتے ہیں اور قدرتی نظاروں کے درمیان اپنی زندگی گزارنے کا مقصد یہ ہے کہ اس طرح وہ اپنے اللہ کے اور قریب ہونا چاہتے ہیں۔وہ ایک ایسی زندگی گزارنا چاہتے ہیں جہاں ان کے اور خدا کے درمیان کوئی نہ ہو۔وہ اکیلے ان قدرتی نظاروں سے لطف اندوز ہو کر اللہ کی قدرت کو محسوس کرنا چاہتے ہیں۔

LearningWell (Pvt.) Ltd. www.learningwell.pk

LearningWell

سبق نمبر ۷: نادان دوست

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ ہر کام سوچ سمجھ کر کریں اور اچھے اور برے دونوں پہلوؤں پر نظر رکھیں۔

☆ کسی بھی معاملے میں بے وقوفی کا مظاہرہ کرنے کے بجائے عقل کا استعمال کریں اور نقصان سے بچیں۔

☆ ہر کام کو کرنے سے پہلے اچھی طرح معلومات حاصل کریں اور بڑوں سے صلاح مشورہ لیں۔

☆ سبق میں موجود پیغام کو کہانی کے پیرائے میں پڑھتے ہوئے اس کے اندازِ تحریر پر غور کریں اور نئے الفاظ کے معنی کو سمجھیں۔

☆ الفاظ کے درست تلفظ اور ہجے سے آگاہ ہوتے ہوئے نئے الفاظ پر غور کریں اور معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆ سبق آموز کہانی سے آشنائی حاصل کرتے ہوئے ایک کہانی تحریر کریں اور سوالات کے جوابات لکھ کر تحریری صلاحیت بہتر بنائیں۔

☆ ضمیر استفہام کے بارے میں جانتے ہوئے تحریر میں اس کا مناسب استعمال کریں۔

☆ علامات اوقاف سے واقف ہوں اور تحریر میں اس کا استعمال کریں۔

☆ فعل ماضی کی اقسام کے متعلق آگاہی حاصل کرتے ہوئے جملوں میں ان کی شناخت کریں۔

☆ الفاظ کی تراکیب کو جملوں میں استعمال کریں۔

☆ محاورات کے بارے میں جانیں اور دیے گئے غلط محاورات کو درست کر کے لکھیے۔

☆ تلخیص نگاری سے آگاہ ہوتے ہوئے سبق کا خلاصہ تحریر کریں۔

طریقۂ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم ایک کل جماعتی گفتگو میں طلبہ سے انفرادی طور پر پوچھیں کہ کیا آپ کے ساتھ کبھی ایسا ہوا کہ آپ نے کوئی ایسی حرکت کی ہو جس پر آپ کی امی نے آپ کو ڈانٹا ہو؟ کوئی ایسی شرارت جو آپ کو یاد ہو؟ کوئی ایسا کام جس کو کر کے آپ کو نقصان ہوا اور آپ آج تک شرمسار ہوں؟ آپ نے کوئی ایسا کام کیا ہو جس سے دوسرے کو نقصان پہنچا ہو اور آپ کو اس کا ملال ہو؟ طلبہ سے رائے لی جائے۔ ہر بچے کو موقع دیا جائے کہ وہ اپنا کوئی دلچسپ واقعہ سنائے۔ جتنا بھی وقت لگے بچوں کو بولنے کا موقع دیا جائے۔ معلم دلچسپی سے ان کے واقعات سنیں۔ جب تمام بچے اپنے واقعات سنا چکیں تو معلم موضوع کی طرف آتے ہوئے طلبہ کو بتائیں کہ بعض اوقات بچپن میں ہم سے نادانستگی میں کچھ ایسے واقعات یا کام سرزد ہو جاتے ہیں جس کی بنا پر کبھی کبھی ہمیں نقصان اٹھانا پڑتا ہے اور پھر ہمیں اس بات کا افسوس بھی رہتا ہے۔ اسی طرح کا ایک واقعہ یا کہانی ہم آج پڑھیں گے جس میں دو بچوں نے نادانستگی میں ایسا کام کیا جس سے بعد میں وہ بہت پچھتائے۔

یہ کہانی ایک مشہور ادیب ''منشی پریم چند'' کی تصنیف ہے۔ یہ ادب کی دنیا میں ایک بہت بڑا نام ہے۔ ناول نگاری کی حیثیت سے پریم چند بڑے مقبول ہوئے مگر فنِ افسانہ نگاری میں بھی وہ کسی سے پیچھے نہیں۔ ان کے افسانوں میں من گھڑت یا خیالی باتیں نہیں ہوتیں بلکہ انہوں نے موجودہ حالات کو افسانوں میں سمویا۔ منشی پریم چند اردو ادب میں مختصر افسانہ کے بانی بن کر ابھرے۔ وہ ایک بہترین نفسیات دان تھے انہوں نے جو کچھ دیکھا اور جس واقعہ یا حادثہ کو اپنی کہانی کے پلاٹ میں ڈھالا اس کا اپنے طور پر نفسیاتی جائزہ لیا۔ اس طرح خود اس واقعہ کے حقیقی پہلو اور رنگ ان پر آشکار ہوئے اور اس حصول نے ان کے افسانے میں واقعیت کی شان پیدا کر دی۔ انہوں نے اپنے افسانوں میں طرزِ تحریر بھی ویسا ہی اپنایا ہے جس سے کہانی کے اظہار کا مقصد پورا ہوتا ہے۔ ان کے افسانوں میں سماج اور ماحول کے مشاہدہ کی باریک بینی اور تجزیہ ہے، زندگی کی سچی تصویریں ہیں اور اخلاق کا پرچار ہے۔

آج جو کہانی ہم پڑھیں گے اس میں بھی دو بچوں کی سادگی اور نادانی دکھائی گئی ہے کہ انہوں نے اپنی بیوقوفی میں کیا کام کیا۔ اس کے علاوہ پس پردہ اس کہانی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے یہ ہم دیکھیں گے۔ طلبہ سبق کا نام خود بتائیں۔

پڑھائی:

☆ طلبہ سے سبق کی گروپ میں پڑھائی کروائی جائے۔ طلبہ کے چار چار کے گروپ بنوائے جائیں چونکہ یہ سبق چار صفحات پر مشتمل ہے لہٰذا گروپ کا ہر بچہ ایک ایک صفحہ پڑھے۔ جب بچہ پڑھ رہا ہو تو باقی تین بچے سنیں۔ ۱۵ سے ۲۰ منٹ دیے جائیں گے۔

☆ سبق کے اختتام پر ہر گروپ کے بچے اپنے اپنے گروپ میں آپس میں تبادلہ خیال کریں اور کہانی کے بارے میں اپنی اپنی رائے دیں اور ساتھ ہی کہانی میں پوشیدہ پیغام یا سبق اخذ کرنے کی کوشش کریں۔ معلم ہر گروپ کے پاس باری باری جا کر ان کی رہنمائی کریں اور ضرورت پڑنے پر ان کی مدد کریں۔

☆ جب تمام بچے آپس میں تبادلہ خیال کر چکیں تو معلم ایک کل جماعتی گفتگو میں ہر گروپ سے کہانی کے متعلق پوچھے۔ ہر گروپ سے ایک بچہ کہانی کے بارے میں رائے دے اور کہانی سے ملنے والے سبق پر رائے زنی کرے۔

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

☆ آخر میں معلم ایک کل جماعتی گفتگو میں سبق کا خلاصہ پیش کریں اور اس سے ملنے والے سبق کے بارے میں بتا کر اپنی گفتگو کا اختتام کریں۔ (سبق کا خلاصہ مشق نمبر ے میں درج ہے)

سرگرمی:

☆ طلبہ گروپ میں ہی کام کریں۔ انہیں ایک عنوان دیا جائے کہ "نادان دوست سے دانا دشمن بہتر ہے" اور انہیں بتایا جائے کہ یہ ایک ضرب المثل ہے اور اس کے معنی یہ ہیں کہ بے وقوف دوست سے عقلمند دشمن کی نسبت زیادہ نقصان پہنچتا ہے مطلب یہ ہوا کہ بعض اوقات لوگ ہماری ہمدردی کے چکر میں ہمیں نقصان پہنچا دیتے ہیں۔ جس طرح اس کہانی میں ہوا کہ بچوں نے تو چڑیا کے ساتھ نیکی کی اور اس کے ساتھ اچھا کرنے کی کوشش کی لیکن اس سے الٹا چڑیا کو نقصان ہو گیا۔ اس کے علاوہ یہ سبق بھی ملتا ہے کہ ضروری نہیں کہ جو کام آپ کی دانست میں اچھا ہو وہ حقیقت میں بھی اچھا ثابت ہو۔ طلبہ سے کہا جائے کہ وہ اس ضرب المثل پر ایک کہانی لکھیں۔ طلبہ گروپ میں آپس میں مشاورت کر کے لکھنے کی کوشش کریں۔ معلم کی رہنمائی اور معاونت شامل رہے۔ تمام گروپ کو ایک ایک پرچہ دیا جائے جس پر وہ کہانی لکھیں

لکھائی:

درسی کتاب اور عملی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجئے)

گھر کا کام:

☆ اپنے پسندیدہ پرندے کے بارے میں بتائیں جسے آپ پالنا چاہتے ہوں۔ وجہ پسندیدگی بھی بتائیں اور ساتھ تصویر بھی بنائیں۔

☆ کوئی ایسا واقعہ لکھیے جب آپ نے کسی جانور یا پرندے کے ساتھ اچھا سلوک کیا ہو؟

نظر ثانی (اعادہ):

☆ سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کئے جائیں گے مثلاً:

ا۔ کیشو کے گھر میں چڑیا کیوں آتی تھی؟

۲۔ دونوں بچوں نے دوپہر کے وقت کیا کام کیا؟

۳۔ کیشو نے کارنس پر کیا دیکھا؟

۴۔ شیاما کیشو سے کیوں ناراض ہو گئی تھی؟

☆ چند ایک طلبہ سے درسی کتاب میں موجود سوالات کے جوابات سنے جائیں گے۔

تدریسی معاونات/وسائل:

درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔ کمپیوٹر پیپر (کہانی لکھنے کے لیے)

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (تمہیدی سوالات و جوابات کے دوران)

☆ سبق میں موجود پیغام کو کہانی کے پیرائے میں پڑھتے ہوئے اس کے اندازِ تحریر پر غور کرنے اور نئے الفاظ کے معنی کو سمجھنے کے دوران۔

☆ الفاظ کے درست تلفظ اور لہجے سے آگاہ ہوتے ہوئے نئے الفاظ پر غور کرنے اور معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنے کے دوران۔

☆ سبق آموز کہانی سے آشنائی حاصل کرتے ہوئے ایک کہانی تحریر کرنے اور سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران۔

☆ ضمیر استفہام کے بارے میں جانتے ہوئے تحریر میں اس کے مناسب استعمال کے دوران۔

☆ علامات اوقاف سے واقف ہونے اور تحریر میں اس کے مناسب استعمال کے دوران۔

☆ فعل ماضی کی اقسام کے متعلق آگاہی حاصل کرتے ہوئے جملوں میں ان کی شناخت کرنے کے دوران۔

☆ الفاظ کی تراکیب کو جملوں میں استعمال کرنے کے دوران۔

☆ محاورات کے بارے میں جاننے اور دیے گئے غلط محاورات کو درست کر کے لکھنے کے دوران

☆ تلخیص نگاری سے آگاہ ہوتے ہوئے سبق کا خلاصہ تحریر کرنے کے دوران

ہم نے سیکھا:

☆ ہر کام سوچ سمجھ کر کرنا اور اچھے اور برے دونوں پہلوؤں پر نظر رکھنا۔

☆ کسی بھی معاملے میں بے وقوفی کا مظاہرہ کرنے کے بجائے عقل کا استعمال کرنا اور نقصان سے بچنا۔

☆ ہر کام کو کرنے سے پہلے اچھی طرح معلومات حاصل کرنا اور بڑوں سے صلاح مشورہ لینا۔

☆ سبق میں موجود پیغام کو کہانی کے پیرائے میں پڑھتے ہوئے اس کے اندازِ تحریر پر غور کرنا اور نئے الفاظ کے معنی کو سمجھنا۔

LearningWell (Pvt.) Ltd
www.learningwell.pk

☆الفاظ کے درست تلفظ اور لہجے سے آگاہ ہوتے ہوئے نئے الفاظ پرغور کرنا اور معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔

☆سبق آموز کہانی سے آشنائی حاصل کرتے ہوئے ایک کہانی تحریر کرنا اور سوالات کے جوابات لکھ کر تحریری صلاحیت بہتر بنانا۔

☆ضمیر استفہام کے بارے میں جانتے ہوئے تحریر میں اس کا مناسب استعمال کرنا۔

☆علامات اوقاف سے واقف ہونا اور تحریر میں اس کا مناسب استعمال کرنا۔

☆فعل ماضی کی اقسام کے متعلق آگاہی حاصل کرتے ہوئے جملوں میں ان کی شناخت کرنا۔

☆الفاظ کی تراکیب کو جملوں میں استعمال کرنا۔

☆محاورات کے بارے میں جاننا اور دیے گئے غلط محاورات کو درست کر کے لکھنا۔

☆تلخیص نگاری سے آگاہ ہوتے ہوئے سبق کا خلاصہ تحریر کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق نمبرا

☆جوابات

(الف) چڑیا نے کیشو اور شیاما کے گھر میں انڈے دیے تھے وہ چڑیا کو اپنے گھر میں بڑے دھیان سے آتا جاتا دیکھتے تو دونوں کے دل میں طرح طرح کے سوال اٹھتے: انڈے کتنے بڑے ہوں گے؟ کس رنگ کے ہوں گے؟ کتنے ہوں گے؟ کیا کھاتے ہوں گے؟ ان میں بچے کس طرح نکل آئیں گے؟ بچوں کے پر کیسے نکلیں گے؟ گھونسلا کیسا ہے؟

(ب) دونوں بہن بھائی کو چڑیا کے انڈوں کے بارے میں فکر یہ تھی کہ جب ان میں سے بچے نکل آئیں گے تو بے چاری چڑیا اتنا دانہ پانی کہاں سے لائے گی کہ سارے بچوں کا پیٹ بھر سکے۔ غریب بے چارے بھوک کے مارے چوں چوں کر کے مر جائیں گے۔ اس کے علاوہ انہیں اس بات کی بھی فکر تھی کہ ان کو دھوپ بھی لگتی ہوگی۔ یہی فکر انہیں کھائے جارہی تھی کہ کسی طرح ان کے دانہ پانی اور دھوپ سے بچاؤ کا انتظام کر دیں۔

(ج) ایک تو یہ کہ ان دونوں نے کوڑا اچھینکنے کی ٹوکری ٹہنی سے ٹیک کر گھونسلے پر اڑا دی تا کہ دھوپ سے انہیں بچایا جائے۔ دوسرا کام یہ کیا کہ شیاما کی پرانی دھوتی پھاڑ کر ایک تکیہ بنایا اور اس کی تہہ کر کے ایک گدّی سی بنالی اور اسے تنکوں پر بچھا کر تینوں انڈے اس پر دھیرے سے رکھ دیے۔ اس کے ساتھ ہی دانہ اور پانی کی پیالی بھی رکھ دی۔

(د) کیشو نے اپنی بہن کو انڈے اس لیے نہیں دکھائے کیونکہ چڑیا کا گھونسلہ کافی اوپر تھا جس میں انڈے تھے اور وہاں تک پہنچنے کے لیے جس اسٹول پر چڑھنا تھا اس کی چاروں ٹانگیں برابر نہ تھیں جس کی وجہ سے گرنے کا خطرہ تھا اور اگر وہ گر جاتی تو اماں جی اس کی خوب پٹائی کرتیں۔ یہی سوچ کر اس نے اپنی بہن کو اسٹول پر نہیں چڑھایا۔

(ہ) شیاما کی آنکھ کھلی اور وہ دوڑتی ہوئی جونہی کارنس کے پاس آئی تو اس نے اوپر کی طرف دیکھا جہاں چڑیا نے بچے دیے تھے لیکن وہاں ٹوکری کا نام و نشان نہیں تھا اور انڈے نیچے زمین پر پڑے تھے۔

(و) چڑیا نے انڈے اس لیے گرادیے تھے کیونکہ کیشو نے اسے چھوا تھا اور چھونے سے چڑیوں کے انڈے گندے ہو جاتے ہیں۔ چڑیاں پھر انہیں نہیں سینتیں۔

(ز) سبق میں نادان دوست کیشو اور شیاما کو کہا گیا ہے کیونکہ انہوں نے اپنی دانست میں تو انڈوں اور چڑیا کا بھلا سوچا لیکن انہیں معلوم نہیں تھا کہ اس کام سے چڑیا کو نقصان بھی ہوگا اور تکلیف بھی۔ انہوں نے اپنی نادانی میں چڑیا کا نقصان کر دیا۔

مشق نمبر۲

تمہیدی گفتگو+ سرگرمی: سب سے پہلے معلم جماعت کے طلبہ کو گروپ میں بٹھائیں اور ہر گروپ کو ایک چھوٹی سی عبارت پڑھنے کے لیے دیں۔ (عبارت پہلے سے لکھ کر فوٹو اسٹیٹ کروالیں گروپ کے حساب سے) عبارت کچھ اس طرح سے ہو:

احمد ایک ذہین لڑکا ہے۔ احمد ہر وقت خوش رہتا۔ احمد اپنی جماعت میں اول آتا ہے۔ احمد کو کرکٹ کھیلنے کا شوق ہے۔ احمد کے اساتذہ احمد کو بہت پسند کرتے ہیں۔ احمد اپنے امی ابو کا لاڈلا ہے۔ احمد کے دادا جان بھی احمد کو روز سیر کے لیے لے جاتے ہیں۔ احمد بڑوں کی بہت عزت کرتا ہے۔ سب گھر والے احمد کا بہت خیال رکھتے ہیں۔

عبارت پڑھنے اور اس کے بارے میں سوچنے کے لیے طلبہ کو دس منٹ دیئے جائیں۔ دس منٹ کے بعد معلم ایک کل جماعتی گفتگو میں اس عبارت کے حوالے سے طلبہ کی رائے لیں۔ ہر گروپ اپنی رائے کا اظہار کرے۔ معلم طلبہ سے سوال کریں اور ان کی سابقہ معلومات لیں کہ کیا یہ عبارت صحیح ہے؟ اس عبارت میں کیا خاص بات ہے؟ طلبہ بتائیں گے کہ اس عبارت میں لفظ احمد بار بار استعمال ہوا ہے۔ معلم طلبہ سے پوچھیں کہ ہمیں اس جگہ کیا لفظ استعمال کرنا چاہئے؟ معلم طلبہ سے اس عبارت کو دوبارہ صحیح طرح لکھنے کے لئے کہیں۔ ۵ منٹ بعد ہر گروپ سے معلم ان کی لکھی ہوئی درست عبارت سنیں اور جہاں ضرورت ہو وہاں طلبہ کی رہنمائی کی جائے۔ معلم طلبہ کو بتائیں کہ لفظ ''احمد'' کی جگہ آپ نے جو بھی الفاظ استعمال کیے ہیں وہ اسم ضمیر کہلاتے ہیں۔ یہ وہ لفظ ہوتا ہے جو اسم کی جگہ استعمال ہو۔ نام کی جگہ جو بھی لفظ لکھا جائے گا وہ ضمیر ہوگا۔ اسم ضمیر کی پانچ اقسام ہوتی ہیں۔ ضمیر کی ایک قسم ضمیر استفہام ہوتی ہے۔ یہ وہ ضمیر ہے جو کوئی بات پوچھنے کے لیے استعمال کی جاتی ہے مثلاً کب۔ کیا۔ کس، کون، کن، کتنا وغیرہ (کتاب میں لکھا ہے طلبہ سے پڑھوایا جائے۔

☆درج ذیل عبارت میں مناسب مقامات پر ضمیر استفہام استعمال کیجیے:

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk
LearningWell

تم نے یہ قلم کون سی دکان سے لیا ہے اور یہ کتنے کا ہے؟ کیا تمہارا پہلے والا قلم خراب ہو گیا ہے؟ وہ تم نے کہاں سے لیا تھا؟ اب تمہارے پاس کتنے پیسے بچے ہیں اور یہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ کیا یہ تمہارا دوست ہے؟ اس سے تمہاری دوستی کتنی پرانی ہے؟ تم کیسے دوست بنانا پسند کرتے ہو؟

مشق نمبر ۳

تمہیدی گفتگو: معلم طلبہ سے سب سے پہلے ایک سوال کریں: جب ہم کوئی بھی تحریر پڑھتے ہیں تو ہمیں کیسے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں رکنا ہے یا یہاں پر سوال پوچھا جا رہا ہے یا پھر یہاں کسی کے کہے ہوئے الفاظ بیان کیے جا رہے ہیں وغیرہ۔ طلبہ کو سوچنے کا موقع دیا جائے۔ اس کے بعد موضوع کی طرف آتے ہوئے طلبہ کو بتایا جائے کہ کسی بھی تحریر میں علامات اوقاف بہت اہم کردار ادا کرتی ہیں اور ان کا ہونا بہت ضروری ہوتا ہے۔ طلبہ سے چند علامتیں پوچھی جائیں اور ان کی سابقہ معلومات کی جانچ کی جائے۔ طلبہ جو علامتیں بتائیں انہیں تختہ تحریر پر لکھا جائے مثلاً ؟ ! ۔ ’’ ‘‘ وغیرہ۔ معلم ان علامتوں کے استعمال کے بارے میں طلبہ کو بتاتے ہوئے موضوع کی طرف لائیں اور تحریر میں ’’ختمہ‘‘ کی اہمیت پر روشنی ڈالیں کہ ہر جملے کے اختتام پر ختمہ لگایا جاتا ہے۔ اگر یہ نہ لگائیں تو پڑھنے والے کو کیسے معلوم ہوگا کہ کہاں رکنا ہے اور کہاں تحریر ختم ہو رہی ہے۔ اس کے علاوہ الفاظ کے مخفف کے درمیان میں بھی ختمہ لگایا جاتا ہے۔

آج ہم ان علامات وقف کے بارے میں پڑھیں گے جو کسی بھی تحریر میں زیادہ تر استعمال کی جاتی ہیں۔ کتاب میں ان کے بارے میں تفصیل درج ہے طلبہ اس کو پڑھیں اور معلم تختہ تحریر پر مثالوں سے واضح کرتے ہوئے طلبہ کو سمجھائیں۔

☆ درج ذیل میں مناسب مقامات پر علامات وقف استعمال کیجیے:

واہ واہ! کیا سہانا موسم ہے۔ وہ دیکھو! اٹھی کالی کالی گھٹا۔ کیا تم میرے ساتھ باغ میں چلو گے؟ ارے! تمہیں پھول پسند نہیں ہیں۔

تمہیں معلوم نہیں کہ ہمارے استاد اکثر کہا کرتے ہیں، ’’پھول قدرت کا ایک حسین تحفہ ہے۔‘‘ تم چلو یا نہ چلو! شاہد خلیل عمران تو میرے ساتھ باغ میں جا رہے ہیں۔ کیا تمہیں میرؔ کا شعر یاد نہیں ہے کہ ؎ چلتے ہو تو چمن کو چلیے سنتے ہیں کہ بہاراں ہے پھول کھلے ہیں، پات ہرے ہیں کم کم باد و باراں ہیں۔ تمہیں اگر اپنی صحت ٹھیک کرنی ہے تو ان باتوں پر عمل کرو: رات کو جلدی سو، صبح جلدی اٹھو، کھانا وقت پر کھاؤ اور تھوڑی دیر ورزش کرو۔

مشق نمبر ۴

طلبہ کو فعل ماضی کا حوالہ دے کر سمجھایا جا سکتا ہے۔ طلبہ پچھلے اسباق میں تفصیل سے فعل ماضی کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔ معلم طلبہ کی جانچ کریں اور فعل ماضی کی چند مثالیں پوچھیں۔ اس کے بعد طلبہ کو بتایا جائے کہ فعل ماضی کی چھ اقسام ہیں۔ کتاب میں تمام اقسام کی تفصیل موجود ہے۔ طلبہ ان اقسام کو پڑھیں اور دی گئی مثالوں سے سمجھنے کی کوشش کریں۔ (انگریزی کے مضمون میں بھی طلبہ نے اس کے متعلق پڑھا ہوگا لہٰذا اگر ممکن ہو تو معلم حوالہ دے سکتے ہیں) کتاب میں فعل ماضی کی اقسام کے بارے میں درج ہے معلم طلبہ سے پڑھوائیں اور ساتھ ہی تختہ تحریر کی مدد سے سمجھائیں۔

سرگرمی: طلبہ سے جوڑی یا گروپ کی صورت میں فعل ماضی کی اقسام کے متعلق دو دو جملے لکھوائے جائیں۔ معلم کی معاونت اور رہنمائی شامل رہے۔ معلم دس منٹ بعد ایک کل جماعتی گفتگو میں بچوں کے لکھے ہوئے جملے سنیں۔ اگر ضرورت محسوس ہو تو ان کی اصلاح کریں۔

☆ ذیل میں فعل ماضی کی مختلف اقسام پر مبنی جملے درج ہیں ان میں فعل پہچان کر الگ الگ خانوں میں ان کی اقسام درج کیجیے:

۱۔ نعیم نے مجھے خط لکھا تھا۔ (ماضی بعید)	۲۔ اگر وہ جلدی اٹھتا تو وقت پر اسکول پہنچ جاتا۔ (ماضی تمنائی یا شرطی)
۳۔ خالد میرے ساتھ کھیلا کرتا تھا۔ (ماضی استمراری یا ماضی ناتمام)	۴۔ ناصر نے پھول بھیجے۔ (ماضی مطلق)
۵۔ انور لاہور پہنچ گیا ہوگا۔ (ماضی شکّی یا احتمالی)	۶۔ بچی نے دوا پی لی ہے۔ (ماضی قریب)

مشق نمبر ۵

☆ درج ذیل تراکیب کو جملوں میں استعمال کیجیے:

جنگ آزادی:	۱۸۵۷ کی جنگ آزادی کے بعد مسلمانوں کی حکومت ختم ہوگئی اور انگریزوں کا راج ہو گیا۔
حکومت پاکستان:	اگر حکومت پاکستان کے تمام عہدیداران سچے اور دیانتدار ہوں تو اس ملک کی ترقی میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈال سکتا۔
باعثِ تاخیر:	گاڑی کا خراب ہونا اس کے اسکول پہنچنے میں باعث تاخیر ثابت ہوا۔
غم روزگار:	اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد احمد غم روزگار میں الجھ کر رہ گیا ہے۔
داغِ دل:	اس مطلبی دنیا میں کسی کو اپنا داغ دل دکھانا ایسا ہے جیسے زخموں پر نمک چھڑکنا۔
کثرتِ غم:	کثرت غم سے اس کی صحت آدھی رہ گئی اور وہ بیمار ہو چلا ہے۔
وقتِ سحر:	وقت سحر مرغے کی بانگ نے ماحول پر چھائے سکوت میں ارتعاش پیدا کر دیا۔
دردِ جگر:	وہ شخص میرے درد جگر کا باعث ہے۔

LearningWell (Pvt) Ltd. www.learningwell.pk

مشق نمبر ۶

تمہیدی گفتگو: سب سے پہلے معلم طلبہ کی سابقہ معلومات کی جانچ کے لیے انہیں ایک عبارت پڑھ کر سنائیں اور ان کی رائے لیں۔

عبارت: احمد اپنی امی کی آنکھ کا تارا ہے۔ وہ اپنی ناک پر مکھی نہیں بیٹھنے دیتا۔ وہ ذرا ذرا سی بات پر آگ بگولہ ہو جاتا ہے۔ اس نے گھر میں سب کا ناک میں دم کر رکھا ہے۔ ایک دن اس نے اپنے ابو کی بھی بات نہیں مانی تو انہوں نے اسے خوب ڈانٹا اور وہ ٹسوے بہانے لگا۔ یہ دیکھ کر اس کی امی کا جی بھر آیا اور انہوں نے اسے ایک خوبصورت کھلونا لا کر دیا جسے دیکھتے ہی وہ پھولا نہ سمایا۔

معلم طلبہ سے پوچھیں کہ اس عبارت میں کیا خاص بات ہے۔ طلبہ اپنی سابقہ معلومات کی روشنی میں بتائیں گے کہ اس عبارت میں محاورات کا استعمال ہوا ہے۔ اگر نہ بتا سکیں تو معلم خود انہیں بتائیں کہ اس عبارت میں چند محاورات استعمال ہوئے ہیں۔ معلم ان تمام محاورات کو تختۂ تحریر پر لکھیں اور طلبہ سے ان کے معنی جاننے کی کوشش کریں۔ اگر طلبہ نہ بتائیں تو معلم انہیں معنی بتائیں اور مزید وضاحت کرتے ہوئے طلبہ کو محاورہ کے بارے میں بتائیں جیسے ''لغت میں محاورہ کے معنی بول چال اور بات چیت کے ہیں لیکن اصطلاح میں یہ اس خاص بول چال کا نام ہے جس میں الفاظ اپنے لغوی معنی میں استعمال نہ ہوتے ہوں۔ مثلاً اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارنا اس کا مطلب ہوگا اپنے آپ کو مصیبت میں ڈالنا

سرگرمی: طلبہ کو گروپ میں تقسیم کیا جائے۔ ہر گروپ کو ایک ایک کمپیوٹر پیپر دیا جائے۔ ہر گروپ سے کہا جائے کہ وہ کسی ایک محاورہ کو تصویر سے واضح کریں۔ اور اس کے معنی لکھیں۔ ساتھ ہی اس محاورہ کو جملے میں استعمال کروایا جائے۔ (تصویر محاورہ کو دیکھ کر بنے گی جیسے اگر محاورہ باغ باغ ہونا ہے تو ایک شخص بنایا جائے اور اس کے چاروں طرف باغ باغ نظر آ رہے ہوں)

☆ درج ذیل جملوں میں محاورات کی غلطیاں موجود ہیں انہیں درست کر کے لکھیے: (درست جملے)

(الف) وہ سارا دن ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھا رہتا ہے۔

(ب) انور غصے سے لال پیلا ہو گیا۔

(ج) ملازمہ چوری کا الزام سن کر ہکا بکا رہ گئی۔

(د) اچانک شیر کو سامنے دیکھ کر میرے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔

(ہ) تم تو ذرا سی بات پر اپنے آپے سے باہر ہو جاتے ہو۔

(و) استاد کی غیر حاضری میں لڑکوں نے شور مچا کر آسمان سر پر اٹھا لیا۔

(ز) اس نے سب کے سامنے میرا بھانڈا پھوڑ دیا۔

مشق نمبر ۷

☆ اس سبق کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے:

چڑیا نے کیشو اور شیاما کے گھر میں انڈے دیے تھے وہ چڑیا کو اپنے گھر میں بڑے دھیان سے آتا جاتا دیکھتے۔ سویرے دونوں کارنس کے پاس پہنچ جاتے اور چڑا یا چڑیا کو وہاں بیٹھا دیکھتے ان دونوں کے دل میں طرح طرح کے سوال اٹھتے: انڈے کتنے بڑے ہوں گے؟ کس رنگ کے ہوں گے؟ کتنے ہوں گے؟ کیا کھاتے ہوں گے؟ ان میں بچے کس طرح نکل آئیں گے؟ بچوں کے پر کیسے نکلیں گے؟ گھونسلا کیسا ہے؟ لیکن ان باتوں کا جواب وہ کس سے لیتے کیونکہ ان کی امی گھر کے کاموں میں مصروف رہتی تھیں اور بابو جی کو پڑھنے پڑھانے سے فرصت نہیں تھی۔ دونوں آپس میں ہی سوال جواب کر کے اپنے دل کو تسلی دے دیا کرتے۔ جوں جوں دن گزرتے جا رہے تھے ان کے دل میں انڈوں کو دیکھنے کی خواہش زور پکڑتی جا رہی تھی۔ انہیں یہ یقین ہو گیا تھا کہ بچے اب ضرور نکل آئے ہوں گے اور دونوں بہن بھائی اس سوچ میں فکر مند تھے کہ جب ان میں سے بچے نکل آئیں گے تو بے چاری چڑیا اتنا دانہ پانی کہاں سے لائے گی کہ سارے بچوں کا پیٹ بھر سکے۔ غریب بے چارے بھوک کے مارے چوں چوں کر کے مر جائیں گے۔ اس کے علاوہ انہیں اس بات کی بھی فکر تھی کہ ان کو دھوپ بھی لگتی ہوگی۔ یہی فکر انہیں کھائے جا رہی تھی کہ کسی طرح ان کے دانہ پانی اور دھوپ سے بچاؤ کا انتظام کر دیں لہٰذا ان دونوں نے انڈوں کی حفاظت کرنے کا سوچا۔ کیشو اسٹول اور چوکی کی مدد سے کارنس تک پہنچا اور جونہی ہاتھ لگایا دونوں چڑیاں اڑ گئیں۔ اس نے ایک تو یہ کام کیا کہ کوڑا پھینکنے کی ٹوکری ٹہنی سے ٹیک کر گھونسلے پر اڑا دی تاکہ دھوپ سے انہیں بچایا جائے۔ دوسرا کام یہ کیا کہ شیاما کی پرانی دھوتی پھاڑ کر ایک تکیہ بنایا اور اس کی تہہ کر کے ایک گدّی سی بنالی اور اسے تنکوں پر بچھا کر تینوں انڈے اس پر دھیرے سے رکھ دیے۔ اس کے ساتھ ہی دانہ اور پانی کی پیالی بھی رکھ دی۔ شیاما کو بھی انڈے دیکھنے کا شوق تھا لیکن کیشو نے اسے دیکھنے نہ دیے کیونکہ چڑیا کا گھونسلہ کافی اوپر تھا جس میں انڈے تھے اور وہاں تک پہنچنے کے لیے جس اسٹول پر چڑھنا تھا اس کی چاروں ٹانگیں برابر نہ تھیں جس کی وجہ سے گرنے کا خطرہ تھا اور اگر وہ گر جاتی تو اماں جی اس کی خوب پٹائی کرتیں۔ یہی سوچ کر اس نے اپنی بہن کو اسٹول پر نہیں چڑھایا۔ یہ سب کرنے کے بعد وہ دونوں آرام سے سو گئے کیونکہ دوپہر کا وقت تھا اور باہر تیز لو چل رہی تھی۔ ان کی امی نے انہیں ڈانٹ ڈپٹ کر سلا دیا۔ چار بجے کے قریب شیاما کی آنکھ کھلی اور وہ دوڑتی ہوئی کارنس کے پاس آئی تو کیا دیکھتی ہے کہ ٹوکری کا کچھ پتا نہ تھا اور انڈے نیچے زمین پر پڑے تھے۔ کیشو بھی دوڑتا ہوا آیا اور دیکھا کہ انڈے میں سے کوئی چونے کی سی چیز باہر نکل آئی ہے۔ ان دونوں کا شور سن کر ان کی امی بھی باہر آئیں اور ٹوٹے ہوئے انڈے دیکھ کر سمجھ گئیں کہ بچوں نے ان انڈوں کو چھوا ہوگا جب انہوں نے دونوں سے پوچھا تو انہوں نے ساری کارروائی کہہ سنائی۔ یہ سن کر ان کی امی نے ان کو ڈانٹا اور کیشو سے کہا کہ اتنے بڑے ہونے کے باوجود تم یہ نہیں جانتے کہ چھونے سے چڑیوں کے انڈے گندے ہو جاتے ہیں اور چڑیاں پھر انہیں نہیں سینتیں۔ اسی لیے اس نے یہ انڈے گرا دیے اور اب اس کا گناہ تمہارے سر ہوگا لیکن جب کیشو نے رونی صورت بنا کر یہ کہا کہ اس نے تو صرف انڈوں کو گدّی پر رکھا تھا تو ان کی امی کو ہنسی آ گئی اور وہ سمجھ گئیں کہ انہوں نے تو اپنی دانست میں ایک اچھا کام کیا تھا اور انڈوں کی حفاظت کی غرض سے یہ کام کیا تھا۔ اس دن کے بعد سے کیشو کو کئی دن اپنی اس غلطی اور نادانی پر افسوس ہوتا رہا اور وہ اس بات کو یاد کر کے کبھی کبھی رو پڑتا۔ سچ ہے نادان دوست سے دانا دشمن بہتر ہے۔ یعنی کوئی بے وقوف دوست سے عقلمند دشمن کی نسبت

LearningWell (Pvt.) Ltd. www.learningwell.pk

زیادہ نقصان پہنچتا ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ بعض اوقات لوگ ہماری ہمدردی کے چکر میں ہمیں نقصان پہنچا دیتے ہیں۔جس طرح اس کہانی میں ہوا کہ بچوں نے تو چڑیا کے ساتھ نیکی کی اور اس کے ساتھ اچھا کرنے کی کوشش کی لیکن اس سے الٹا چڑیا کو نقصان ہو گیا۔اس کے علاوہ یہ سبق بھی ملتا ہے کہ ضروری نہیں کہ جو کام آپ کی دانست میں اچھا ہو وہ حقیقت میں بھی اچھا ثابت ہو۔

سبق نمبر ۸: پانی پہ شہر: وینس

مقاصد (ہم سیکھیں گے):اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆اٹلی کے ایک منفرد اور خوبصورت شہر وینس سے متعارف ہوتے ہوئے اس کی وجہ شہرت جان سکیں۔

☆وینس کی تاریخ، جغرافیہ اور اس میں پائی جانے والی انوکھی اور حیران کن چیزوں سے واقف ہوں۔

☆وینس کے چند اہم اور مشہور مقامات کے بارے میں جانیں اور اپنی معلومات میں اضافہ کریں۔

☆سبق میں موجود نئے الفاظ سیکھیں اور ان کے معانی لغت میں سے تلاش کر کے اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں۔

☆سبق کے معلوماتی مضمون کو پڑھ کر اس کے انداز تحریر کا بغور جائزہ لیں اور کسی بھی شہر یا ملک پر معلوماتی مضمون تحریر کر سکیں۔

☆درست تلفظ اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھ کر تحریری صلاحیت بڑھائیں۔

☆فارسی علامات اضافت کا استعمال کرتے ہوئے فارسی مرکب اضافی بنائیں اور اپنے الفاظ کے ذخیرے کو بڑھائیں۔

☆فعل کی اقسام کے بارے میں جانیں اور جملے دیکھ کر اس کی درست قسم شناخت کریں۔

☆الفاظ کی تذکیر و تانیث واضح کرتے ہوئے جملوں میں ان کا مناسب استعمال کریں۔

☆ضرب المثل کے بارے میں جانتے ہوئے چند ضرب الامثال کے معنی لکھیں۔

طریقہ تدریس:

<u>تمہیدی گفتگو:</u>

سب سے پہلے معلم ایک کل جماعتی گفتگو میں طلبہ سے انفرادی طور پر چند سوالات کریں مثلاً ۱۔کیا آپ نے کبھی ایک شہر سے دوسرے شہر سفر کیا ہے؟ ۲۔کیا کبھی آپ کو ملک سے باہر جانے کا اتفاق ہوا ہے؟ ۳۔کس جگہ گئے؟ ۴۔کون سی جگہیں دیکھیں؟ ۵۔سب سے اچھی جگہ کون سی لگی؟ ۶۔سفر کیسا رہا؟ ۷۔سفر کے حوالے سے کوئی دلچسپ بات؟ ۸۔کہاں جانے کا شوق ہے؟ ۸۔ملک میں یا ملک سے باہر کون سے ایسے مقامات ہیں جہاں جانے کا آپ کا دل چاہتا ہے؟ طلبہ اپنی اپنی رائے دیں۔تمام طلبہ کو بولنے کا موقع دیا جائے۔ان کی باتوں کو دلچسپی سے سنا جائے۔جو بچے کہیں گئے ہوں گے وہ جواب دیں گے۔طلبہ سے ان کے پسندیدہ مقامات کے بارے میں پوچھتے ہوئے معلم انہیں موضوع کی طرف لائیں اور بتائیں کہ آج ہم آپ کو یورپ کی سیر پر لے کر جا رہے ہیں اور ایک ایسے شہر کے بارے میں بتائیں گے جو اپنی نوعیت کا ایک انوکھا اور منفرد شہر ہے۔یہ اٹلی کا شہر ہے اور اس کے بارے میں پڑھ کر آپ کو بڑی دلچسپ باتیں معلوم ہوں گی۔ساتھ ہی ہم اس شہر کے مختلف مقامات کے بارے میں بھی جانیں گے۔طلبہ اس شہر کا نام خود بتائیں۔(اگر ممکن ہو تو معلم طلبہ کو ملٹی میڈیا یا کمپیوٹر پر اس شہر سے متعلق ایک چھوٹی سی ڈاکومنٹری ضرور دکھائیں۔یوٹیوب سے مدد لی جائے تا کہ اس شہر کی انفرادیت اور خوبصورتی کو بچے واضح طور پر دیکھ سکیں۔

<u>پڑھائی:</u>

طلبہ سے سبق کی بلند خوانی کروائی جا سکتی ہے۔ساتھ ساتھ معلم سبق کے نئے الفاظ کے معانی بھی سمجھائیں اور جہاں طلبہ کو مشکل ہو وہاں رہنمائی کی جائے۔طلبہ سے کہا جائے کہ وہ سبق کے اہم نکات کو خط کشید کرتے جائیں۔سبق کے آخر میں طلبہ سے رائے لی جائے اور ان نکات پر تبادلہ خیال کیا جائے۔ضرورت محسوس ہو تو معلم سبق میں بتائی گئی اہم معلومات پر روشنی ڈالیں۔

یا

☆طلبہ سے سبق کی انفرادی طور پر پڑھائی کروائی جا سکتی ہے۔طلبہ اپنے طور پر اس سبق کا مطالعہ کریں۔طلبہ سے کہا جائے کہ وہ سبق کے اہم نکات کو خط کشید کرتے جائیں۔۲۰ سے ۲۵ منٹ بعد معلم ایک کل جماعتی گفتگو میں طلبہ سے سبق کے حوالے سے سوالات کریں اور اہم نکات پر تبادلہ خیال کریں۔ضرورت محسوس ہو تو معلم سبق میں بتائی گئی اہم معلومات پر روشنی ڈالیں۔

سرگرمی:

☆ طلبہ کو انفرادی طور پر ایک مضمون لکھنے کے لیے دیا جائے۔ایک ایک کمپیوٹر پیپر یا کوئی پرچہ دیا جائے اور طلبہ سے کہا جائے کہ وہ مشق نمبر ۷ پر دیا گیا مضمون لکھیں۔معلم کی معاونت اور رہنمائی شامل رہے۔ہر بچہ اپنا الگ الگ کام کرے۔جس بچے کو رہنمائی کی زیادہ ضرورت ہو معلم اس کی مدد کریں۔

☆معلم طلبہ کو ہدایات دیں اور مضمون لکھنے کے طریقہ کار طلبہ پر واضح کریں۔ایک مضمون تین پیراگراف پر مشتمل ہوتا ہے۔پہلا تعارفی پیراگراف ہوتا ہے۔دوسرے پیراگراف میں تفصیل لکھی جاتی ہے اور تیسرے پیراگراف میں اختتام ہوتا ہے۔طلبہ اپنے شہر کے بارے مین مضمون لکھیں۔اس میں موجود مقامات کے بارے بتائیں اور اس کی خصوصیات کے بارے میں لکھیں۔ممکن ہو تو تصاویر بھی بنائی جا سکتی

LearningWell (Pvt.) Ltd. www.learningwell.pk

ہیں۔جس کا مضمون سب سے اچھا ہو اسے جماعت میں آویزاں کیا جائے۔

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔(سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجئے)

گھر کا کام:

☆اپنے پسندیدہ شہر یا مقام کے بارے میں بتائیے جہاں آپ جا چکے ہوں یا آپ جانا چاہتے ہوں ساتھ ہی وجہ پسندیدگی سے بھی آگاہ کیجیے:

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کئے جائیں گے مثلاً:

۱۔وینس کا نام کس سے اخذ کیا گیا ہے؟

۲۔وینس میں بذریعہ سڑک آمدورفت کا آغاز کب کیا گیا؟

۳۔وینس کی سب سے منفرد اور انوکھی بات کیا ہے؟

۴۔وینس کے کوئی تین مقامات کے نام بتائیے؟

۵۔وینس کو کس قسم کا شہر کہا جاتا ہے؟

تدریسی معاونات/وسائل:

درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/سیاہ۔ کمپیوٹر پیپر۔ملٹی میڈیا (اگر ممکن ہو تو)۔کمپیوٹر۔یوٹیوب

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (تمہیدی سوالات و جوابات کے دوران)

☆اٹلی کے ایک منفرد اور خوبصورت شہر وینس سے متعارف ہونے اور اس کی وجہ شہرت جاننے کے دوران۔

☆وینس کی تاریخ، جغرافیہ اور اس میں پائی جانے والی انوکھی اور حیران کن چیزوں سے واقف ہونے کے دوران۔

☆وینس کے چند اہم اور مشہور مقامات کے بارے میں جاننے اور اپنی معلومات میں اضافہ کرنے کے دوران۔

☆سبق میں موجود نئے الفاظ سیکھنے اور ان کے معانی لغت میں سے تلاش کر کے اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کرنے کے دوران۔

☆سبق کے معلوماتی مضمون کو پڑھ کر اس کے اندازِ تحریر کا بغور جائزہ لینے اور کسی بھی شہر یا ملک پر معلوماتی مضمون تحریر کرنے کے دوران۔

☆درست تلفظ اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنے کے دوران۔

☆سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران۔

☆فارسی علامات اضافت کا استعمال کرتے ہوئے فارسی مرکب اضافی بنانے اور اپنے الفاظ کے ذخیرے کو بڑھانے کے دوران۔

☆فعل کی اقسام کے بارے میں جاننے اور جملے دیکھ کر اس کی درست قسم شناخت کرنے کے دوران۔

☆الفاظ کی تذکیر و تانیث واضح کرتے ہوئے جملوں میں ان کے مناسب استعمال کے دوران۔

☆ضرب المثل کے بارے میں جانتے ہوئے چند ضرب الامثال کے معنی لکھنے کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆اٹلی کے ایک منفرد اور خوبصورت شہر وینس سے متعارف ہونا اور اس کی وجہ شہرت جاننا

☆وینس کی تاریخ، جغرافیہ اور اس میں پائی جانے والی انوکھی اور حیران کن چیزوں سے واقف ہونا۔

☆وینس کے چند اہم اور مشہور مقامات کے بارے میں جاننا اور اپنی معلومات میں اضافہ کرنا۔

☆سبق میں موجود نئے الفاظ سیکھنا اور ان کے معانی لغت میں سے تلاش کر کے اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کرنا۔

☆سبق کے معلوماتی مضمون کو پڑھ کر اس کے اندازِ تحریر کا بغور جائزہ لینا اور کسی بھی شہر یا ملک پر معلوماتی مضمون تحریر کرنا۔

☆درست تلفظ اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔

☆سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنا۔

☆فارسی علامات اضافت کا استعمال کرتے ہوئے فارسی مرکب اضافی بنانا اور اپنے الفاظ کے ذخیرے کو بڑھانا۔

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

☆فعل کی اقسام کے بارے میں جاننا اور جملے دیکھ کر اس کی درست قسم شناخت کرنا۔

☆الفاظ کی تذکیر و تانیث واضح کرتے ہوئے جملوں میں ان کا مناسب استعمال کرنا۔

☆ضرب المثل کے بارے میں جانتے ہوئے چند ضرب الامثال کے معنی لکھنا۔

کلیدِ جانچ

مشق نمبر۱

سوالات کے جوابات:

(الف) وینس اٹلی کا مشہور شہر ہے اور دنیا بھر میں اپنی نہروں کی وجہ سے مشہور ہے۔

(ب) وینس کا شمار ان شہروں میں ہوتا ہے جہاں سے موسیقی کے تحریری کام کا آغاز ہوا یعنی موسیقی کے سُر تال کو کاغذ پر ایک خاص طریقے سے تحریر کیا گیا جس سے ساز بجانے والے کے لیے سُر تال کو سمجھنا آسان ہو گیا۔

(ج) شہر میں شمال سے داخلے کے لیے ان خشک راستوں کے علاوہ شہر میں بقیہ تمام آمدورفت پرانی اور روائتی ہے جو پانی پر یا پیدل ہے۔ آمدورفت کے لیے استعمال ہونے والی روائتی کشتی گونڈولا کہلاتی ہے۔ عمومی آمدورفت موٹر سے چلنے والی واٹر بسوں پر ہے جسے مقامی لوگ ''واپوریتو'' کہتے ہیں۔ یہ ایک ایسا شہر ہے جس میں سڑکوں کی جگہ نہریں اور گاڑیوں کی جگہ کشتیاں چلتی ہیں۔

(د) تاریخی طور پر بھی یہ شہر ریاست وینس کا صدر مقام تھا۔ ریاست وینس کسی زمانے میں ایک بڑی بحری طاقت تھی۔ اس کے علاوہ یہ ایک اہم تجارتی مرکز کے طور پر بھی مشہور تھی۔ جہاں پر ریشم، اناج اور مسالوں کی تجارت ہوتی تھی۔ وینس کا شہر تیرہویں سے سترہویں صدی تک آرٹ کے اہم مراکز میں شامل تھا۔ ان تمام خصوصیات کی وجہ سے تاریخ کے زیادہ تر ادوار میں وینس ایک دولت مند شہر رہا تھا۔

(ہ) گونڈولا وینس کی ایک خاص قسم کی کشتیاں ہیں جو کسی زمانے میں ٹرانسپورٹ کا اہم ترین ذریعہ تھیں۔ اب یہ کشتیاں وینس کی سب سے پُرکشش تفریح ہیں۔ ان کشتیوں کے ذریعے بڑی تعداد میں سیاح گرینڈ کینال اور دیگر چھوٹی نہروں کی سیر کرتے ہیں۔

(و) زاٹارے بھی ایک آبی تفریحی مقام ہے جو وینس کے علاقے ڈورس ڈورو میں واقع ہے۔ یہ علاقہ سان پولو اور سان مارکو کے مقابلے میں زیادہ وسیع اور کم ہجوم والا ہے۔ اگر کوئی سیاح خاموشی کو پسند کرتا ہے اور کسی ویران علاقے میں گھومنا پسند کرتا ہے تو اس کے لیے یہ بہترین علاقہ ہے۔

مشق نمبر۲

☆سبق کی مدد سے خالی جگہ پُر کیجیے:

۱۔ وینیٹی　۲۔ انیسویں صدی　۳۔ کارفری　۴۔ ۱۱۸۔ ۱۵۰　۵۔ واپوریتو　۶۔ وپیاریٹو۔ بحری بسیں

۷۔ وینس کی اجتماعی عبادت گاہ Venice of Pantheon　۸۔ گرینڈ کینال　۹۔ عالمی ورثہ

مشق نمبر۳

تمہیدی گفتگو: طلبہ نے پچھلے سبق ''اردو ہے جس کا نام'' میں مرکبات کے بارے میں پڑھا ہوا ہے۔ طلبہ کو اعادہ کروایا جائے اور چند مرکبات پوچھے جائیں۔ اس کے بعد انہیں بتایا جائے کہ چونکہ اردو میں کچھ فارسی الفاظ بھی شامل ہیں لہٰذا فارسی کے انداز میں مرکبات کا بھی استعمال ہوتا ہے۔ دو الفاظ کو جوڑنے کے لیے فارسی علامات اضافت بھی استعمال ہوتی ہیں۔ (ان کے بارے میں تفصیل کتاب میں موجود ہے۔ طلبہ سے کہا جائے کہ وہ اس کو پڑھیں اور معلم تختۂ تحریر کی مدد سے ان کو سمجھائیں اور مثالوں سے واضح کریں)

☆درج ذیل مرکبات میں کا۔ کی۔ کے کو ہٹا کر مندرجہ بالا علامات میں سے مناسب علامت استعمال کر کے فارسی طرز پر مرکّب الفاظ دوبارہ بنائیے:

محفل کا رنگ۔ رنگِ محفل	دل کا درد۔ دردِ دل	حسن کی ضیا۔ ضیائے حسن	فقیر کی صدا۔ صدائے فقیر	شعر کی زبان۔ زبانِ شعر
گلشن کا نظارہ۔ نظارۂ گلشن	گفتار کی گرمی۔ گرمیِ گفتار	مزاج کی تلخی۔ تلخیِ مزاج	آخرت کی فکر۔ فکرِ آخرت	سکون کا گوشہ۔ گوشۂ سکون

مشق نمبر۴

تمہیدی گفتگو: سب سے پہلے معلم طلبہ کی سابقہ معلومات کی جانچ کرتے ہوئے ان سے فعل کے بارے میں پوچھیں۔ طلبہ فعل کے بارے میں کافی پڑھ چکے ہیں لہٰذا ان سے مثالیں بھی پوچھی جائیں۔ اس کے بعد معلم طلبہ کو خود بتائیں: ''فعل وہ کلمہ ہے جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا زمانے کی قید یا تعلق کے ساتھ پایا جائے۔''

معلم تختۂ تحریر کی مدد سے چند مثالیں لکھیں جیسے: اسلم آیا　۔　اسلم آ رہا ہے۔ اسلم آیا تھا ۔ اسلم آئے گا

درج بالا جملوں میں خط کشیدہ الفاظ فعل ہیں۔

طلبہ کو یہ بھی بتایا جائے جو کام پچھلے زمانے میں کیا جائے وہ فعل ماضی ہے، جو کام ابھی ہو رہا ہو وہ فعل حال ہے اور جو کام آنے والے وقت میں ہو وہ فعل مستقبل ہے۔ اسی طرح کچھ فعل ایسے بھی ہوتے ہیں جن میں حال اور مستقبل دونوں زمانے پائے جاتے ہیں۔ کچھ فعل ایسے ہوتے ہیں جن میں حکم دیا جا رہا ہوتا ہے اور کچھ فعل ایسے ہوتے ہیں جن میں کسی کام کو کرنے سے منع کیا جائے۔

اس طرح زمانے اور بناوٹ کے لحاظ سے فعل کی چھ اقسام ہیں: فعل ماضی۔ فعل حال۔ فعل مستقبل۔ فعل مضارع۔ فعل امر۔ فعل نہی

LearningWell (Pvt) Ltd www.learningwell.pk

ان سب کے بارے میں کتاب میں درج ہے معلم طلبہ سے ان سب کی تعریف پڑھوائیں اور مزید مثالوں سے واضح کریں۔

سرگرمی: طلبہ سے فعل کی ہر قسم کی دو دو مثالیں پوچھی جائیں۔ یہ کام طلبہ سے جوڑی میں کروایا جا سکتا ہے۔

☆ نیچے دیے گئے جملوں میں فعل پہچان کر الگ الگ کیجیے:

جملے	فعل کی اقسام
صبح اٹھ کر ورزش کیا کرو	فعل امر
نوکر کل صبح آئے گا	فعل مستقبل
بچے شور مچا رہے ہیں	فعل حال
دیر تک مت جاگو	فعل نہی
شاید وہ کھانا لائے	فعل مضارع

مشق نمبر ۵

تمہیدی گفتگو: غیر جاندار اسموں میں اگرچہ نر اور مادہ نہیں ہوتے لیکن ان میں سے ہر ایک یا تو اپنی جگہ پر مذکر بولا جاتا ہے یا پھر مونث کے طور پر مثلاً آئینہ کو مذکر بولتے ہیں اور پنسل کو مونث

غیر جاندار مذکر اور مونث کے قائم شدہ اصول:

۱۔ فارسی میں وہ اسمائے کیفیت جن کے آخر میں ''ی'' ہو عموماً مونث ہوتے ہیں۔ مثلاً اسیری، فقیری، جوانی، بہادری

۲۔ عربی کے وہ حاصل مصدر اور اسمائے کیفیت جن میں ''ت'' ہو بالعمام مونث استعمال ہوتے ہیں مثلاً شجاعت، حکمت، سخاوت وغیرہ

۳۔ اردو میں وہ اسمائے مصغر جن کے آخر میں ''یا'' آئے مونث ہوتے ہیں۔ مثلاً لٹیا، پنکھیا، ڈبیا

۴۔ اسمائے صوت بالعموم مونث ہوتے ہیں مثلاً کائیں (کوے کی آواز)، سائیں سائیں (ہوا کی آواز) وغیرہ

۵۔ عربی کے سہ حرفی الفاظ جن کے آخر میں ''الف'' ہوتا ہے بالعموم مونث ہوتے ہیں۔ مثلاً وفا، دعا، خطا وغیرہ

۶۔ تمام زبانوں کے نام مونث ہیں مثلاً اردو۔ فارسی، پشتو وغیرہ

۷۔ تمام نمازوں کے نام مونث ہیں مثلاً فجر، ظہر، عصر وغیرہ

۸۔ تمام شہروں کے نام مذکر ہیں۔

۹۔ تمام دریاؤں کے نام مذکر ہیں مگر گنگا اور جمنا مونث ہیں۔

۱۰۔ تمام سیاروں کے نام مذکر ہیں مگر زمین مونث ہے۔

۱۱۔ تمام دھاتوں کے نام مذکر ہیں مگر قلعی اور چاندی مونث ہیں۔

۱۲۔ تمام دنوں کے نام مذکر ہیں مگر جمعرات مونث ہے۔

۱۳۔ کتابوں کے نام بالعموم مونث میں آتے ہیں مگر قرآن مذکر ہے۔

۱۴اس کے علاوہ مندرجہ ذیل الفاظ مذکر ہیں: میل، خلعت، ٹکٹ، فوٹو، اخبار، ہوش، عیش، مزاج، مرہم، تار، درد، مرض، کلام، انتظار، آبشار، قلم، پیاز، خواب

۱۵۔ اس کے علاوہ مندرجہ ذیل الفاظ مونث ہیں: سائیکل، گیند، ناک، ڈکار، چھت، میز، معراج، محراب، حیا، گھاس، بکواس، راہ، آب و ہوا بارود، آواز، کیچڑ، جھاڑو، شراب

☆ درج ذیل الفاظ کی تذکیر و تانیث واضح کیجیے اور انہیں جملوں میں استعمال کیجیے: (جملے ایسے بنائے جائیں کہ الفاظ کی تذکیر و تانیث واضح ہو جائے)

پوجا: (مونث) اسلام سے پہلے عرب میں لوگ بتوں کی پوجا کرتے تھے۔

دریا: (مذکر) روانی کے ساتھ بہتا دریا آنکھوں کو بھلا معلوم ہو رہا تھا۔

افسانہ: (مذکر) اس کتاب میں لکھا افسانہ بڑا دلچسپ تھا۔

تنخواہ: (مونث) اس کو جیسے ہی تنخواہ ملی وہ سیدھا بازار کی جانب چل دیا۔

پیمانہ: (مذکر) میرے چھوٹے بھائی کی بدتمیزیوں نے میری امی کے صبر کا پیمانہ لبریز کر دیا اور انہوں نے اسے خوب ڈانٹا۔

LearningWell (Pvt.) Ltd. www.learningwell.pk

LearningWell

دعا: (مونث) اس نے دعا مانگی کہ وہ امتحانات میں پاس ہو جائے۔

باجا: (مذکر) شادی ہال میں باجا بج رہا تھا اور سب لطف اندوز ہو رہے تھے۔

سزا: (مونث) جو غلطی کرتا ہے اس کو سزا ضرور ملتی ہے۔

مشق نمبر ۶

تمہیدی گفتگو: بازار میں ضرب الامثال پر مبنی کہانیاں/ واقعات پر کتابیں ملتی ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک کہانی معلم طلبہ کو سنائیں یا گروپ میں بٹھا کر طلبہ کو مختلف کہانیاں پڑھنے لیے دیں۔ اس کے بعد ان کہانیوں پر طلبہ کی رائے لیں اور ان سے پوچھیں کہ ان کہانیوں کا عنوان کیا تھا۔ طلبہ اپنی سابقہ جماعتوں میں اس کے بارے میں پڑھ چکے ہیں لیکن معلم انھیں بتائیں کہ کچھ واقعات ایسے ہوتے ہیں جو انسانی تجربات اور مشاہدات کا نچوڑ ہوتے ہیں اور لوگوں کے لیے مثال بن جاتے ہیں۔ انھی واقعات اور تجربات کو ضرب الامثال کہا جاتا ہے۔ (کتاب میں اس کے بارے میں درج ہے اسے طلبہ سے پڑھوایا جائے۔ (یوٹیوب پر موجود ان ضرب الامثال پر مبنی کہانیوں میں سے کوئی کہانی دکھائی جا سکتی ہے)

☆ نیچے چند ضرب الامثال دی گئی ہیں۔ ان کے معنی تلاش کر کے لکھیے:

ضرب الامثال	معنی
آم کے آم گٹھلیوں کے دام	کسی کام میں ہر صورت سے نفع ہونا۔ دوہرا فائدہ ہونا
ایک مچھلی سارے تالاب کو گندا کرتی ہے	ایک شخص کی نالائقی سارے خاندان کو بدنام کرتی ہے
جتنا گڑ ڈالو گے اتنا ہی میٹھا ہوگا	کسی چیز پر یا کام پر جتنا زیادہ خرچ کیا جائے وہ چیز یا کام اتنا ہی اچھا ہوتا ہے
ماروں گھٹنا پھوٹے آنکھ	بے محل اور بے جوڑ بات
دور کے ڈھول سہانے	دیکھنے پر چیز اچھی ثابت نہ ہونا حالانکہ پہلے بہت تعریف سنی ہو۔
ڈھاک کے تین پات	سدا ایک حال پر رہنا۔ جب کوئی شخص اپنی بات پر اڑا رہے تب کہتے ہیں۔
سر منڈاتے ہی اولے پڑے	کام شروع کرتے ہی نقصان ہو۔ ابتدا ہی سے کام میں خرابی پیدا ہوگئی۔

مشق نمبر ۷

☆ آپ جس شہر میں رہتے ہیں اس کے بارے میں مختصر مضمون لکھیے:

جواب: طلبہ اپنی فہم کے مطابق انٹرنیٹ کی مدد اور معلم کی ہدایات کے مطابق اس مضمون کو لکھیں۔ گھر سے کرنے کے لیے بھی دیا جا سکتا ہے۔

سبق نمبر ۹: دیہات کی شام

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس نظم کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ دیہات کے لوگوں کے معمولات زندگی سے واقف ہوتے ہوئے ان کی سادہ زندگی سے سبق حاصل کریں۔

☆ دیہات کی فضا اور ماحول میں راحت، سکون اور اطمینان سے واقف ہوں۔

☆ گاؤں کے لوگوں کی سادہ دلی، ہمت اور محنت سے آگاہ ہوتے ہوئے انھیں سراہیں۔

☆ فطرت سے قریب تر دیہاتی زندگی کا شہری زندگی سے موازنہ کرتے ہوئے دیہاتی زندگی کی اہمیت جانیں۔

☆ نظم میں دیئے گئے نئے الفاظ اور ان کے معنی دیکھتے ہوئے اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں۔

☆ شاعر کے انداز بیاں کو سمجھتے ہوئے نظم کا مرکزی خیال سمجھیں اور لکھیں۔

☆ نظم کو آواز کے اتار چڑھاؤ اور آہنگ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆ نظم کے مفہوم کو سمجھتے ہوئے اشعار کی تشریح کریں اور سوالات کے جوابات تحریر کرتے ہوئے اپنی تحریری صلاحیت میں اضافہ کریں۔

☆ اشعار کی نثر بنا کر اپنی لسانی مہارتوں میں اضافہ کریں۔

☆ حروف عطف کے بارے میں جانتے ہوئے جملوں میں ان کا مناسب استعمال کریں۔

☆ واحد کی جمع اور جمع کی واحد بنا کر جملوں میں استعمال کریں اور تحریری صلاحیت میں اضافہ کریں۔

طریقہ تدریس:

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم طلبہ کو ایک چھوٹی سی ڈاکومنٹری جس میں گاؤں کے حوالے سے چند باتیں بتائی گئی ہوں دکھائی جائے۔گاؤں کے کھیت کھلیان، گھر اور وہاں کی طرز زندگی کے بارے میں بتایا گیا ہو۔ایک چھوٹی سی ۵ منٹ کی کوئی ویڈیو دکھائی جا سکتی ہے۔اس کے بعد معلم طلبہ سے پوچھیں کہ اس میں کیا دکھایا گیا ہے؟ گاؤں کس طرح کے ہوتے ہیں؟ اس کی کیا خاص بات ہے؟ لوگ کیا کرتے ہوئے نظر آئے؟ ماحول کیسا تھا؟ مکانات کیسے تھے؟ اگر یہ دکھانا ممکن نہ ہو تو معلم کوئی تصویر دکھائیں جس میں گاؤں کا منظر ہو اور طلبہ سے پوچھیں کہ یہ کہاں کا منظر ہے؟ طلبہ پہچان جائیں گے اگر نہ پہچانیں تو معلم خود بتائیں کہ یہ ایک گاؤں ہے۔طلبہ سے مزید پوچھیں کہ گاؤں کی زندگی کیسی ہوتی ہے؟ طلبہ کی رائے لی جائے۔اس کے بعد معلم موضوع کی طرف آتے ہوئے طلبہ کو بتائیں کہ گاؤں کے لوگ کس طرح اپنی زندگی گزارتے ہیں۔ان کے معمولات کیا ہوتے ہیں، رات ہوتے ہی گاؤں کے لوگوں کا معمول کیا ہوتا ہے، گاؤں کے لوگوں میں کیا خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ان سب کے جوابات ہمیں احسان دانش کی خوبصورت نظم میں ملیں گے۔انہوں نے گاؤں کی زندگی کو اپنے اشعار میں ڈھال کر بڑے خوبصورت انداز میں اس کی منظر کشی کی ہے۔آج ہم یہ نظم پڑھیں گے۔بچے نظم کا نام خود بتائیں۔

پڑھائی:

☆ بچوں سے نظم خوانی کروائی جائے۔جو بچہ پڑھنا چاہے اسے موقع دیا جائے اور اسی طرح جو بچہ شعر کا مطلب بتانا چاہے اس سے تشریح کروائی جائے۔لیکن ان سب کے دوران معلم کی معاونت شامل رہے اگر ضرورت محسوس ہو تو معلم خود اشعار کی تشریح کریں۔ساتھ ہی معلم نئے الفاظ اور ان کے معنی بھی طلبہ کو بتائیں یا تختہ تحریر پر لکھیں۔

☆ آخر میں ایک کل جماعتی گفتگو میں معلم نظم کا مرکزی خیال اور خلاصہ طلبہ کو بتائیں۔اس سے پوری نظم واضح ہو جائے گی۔

مرکزی خیال:

مشق نمبر ۷ پر ملاحظہ کیجیے۔

خلاصہ:

یہ نظم مشہور و معروف شاعر احسان دانش نے لکھی ہے جس میں انہوں نے نہ صرف دیہات میں ہونے والی شام کی بھرپور انداز سے منظر کشی کی ہے بلکہ دیہات میں رہنے والوں کے معمولات زندگی کو بھی بڑے جامع انداز میں بیان کیا ہے۔سب سے پہلے نظم میں اس وقت کا بیان ہے جب سورج سرخی مائل ہو چکا ہے اور ڈوبنے کو ہے اور گاؤں میں دور سے دیکھنے پر یوں معلوم ہو رہا ہے جیسے کھیتوں کے کنارے جھکا جا رہا ہو یعنی نیچے کی طرف جاتا دکھائی دے رہا ہے۔اس کے بعد شاعر نظم میں یہ بتایا گیا ہے کہ شام کے وقت ماحول پر ایک اداسی اور سکوت چھایا ہوتا ہے۔درخت اور ہرے بھرے کھیت بھی اب خاموش سے کھڑے نظر آتے ہیں کیونکہ رات ہوتے ہی وہ ماند پڑ جاتے ہیں۔شاعر نے شام ہوتے ہی گاؤں کے لوگوں کے معمولات زندگی بیان کیے ہیں کہ شام ہوتے وہ لڑکیاں جو پانی بھرنے گئی تھیں وہ بھی واپس آ گئی ہیں، گاؤں کے کچے مکانوں سے دھواں نکل رہا ہے مطلب یہ ہے کہ گاؤں کے گھروں میں کھانا لکڑی کے چولہے پر پکتا ہے جس سے دھواں باہر جاتا ہے۔بس شاعر یہی بتانا چاہتے ہیں کہ شام ہوتے ہی سب اپنے اپنے کام ختم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔چرواہے بھی اپنی بھیڑ بکریوں کو لے کر واپس آ گئے ہیں۔شاعر کہتے ہیں جوں جوں شام کے سائے گہرے ہوتے جاتے اور جھٹپٹا سا چھانے لگتا ہے تو سب اپنے اپنے کاموں سے فراغت پا لیتے ہیں۔جیسے ہی ہر طرف اندھیرا چھاتا ہے ماحول پر ایک اداسی ایک سکوت چھا جاتا ہے۔اس اندھیرے میں دن کی روشنی کہیں غائب ہو جاتی ہے۔رات ہوتے ہیں سب اپنے کاموں سے فارغ ہو جاتے ہیں تمام کسان آگ کے گرد بیٹھ جاتے ہیں اور آپس میں خوش گپیوں میں مصروف ہو جاتے ہیں۔وہ اپنے دن بھر کی روداد ایک دوسرے کو سناتے ہیں اور آپس میں صلاح مشورے کرتے ہیں۔اسی طرح گاؤں کی لڑکیاں اور عورتین بھی ایک جگہ چوپال میں جمع ہو جاتی ہیں جہاں وہ ایک دوسرے سے دنیا بھر کی باتیں کرتی ہیں، ایک دوسرے کے حال احوال سے آگاہ ہوتی ہیں، ایک دوسرے کے غم اور تکلیف سے آگاہ ہوتی ہیں۔اپنے اپنے مسائل پر ایک دوسرے سے مشورہ کرتی ہیں اور ایک دوسرے کی مدد کے لیے ہر دم تیار رہتی ہیں۔یہاں وہ ہنستی بھی ہیں، کھیلتی بھی ہیں اور گاتی بھی ہیں۔شاعر نے کسانوں کی خصوصیات بھی بتائی ہیں کہ وہ بڑے سادہ دل ہوتے ہیں۔وہ محنت سے نہیں گھبراتے اور ہمت اور حوصلے سے ہر مشکل کام کو انجام دیتے ہیں۔وہ بڑے سادہ دل ہوتے ہیں بناوٹ اور تصنع ان میں نام کو نہیں ہوتی۔آخر میں شاعر نے اس خواہش کا اظہار بھی کیا ہے کہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں یہاں آ کر رہنے لگوں اور شہر کی افراتفری اور شور شرابے والی زندگی سے دور چلا جاؤں اور ان رنگینیوں کو خیر باد کہہ دوں اور دیہات کی پرسکون فضا میں زندگی گزاروں۔

سرگرمی:

☆ جماعت کو دو گروہوں میں تقسیم کیا جائے۔معلم تختہ تحریر پر دو کالم بنائیں۔ایک گروہ شہری زندگی کے حق میں دلائل دے۔اور دوسرا گروہ دیہاتی زندگی کے حق میں دلائل دے۔معلم دونوں گروہوں کے بتائے ہوئے نکات تختہ تحریر پر لکھیں۔جب طلبہ اپنے تمام نکات بتا چکیں تو آخر میں معلم ایک کل جماعتی گفتگو میں اپنی رائے دیں اور بتائیں کہ دیہاتی اور شہری زندگی میں اپنی اپنی جگہ خرابیاں بھی ہیں اور خوبیاں بھی ہیں مگر پھر بھی دیہاتی زندگی بہت بہتر اور مناسب ہے۔دیہات کی فضا اور ماحول میں راحت، سکون اور اطمینان ہوتا ہے یہاں کے ماحول میں ہر طرف لطافت پائی جاتی ہے جبکہ شہروں میں شور و غل، ہنگامہ اور فساد کے ساتھ ساتھ بسوں، گاڑیوں اور کارخانوں کے دھوئیں سے ماحولیاتی آلودگی ہوتی ہے۔اس کے علاوہ دیہات میں خالص چیزیں کھائی جاتی ہیں۔بہر حال شہر میں مشینوں کے سبب لوگوں کی زندگی آسان ہو گئی ہے۔

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔(سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

LearningWell (Pvt.) Ltd. www.learningwell.pk

گھر کا کام:

☆ آپ کے خیال میں کون سی زندگی بہتر ہے؟ شہری یا دیہاتی؟ پسندیدگی کی وجہ بھی بتائیے:

یا

☆ اگر آپ کو موقع دیا جائے کہ کسی ایک جگہ رہائش اختیار کریں یا کسی ایک جگہ کا انتخاب کریں تو آپ شہر میں رہنا پسند کریں گے یا دیہات میں؟ وجہ بھی بتائیے:

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆ نظم کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً:

۱۔ کچے مکانوں سے دھواں کیوں اٹھ رہا تھا؟

۲۔ سادہ دل کن کو کہا گیا ہے؟

۳۔ کھیتی باڑی کیسے کی جاتی ہے؟

۴۔ شاعر شہر کی رنگینیوں سے کیوں دور جانا چاہتے ہیں؟

☆ ایک یا دو بچوں سے مشق ا میں موجود سوالات کے جوابات سنے جائیں گے۔

تدریسی معاونات/ وسائل:

درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (دیہاتی زندگی کے حوالے سے اپنی رائے کے دوران)

☆ فطرت سے قریب تر دیہاتی زندگی کا شہری زندگی سے موازنہ کرنے اور دیہاتی زندگی کی اہمیت جاننے کے دوران

☆ نظم میں دیے گئے نئے الفاظ اور ان کے معنی دیکھتے ہوئے اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کرنے کے دوران۔

☆ شاعر کے انداز بیاں کو سمجھتے ہوئے نظم کا مرکزی خیال سمجھنے اور لکھنے کے دوران۔

☆ نظم کو آواز کے اتار چڑھاؤ اور آہنگ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنے کے دوران۔

☆ نظم کے مفہوم کو سمجھتے ہوئے اشعار کی تشریح کرنے اور سوالات کے جوابات تحریر کرنے کے دوران۔

☆ اشعار کی نثر بنانے کے دوران

☆ حروفِ عطف کے بارے میں جانتے ہوئے جملوں میں ان کے مناسب استعمال کے دوران۔

☆ واحد کی جمع اور جمع کی واحد بنا کر جملوں میں استعمال کرنے اور تحریری صلاحیت میں اضافہ کرنے کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆ دیہات کے لوگوں کے معمولاتِ زندگی سے واقف ہونا اور ان کی سادہ زندگی سے سبق حاصل کرنا۔

☆ دیہات کی فضا اور ماحول میں راحت، سکون اور اطمینان سے واقف ہونا۔

☆ گاؤں کے لوگوں کی سادہ دلی، ہمت اور محنت سے آگاہ ہونا اور انہیں سراہنا۔

☆ فطرت سے قریب تر دیہاتی زندگی کا شہری زندگی سے موازنہ کرتے ہوئے دیہاتی زندگی کی اہمیت جاننا۔

☆ نظم میں دیے گئے نئے الفاظ اور ان کے معنی دیکھتے ہوئے اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کرنا۔

☆ شاعر کے انداز بیاں کو سمجھتے ہوئے نظم کا مرکزی خیال سمجھنا اور لکھنا۔

☆ نظم کو آواز کے اتار چڑھاؤ اور آہنگ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔

☆ نظم کے مفہوم کو سمجھتے ہوئے اشعار کی تشریح کرنا اور سوالات کے جوابات تحریر کرتے ہوئے اپنی تحریری صلاحیت میں اضافہ کرنا۔

☆ اشعار کی نثر بنا کر اپنی لسانی مہارتوں میں اضافہ کرنا۔

☆ حروفِ عطف کے بارے میں جانتے ہوئے جملوں میں ان کا مناسب استعمال کرنا۔

☆ واحد کی جمع اور جمع کی واحد بنا کر جملوں میں استعمال کرنا اور تحریری صلاحیت میں اضافہ کرنا۔

LearningWell (Pvt.) Ltd. www.learningwell.pk

LearningWell

کلید جانچ

مشق نمبر ۱

☆ درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیے: (جوابات)

(الف) نظم کے پہلے شعر میں شاعر نے سورج غروب ہونے کا منظر بڑی خوبصورتی سے بیان کیا ہے۔ جب سورج غروب ہونے والا ہوتا ہے تو اس سے پہلے وہ سرخی مائل سا ہو جاتا ہے اور آہستہ آہستہ مغرب کی طرف جھکتا چلا جاتا ہے۔ اسی منظر کو شاعر نے اپنے شعر میں ڈھالا ہے۔

(ب) شام کی دیوی کی پلکیں جھک گئیں سے مراد یہ ہے کہ شام ختم ہوگئی اور رات کا اندھیرا پھیل گیا ہے۔

(ج) ''جھٹپٹا'' ہونا وہ وقت ہے جب شام آہستہ آہستہ ختم ہوتی جا رہی ہوتی ہے اور ہلکا ہلکا اندھیرا سا چھا رہا ہوتا ہے۔ اس وقت ہلکی سی روشنی ہو رہی ہوتی ہے لیکن چیز واضح نظر نہیں آتی۔

(د) جوں ہی رات ہوتی ہے تمام لڑکیاں اپنے اپنے کاموں سے فراغت پا لیتی ہیں اور ایک جگہ محفل سجا لیتی ہیں جسے چوپال کہتے ہیں یہاں وہ ایک دوسرے سے دنیا بھر کی باتیں کرتی ہیں گاؤں کی لڑکیاں چوپال میں جمع ہو کر ایک دوسرے کے حال احوال سے آگاہ ہوتی ہیں۔ ایک دوسرے کے غم اور تکلیف سے آگاہ ہوتی ہیں۔ اپنے اپنے مسائل پر ایک دوسرے سے مشورہ کرتی ہیں اور ایک دوسرے کی مدد کے لیے ہر دم تیار رہتی ہیں۔ یہاں وہ ہنستی بھی ہیں، کھیلتی بھی ہیں اور گاتی بھی ہیں۔

(ہ) دیہات کے رہنے والے بڑے ہمت اور حوصلے والے ہوتے ہیں۔ ان میں انا اور غرور نام کو نہیں ہوتا۔ وہ بڑے سادہ لوح ہوتے ہیں۔

(و) نظم کے آخری شعر میں شاعر اپنی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں شہر کی رنگینیوں اور رعنائیوں کو چھوڑ کر دیہات میں جا بسوں۔ یہاں کی فضا اور ماحول میں جو راحت اور سکون ہے وہ شہر کی محفلوں میں نہیں۔ لہٰذا شاعر چاہتے ہیں کہ وہ شہر کی افراتفری کو چھوڑ کر دیہات کے خوبصورت ماحول میں جا بسیں۔

مشق نمبر ۲

☆ درج ذیل اشعار کو نثر میں تبدیل کیجیے:

آ چکی تھیں گاگریں بھر کر حسیں پنہاریاں	حسیں پنہاریاں گاگریں بھر کر آ چکی تھیں
اٹھ رہا تھا گاؤں کے کچے مکانوں سے دھواں	گاؤں کے کچے مکانوں سے دھواں اٹھ رہا تھا
بالیوں کو مل گیا دن بھر کی محنت سے فراغ	بالیوں کو دن بھر کی محنت سے فراغ مل گیا
ٹمٹمایا گاؤں کی چاپال میں دھندلا چراغ	گاؤں کی چوپال میں دھندلا چراغ ٹمٹمایا
مشورے ہونے لگے نشو و نما کے باب میں	نشو و نما کے باب میں مشورے ہونے لگے
سادہ دل بہنے لگے امید کے سیلاب میں	سادہ دل امید کے سیلاب میں بہنے لگے

مشق نمبر ۳

☆ نظم کے آخری تین اشعار کے قافیے اور ردیف لکھیے: (آخری تین اشعار)

آخری سے تیسرا شعر:

قافیے: باب - سیلاب

ردیف: میں

آخری سے دوسرا شعر:

قافیے: اثر - تر

ردیف: ہوتا نہیں

آخری شعر:

قافیے: سہنے - رہنے

ردیف: لگوں

مشق نمبر ۴

طلبہ کو ایک عبارت دی جائے جس میں ان الفاظ کا استعمال کیا جائے جن مین حروف عطفی ''و'' اور حروف عطفی ''اور'' کا استعمال کیا جائے۔ طلبہ کے چار چار کے گروپ بنائے جائیں اور ہر گروپ کو یہی عبارت دی جائے۔

<u>عبارت:</u> احمد ایک ذہین و فطین بچہ ہے۔ اس کا شمار جماعت کے ہونہار طلباء میں ہوتا ہے۔ وہ صبح و شام پڑھائی میں مصروف رہتا ہے۔ اس کے ابو ایک اعلیٰ و ارفع عہدے پر فائز ہیں لیکن پھر بھی انہیں مال و

LearningWell (Pvt.) Ltd
www.learningwell.pk
LearningWell

دولت سے لگاؤ نہیں ہے اور وہ کبھی بھی اس بات پر غرور اور تکبر نہیں کرتے۔ وہ دل و جان سے احمد کو چاہتے ہیں اور انہیں احمد کی بہت فکر رہتی ہے کہ وہ خوب پڑھے اور لکھے اور ایک اچھا انسان بنے۔ وہ احمد کو اچھے اور برے کی تمیز بھی سکھاتے ہیں اور اسے زندگی کے ہر میدان میں کامیابی و کامرانی سے ہمکنار ہونے کی ترغیب بھی دیتے ہیں۔ احمد ایک خوش و خرم زندگی گزار رہا ہے۔ وہ بھی اپنی امی اور ابو کا بہت خیال رکھتا ہے۔ وہ انہیں کبھی پریشان نہیں کرتا۔ وہ علم و دانش کی ایک اعلیٰ مثال بننا چاہتا ہے اور اپنے والدین کے لیے فخر و غرور کا باعث بھی بننا چاہتا ہے اسی لیے وہ محنت اور لگن سے پڑھتا ہے۔

☆ عبارت پڑھنے کے بعد ہر گروپ سے پوچھا جائے کہ اس عبارت کی خاص بات کیا ہے؟ معلم طلبہ سے پوچھتے ہوئے انہیں موضوع کی طرف لائیں اور انہیں بتائیں کہ اس عبارت میں ایسے مرکب الفاظ کا استعمال ہوا ہے جن میں حروف عطفی استعمال ہوئے ہیں۔ طلبہ کی جانچ لی جائے اور ان سے حروف عطفی کے بارے میں پوچھا جائے۔

معلم تمام مرکب الفاظ کو تختہ تحریر پر لکھیں اور طلبہ کو بتائیں کہ ان مرکب الفاظ میں جو درمیان میں ''و'' اور ''اور'' ہیں وہ حروف عطفی کہلاتے ہیں۔ اس کے بعد معلم طلبہ کو مزید بتائیں کہ ان کے علاوہ بھی کچھ حروف عطف ہیں جو یہ ہیں کر۔ کے۔ پھر۔ بھی۔ نیز وغیرہ

☆ معلم اس عبارت کو لکھ کر فوٹو اسٹیٹ کروائیں اور گروپ میں تقسیم کریں۔

☆ درج ذیل میں مناسب حرف استعمال کیجیے:

☆ پہلے تولو پھر بولو۔　　　　☆ زندگی میں رنج و غم آتے ہی رہتے ہیں۔

☆ میں کھانا کھا کر آؤں گا۔　　　　☆ وسیم نے کتابیں خریدیں اور کاپیاں بھی لیں۔

☆ پہلے پڑھائی ہوگی پھر کھیلنے چلیں گے۔　　　　☆ چور آخر بھاگ کر کہاں جائے گا۔

☆ کامیابی کے لیے روز و شب محنت کرنی پڑتی ہے۔

مشق نمبر ۵

☆ واحد الفاظ کو جمع اور جمع الفاظ کو واحد میں تبدیل کر کے جملوں میں استعمال کیجیے:

طلبہ اپنے پچھلے سبق نظم ''ایک آرزو'' میں اس کے بارے میں تفصیل سے پڑھ چکے ہیں۔ (جو واحد یا جمع بنائی گئی ہے ان کو جملوں میں استعمال کیا جا رہا ہے)

واحد	جمع	جملے
دور	ادوار	ہماری زندگی مختلف ادوار سے گزرتی ہے اور ہر دور اپنی جگہ اہمیت رکھتا ہے۔
بدن	ابدان	میرے بدن پر ایک پھوڑا نکل آیا ہے جس کی وجہ سے بڑی تکلیف ہے۔
خلق	اخلاق	وہ اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے پورے محلے میں مشہور ہے۔
شخص	اشخاص	اس شخص نے مجھ سے قرض لیا لیکن آج تک واپس نہیں کیا۔
صاحب	اصحاب	میرے گھر کے برابر میں ایک صاحب رہتے ہیں جو نیک انسان ہیں۔
شغل	اشغال	اپنے اسکول کی چھٹیوں میں احمد نے باغبانی کا شغل اپنایا ہوا ہے۔
ادب	آداب	ہمیں چاہیے کہ ہم کسی محفل میں جائیں تو اس کے آداب کا بھی خیال رکھیں۔
شکل	اشکال	اس نے رنگین پنسلوں سے مختلف اشکال بنا کر سب کو حیران کر دیا۔

مشق نمبر ۶

☆ درج ذیل اشعار کی اپنے الفاظ میں تشریح کیجیے:

ظلمتوں میں شام کی دن کا اجالا کھو گیا
آگ کے جو گرد دہقانوں کا جمگھٹ ہو گیا

حوالہ: یہ شعر نظم ''دیہات کی شام سے لیا گیا ہے اور اس کے شاعر ''احسان دانش'' ہیں۔

تعارف شاعر:

احسان دانش نظم گوئی میں کے میدان کے بہترین شاعر تھے۔ وہ ایک انسان دوست شاعر تھے۔ وہ امیر و غریب، آجر و مزدور اور چھوٹے بڑے کی یکساں عزت کرتے تھے اور سب کو ایک ہی نظر سے دیکھتے تھے۔ وہ مزدوروں، کسانوں اور مفلوک الحال لوگوں سے بے حد پیار کرتے تھے ان کی خوشیوں اور تکلیفوں کو اپنی شاعری کا عنوان بناتے اور ان کے جذبات کی ترجمانی کرتے تھے۔ اسی لیے انہیں شاعر مزدور کہا جاتا ہے۔ احسان دانش منظر نگاری میں مشاق تھے۔ ان کی نظموں میں ہر قسم کے حالات، تاریخی واقعات، غریبوں کے مسائل، آجروں کے ظلم و ستم کی روداد، ساجی اور ثقافتی حالات پر طنز سبھی کچھ موجود ہے۔ احسان دانش کو زبان و بیان پر قدرت حاصل تھی۔ انہوں نے تمام اصناف سخن میں اشعار کہے۔ ان کی زبان سادہ اور عام فہم ہے۔ جس میں سادگی، سلاست، شگفتگی، اثر آفرینی اور ترنم پایا جاتا ہے۔ الغرض

LearningWell (Pvt.) Ltd. www.learningwell.pk

احسان دانش ایک بہترین نظم نگار، بہترین انسان دوست اور بہترین منظر نگار تھے۔

تشریح: اس شعر میں شاعر دیہات میں ہوتی ہوئی شام کے اس منظر کی عکاسی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ شام کے سائے گہرے ہو چکے ہیں اور ہر طرف اندھیرا پھیل چکا ہے اور دن کی روشنی کا اب نام و نشان نہیں رہا۔ سورج غروب ہو چکا ہے اور رات کے اندھیرے نے ہر چیز کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ اس اندھیرے میں روشنی کے لیے آگ جلائی گئی ہے اور کسان اس آگ کے گرد بیٹھے ہیں۔ شاعر نے بڑی خوبصورتی سے گاؤں کی زندگی کو بیان کیا ہے کہ جب رات ہوتی ہے اور ہر طرف اندھیرا چھا جاتا ہے تو کسان کا کام ختم ہو جاتا ہے اور کسان ایک جگہ جمع ہوتے ہیں اور وہاں روشنی کے لیے آگ جلا لیتے ہیں۔

بالیوں کو مل گیا دن بھر کی محنت سے فراغ
ٹمٹمایا گاؤں کی چوپال میں دھندلا چراغ

تشریح:

اس شعر میں شاعر نے گاؤں کی زندگی کے بارے میں بتاتے ہوئے کہا ہے کہ جوں ہی رات ہوتی ہے تمام لڑکیاں اپنے اپنے کاموں سے فراغت پا لیتی ہیں اور ایک جگہ محفل سجا لیتی ہیں جسے چوپال کہتے ہیں یہاں وہ ایک دوسرے سے دنیا بھر کی باتیں کرتی ہیں گاؤں میں چونکہ بجلی کا نامناسب انتظام ہوتا ہے اس لیے شاعر نے یہاں چراغ کا ذکر کیا ہے کہ ذرا سی روشنی میں گاؤں کی لڑکیاں چوپال میں جمع ہو کر ایک دوسرے کے حال احوال سے آگاہ ہوتی ہیں۔ ایک دوسرے کے غم اور تکلیف سے آگاہ ہوتی ہیں۔ اپنے مسائل پر ایک دوسرے سے مشورہ کرتی ہیں اور ایک دوسرے کی مدد کے لیے ہر دم تیار رہتی ہیں۔ یہاں وہ ہنستی بھی ہیں، کھیلتی بھی ہیں اور گاتی بھی ہیں۔ شاعر کے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ گاؤں کی زندگی بڑی بے فکری اور ہر طرح کی پابندیوں سے آزاد ہے۔ وہاں رات ہوتے ہیں سب سکون اور فراغت سے بیٹھتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ وقت گزارتے ہیں اور اپنی تمام پریشانیوں سے آزاد ہو جاتے ہیں۔ جہاں غم بھی ساجھے ہوتے ہیں اور خوشیاں بھی سانجھی ہوتی ہیں۔

مشق نمبر ۷

☆ نظم کا مرکزی خیال لکھیے۔

اس نظم میں شاعر نے دیہاتی زندگی کو بڑے خوبصورت انداز سے اپنے اشعار میں ڈھالا ہے اور دیہاتیوں کے معمولات زندگی کی بھرپور عکاسی کی ہے۔ شاعر نے نہ صرف دیہات کے پر کیف اور پرسکون ماحول کا ذکر کیا ہے بلکہ یہاں کے رہنے والوں کی طرز زندگی کی بڑے جامع انداز میں منظر کشی کی ہے ساتھ ہی ان کی سادہ دلی، ہمت اور حوصلے کی تعریف بھی کی ہے۔ شاعر کا مقصد دیہات کی خوبصورتی سے آگاہ کرنا اور اس بات کا احساس دلانا ہے کہ دیہات کی زندگی سادہ اور پرسکون ہوتی ہے اور فطرت سے قریب تر ہوتی ہے۔

مشق نمبر ۸

☆ نظم کی مدد سے خالی جگہ پُر کیجیے: (کتاب سے مدد لیجیے)

سبق نمبر ۱۰: جرنیلی سڑک (جی۔ٹی۔روڈ)

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ سڑکوں کی اہمیت، افادیت اور ضرورت کے بارے میں آگاہی حاصل کریں۔

☆ ایک تاریخی شاہراہ جی۔ٹی۔روڈ سے متعارف ہوں اور ذرائع نقل و حمل میں اس کے کردار سے بخوبی واقف ہوں۔

☆ جرنیلی سڑک کے حوالے سے دلچسپ معلومات پر مبنی مضمون پڑھ کر اپنی معلومات میں اضافہ کریں۔

☆ سبق میں موجود نئے الفاظ سیکھیں اور لغت سے ان کے معنی تلاش کرتے ہوئے اپنے الفاظ کا ذخیرہ بڑھائیں۔

☆ الفاظ کی صحیح ہجے کرتے ہوئے لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ گروپ میں پڑھائی کریں۔

☆ سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات تحریر کریں اور اپنی تحریری صلاحیت بہتر بنائیں۔

☆ ضمیر تنکیر کے بارے میں جان کر تحریر میں ان کا مناسب استعمال کریں۔

☆ عربی حرف اضافت سے آگاہ ہوں اور ان کا استعمال کرتے ہوئے مرکب الفاظ لکھیں۔

☆ اسم نکرہ کی ایک قسم "مصدر" سے واقف ہوتے ہوئے اس سے متعلق الفاظ کی پہچان کر سکیں۔

☆ مرکب الفاظ سے آگاہ ہوتے ہوئے جملوں میں ان کا مناسب استعمال کریں۔

☆ جملوں میں املا کی اغلاط درست کرتے ہوئے الفاظ کی صحیح ہجے سے واقف ہوں۔

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

LearningWell (Pvt) Ltd.
www.learningwell.pk

سب سے پہلے معلم طلبہ سے انفرادی طور پر چند سوالات کریں مثلاً آپ گھر سے اسکول آنے تک کن کن سڑکوں سے گزرتے ہیں؟ سڑکیں کیوں بنائی جاتی ہیں؟ سڑکوں کو نام کیوں دیے جاتے ہیں؟ اگر ہمارے ملک یا شہر میں سڑکیں نہ ہوں تو کیا ہوگا؟ جو سڑکیں بہت بڑی ہوتی ہیں انھیں کیا کہتے ہیں؟ پاکستان کی سب سے بڑی شاہراہ کون سی ہے؟ طلبہ سے سڑکوں کی اہمیت اور ضرورت پر رائے لی جائے۔ جب تمام طلبہ اپنی اپنی رائے دے لیں اور ان تمام سوالات کے جوابات دے دیں تو اس کے بعد معلم موضوع کی طرف آتے ہوئے طلبہ کو بتائیں کہ سڑکیں کسی بھی ملک، صوبے اور شہر کی ترقی کی ایک علامت ہوتی ہیں۔ یہ اس لیے بنائی جاتی ہیں تا کہ نقل وحمل آسانی کے ساتھ ہو۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ آسانی سے جایا جاسکے اور سامان لے جایا جاسکے۔ اس کے علاوہ یہ سڑکیں ایک شہر کو دوسرے شہر، ایک صوبے کو دوسرے صوبے حتیٰ کہ ایک ملک کو دوسرے ملک سے ملانے کا بھی ایک اہم ذریعہ ہیں۔ سڑکوں کے ذریعے آمد و رفت اور تجارت کو بھی فروغ ملتا ہے۔ اگر یہ سڑکیں نہ ہوں تو ایک شہر سے دوسرے شہر یا ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے میں انتہائی مشکل کا سامنا ہو کیونکہ یہ بسیں، موٹر گاڑیاں اور ہر طرح کی سواری کو چلنے میں دشواری کا سامنا ہوگا۔ آج ہم ایک ایسی سڑک کے بارے میں پڑھیں گے جو انتہائی مشہور اور بڑی سڑک ہے۔ یہ کتنی لمبی ہے اور کن کن علاقوں یا شہروں سے گزرتی ہے آج ہم یہ تمام معلومات حاصل کریں گے۔ طلبہ سبق کا نام خود بتائیں گے۔ طلبہ کو یہ بھی بتایا جائے کہ جو بڑی سڑکیں ہوتی ہیں انھیں شاہراہ بھی کہا جاتا ہے۔

پڑھائی:

طلبہ کو چار چار کے گروپ میں تقسیم کیا جائے گا۔ طلبہ سے سبق کی گروپ میں پڑھائی کروائی جاسکتی ہے۔ گروپ میں پڑھنے کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ ایک بچہ پڑھے باقی بچے سنیں۔ گروپ کے تمام بچوں سے کہا جائے کہ وہ دوران پڑھائی سبق کے اہم نکات خط کشید کرتے جائیں۔ طلبہ کو معلم یہ ہدایت دیں کہ سبق پڑھنے کے بعد اس پر آپس میں تبادلہ خیال بھی کریں۔ اس کام کے لیے طلبہ کو ۲۰ سے ۲۵ منٹ دیے جائیں۔

☆ جب تمام گروپ اپنی پڑھائی مکمل کرلیں تو معلم سبق کے حوالے سے چند سوالات کریں جس سے طلبہ کی جانچ کی جائے اور یہ بھی معلوم ہو جائے کہ طلبہ کو سبق اچھی طرح سمجھ آیا کہ نہیں۔ معلم سوالات پوچھتے وقت اس بات کا دھیان رکھیں کہ ہر گروپ کے بچے جوابات دیں۔

☆ اگر ضرورت محسوس ہو تو معلم مزید سبق کی وضاحت کریں۔

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆ دنیا کی پانچ بڑی شاہراہوں کے نام لکھیے اور بتائیے کہ یہ کہاں سے گزرتی ہیں اور کن ممالک یا شہر کو آپس میں ملاتی ہیں؟ (انٹرنیٹ کی مدد لی جاسکتی ہے)

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆ سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً:

۱۔ شاہراہوں کی اہمیت بتائیے؟

۲۔ شیر شاہ سوری کے بعد اس سڑک میں کیا تبدیلیاں ہوئیں؟

۳۔ ۱۹۴۷ کے بعد اس سڑک کو کتنے ملکوں میں تقسیم کیا گیا؟

۴۔ ان تاریخی عمارات کی حفاظت کیوں کی جارہی ہے جو اس سڑک کے اطراف بنی ہیں؟

تدریسی معاونات/ وسائل:

درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔ انٹرنیٹ۔ ملٹی میڈیا (اگر ممکن ہو)۔ کمپیوٹر

جانچ: دوران تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (تمہیدی سوالات و جوابات کے دوران)

☆ سڑکوں کی اہمیت، افادیت اور ضرورت کے بارے میں آگاہی حاصل کرنے کے دوران۔

☆ ایک تاریخی شاہراہ جی۔ ٹی۔ روڈ سے متعارف ہونے اور ذرائع نقل وحمل میں اس کے کردار سے بخوبی واقف ہونے کے دوران۔

☆ جرنیلی سڑک کے حوالے سے دلچسپ معلومات پر مبنی مضمون پڑھ کر اپنی معلومات میں اضافہ کرنے کے دوران

☆ سبق میں موجود نئے الفاظ سیکھنے اور لغت سے ان کے معنی تلاش کرنے کے دوران۔

☆ الفاظ کی صحیح ہجے کرتے ہوئے لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ گروپ میں پڑھائی کے دوران۔

☆ سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات تحریر کرنے کے دوران۔

☆ ضمیر تنکیر کے بارے میں جان کر تحریر میں ان کے مناسب استعمال کے دوران۔

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

☆عربی حرف اضافت سے آگاہ ہونے اور ان کا استعمال کرتے ہوئے مرکب الفاظ لکھنے کے دوران۔

☆اسم نکرہ کی ایک قسم ''مصدر'' سے واقف ہوتے ہوئے اس سے متعلق الفاظ پہچاننے کے دوران۔

☆مرکب الفاظ سے آگاہ ہونے اور جملوں میں ان کے مناسب استعمال کے دوران۔

☆جملوں میں املا کی اغلاط درست کرنے کے دوران۔

<u>ہم نے سیکھا:</u>

☆سڑکوں کی اہمیت، افادیت اور ضرورت کے بارے میں آگاہ ہونا۔

☆ایک تاریخی شاہراہ جی۔ٹی۔روڈ سے متعارف ہونا اور ذرائع نقل وحمل میں اس کے کردار سے بخوبی واقف ہونا۔

☆جرنیلی سڑک کے حوالے سے دلچسپ معلومات پر مبنی مضمون پڑھ کر معلومات میں اضافہ کرنا۔

☆سبق میں موجود نئے الفاظ سیکھنا اور لغت سے ان کے معنی تلاش کرتے ہوئے اپنے الفاظ کا ذخیرہ بڑھانا۔

☆الفاظ کی صحیح ہجے کرتے ہوئے لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ گروپ میں پڑھائی کرنا۔

☆سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات تحریر کرنا۔

☆ضمیر تنکیر کے بارے میں جان کر تحریر میں ان کا مناسب استعمال کرنا۔

☆عربی حرف اضافت سے آگاہ ہونا اور ان کا استعمال کرتے ہوئے مرکب الفاظ لکھنا۔

☆اسم نکرہ کی ایک قسم ''مصدر'' سے واقف ہوتے ہوئے اس سے متعلق الفاظ پہچاننا۔

☆مرکب الفاظ سے آگاہ ہوتے ہوئے جملوں میں ان کا مناسب استعمال کرنا۔

☆جملوں میں املا کی اغلاط درست کرنا اور الفاظ کے درست ہجے سے واقف ہونا۔

کلیدِ جانچ

مشق نمبر ۱

☆سوالات کے جوابات:

(الف) سڑکیں کسی ملک، صوبے اور شہر کی ترقی کی ایک علامت ہوتی ہیں کیونکہ یہ نقل وحمل یعنی ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے اور سامان پہنچانے میں معاون و مددگار رہتی ہیں۔ یہ سڑکیں ہی ہیں جو ایک شہر کو دوسرے شہر، ایک صوبے کو دوسرے صوبے اور ایک ملک کو دوسرے ملک سے ملاتی ہیں۔ سڑکوں ہی کے ذریعے آمد و رفت اور تجارت کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔

(ب) جی۔ٹی۔روڈ کا پرانا نام جرنیلی سڑک تھا جسے انگریزوں نے اپنے دورِ حکومت میں بدل کر جی۔ٹی۔روڈ یعنی گرینڈ ٹرنک روڈ (Grand Trunk Road) کر دیا۔

(ج) جرنیلی سڑک چٹا گانگ (بنگلہ دیش) سے شمالی ہندوستان میں دہلی اور پھر امرتسر سے ہوتی ہوئی لاہور اور پھر پاکستان کے دوسرے مشہور شہروں گوجرانوالہ، گجرات، جہلم، اور پھر پشاور سے ہوتی ہوئی درّہ خیبر سے گزر کر کابل میں ختم ہوتی ہے۔ اس کی کُل لمبائی تقریباً ۲۵۰۰ کلومیٹر ہے۔

(د) اس سڑک کی ترقی میں سب سے اہم نام ہندوستان کے بادشاہ شیر شاہ سوری کا آتا ہے۔ جس نے سولہویں صدی عیسوی میں اس کی تعمیرِ نو کر کے اس کی اہمیت میں بہت اضافہ کر دیا۔ اس نے نہ صرف سڑک کی تعمیرِ نو کی بلکہ جگہ جگہ مسافر خانے بنوائے، منزل کی نشانیوں کے لیے تھوڑے تھوڑے فاصلے پر مینار تعمیر کرائے اور سائے کے لیے سڑک کے کنارے درخت لگائے۔ اس طرح یہ سڑک پاک و ہند کی شہ رگ بن گئی۔

(ہ) جی۔ٹی۔روڈ کے ساتھ گوجرانوالہ، گجرات اور جہلم وغیرہ آباد ہیں۔

(و) پاک چین اقتصادی راہداری (CPEC) کے منصوبے کے بعد جرنیلی سڑک کے اطراف سڑکوں کا ایک جال بچھایا جا رہا ہے تاکہ سی پیک سے منسلک ہو جائے۔

مشق نمبر ۲

(طلبہ سبق ''نادان دوست'' میں ضمیر کے بارے میں تفصیل سے جان چکے ہیں لہٰذا اس کا اعادہ کرواتے ہوئے اور طلبہ سے اس کے بارے میں پوچھتے ہوئے معلم بتائیں کہ ضمیر کی ایک قسم ''ضمیر تنکیر'' ہوتی ہے۔ کتاب میں اس کے بارے میں پڑھیے۔

☆درج ذیل ضمیروں کو مناسب ضمیر تنکیر استعمال کرتے ہوئے پُر کیجیے:

<u>بعض</u> لوگ دیکھنے میں بے وقوف ہوتے ہیں لیکن <u>ایک نہ ایک دن</u> ان کی ہوشیاری ظاہر ہو جاتی ہے۔ ویسے بھی <u>کوئی</u> شخص اپنے آپ کو دیر تک چھپا نہیں سکتا <u>کوئی نہ کوئی</u> تو اسے پہچان ہی لیتا ہے۔ <u>کچھ</u> اس کی باتوں سے اور <u>کچھ</u> اس کی حرکتوں سے اصلیت سامنے آ ہی جاتی ہے۔

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

مشق نمبر۳

طلبہ مرکب الفاظ کے بارے میں اپنے سابقہ اسباق میں پڑھ چکے ہیں۔ طلبہ اس کے بارے میں پوچھیں اور انہیں بتائیں کہ چونکہ اردو زبان میں فارسی اور عربی الفاظ بھی شامل ہیں۔ اس طرح اردو زبان میں ایسے عربی مرکبات بھی استعمال ہوتے ہیں جن میں دو الفاظ کو جوڑنے کے لیے ''ال'' حرف اضافت (یعنی کا۔ کی۔ کے) کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ کتاب میں ان کی مثالیں موجود ہیں۔

☆ آپ ایسے دس مرکب الفاظ تلاش کر کے لکھیے جنھیں عربی حرف اضافت کی مدد سے بنایا گیا ہو۔ ساتھ ہی ان کے معنی بھی لکھیے:

۱۔شیخ الجامعہ	جامعہ کا شیخ (وائس چانسلر)	۲۔سورۃ البقرہ	بقرہ (گائے) کی سورت
۳۔باب العلم	علی کا دروازہ	۴۔نصب العین	اصلی مقصد
۵۔اولوالعزم	صاحبان عزم وارادہ	۶۔اولوالابصار	صاحب بصیرت
۷۔ربّ العالمین	جہانوں کا پالنے والا	۸۔خیرالانام	سب سے بہترین انسان (رسولؐ کا لقب)
۹۔رقیق القلب	نرم دل۔رحم دل	۱۰۔عجیب الخلقت	پیدائشی حیرت انگیز

مشق نمبر۴

تمہیدی گفتگو: طلبہ پچھلے اسباق میں اسم معرفہ اور اسم نکرہ کے بارے میں پڑھ چکے ہیں لہٰذا اس کا اعادہ کروایا جائے۔

سب سے پہلے معلم چند جملے تختہ تحریر پر لکھیں جیسے

پاکستان ایک زرعی ملک ہے۔

کراچی سب سے بڑا شہر ہے۔

معلم طلبہ سے پوچھیں کہ ان جملوں میں پاکستان، ملک، کراچی، شہر کیا ہے۔ طلبہ کی رائے لیتے ہوئے معلم موضوع کی طرف آئیں کہ یہ تمام الفاظ قواعد کی رو سے اسم ہیں۔ معنی کے لحاظ سے اسم کی دو اقسام ہیں اسم معرفہ اور اسم نکرہ۔ درج بالا الفاظ میں پاکستان اور کراچی کیونکہ خاص نام کی طرف اشارہ کر رہا ہے اس لیے یہ اسم معرفہ ہے اور شہر اور ملک عام طور پر بولا جاتا ہے یہ کسی خاص چیز کی طرف اشارہ نہیں کر رہا اس لیے یہ اسم نکرہ ہے۔ اسم نکرہ کی بھی مزید اقسام ہوتی ہیں۔ جس میں اسے ایک قسم ''مصدر'' ہے۔ (کتاب میں اس کی تفصیل موجود ہے معلم طلبہ سے پڑھوائیں اور تختہ تحریر کی مدد سے مثالوں سے واضح کریں) طلبہ سے مزید مثالیں پوچھی جائیں۔

☆ درج ذیل الفاظ میں سے مصدر علیحدہ کیجیے:

مصدر: جانا۔ ڈبونا ۔ دیکھنا ۔ سوچنا ۔ دوڑنا

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

مشق نمبر۵

☆ درج ذیل مرکب الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

دشت وصحرا: شدید ترین گرمی میں دشت وصحرا میں آگ برستی معلوم ہوتی ہے۔

دین ومذہب: دین ومذہب کے بنیادی اصولوں پر چلنا ہر مسلمان کے لیے لازم ہے۔

تعلیم وتربیت: بچے کی تعلیم وتربیت میں استاد کا اہم کردار ہوتا ہے۔

نظم وضبط: اسکول میں ۱۴ اگست کی تقریب میں ہماری جماعت نے بڑے نظم وضبط کا مظاہرہ کیا۔

ردّوبدل: اس نے اپنے کمرے کی ہر چیز کو ردوبدل کر دیا/اپنے فیصلوں میں ردوبدل کرنا اس کی پرانی عادت ہے۔

کانٹ چھانٹ: مالی نے پودوں کی کانٹ چھانٹ کر کے باغ کو ایک خوبصورت شکل دے دی۔

نشوونما: بچے کی نشوونما میں بہترین غذا اہم کردار ادا کرتی ہے۔

تنگی ترشی: اس مہنگائی کے دور میں سفید پوش لوگ بھی بڑی تنگی ترشی میں گزارہ کرتے ہیں۔

مشق نمبر۶

☆ نیچے دیے گئے جملوں میں املا کی غلطیاں موجود ہیں۔ انہیں درست کر کے دوبارہ لکھیے: (درست جملے)

(الف) شکاری نے فاختہ کو بندوق سے نشانہ بنایا۔	(ب) حرکت میں برکت ہے۔
(ج) ہمارا گھر خاصا کشادہ اور ہوادار ہے۔	(د) گرمیوں کی تعطیلات میں ہم مری ضرور جائیں گے۔
(ہ) میرے ماموں نے مجھے لاہور سے تحفہ بھیجا ہے۔	(پولیس نے مجرم کے خلاف ثبوت عدالت میں پیش کر دیے۔

مشق نمبر ۷

تمہیدی گفتگو: طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے جب آپ کسی سے کچھ مانگتے ہیں یا آپ کو کسی سے کچھ چاہیے ہوتا ہے تو آپ اس سے کیسے کہتے ہیں؟ کیا انداز اختیار کرتے ہیں؟ کسی سے کچھ مانگنے کو کیا کہتے ہیں؟ معلم طلبہ کی رائے لیتے ہوئے بتائیں کہ کسی سے کچھ مانگنے کا مطلب ہوتا ہے درخواست کرنا۔ اور جب ہم کسی کچھ مانگتے ہیں تو ہمارا انداز مودبانہ اور التجائیہ ہوتا ہے۔ آج ہم آپ کو بتائیں گے کہ درخواست کیا ہوتی ہے، اس کو کس طرح لکھا جاتا ہے، کن لوگوں کو لکھی جاتی ہے؟ درخواست مانگنے کو کہتے ہیں اور ہمیں جب کچھ چاہیے ہوتا ہے تو ہم اس سے درخواست کرتے ہیں۔ ہم اسی سے کچھ مانگتے ہیں جو دینے کی اہلیت رکھتا ہو، یعنی درخواست ہمیشہ بڑے بڑے عہدیداران کو لکھی جاتی ہے۔ اور اس کو لکھنے کا ایک خاص طریقہ ہوتا ہے۔

درخواست لکھنے کے لیے چند باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

ا۔ درخواست لکھتے وقت سب سے پہلے جس کو لکھی جائے اس کا عہدہ لکھا جاتا ہے۔ ۲۔ اس کے بعد اس جگہ کا نام لکھا جاتا ہے جہاں کا عہدیدار ہے۔ ۳۔ القاب کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ ۴۔ پہلے پیراگراف میں مسئلہ بیان کیا جاتا ہے۔ ۵۔ دوسرے پیراگراف میں مدعا یعنی جس مقصد کے لیے درخواست لکھی گئی ہے۔ ۶۔ آخر میں شکریہ ادا کرنا بھی ضروری ہے۔ ۷۔ تاریخ دائیں جانب لکھی جائے۔

☆ اپنے اسکول کے پرنسپل کو ایک درخواست لکھیے جس میں اپنی جماعت کے لیے لاری اڈّے کے مطالعاتی دورے کی اجازت طلب کیجیے:

بخدمت جناب پرنسپل صاحب،

ا۔ب۔ج اسکول، کراچی

جنابِ عالی!

مودبانہ گذارش ہے کہ ہم (جماعت ہشتم کے طلبہ) اپنے ششماہی امتحانات سے فارغ ہو چکے ہیں۔ امتحانات کی وجہ سے پچھلے دنوں بہت مصروفیت رہی اور ہم ذہنی تناؤ کا شکار رہے۔ اب چونکہ امتحانات سے فراغت ہو چکی ہے اور ہمیں امید ہے کہ ہم سب بہت اچھے نمبروں سے پاس بھی ہو جائیں گے۔ اب ہم چاہتے ہیں کہ اپنے ذہن کو تروتازہ کرنے کے لیے کسی ایسی جگہ جایا جائے جہاں نہ صرف ہماری تفریح کا سامان ہو بلکہ ہماری معلومات کو بھی اس سے فروغ ملے۔ یہ ایک تعلیمی دورہ ہوگا جس سے ہمیں بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملے گا۔ ہماری جماعت نے مل کر یہ طے کیا ہے کہ ''لاری اڈّہ'' کے دورے پر جایا جائے۔ یہ ایک بس اسٹینڈ ہے جہاں بیشتر شہروں کے لیے انٹرسٹی بسوں کی سہولت موجود ہے۔ یہاں جانے سے ہمیں ذرائع نقل وحمل سے واقفیت حاصل ہوگی اور ان بسوں کے مختلف راستوں کا بھی پتا چلے گا ساتھ ہی سفر کے حوالے سے بھی ہر طرح کی معلومات حاصل ہو سکتی ہیں۔ اس مطالعاتی دورے سے ایک فائدہ یہ بھی ہوگا کہ یہاں سے جو معلومات ہم حاصل کریں گے وہ ہمارے اردو کے مضمون کے سبق کو سمجھنے میں موثر کردار ادا کرنے کے ساتھ اسے مزید دلچسپ بنائیں گی اور ہماری روزمرہ زندگی میں بھی کام آئیں گی۔

اس دورے میں کل خرچہ ۵۰۰ روپے فی بچہ آ رہا ہے۔ ہم نے اپنے استاد سے معلوم کر لیا ہے اور وہ ہمیں لے کر جانے پر تیار ہیں۔ ہماری جماعت کل ۲۵ بچوں پر مشتمل ہے۔ برائے مہربانی آپ ہمیں اجازت دیجیے اور اس معلوماتی دورے پر جانے کا انتظام کروا دیجیے۔ ہم آپ کے بے حد مشکور ہوں گے۔

درخواست گذار

جماعت ہشتم

۱۵ جون ۲۰۱۸

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

سبق نمبر ۱۱: انٹرنیٹ

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ انٹرنیٹ اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کی افادیت، اہمیت اور ضرورت سے آگاہی حاصل کریں۔

☆ کمپیوٹر اور انٹرنیٹ جیسی حیرت انگیز ایجادات سے استفادہ حاصل کرتے ہوئے اسے مثبت انداز میں استعمال کریں۔

☆ انٹرنیٹ کے فوائد و نقصانات سے آگاہ ہوتے ہوئے اس کا موثر اور صحیح طریقے سے استعمال کریں۔

☆ سبق کے نئے الفاظ پر غور کریں اور ان کے معنی لغت سے تلاش کریں اور اپنے الفاظ کا ذخیرہ بڑھائیں۔

☆ پراعتماد طریقے، درست تلفظ، آواز کی زیروبم اور پورے تاثرات کے ساتھ مکالموں کی ادائیگی کریں اور معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆ سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھ کر اپنی تحریری صلاحیت بہتر بنائیں۔

☆ مترادف الفاظ کے بارے میں جانتے ہوئے چند الفاظ کے مترادفات لکھیں اور ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں۔

☆ مرکب ناقص اور مرکب تام سے واقف ہوتے ہوئے ان سے متعلق جملوں کی شناخت کریں۔

☆ حروف استدراک سے آگاہ ہوں نیز ان کا استعمال کرتے ہوئے جملے بنائیں۔

☆ مرکب الفاظ سے واقف ہوتے ہوئے ان کو جملوں میں استعمال کریں۔

☆ فقرات میں روزمرہ کی اغلاط کو درست کرتے ہوئے اپنی لسانی مہارتوں میں اضافہ کریں اور صحیح اردو سے واقف ہوں۔

☆ مکالمہ نگاری کے فن سے آشنا ہوتے ہوئے دو دوستوں کے درمیان مکالمہ نگاری کریں اور اپنی تحریری صلاحیتوں میں اضافہ کریں۔

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم طلبہ سے انفرادی طور پر سوالات کریں مثلاً دورِ جدید کی سب سے حیرت انگیز اور سب سے زیادہ استعمال ہونے والی ایجاد کون سی ہے؟ ہر بچے سے اس کی رائے لی جائے اور جس ایجاد کے بارے میں وہ بتائے تو اس سے وجہ بھی پوچھی جائے۔ اگر ممکن ہو تو معلم چند بہترین سائنسی ایجادات کی تصاویر جس میں کمپیوٹر بھی موجود ہو طلبہ کو دکھائیں اور پھر ان سے پوچھیں کہ آپ کے خیال میں ان میں سے آج کل کے دور کی بہترین ایجاد کون سی ہے؟ طلبہ اپنی اپنی رائے دیں۔ جو بچہ جس ایجاد کو بہتر قرار دے اس سے اس کی وجہ بھی پوچھی جائے۔ ایک طویل گفتگو کے بعد معلم موضوع کی طرف آئیں اور طلبہ کو بتائیں کہ آج کا دور سائنس اور ٹیکنالوجی کا دور ہے اس لیے سب سے زیادہ جس چیز کو اہمیت حاصل ہے اور خاص طور سے تعلیمی میدان میں یہ سب سے اہم ضرورت بن چکا ہے وہ ہے کمپیوٹر۔ معلم طلبہ سے مزید پوچھیں کہ ہم کمپیوٹر سے کیا کیا کام لیتے ہیں؟ طلبہ کے بتائے ہوئے نکات کو تختۂ تحریر پر لکھا جائے گا۔ مثلاً کمپیوٹر سے معلومات حاصل کرتے ہیں، کسی بھی چیز کے بارے میں جان سکتے ہیں، اپنے دوست یا کسی رشتہ دار سے گھنٹوں بات کر سکتے ہیں چاہے وہ ہم سے کتنا ہی دور ہو، کسی کو پیغام بھیج سکتے ہیں، کوئی کتاب کے بارے میں جان سکتے ہیں، کہانیاں بھی پڑھ سکتے ہیں وغیرہ وغیرہ مزید بھی نکات لکھے جا سکتے ہیں معلم بھی اپنے نکات شامل کر سکتے ہیں۔ اس کے بعد ان تمام نکات کے گرد دائرہ بنا کر طلبہ سے پوچھا جائے گا کہ کمپیوٹر کے ذریعے یہ تمام کام ہم کب کر سکتے ہیں یا ان کاموں کو کرنے کے لیے کس چیز کا ہونا ضروری ہے؟ کمپیوٹر کے ساتھ کیا چیز ہونی چاہیے جس کی بدولت ہم آسانی یہ تمام کام کر سکتے ہیں؟ طلبہ بتائیں گے اگر طلبہ نہ بتائیں تو معلم خود طلبہ کو بتائیں کہ ان تمام کاموں کے لیے انٹرنیٹ کا ہونا ضروری ہے۔ انٹرنیٹ نے معلومات اور خبر رسانی کی دنیا میں تہلکہ مچا دیا ہے۔ پہلے تو ہم لوگ ٹیلی ویژن، ریڈیو اور ٹیلیفون کی مدد سے دنیا بھر کی خبریں حاصل کرتے تھے اور رابطے کرتے تھے پھر کمپیوٹر آیا اور اب انٹرنیٹ کے استعمال نے زندگی آسان بنا دی ہے۔ آج ہم انٹرنیٹ اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کے حوالے سے معلومات حاصل کریں گے اور اس کے نقصانات و فوائد سے آگاہ ہوں گے۔ سبق کا نام طلبہ خود بتائیں۔

پڑھائی:

☆ سبق میں دو لوگوں (ایک خالد اور دوسرے اس کے چچا) کے درمیان گفتگو ہو رہی ہے لہٰذا معلم دو بچوں سے اس سبق کی بلند خوانی کروا سکتے ہیں اور بچوں کو یہ ہدایت دی جائے کہ وہ ان مکالموں کو اس طرح ادا کریں کہ ان میں حقیقت کا رنگ نظر آئے۔ پُر اعتماد طریقے، درست تلفظ، آواز کی زیر و بم اور پورے تاثرات کے ساتھ بلند خوانی کی جائے۔ معلم کی معاونت اور رہنمائی شامل رہے۔ معلم نئے الفاظ کے معنی بتاتے ہوئے سبق کے اہم نکات بھی واضح کریں۔

☆ سبق کے اختتام پر طلبہ سے رائے لی جائے اور اہم نکات پر گفتگو کرتے ہوئے سبق کے متعلق چند سوالات پوچھے جائیں جس سے اندازہ لگایا جا سکے کہ طلبہ کو سبق اچھی طرح سمجھ آ گیا۔

سرگرمی:

اگر ممکن ہو تو جماعت میں لیپ ٹاپ لا کر انٹرنیٹ کا استعمال کرتے ہوئے تمام applications دکھائی جا سکتی ہیں۔ یہ تمام چیزیں ملٹی میڈیا پر دکھائی جائیں تاکہ طلبہ کو واضح ہو جائے۔

☆ اس کے علاوہ طلبہ میں کمپیوٹر پیپر (آدھے تراشے ہوئے پرچے) تقسیم کیے جائیں گے اور طلبہ سے کہا جائے گا کہ وہ اس سوال کا جواب تحریر کریں۔ ☆ آپ کے خیال میں انٹرنیٹ کا سب سے بہترین استعمال کیا ہے یا انٹرنیٹ کے ذریعے جو applications استعمال ہوتی ہیں جیسے اسکائپ، وائبر، فیس بک وغیرہ اس میں سب سے اچھی چیز آپ کو کیا لگتی ہے اور کیوں؟ وجہ بھی لکھیے:

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆ کتاب میں موجود سرگرمی گھر سے کر کے لانے کے لیے دی جا سکتی ہے۔　　　　یا

☆ آپ کی نظر میں انٹرنیٹ ہمارے لیے فائدہ مند ہے یا نقصان دہ؟　　　　یا

☆ آپ کے خیال میں ہم انٹرنیٹ کے استعمال کو کس طرح موثر یا فائدہ مند بنا سکتے ہیں؟ تجویز دیجیے:

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆ سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً:

۱۔ انٹرنیٹ کیا ہے؟

۲۔ انٹرنیٹ کہاں کہاں استعمال کیا جاتا ہے؟

۳۔ آپ کے خیال میں انٹرنیٹ کا سب سے بڑا فائدہ کیا ہے؟

۴۔ انٹرنیٹ کے ذریعے ہم کیا فوائد حاصل کرتے ہیں اور اس کے غلط استعمال سے ہمیں کیا نقصانات ہوتے ہیں؟

۵۔ اگر انٹرنیٹ نہ ہوتا تو؟

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

تدریسی معاونات/ وسائل:

درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔ ملٹی میڈیا۔ کمپیوٹر۔ چھوٹے پرچے

جانچ: دوران تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (ایجادات کے حوالے سے طلبہ کی رائے کے دوران)

☆ انٹرنیٹ اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کی افادیت، اہمیت اور ضرورت سے آگاہ ہونے کے دوران۔

☆ انٹرنیٹ کے فوائد و نقصانات سے آگاہ ہوتے ہوئے اس کا موثر اور صحیح طریقے سے استعمال کرنے کے دوران۔

☆ سبق کے نئے الفاظ پر غور کرنے اور ان کے معنی لغت سے تلاش کرنے کے دوران۔

☆ پر اعتماد طریقے، درست تلفظ، آواز کی زیر و بم اور پورے تاثرات کے ساتھ مکالموں کی ادائیگی کرنے اور معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنے کے دوران۔

☆ سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران۔

☆ مترادف الفاظ کے بارے میں جانتے ہوئے چند الفاظ کے مترادفات لکھنے کے دوران۔

☆ مرکب ناقص اور مرکب تام سے واقف ہونے اور ان سے متعلق جملوں کی شناخت کرنے کے دوران۔

☆ حروف استدراک سے آگاہ ہونے نیز ان کا استعمال کرتے ہوئے جملے بنانے کے دوران۔

☆ مرکب الفاظ سے واقف ہونے اور ان کو جملوں میں استعمال کرنے کے دوران۔

☆ فقرات میں روزمرہ کی اغلاط کو درست کرنے کے دوران۔

☆ مکالمہ نگاری کے فن سے آشنا ہوتے ہوئے دو دوستوں کے درمیان مکالمہ نگاری کرنے کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆ انٹرنیٹ اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کی افادیت، اہمیت اور ضرورت سے آگاہی حاصل کرنا۔

☆ کمپیوٹر اور انٹرنیٹ جیسی حیرت انگیز ایجادات سے استفادہ حاصل کرتے ہوئے اس کے مثبت پہلوؤں پر نظر رکھنا۔

☆ انٹرنیٹ کے فوائد و نقصانات سے آگاہ ہونا اور اس کا موثر اور صحیح طریقے سے استعمال کرنا۔

☆ سبق کے نئے الفاظ پر غور کرنا اور ان کے معنی لغت سے تلاش کرنا اور اپنے الفاظ کا ذخیرہ بڑھانا۔

☆ پر اعتماد طریقے، درست تلفظ، آواز کی زیر و بم اور پورے تاثرات کے ساتھ مکالموں کی ادائیگی کرنا اور معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا

☆ سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنا۔

☆ مترادف الفاظ کے بارے میں جاننا اور چند الفاظ کے مترادفات لکھنا۔

☆ مرکب ناقص اور مرکب تام سے واقف ہونا اور ان سے متعلق جملوں کی شناخت کرنا۔

☆ حروف استدراک سے آگاہ ہونا نیز ان کا استعمال کرتے ہوئے جملے بنانا۔

☆ مرکب الفاظ سے واقف ہونا اور ان کو جملوں میں استعمال کریں۔

☆ فقرات میں روزمرہ کی اغلاط کو درست کرنا اور اپنی لسانی مہارتوں میں اضافہ کرنا اور صحیح اردو سے واقف ہونا۔

☆ مکالمہ نگاری کے فن سے آشنا ہونا اور دو دوستوں کے درمیان مکالمہ نگاری کرنا اور اپنی تحریری صلاحیتوں میں اضافہ کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق نمبر۱

سوالات کے جوابات:

(الف) انٹرنیٹ آج کے دور کی ایک بہت اہم اور مفید ایجاد ہے۔ سیکھنے اور سکھانے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ کم و بیش ہر چیز سے متعلق معلومات انٹرنیٹ پر دستیاب ہیں۔ اس کے علاوہ بہت سے آن لائن کورس بھی دستیاب ہیں جن کی مدد سے آپ کسی بھی شعبے سے متعلق مضمون میں مہارت حاصل کر سکتے ہیں۔

(ب) انٹرنیٹ بہت سی خرابیوں کا بھی باعث ہے اور وقت کے ضیاع کا بھی سبب بنتا ہے۔ اکثر بچے اپنی پڑھائی کا حرج کر کے انٹرنیٹ پر چیٹنگ (chatting) میں مصروف رہتے ہیں اسی طرح مختلف سماجی ویب سائٹس مثلاً فیس بک، واٹس ایپ وغیرہ کے استعمال سے نوجوانوں کی اخلاقی قدروں کے ساتھ ساتھ ذہنی اور جسمانی صلاحیتوں پر کاری ضرب لگتی ہے۔

(ج) انٹرنیٹ بھی ایک میڈیا ہے جسے سائبر میڈیا کہتے ہیں۔

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

(د) خالد نے بتایا کہ وہ روزانہ ایک دو گھنٹے ٹی۔ وی دیکھتا ہے۔ وہ ہر پروگرام نہیں دیکھتا صرف بچوں کے پراگرام دیکھتا ہے یا اس کے ابو کبھی کسی اچھے پروگرام کو دیکھنے کا کہتے ہیں تو وہ دیکھ لیتا ہے۔

(ہ) بلا مقصد مختلف سائٹس گھومنے کے عمل کو سرفنگ (surfing) کہتے ہیں۔ اس سے وقت بہت برباد ہوتا ہے اور افسوس کی بات تو یہ ہے کہ اس مشغلے میں گھنٹوں ضائع ہو جاتے ہیں اور وقت ضائع ہونے کا احساس بھی نہیں ہوتا۔

(و) انٹرنیٹ بالکل آزاد نیٹ ورک ہے۔ ہر شخص اس سے جڑ سکتا ہے اور اپنی مرضی سے اس کے مواد میں اضافہ بھی کر سکتا ہے۔ پھر بھی اس پورے نظام کی تکنیکی دیکھ بھال کے لیے ICANN (The Internet Corporation for Assigned Names and Numbers) نامی ایک ادارہ قائم ہے جس کا ہیڈ کوارٹرز کیلی فورنیا امریکا میں ہے۔ اس ادارے کو تین دوسرے اور ادارے مل کر چلا رہے ہیں جن میں پوری دنیا کے ممالک کے نمائندے شامل ہیں۔

مشق نمبر ۲

تمہیدی گفتگو: طلبہ اپنی سابقہ جماعتوں میں مترادف الفاظ کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔ اس کا اعادہ کروایا جائے۔ طلبہ کو ایک مثال تختۂ تحریر پر لکھ کر سمجھانے کا آغاز کیا جائے۔ مثلاً فلک۔ آسمان ۔ یہ دو لفظ ہیں لیکن ان کے معنی ایک ہیں فلک کو آسمان بھی کہتے ہیں اسی طرح چاند کو قمر بھی کہتے ہیں ہلال بھی کہتے ہیں۔ غرض ہماری اردو زبان میں اتنی وسعت ہے کہ اس میں بہت سے الفاظ ایک ہی مطلب دیتے ہیں اور انہیں کئی ناموں سے پکارا جا سکتا ہے۔ وہ الفاظ جو ہم معنی ہوں یعنی ایک جیسے معنی دیں وہ مترادف الفاظ کہلاتے ہیں۔

☆ طلبہ سے مزید مثالیں پوچھی جا سکتی ہیں۔ اس کے علاوہ دیے گئے الفاظ اور ان کے مترادف کی مدد سے ایک عبارت یا کہانی لکھوائی جا سکتی ہے۔

☆ نیچے دیے گئے الفاظ کے کم سے کم دو دو مترادف الفاظ لکھیے:

۱۔آس: امید۔ خواہش آرزو	۲۔مذہب: ایمان ۔ عقیدہ
۳۔حسین: خوبصورت۔ دلکش	۴۔خیانت: دغا۔ دھوکا
۵۔غرور: گھمنڈ ۔تکبّر	۶۔ٹکّر: تصادم۔ ٹھوک
۷۔پرانا: قدیم۔ بوسیدہ۔ فرسودہ	۸۔زندگی: زیست۔ حیات۔ جیون

مشق نمبر ۳

تمہیدی گفتگو: سب سے پہلے معلم چند الفاظ تختۂ تحریر پر لکھیں اور پوچھیں کہ یہ الفاظ کیا ہیں؟ میرا قلم ۔ چاندی کا تمغہ وغیرہ۔ طلبہ اپنی رائے دیں گے۔ پھر معلم ان سے کہیں کہ یہ دو الفاظ کا مجموعہ ہیں اور ان کا آپس میں ربط ہے لیکن ان مرکبات سے مطلب پورا نہیں ہو رہا یعنی اس میں کچھ کمی ہے۔ اگر ہم اس میں اضافہ کر دیں جیسے میرا قلم خوبصورت ہے۔ یا چاندی تمغہ احمد کو ملا ہے ۔ بس جس جملے میں مطلب واضح ہو جائے وہ مرکب تام کہلاتے ہیں اور جو مرکبات مطلب پورا نہ کریں وہ مرکب ناقص کہلاتے ہیں۔

کتاب میں مزید تفصیل اور مثالیں موجود ہیں۔ طلبہ سے بھی مثالیں پوچھی جائیں۔

☆ درج ذیل میں سے مرکّب ناقص اور مرکّب تام الگ کیجیے:

مرکب ناقص: ☆ سونے کی گھڑی ☆ جمعرات کا دن ☆ کڑاکے کی دھوپ ☆ محمود کی دکان ☆ رمضان کا مہینہ

مرکب تام: ☆ خوابِ غفلت سے جاگو ☆ دروازہ بند کر دیجیے ☆ آج چھٹی کا دن ہے ☆ کتاب بک گئی ☆ دنیا فانی ہے

مشق نمبر ۴

معلم طلبہ کو حروف کے بارے میں بتائیں کہ حروف کے بغیر عبارت نامکمل رہتی ہے۔ طلبہ پچھلے اسباق میں حروف کے حوالے سے کافی پڑھ چکے ہیں لہٰذا معلم انہیں بتائیں کہ حروف کی ایک قسم حروف استدراک بھی ہے۔ کتاب میں اس کی تفصیل درج ہے۔

☆ مندرجہ بالا حروف استدراک کو استعمال کرتے ہوئے کم سے کم چھ جملے بنائیے لیکن ایک حرف استدراک صرف ایک ہی مرتبہ استعمال کیجیے:

حروف استدراک: لیکن۔ مگر۔ پر۔ البتہ۔ گو۔ اگرچہ۔ سو۔ ہاں وغیرہ

۱۔ میں اس کی عیادت کو چلا تو جاتا لیکن اس کا گھر بہت دور ہے۔

۲۔ احمد کی امی اس کو بہت سمجھاتی ہیں مگر وہ نہیں مانتا۔

۳۔ میز پر آم رکھے دیکھے تو میرے منہ میں پانی بھر آیا۔

۴۔ مجھے اس وقت کھانے کی نہیں البتہ چائے کی طلب ہے۔

۵۔ اگرچہ اس کی کچھ عادتیں مجھے سخت ناپسند ہیں پھر بھی میں اس کو اپنا سب سے اچھا دوست مانتا ہوں۔

۶۔ اس نے میری جان بچائی سو میں نے اسے اپنے گھر میں پناہ دے دی۔

LearningWell (Pvt.) Ltd. www.learningwell.pk

مشق نمبر ۵

☆ درج ذیل مرکب الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

پس وپیش: وہ مہنگی چیزیں خریدنے میں پس وپیش سے کام لیتا ہے۔

اتار چڑھاؤ: زندگی میں اتار چڑھاؤ آتے رہتے ہیں بس انسان کو ثابت قدم رہنا چاہیے۔

تحریر وتقریر: احمد تحریر وتقریر دونوں میدانوں میں اپنی مثال آپ ہے۔

تعمیر وتخریب: کسی بھی ملک کی تعمیر وتخریب اس ملک کی قوم پر منحصر ہے۔

تائید وتردید: میرے امی اور ابو کا مزاج بالکل الگ ہے لہٰذا گھر میں کسی بھی بات پر تائید وتردید کا بازار گرم رہتا ہے۔

حاکم ومحکوم: اللہ اور بندے کا آپس میں رشتہ حاکم ومحکوم کا ہے۔

حق وباطل: حق وباطل کی جنگ میں جیت ہمیشہ حق کی ہوتی ہے۔

خاص وعام: کل ایکسپو سینٹر میں ایک نمائش لگی جس میں ہر خاص وعام کو آنے کی اجازت تھی۔

مشق نمبر ۶

☆ درج ذیل جملوں میں روزمرّہ کی غلطیاں موجود ہیں انہیں درست کر کے دوبارہ لکھیے: (درست جملے)

(الف) اسے اٹھنے بیٹھنے کی تمیز نہیں ہے۔ (ب) میری باتیں کان کھول کر سنو

(ج) یہ بڑھیا بڑی نیک ہے۔ (د) میرا دوست پڑھائی کے معاملے میں بڑا لاپرواہ ہے۔

(ہ) تم پشاور سے کب لوٹو گے؟ (و) میں سوا ایک بجے آجاؤں گا۔

(ز) مجھ سے فضول باتیں مت کرو۔

مشق نمبر ۷

تمہیدی گفتگو: طلبہ کو مکالمہ نگاری کے بارے میں بتایا جائے کہ دو یا دو سے زائد لوگوں کے درمیان آپس میں گفتگو کے دوران مکالمے ادا کرنے کو مکالمہ نگاری کہتے ہیں۔

☆ انٹرنیٹ کے فائدے اور نقصانات کے بارے میں دو دوستوں کے درمیان مکالمہ لکھیے۔ ایک دوست فائدے پر اور دوسرا دوست نقصان پر بات کرے۔

پس منظر: احمد اپنے دوست علی کے گھر آتا ہے تو وہ کمپیوٹر پر اسکول کا کچھ کام کر رہا ہوتا ہے۔

علی: احمد! کیا حال ہیں؟ کیا کر رہے ہو؟

احمد: یار! اسکول کی طرف سے ایک اسائنمنٹ ملا ہے جس میں مختلف ممالک کے بارے میں معلومات اکٹھی کرنی ہیں۔

علی: اچھا! تو تم بازار سے کوئی کتاب خرید لیتے، اس میں سے تمہیں زیادہ معلومات نہیں مل سکتیں۔

احمد: یہ تم سے کس نے کہا کہ زیادہ معلومات نہیں ملیں گی۔ اس میں اتنی معلومات ہیں کہ تم تصور بھی نہیں کر سکتے۔

علی: چھوڑو یار: میرے ابو نے انٹرنیٹ استعمال کرنے سے سختی سے منع کیا ہے کہ اس میں وقت بہت ضائع ہوتا ہے۔

احمد: انٹرنیٹ پر یہی نہیں ہر طرح کی معلومات ملیں گی تمہیں۔ وقت ضائع جب ہوگا جب تم انٹرنیٹ کا غلط استعمال کرو گے۔

علی: کیا مطلب! غلط استعمال

احمد: ہاں جب تم مستقل بیٹھ کر الٹی سیدھی سائٹس دیکھو گے اور غلط چیزیں دیکھو گے۔

علی: پھر بھی انٹرنیٹ استعمال کرنے سے وقت بہت ضائع ہوتا ہے اور انسان الٹی سیدھی حرکتوں میں پڑ جاتا ہے۔

احمد: دیکھو! ہر چیز کا استعمال کرنا انسان کے اپنے اوپر ہے میں مانتا ہوں کہ انٹرنیٹ پر ہمیں وہ مواد بھی ملتا ہے جو ہمیں برائی کی راہ پر لے جائے لیکن ہمیں اچھے برے کی تمیز ہونی چاہیے اور برائی سے بچنا چاہیے۔

علی: مجھے تو ابو کی بات صحیح لگتی ہے کہ انٹرنیٹ ایک فضول چیز ہے جب دیکھو لوگ فیس بک، واٹس ایپ اور نہ جانے کن ذرائع سے آپس میں بات چیت کرتے رہتے ہیں اور وقت ضائع کرتے ہیں۔ اس طرح پڑھائی سے ان کا دھیان ہٹ جاتا ہے۔

احمد: دیکھو ہم انٹرنیٹ کے ذریعے دور بیٹھے اپنے رشتہ داروں سے بات کر سکتے ہیں۔ جب انٹرنیٹ نہیں تھا تو لوگوں سے رابطہ مشکل تھا۔ اب دیکھو اس کی بدولت آسانی لوگوں تک رسائی ہو جاتی ہے۔ زیادہ خرچہ بھی نہیں ہوتا اور دور بیٹھے عزیز واقارب سے جتنی چاہے بات کر لو۔

احمد: اچھا میری بات غور سے سنو۔ کیا تم ٹی۔ وی پروگرام دیکھتے ہو؟

علی: ہاں

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

احمد: کتنی دیر ٹی۔وی دیکھتے ہو۔

علی: ہاں ٹی۔وی دیکھتا ہوں مگر وہ پروگرام دیکھتا ہوں جو میرے مطلب کے ہوتے ہیں۔

احمد: بس تو پھر انٹرنیٹ بھی اسی قدر استعمال کرو جتنی تمھیں ضرورت ہو۔

علی: ہاں یار یہ تو ہے۔ مجھے بھی کافی مشکل ہوتی ہے کتابیں ڈھونڈتا رہتا ہوں بازار میں جب بھی اسکول سے کوئی اسائنمنٹ ملتا ہے۔

احمد: ہاں تو مجھے دیکھو۔ آرام سے انٹرنیٹ سے ہر طرح کی معلومات حاصل کر لیتا ہوں۔

علی: یار! تم نے مجھے کام کی باتیں بتائی ہیں میں بھی آج ہی جا کر اپنے بابا سے انٹرنیٹ لگوانے کی بات کروں گا اور ان سے وعدہ کروں گا کہ میں آپ کو شکایت کا موقع نہیں دوں گا۔

احمد: ہاں ٹھیک ہے۔

(طلبہ اپنی استعداد اور فہم کے مطابق یہ مکالمہ نویسی خود لکھیں۔ معلم انہیں ہدایات دیں)

سبق نمبر ۱۲: پاکستان کے شہری اعزازات

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ پاکستان کے شہری اعزازات کے حوالے سے معلومات حاصل کریں۔

☆ اعزازات حاصل کرنے والے چند پاکستانی شہریوں کے ناموں سے واقف ہوتے ہوئے انہیں خراج تحسین پیش کریں۔

☆ زندگی میں ہر کام کو محنت، ایمانداری اور سچی لگن کے ساتھ انجام دیں اور ان اعزازات کو حاصل کرنے کی جستجو کریں۔

☆ سبق میں دی گئی معلومات سے استفادہ حاصل کرتے ہوئے نئے الفاظ سیکھیں اور اپنے ذخیرہ الفاظ کو بڑھائیں۔

☆ الفاظ کی درست ہجے اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆ سبق کے حوالے سے دیے گئے سوالات کے جوابات لکھ کر اپنی تحریری صلاحیت بہتر بنائیں۔

☆ فارسی علامت کو استعمال کرتے ہوئے مرکب الفاظ بنائیں اور ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں۔

☆ اسم خاص کی اقسام کے متعلق جانتے ہوئے ان سے متعلق الفاظ کی پہچان کریں۔

☆ ضمیر کی اقسام سے واقف ہوتے ہوئے جملوں میں ان کا مناسب استعمال کریں۔

☆ ضمیر موصول سے آگاہ ہوں اور ان کی مدد سے جملوں کو مکمل کریں۔

☆ خط کے طریقہ کار کو سمجھتے ہوئے دیے گئے موضوع کے مطابق ایک خط تحریر کریں۔

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم ایک کل جماعتی گفتگو میں طلبہ سے انفرادی طور پر چند سوالات کریں مثلاً جب آپ اسکول میں تعلیمی میدان میں یا غیر نصابی سرگرمیوں میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں تو اسکول کی طرف سے آپ کو کیا دیا جاتا ہے؟ جب آپ گھر میں بھی کوئی اچھا کام کرتے ہیں جس سے آپ کے والدین کو خوشی ہوتی ہے تو وہ کیا کرتے ہیں؟ جب آپ کوئی بھی ایسا کام کرتے ہیں جس سے آپ کے اسکول کا نام اونچا ہو اور اسکول آپ پر فخر کرے تو اسکول کی طرف سے آپ کو کیا دیا جاتا ہے؟ طلبہ اپنی رائے دیں گے کہ ہمیں انعام ملتا ہے

اسکول کی طرف سے کوئی شیلڈ، سرٹیفکیٹ یا سند اور تحفے تحائف وغیرہ ملتے ہیں۔ جب طلبہ اپنی رائے دے چکیں تو معلم بات کو آگے بڑھاتے ہوئے طلبہ کو موضوع کی طرف لائیں اور انہیں بتائیں کہ اسی طرح بہت سے ممالک اپنے شہریوں کو ان کے کارناموں پر مختلف قسم کے اعزازات سے نوازتے ہیں۔ یہ اعزازات دو طرح کے ہوتے ہیں ایک وہ جو ان شہریوں کو دیے جاتے ہیں جو کسی نہ کسی شعبے میں اپنے ملک و قوم کے لیے نمایاں خدمات انجام دیتے ہیں۔ دوسری قسم کے اعزازات صرف عسکری یعنی فوجی اداروں سے وابستہ ہوتے ہیں ایسے افراد کو دیا جاتا ہے جنھوں نے اپنے وطن کے لیے جرأت اور بہادری کا کارنامہ انجام دیا ہو۔ پاکستان میں بھی شہری اور فوجی دونوں قسم کے اعزازات دیے جاتے ہیں۔ آج ہم ان اعزازات کے بارے میں جانیں گے جو شہریوں کو کسی بھی شعبے میں ان کی نمایاں کارکردگی پر دیے جاتے ہیں۔

پڑھائی:

☆ طلبہ سے سبق کی جگ سا (jig saw) کے طریقے سے پڑھائی کروائی جائے گی۔

جگ سا کی سرگرمی کا طریقہ:

☆ سب سے پہلے طلبہ کو چار چار کے گروپ میں تقسیم کیا جائے گا۔ یہ گروپ ہوم گروپ (home group) کہلائے گا۔ گروپ کے ہر بچے کو ا سے لے کر ۴ تک نمبر دیے جائیں گے۔ (سبق کے بھی چار

LearningWell www.learningwell.pk

پیراگراف ہیں)۔ جس بچے کو پہلا نمبر دیا گیا ہے وہ پہلا پیراگراف پڑھے گا۔ جس کو ۲ وہ دوسرا، جس کو ۳ وہ تیسرا، جس کو ۴ وہ چوتھا پیراگراف پڑھے گا۔ جب تمام بچے اپنا اپنا پیراگراف پڑھ لیں تو تمام بچے جنہیں نمبرا دیا گیا تھا ایک گروپ میں آجائیں گے دوسرے نمبر والے دوسرے گروپ میں اسی طرح تیسرے اور چوتھے نمبر والے ایک ساتھ الگ گروپ میں جمع ہو جائیں گے۔ یہ کہلائے گا ایکسپرٹ گروپ (expert group)۔ یہ تمام بچے ایک ہی پیراگراف پڑھ کر آئے ہیں وہ اپنے اسی پیراگراف پر تبادلہ خیال کریں گے اور اہم نکات پر گفتگو کریں گے۔ اور ان نکات کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں گے۔ دس منٹ بعد یہ بچے واپس اپنے ہوم گروپ میں جائیں گے اور اپنی اپنی حاصل کردہ معلومات ہوم گروپ کے بچوں کو بتائیں گے۔ ہوم گروپ کا ہر بچہ اپنے پیراگراف کے اہم نکات دوسرے بچوں کو بتائے گا۔ اس طرح یہ سرگرمی عمل میں لائی جائے گی۔

☆ آخر میں ایک کل جماعتی گفتگو میں معلم ہر گروپ سے سبق کے اہم نکات پوچھیں اور سبق کے حوالے سے چند سوالات کریں تا کہ طلبہ کی جانچ ہو سکے۔

سرگرمی:

☆ طلبہ کو انٹرنیٹ کی مدد سے یوٹیوب میں موجود کوئی ایسی ویڈیو یا دستاویزی فلم دکھائی جاسکتی ہے جو ان شہری اعزازات اور اسے پانے والی شخصیات کے بارے میں ہو یا سلائیڈ شو (slide show) کی مدد سے معلم خود کوئی ایک پیشکش تیار کریں جس میں ان اعزازات کو دکھایا گیا ہو اور اسے پانے والی شخصیات کے بارے میں لکھا ہو کہ ان کے کس کارنامے پر یہ اعزاز انہیں دیا گیا ہے۔ معلم یہ پیشکش ملٹی میڈیا یا کمپیوٹر یا لیپ ٹاپ پر دکھا سکتے ہیں۔

یا

معلم کے لیے یہ کام اگر ممکن نہ ہو اور ان کے لیے مشکل ہو تو طلبہ کے چار گروپ بنائے جائیں اور ان سے کمپیوٹر کی سرگرمی کروائی جائے۔ ہر گروپ کو ایک ایک شہری اعزاز کے بارے میں پیشکش تیار کرنے کے لیے کہا جائے۔ جس میں وہ اس شہری اعزاز کی تصویر اور اس اعزاز کو پانے والے افراد کے نام۔ تصاویر اور ان کے بارے میں چند جملے انٹرنیٹ کی مدد سے حاصل کریں اور سلائیڈ شو کے طور پر ایک پیشکش تیار کریں۔ اس پیشکش کو معلم محفوظ کر لیں اور دوسرے دن یا کسی بھی دن اس پیشکش کو دکھایا جائے۔ ممکن ہو تو ملٹی میڈیا پر بھی دکھائی جاسکتی ہے یا اس پیشکش کا پرنٹ آؤٹ لیا جائے اور جماعت میں آکر سوفٹ بورڈ پر لگایا جائے۔ طلبہ گروپ میں یا باری باری ہر پیشکش کے پاس جائیں اور ان پر درج معلومات سے استفادہ حاصل کریں۔

یا

یہ تمام پیشکش کسی راہداری میں بھی لگائی جاسکتی ہیں اور ایک گیلری وال (gallery walk) بھی کروائی جاسکتی ہے۔

لکھائی:

☆ درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆ کیا آپ بھی اپنے ملک کے لیے کوئی کارنامہ انجام دینا چاہتے ہیں یا بڑے ہو کر اس اعزاز کو پانا چاہتے ہیں؟

یا

☆ آپ بڑے ہو کر کس شعبے کو منتخب کریں گے یا کون سا شعبہ ایسا ہے جس میں آپ کی دلچسپی ہے اور آپ اس میں کوئی کارنامہ انجام دینا چاہتے ہیں یا اپنے ملک کو فائدہ پہنچانا چاہتے ہیں؟

نظر ثانی (اعادہ):

☆ سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً:

۱۔ پاکستان میں کتنے قسم کے اعزازات دیے جاتے ہیں؟

۲۔ کیا شہری اعزازات غیر ملکیوں کو دیے جاسکتے ہیں؟

۳۔ کیا یہ اعزازات صرف کسی بھی شخص کو اس کی زندگی ہی میں دیے جاتے ہیں؟

۴۔ صدارتی ایوارڈ برائے حسن کارکردگی پاکستان کے کن شہریوں کو دیا جاتا ہے؟

تدریسی معاونات/ وسائل:

درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔ انٹرنیٹ۔ یوٹیوب۔ کمپیوٹر پیپر۔ کمپیوٹر۔ ملٹی میڈیا

جانچ: دوران تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (سوالات کے جوابات دینے کے دوران)

☆ اعزازات حاصل کرنے والے چند پاکستانی شہریوں کے ناموں سے واقف ہونے اور انہیں خراج تحسین پیش کرنے کے دوران۔

☆ جگ ساکے ذریعے سبق کی پڑھائی کے دوران اور حاصل کردہ معلومات پر تبادلہ خیال کے دوران

☆ انٹرنیٹ کے ذریعے فوجی اعزازات کے حوالے سے معلومات اکٹھی کرنے اور ایک پیشکش تیار کرنے کے دوران

☆ سبق کے حوالے سے دیے گئے سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران

☆ فارسی علامات کو استعمال کرتے ہوئے مرکب الفاظ بنانے کے دوران۔

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

LearningWell

☆اسم خاص کی اقسام کے متعلق جاننے اور ان سے متعلق الفاظ کی پہچان کرنے کے دوران۔

☆ضمیر کی اقسام سے واقف ہونے اور جملوں میں ان کا مناسب استعمال کرنے کے دوران۔

☆ضمیر موصول سے آگاہ ہونے اور ان کی مدد سے جملوں کو مکمل کرنے کے دوران۔

☆خط کے طریقہ کار کو سمجھتے ہوئے دیے گئے موضوع کے مطابق ایک خط تحریر کرنے کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆پاکستان کے شہری اعزازات کے حوالے سے معلومات حاصل کرنا۔

☆اعزازات حاصل کرنے والے چند پاکستانی شہریوں کے ناموں سے واقف ہوتے ہوئے انہیں خراج تحسین پیش کرنا۔

☆زندگی میں ہر کام کو محنت، ایمانداری اور سچی لگن کے ساتھ انجام دینا اور ان اعزازات کو حاصل کرنے کے لیے محنت کرنا۔

☆سبق میں دی گئی معلومات سے استفادہ حاصل کرتے ہوئے نئے الفاظ سیکھنا اور اپنے ذخیرہ الفاظ کو بڑھانا۔

☆الفاظ کی درست ہجے اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔

☆سبق کے حوالے سے دیے گئے سوالات کے جوابات لکھنا۔

☆فارسی علامات کو استعمال کرتے ہوئے مرکب الفاظ بنانا اور ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کرنا۔

☆اسم خاص کی اقسام کے متعلق جاننا اور ان سے متعلق الفاظ کی پہچان کرنا۔

☆ضمیر کی اقسام سے واقف ہوتے ہوئے جملوں میں ان کا مناسب استعمال کرنا۔

☆ضمیر موصول سے آگاہ ہونا اور ان کی مدد سے جملوں کو مکمل کرنا۔

☆خط کے طریقہ کار کو سمجھ کر دیے گئے موضوع کے مطابق ایک خط تحریر کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق نمبر ۱

(الف) پاکستان کے شہری اعزازات پاکستان کے ان شہریوں کو دیے جاتے ہیں جنھوں نے جرأت اور بہادری کا کوئی کارنامہ انجام دیا ہو، عوامی خدمت اور انسانی حقوق کے تحفظ کے لیے کوششیں کی ہوں، تعلیمی میدان میں کوئی بڑا کام کیا ہو، سائنس کے شعبے میں نمایاں رہا ہو، کھیلوں میں کارکردگی مثالی رہی ہو یا کسی بھی فن میں اعلیٰ مقام حاصل کیا ہو۔ پاکستان کے ان شہریوں کو بھی یہ اعزازات دیے جاسکتے ہیں جنھوں نے تاریخ و ادب میں اپنی تخلیقات سے شہرت حاصل کی ہو۔

(ب) پاکستان کے شہری اعزازات کا اعلان ہر سال یوم آزادی (۱۴ اگست) پر کیا جاتا ہے اور اس کے اگلے سال یوم پاکستان (۲۳ مارچ) کے موقعے پر دیے جاتے ہیں۔

(ج) ان اعزازات کی چار بڑی قسمیں ہیں اور ہر قسم کے اعزاز کی مزید پانچ پانچ قسمیں ہیں جیسے

۱۔نشان: نشانِ پاکستان۔ نشانِ شجاعت۔ نشانِ امتیاز۔ نشانِ قائداعظم۔ نشانِ خدمت

۲۔ہلال: ہلالِ پاکستان۔ ہلالِ شجاعت۔ ہلالِ امتیاز۔ ہلالِ قائداعظم۔ ہلالِ خدمت

۳۔ستارہ: ستارۂ پاکستان۔ ستارۂ شجاعت۔ ستارۂ امتیاز۔ ستارۂ قائداعظم۔ ستارۂ خدمت

۴۔تمغا: تمغائے پاکستان۔ تمغائے شجاعت۔ تمغائے امتیاز۔ تمغائے قائداعظم۔ تمغائے خدمت

(د) پاکستان کا سب سے اعلیٰ ترین اعزاز "نشان" ہے اس کے تحت مندرج ذیل اعزازات آتے ہیں جو درجہ بدرجہ اس طرح ہیں:

نشانِ پاکستان۔ نشانِ شجاعت۔ نشانِ امتیاز۔ نشانِ قائداعظم۔ نشانِ خدمت

(ہ) پاکستان کا سب سے چھوٹا شہری اعزاز "تمغا" ہے۔ اس کے تحت مندرجہ ذیل اعزازات آتے ہیں جن کی درجہ بدرجہ ترتیب یہ ہے:

تمغائے پاکستان۔ تمغائے شجاعت۔ تمغائے امتیاز۔ تمغائے قائداعظم۔ تمغائے خدمت

(و) ان اعزازات کے علاوہ ایک اعزاز "صدارتی اعزاز برائے حسن کارکردگی (Pride of Performance) بھی ہے جو مختلف شعبوں میں نمایاں کارکردگی ادا کرنے پر پاکستان کے شہریوں کو دیا جاتا ہے۔

مشق نمبر ۲

☆ہر قسم کے اعزاز حاصل کرنے والے چند نمایاں نام ان کے اعزازات کے ساتھ درج کیجیے:

جواب: سبق سے مدد لیجیے اور سبق میں جو نام درج ہیں انہیں لکھیے:

LearningWell (Pvt.) Ltd. www.learningwell.pk

مشق نمبر ۳

طلبہ سبق ''پانی پہ شہر وینس'' میں اس کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔

☆ درج ذیل مرکبات میں کا۔ کی۔ کے کو ہٹا کر مندرجہ بالا فارسی علامات کو استعمال کرتے ہوئے مرکب الفاظ دوبارہ بنائیے:

☆ بدر کا غزوہ (غزوۂ بدر)	☆ علم کا طالب (طالبِ علم)	☆ خلیل کی دعا (دعائے خلیل)	☆ بے نیازی کی ادا (ادائے بے نیازی)
☆ درد کا سلسلہ (سلسلۂ درد)	☆ تحریر کی خوبی (خوبیٔ تحریر)	☆ ادب کا مقام (مقامِ ادب)	☆ شفاعت کی امید (امیدِ شفاعت)
☆ قوم کی پستی (پستیٔ قوم)	☆ خیر کا کلمہ (کلمۂ خیر)	☆ حرارت کا درجہ (درجۂ حرارت)	☆ وفا کی خوشبو (خوشبوئے وفا)

مشق نمبر ۴

طلبہ نظم ''ایک آرزو'' میں اس کے بارے میں تفصیل جان چکے ہیں۔ اس کا اعادہ کروایا جائے۔

☆ نیچے اسم خاص کی مختلف اقسام ملی جلی درج ہیں ان کو پہچان کر الگ الگ خانوں میں لکھیے:

لقب	خطاب	کنیت	تخلص	عرف
صدّیق	شمس العلماء	امّ کلثوم	حالؔی	منّی
شاعرِ مزدور	ہلالِ پاکستان	ابو تراب	مرزا غالب	چھوٹو
حکیم الامت	سر	ابن مریم	جوشؔ	

مشق نمبر ۵

☆ درج ذیل تراکیب کو جملوں میں استعمال کیجیے:

خوبیٔ قسمت: یہ ہماری خوبیٔ قسمت تھی کہ ہم اس ریل گاڑی میں نہ گئے جو انجن سے ٹکرا گئی تھی۔

آستانۂ فقیر: اس آستانۂ فقیر پر ہر وقت لوگوں کا ہجوم لگا رہتا ہے۔

واسطۂ رسول: اس نے واسطۂ رسول دے کر مجھے راز کو راز رکھنے کی التجا کی۔

خانۂ خدا: اس نے خانۂ خدا میں جا کر رو رو کر اللہ سے فریاد کی۔

بیماریٔ دل: بیماریٔ دل کا بہانہ بنا کر اس نے اپنے ساتھیوں کی ہمدردی حاصل کی۔

گرمیٔ بازار: گرمیٔ بازار نے ہر خریدار کو گنے کا رس پینے پر مجبور کر دیا۔

تندیٔ آب: ساحل سمندر پر بیٹھے لوگ تندیٔ آب سے خوفزدہ ہو کر دور جا بیٹھے۔

مشق نمبر ۶

☆ پچھلے اسباق میں آپ ضمیر کی اقسام پڑھ چکے ہیں، نیچے دی گئی خالی جگہوں کو مناسب ضمیریں استعمال کر کے پُر کیجیے:

میں نے اس کو صبح فون کیا تھا لیکن مجھ سے اس کی بات نہیں ہو سکی۔

تم کچھ بھی کہو میں تمھیں اپنا بلا نہیں دوں گا۔

انسان کے لیے وہی ہے جس کی اس نے کوشش کی۔

ہمارے ملک میں جسے دیکھو وہی کرکٹ کا دیوانہ ہے۔

اس کا خیال تھا کہ وہ اسٹیشن پر اسے لینے کے لیے آئے گا۔

یہ غریب لوگ مجبور ہیں انھیں تنگ مت کرو۔

تم اپنے کپڑے کس درزی سے سلواتے ہو؟

مشق نمبر ۷

☆ درج ذیل جملوں کو مناسب ضمیر موصول استعمال کر کے مکمل کیجیے:

جو شخص بھلائی کرے گا اسے اس کا صلہ ضرور ملے گا۔

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk
LearningWell

جیسا کروگے ویسا بھروگے۔

جیسے جیسے عمر بڑھتی جاتی ہے عقل بھی بڑھتی جاتی ہے۔

جو کچھ ہمارے نصیب میں ہے وہ ہمیں ضرور ملتا ہے۔

جس نے کام ختم کرلیا ہے اس کو چھٹی مل جائے گی۔

جسے ہم اناڑی سمجھتے تھے وہ تو کھلاڑی نکلے۔

مشق نمبر ۸

تمہیدی گفتگو: طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً جب آپ کو کسی کی خیریت معلوم کرنی ہوتی ہے تو آپ کس کے ذریعے معلوم کرتے ہیں۔ یا اگر کسی کا حال چال پوچھنا ہوتا ہے یا کسی کو کوئی پیغام دینا ہوتا ہے یا کسی کو دعوت نامہ بھیجنا ہوتا ہے تو کن چیزوں کا سہارا لیتے ہیں؟ طلبہ اپنی رائے دیں گے مثلاً ای میل۔ ایس۔ ایم۔ ایس۔ فیکس۔ فیس بک وغیرہ۔ طلبہ سے پوچھا جائے گا کہ جب یہ چیزیں اتنی عام نہیں تھیں تو پرانے زمانے میں کس کے ذریعے لوگوں کی خیریت پوچھی جاتی تھی اور کن چیزوں کا سہارا لیا جاتا تھا۔ طلبہ کی رائے لی جائے گی

ہوسکتا ہے طلبہ بتا دیں ورنہ معلم بتائیں کہ پرانے زمانے میں خط کو بہت اہمیت حاصل تھی۔ لوگ دور دراز بیٹھے لوگوں کی خیریت خط کے ذریعے دریافت کرتے تھے۔ خط لکھنے کا ایک مخصوص طریقہ ہوتا ہے۔ اس کے بعد معلم طلبہ کو تختہ تحریر کی مدد سے خط لکھنے کا طریقہ سکھائیں۔ طریقہ سکھانے کے بعد طلبہ کو خاکے کی مشق کروائی جائے یعنی طریقہ کار کو اچھی طرح سمجھنے کے لیے کاپی میں مشق کروائی جائے۔

(طلبہ اپنی سابقہ جماعتوں میں پڑھ چکے ہیں لیکن پھر بھی خط لکھنے کا طریقہ کار ایک خاکے کی صورت میں تختہ تحریر پر لکھا جائے۔

☆ اپنے والد صاحب کو ایک خط لکھیے اور ان کی خراب طبیعت کے بارے میں اپنی پریشانی بیان کیجیے:

کراچی

۱۵۔ جون ۲۰۱۸

محترم والد صاحب/ ابو جان!

السلام علیکم

آپ کا خط ملا پڑھ کر دلی اطمینان ہوا لیکن ساتھ میں تھوڑی تشویش بھی ہوئی۔ آپ نے لکھا ہے کہ آپ کو دو دن سے بخار ہے اور کھانسی بھی شدید ہے۔ ابا جان! آج کل بخار کی وبا پھیلی ہوئی ہے اور موسم بہت خراب ہے۔ آپ نے جس ڈاکٹر کے پاس گئے تھے اس نے کیا بتایا ہے؟ پرہیز کا بھی بتایا ہوگا۔ آپ کو مکمل پرہیز کرنا ہے اور دوائی بھی وقت پر لینی ہے۔ آپ کی وجہ سے میں بہت پریشان ہوگئی ہوں اور دل چاہ رہا ہے کہ اڑ کر آپ کے پاس آجاؤں۔ آپ اپنا بہت خیال رکھیں اور مجھے وقتاً فوقتاً اپنی خیریت سے مطلع کرتے رہیں۔ آپ نے جس ڈاکٹر کو دکھایا ہے وہ اچھا ڈاکٹر ہے اور اس کی دوا سے انشاء اللہ آپ جلد از جلد ٹھیک ہوجائیں گے۔

آپ نے ہم بہن بھائیوں کی پڑھائی کے بارے میں دریافت کیا ہے تو اس سلسلے میں یہ عرض ہے کہ خدا کے فضل و کرم سے ہم لوگ پابندی سے پڑھتے ہیں۔ ششماہی امتحان قریب ہیں اس کی تیاری زور و شور سے ہو رہی ہے۔ آپ دعا کیجیے گا کہ ہم اچھے نمبروں سے پاس ہوجائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی جلد صحت عطا فرمائے۔ اچھا اب اجازت دیجیے۔ سب بہن بھائی آپ کو سلام کہہ رہے ہیں۔

فقط

آپ کی پیاری بیٹی

سبق نمبر ۱۳: گلاب کا پھول

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہوجائیں گے کہ:

☆ پھولوں کی قدر و قیمت، اہمیت اور افادیت سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے اس سے لگاؤ پیدا کریں۔

☆ قدرت کے ایک حسین تحفے گلاب کی رنگینی اور رعنائی سے واقف ہوتے ہوئے اس کی خوبصورتی کا اقرار کریں۔

☆ گلاب کے مختلف رنگوں کے بارے میں جانتے ہوئے اس کی خصوصیت اور اہمیت سے آگاہ ہوں۔

☆ قدرتی مناظر میں دلچسپی لیتے ہوئے اسے اپنے الفاظ میں بیان کریں اور منظر نگاری میں کمال حاصل کریں۔

☆ آواز کے اتار چڑھاؤ اور آہنگ کے ساتھ نظم خوانی کریں۔

☆ نظم کا مفہوم سمجھتے ہوئے شاعر کے انداز بیاں پر غور کریں اور نظم کے مرکزی خیال سے آگاہ ہوں۔

LearningWell (Pvt.) Ltd. www.learningwell.pk

☆نظم میں موجود نئے الفاظ سیکھتے ہوئے ان کے معنی لغت سے تلاش کریں اور اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں۔
☆نظم کے متعلق سوالات کے جوابات لکھیں اور اشعار کی تشریح کرتے ہوئے شاعر کا بنیادی مقصد سمجھیں۔
☆قافیہ اور ردیف سے واقف ہوتے ہوئے نظم میں موجود قافیے اور ردیف لکھیں۔
☆اشعار کو سادہ نثر میں تبدیل کرتے ہوئے جملوں میں فعل فاعل اور مفعول کی ترتیب درست لکھیں اور لسانی مہارتوں میں اضافہ کریں۔
☆واحد الفاظ کو جمع اور جمع الفاظ کو واحد میں تبدیل کرتے ہوئے جملوں میں ان کا استعمال کریں۔

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

☆سب سے پہلے معلم طلبہ کو ایک خوبصورت باغ کی سیر کروائیں۔اگر باغ اسکول میں موجود ہو تو ٹھیک ہے ورنہ کسی بھی خوبصورت باغ کی تصویر دکھائی جائے۔اور طلبہ سے سوالات کیے جائیں مثلاً یہ باغ اتنا خوبصورت کیوں نظر آرہا ہے؟ کون سی چیز اسے سب سے زیادہ خوبصورت بنارہی ہے؟ باغ میں کیا چیز سب سے نمایاں ہے اور اسے دلکش بنارہی ہے؟ طلبہ سے رائے لی جائے وہ یقیناً جواب تک پہنچ جائیں گے۔(اگر بچوں کو باغ لے جایا گیا ہے تو انہیں واپس جماعت میں لا کر بقیہ گفتگو کی جائے)

☆اس کے بعد معلم طلبہ سے مزید پوچھیں کہ پھول ہماری زندگی میں کتنی اہمیت رکھتے ہیں؟ یہ ہمیں کیا فائدہ دیتے ہیں؟ ان کی موجودگی سے ہمیں کیا احساس ہوتا ہے؟ پھولوں میں سب سے خوبصورت پھول کون سا ہے؟ گلاب کے پھول کو کیا کہا جاتا ہے اور کیوں؟ پاکستان کا قومی پھول کون سا ہے؟ پھولوں کا استعمال کہاں کہاں ہوتا ہے؟ ہم اپنی روزمرہ زندگی میں پھولوں سے کیا فائدہ اٹھا سکتے ہیں؟

معلم ان سارے سوالات کے جوابات طلبہ سے انفرادی طور پر ایک کل جماعتی گفتگو میں کریں۔جب تمام طلبہ اپنی اپنی رائے دے چکیں تو معلم موضوع کی طرف آتے ہوئے انہیں بتائیں کہ اللہ نے ہمیں دنیا میں اتنی نعمتیں دی ہیں کہ ان کا شمار نہیں کیا جاسکتا اور ان نعمتوں پر ہمیں ہر دم اللہ کا شکرادا کرنا چاہیے۔انہی نعمتوں میں سے ایک نعمت پھول بھی ہیں۔جسے قدرت کا ایک انمول تحفہ کہا جائے تو غلط نہ ہوگا ایسے ایسے خوبصورت پھول اس کائنات کی خوبصورتی کو قائم رکھے ہوئے ہیں کہ بعض اوقات ان پھولوں کو دیکھ کر عقل حیران رہ جاتی ہے۔یہ پھول نہ صرف خوبصورتی میں اضافہ کرتے ہیں بلکہ ان سے بہت سے فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں۔انہی پھولوں میں ایک پھول ایسا بھی ہے جسے پھولوں کا بادشاہ کہتے ہیں اور وہ ہے گلاب۔یہ پھول تقریباً ہر کسی کا پسندیدہ پھول ہے۔کہا جاتا ہے کہ برصغیر میں گلاب کا پودا لانے کا سہرا مغل بادشاہ بابر کے سر ہے اور اس کا عطر نکالنے کی ترکیب شہنشاہ جہانگیر کی ملکہ نور جہاں نے ایجاد کی تھی۔عام اور خاص لوگوں کے اس محبوب پھول کی لاتعداد قسمیں ہیں۔ان میں سب سے زیادہ مقبولیت خوشبودار سرخ گلاب کو حاصل ہے۔اس کی خصوصیت یہ ہے کہ سارا سال کھلتا ہے۔آج ہم پھولوں کے بارے میں بالخصوص گلاب کے بارے میں ایک نظم پڑھیں گے جو مشہور و معروف شاعر حفیظ جالندھری نے لکھی ہے۔(طلبہ کو بتایا جائے کہ حفیظ جالندھری نے ہی پاکستان کا قومی ترانہ لکھا ہے۔ان کے بارے میں مشق نمبر ۶ میں لکھا ہے معلم وہاں سے پڑھ کر طلبہ کو بتائیں)

پڑھائی:

سب سے پہلے معلم نظم کو اتار چڑھاؤ کے ساتھ پڑھیں اور نئے الفاظ کے معنی تختہ تحریر پر لکھیں۔
☆جماعت کو پانچ گروہ میں تقسیم کیا جائے اور ہر گروہ کو ایک ایک بند دیا جائے۔ہر گروہ اپنے دیئے گئے بند کا مطلب جاننے کی کوشش کرے اور آپس میں تبادلہ خیال کرے۔
☆تقریباً دس منٹ کے بعد ہر گروہ سے ایک بچہ اس بند کو پڑھ کر اس کا مطلب بتائے گا یعنی تشریح کرے گا۔معلم کی معاونت شامل رہے گی۔اگر ضرورت محسوس ہو تو معلم اپنی رائے دیں۔
☆جب تمام گروہ اپنے بند کا مطلب بتا چکیں تو آخر میں معلم اس پوری نظم کا خلاصہ پیش کریں تاکہ نظم اچھی طرح سمجھ آجائے۔

خلاصہ:

یہ نظم مشہور و معروف شاعر ''حفیظ جالندھری'' نے لکھی ہے۔اس نظم میں انہوں نے پھولوں کی اہمیت اجاگر کرتے ہوئے اس بات کا احساس دلایا ہے کہ پھول قدرت کا ایک انمول تحفہ ہیں اور یہ نہ صرف کائنات کو خوبصورت بناتے ہیں بلکہ ہمیں ان سے بہت سے فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں۔اس نظم میں شاعر نے ایک سہانے موسم میں بارش کے بعد باغ کی خوبصورتی کے منظر کو بیان کیا ہے کہ باغ میں خوبصورت پھول ہر طرف نظر آرہے ہیں اور ہرے بھرے درخت اور پودے بارش کے پانی سے دھل کر صاف شفاف ہوگئے ہیں اور نکھر گئے ہیں۔زمین خوبصورت گھاس سے ڈھکی ہوئی ہے۔اتنے خوبصورت پھول کھلے ہوئے ہیں اور ہر پھول خوبصورتی اور دلکشی میں اپنی مثال آپ ہے۔لال، پیلے، نیلے اور سفید ہر طرح کے پھول دکھائی دے رہے ہیں۔شاعر نے جن پھولوں کا ذکر کیا ہے ان میں بیلا چنبیلی، سوسن، جوہی اور گیندا ہیں لیکن شاعر نے بالخصوص جس پھول کی سب سے زیادہ تعریف کی ہے اور اسے تمام پھولوں سے الگ اور سب سے زیادہ خوبصورت قرار دیا ہے وہ ہے گلاب۔شاعر گلاب کی خصوصیات بتاتے ہوئے کہتے ہیں کہ گلاب کا پھول سب سے جداگانہ حیثیت رکھتا ہے۔خوبصورتی میں اس کا کوئی ثانی نہیں۔یہ مختلف رنگوں میں پایا جاتا ہے جیسے سفید، زرد، آتشی، پیازی اس کے علاوہ یہ گلابی رنگ میں بھی ہوتا ہے اور یہی اس کا اصل رنگ ہے۔تمام پھولوں سے تیز اس کی خوشبو ہوتی ہے۔باغ میں بھی ہر کسی کی نگاہوں کا مرکز یہی پھول ہوتا ہے اور باغ کی زینت قرار پاتا ہے۔شاعر کہتے ہیں کہ گلاب کو اگر پھولوں کا بادشاہ کہا جائے تو غلط نہ ہوگا کیونکہ یہ سب سے نمایاں نظر آنے والا پھول ہے۔باغ میں بھی سب کی نگاہوں کا مرکز یہی پھول ہوتا ہے۔تمام لوگوں کی اولین پسند بھی یہی پھول ہوتا ہے۔اس کے علاوہ شاعر نے گلاب کے فوائد کا بھی ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ گلاب کا عرق نکالا جاتا ہے جو دواؤں میں استعمال کیا جاتا ہے۔اس کے علاوہ گلاب کے پھول سے عطر بھی بنایا جاتا ہے جس کی خوشبو ہر کسی کو پسند ہوتی ہے۔آخر میں شاعر یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ چونکہ پھول قدرت کا ایک حسین تحفہ ہے لہٰذا ہمیں ان کی قدر کرنی چاہیے اور بلاوجہ انہیں توڑنے سے گریز کرنا چاہیے۔

سرگرمی:

LearningWell (Pvt.) Ltd
www.learningwell.pk
LearningWell

☆ طلبہ کو گروپ میں تقسیم کیا جائے گا۔ گروپ ممبران چار سے زیادہ نہ ہوں۔

☆ جماعت میں مختلف جگہوں پر ایک ایک میز رکھی جائے گی۔ (یہ سرگرمی جماعت کے علاوہ کسی کھلی جگہ پر بھی کروائی جاسکتی ہے۔)

☆ پہلی میز پر اصلی گلاب کا پھول رکھا ہو اور پھول کے ساتھ کانٹے دار ٹہنی بھی لگی ہوئی ہو۔

☆ دوسری میز پر نقلی گلاب رکھا ہو۔ (مصنوعی یعنی بازار میں سجاوٹ کے لیے جو رکھے جاتے ہیں)

☆ تیسری میز پر گلاب کے پھول کے بارے میں معلومات یا تفصیل جو کمپیوٹر سے حاصل کی گئی ہوں۔ ایک پرچے پر درج ہوں۔

☆ چوتھی میز پر گلاب کے مختلف رنگوں کے پھول اگر دستیاب ہوں تو رکھ جائیں۔ (سفید اور گلابی رنگ تو مل سکتا ہے)

☆ پانچویں میز پر ہاتھ سے بنی یا کمپیوٹر سے حاصل کی گئیں گلاب کی تصاویر رکھی ہوں۔

☆ طلبہ سے کہا جائے کہ وہ گروپ کی صورت میں باری باری ایک ایک میز کی طرف جائیں اور وہاں رکھی چیزوں کا مشاہدہ کریں۔

☆ ہر گروپ کو ایک میز پر کھڑے ہونے کے لیے ۳ سے ۵ منٹ دیے جائیں۔ جب طلبہ تمام میز پر رکھی چیزوں کا مشاہدہ کرلیں تو واپس اپنی جگہ پر آکر بیٹھ جائیں۔ معلم تالی بجا کر طلبہ کو وقت کا اندازہ کرواسکتے ہیں۔

☆ گروپ کے ہر بچے کو ایک ایک ورک شیٹ دی جائے گی۔ اس ورک شیٹ پر میز نمبر ا۔ میز نمبر ۲، میز نمبر ۳، میز نمبر ۴، میز نمبر ۵، لکھا ہوگا۔

معلم طلبہ کو ہدایات دیں کہ جو کچھ انہوں نے دیکھا، سیکھا اور سمجھا وہ اپنی ورک شیٹ پر تحریر کریں۔ یعنی میز پر رکھی ان چیزوں کے حوالے سے اپنی رائے دیں۔ اگر ممکن ہو تو ورک شیٹ پر سوالات بھی لکھے جاسکتے ہیں۔ معلم ان میز پر رکھی چیزوں کے حوالے سے کچھ سوالات لکھ سکتے ہیں اور طلبہ کی جانچ کی جاسکتی ہے مثلاً ا۔ یہ کیا ہے؟ ۲۔ اس کا رنگ کیسا ہے؟ ۳۔ اس کا استعمال کہاں کہاں کرتے ہیں؟ ۴۔ اس کی شکل کیسی ہے؟ ۵۔ رنگ کیا ہے؟ ۶۔ اس کی خوشبو کیسی ہے؟ وغیرہ وغیرہ

☆ طلبہ کو یہ ورک شیٹ انفرادی طور پر حل کرنے کے لیے دی جائے۔ طلبہ اپنی اپنی ورک شیٹ حل کریں اور میز پر رکھی چیزوں پر اپنی رائے دیں۔ معلم کی معاونت شامل رہے۔

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجئے)

گھر کا کام:

☆ کیا آپ اس بات سے متفق ہیں کہ ”گلاب پھولوں کا بادشاہ ہے“۔ ہاں اور نہیں دونوں صورتوں میں وجہ بتائیے: 　　یا

☆ آپ کا پسندیدہ پھول کون سا ہے؟ پسندیدگی کی وجہ بھی بتائیے:

نظر ثانی (اعادہ):

☆ سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کئے جائیں گے مثلاً:

ا۔ شاعر موسم کا مزا لینے کہاں جانے کی بات کررہے ہیں؟

۲۔ زمین پر کس چیز کا فرش بچھا تھا؟

۳۔ باغ میں کن رنگوں کے پھول کھلے ہوئے تھے؟

۴۔ گلشن کیوں مہک رہا ہے؟

۵۔ تمام پھولوں میں ایک خصوصیت مشترکہ ہے وہ کون سی ہے؟

تدریسی معاونات/ وسائل:

درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔ ورک شیٹ ۔گلاب کا پھول (اصلی اور نقلی دونوں)۔ گلاب کے بارے میں معلوماتی پرچہ۔ مختلف رنگوں کے گلاب۔ ۔ گلاب کے پھول کی تصاویر

جانچ: دوران تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (پھولوں کے حوالے سے سوالات وجوابات کے دوران)

☆ پھولوں کی قدر و قیمت، اہمیت اور افادیت سے آگاہی حاصل کرنے کے دوران۔

☆ قدرت کے ایک حسین تحفے گلاب کی رنگینی اور رعنائی سے واقف ہونے کے دوران۔

☆ گلاب کے مختلف رنگوں کے بارے میں جاننے اور اس کی خصوصیت اور اہمیت سے آگاہ ہونے کے دوران۔

☆ قدرتی مناظر میں دلچسپی لیتے ہوئے اسے اپنے الفاظ میں بیان کرنے اور منظر نگاری میں کمال حاصل کرنے کے دوران۔

☆ آواز کے اتار چڑھاؤ اور آہنگ کے ساتھ نظم خوانی کرنے کے دوران۔

LearningWell (Pvt.) Ltd. www.learningwell.pk

☆نظم کا مفہوم سمجھتے ہوئے شاعر کے انداز بیاں پر غور کرنے اور نظم کے مرکزی خیال سے آگاہ ہونے کے دوران۔

☆نظم میں موجود نئے الفاظ سیکھتے ہوئے ان کے معنی لغت سے تلاش کرنے کے دوران۔

☆نظم کے متعلق سوالات کے جوابات لکھنے اور اشعار کی تشریح کرتے ہوئے شاعر کا بنیادی مقصد سمجھنے کے دوران۔

☆ قافیہ اور ردیف سے واقف ہونے اور نظم میں موجود قافیے اور ردیف لکھنے کے دوران۔

☆اشعار کو سادہ نثر میں تبدیل کرتے ہوئے جملوں میں فعل فاعل اور مفعول کی ترتیب درست لکھنے کے دوران۔

☆واحد الفاظ کو جمع اور جمع الفاظ کو واحد میں تبدیل کرتے ہوئے جملوں میں ان کا استعمال کرنے کے دوران۔

<u>ہم نے سیکھا:</u>

☆ پھولوں کی قدر و قیمت، اہمیت اور افادیت سے آگاہی حاصل کرنا اور اس سے لگاؤ پیدا کرنا۔

☆ قدرت کے ایک حسین تحفے گلاب کی رنگینی اور رعنائی سے واقف ہونا اور اس کی خوبصورتی کا احساس پیدا کرنا۔

☆ گلاب کے مختلف رنگوں کے بارے میں جاننا اور اس کی خصوصیت اور اہمیت سے آگاہ ہونا۔

☆ قدرتی مناظر میں دلچسپی لیتے ہوئے اسے اپنے الفاظ میں بیان کرنا اور منظر نگاری میں کمال حاصل کرنا۔

☆ آواز کے اتار چڑھاؤ اور آہنگ کے ساتھ نظم خوانی کرنا۔

☆نظم کا مفہوم سمجھتے ہوئے شاعر کے انداز بیاں پر غور کرنا اور نظم کے مرکزی خیال سے آگاہ ہونا۔

☆نظم میں موجود نئے الفاظ سیکھتے ہوئے ان کے معنی لغت سے تلاش کرنا اور اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کرنا۔

☆نظم کے متعلق سوالات کے جوابات لکھنا اور اشعار کی تشریح کرتے ہوئے شاعر کا بنیادی مقصد سمجھنا۔

☆ قافیہ اور ردیف سے واقف ہوتے ہوئے نظم میں موجود قافیے اور ردیف لکھنا۔

☆اشعار کو سادہ نثر میں تبدیل کرتے ہوئے جملوں میں فعل فاعل اور مفعول کی ترتیب درست لکھنا اور لسانی مہارتوں میں اضافہ کرنا۔

☆واحد الفاظ کو جمع اور جمع الفاظ کو واحد میں تبدیل کرنا اور جملوں میں ان کا استعمال کرنا۔

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

کلید جانچ

مشق نمبر ۱

☆سوالات کے جوابات:

(الف) گلاب کو اس لیے پھولوں کا بادشاہ کہا جاتا ہے کیونکہ یہ سب سے خوبصورت پھول ہے۔ یہ مختلف رنگوں میں پایا جاتا ہے اور یہ سب کا پسندیدہ ہے۔ باغ میں بھی سب کی نگاہوں کا مرکز یہی پھول ہوتا ہے۔

(ب) گلاب کا پھول سب سے جداگانہ حیثیت رکھتا ہے۔ خوبصورتی میں اس کا کوئی ثانی نہیں۔ یہ مختلف رنگوں میں پایا جاتا ہے جیسے سفید، زرد، آتشی، پیازی اس کے علاوہ یہ گلابی رنگ میں بھی ہوتا ہے اور یہی اس کا اصل رنگ ہے۔ تمام پھولوں سے تیز اس کی خوشبو ہوتی ہے۔ باغ میں بھی ہر کسی کی نگاہوں کا مرکز یہی پھول ہوتا ہے اور باغ کی زینت قرار پاتا ہے۔

(ج) اس نظم میں شاعر نے گلاب کے علاوہ بیلا، چنبیلی، سوسن، جوہی اور گیندے کا ذکر کیا ہے۔

(د) پاکستان کا قومی پھول چنبیلی ہے اور یہ سفید رنگ کا ہوتا ہے۔

(ہ) نظم میں گلاب کے پھول کے مندرجہ ذیل فوائد بیان ہوئے ہیں:

۱۔ گلاب کا عرق نکالا جاتا ہے جو دواؤں میں استعمال کیا جاتا ہے۔

۲۔ گلاب کے پھول سے عطر بھی بنایا جاتا ہے جس کی خوشبو ہر کسی کو پسند ہوتی ہے۔

(و) گلاب کے پھول کی ٹہنیوں میں چونکہ کانٹے ہوتے ہیں اس لیے شاعر نے شاخ سے توڑنے سے منع کیا ہے اس سے کانٹا چبھنے کا ڈر ہوگا اور تکلیف ہوگی۔

(ز) شاعر نے سفید، زرد، آتشی اور پیازی رنگ میں بھی پایا جاتا مگر اس کا اصلی رنگ گلابی ہوتا ہے۔

مشق نمبر ۲

☆درج ذیل اشعار کی نثر بنایئے:

ہیں دیکھ کر اس کو دنگ سارے　　　　کہ اس کے پیارے ہیں رنگ سارے

نثر: اس کو دیکھ کر سارے دنگ ہیں کہ اس کے سارے رنگ پیارے ہیں۔

؎ سفید، زرد، آتشی، پیازی　مگر گلابی ہے رنگ اصلی

نثر: سفید، زرد، آتشی اور پیازی ہیں مگر گلابی رنگ اصلی ہے۔

مشق نمبر ۳

☆ درج ذیل اشعار کے قافیے اور ردیف لکھیے:

تمہیدی گفتگو: طلبہ ''حمد'' میں اس کے بارے میں اچھی طرح پڑھ چکے اور قافیے اور ردیف کو جانتے ہیں۔ معلم ان کا اعادہ کروائیں۔

اشعار	قافیے	ردیف
؎ عرق اسی کا نکالتے ہیں جسے دواؤں میں ڈالتے ہیں	نکالتے۔ڈالتے	ہیں
؎ تمام عطروں سے عطر اسی کا بنا ہے محبوب ہر کسی کا	اسی۔کسی	کا
؎ مگر اسے شاخ سے نہ توڑو ہٹو ہٹو بھائی چھوڑ و چھوڑو	توڑو۔چھوڑو	۔
؎ اگرچہ ہر پھول خوشنما ہے گلاب سب سے مگر جدا ہے	خوشنما۔جدا	ہے

مشق نمبر ۴

تمہیدی گفتگو: طلبہ کو اعراب کے حوالے سے تمام معلومات دی جائیں۔ سب سے پہلے معلم تمام اعراب کو الگ الگ فلیش کارڈز پر بنائیں۔ ایک فلیش کارڈ پر 'زبر' ایک پر 'زیر' ایک پر 'پیش' ایک پر تشدید ایک پر 'مد' ایک پر تنوین (دو زبر۔دو زیر۔دو پیش) کھڑا زبر، جزم۔ چند طلبہ میں یہ فلیش کارڈ تقسیم کیے جائیں اور طلبہ سے ان کے بارے میں پوچھا جائے اور یہ بھی کہ یہ اعراب لگانے سے کس طرح کی آواز نکلتی ہے۔ معلم طلبہ کو اعراب کے بارے میں تفصیل سمجھائیں اور ان کی آوازوں کے بارے میں بتائیں۔ طلبہ کو بتایا جائے کہ لغت کی مدد سے الفاظ کے اوپر لگے اعراب دیکھ کر الفاظ کے درست تلفظ سے آگاہ ہوں۔

☆ اعراب لگایئے:

حُصُول ۔ شَرْعِی ۔ مُتَّفِق ۔ دَرِیافت ۔ اِنْتِشار ۔ اِجْتماع

تعلُّقات ۔ اِسْتِحکام ۔ اِقْتِدار ۔ مُتَوَجِّہ

مشق نمبر ۵

☆ واحد الفاظ کو جمع اور جمع الفاظ کو واحد میں تبدیل کر کے جملوں میں استعمال کیجیے: (ان الفاظ کے جملے بنائے جا رہے ہیں جو واحد یا جمع بنے ہیں)

واحد	جمع	جملے
جسم	اجسام	میرے جسم میں چھوٹے چھوٹے دانے نکل آئے تو میں گھبرا گیا۔
حال	احوال	میرے دوست کو چوٹ لگی تو میں اس کا حال پوچھنے اس کے گھر تک گیا۔
عضو	اعضاء	ورزش کرنے سے جسم کے اعضاء مضبوط ہوتے ہیں۔
غرض	اغراض	انسان اپنے اغراض و مقاصد میں جب کامیاب ہوتا ہے جب اس کی لگن سچی ہوتی ہے۔
غلط	اغلاط	جو انسان اپنی اغلاط سے سبق سیکھتا ہے وہی کامیاب زندگی گزارتا ہے۔
فکر	افکار	والدین کو سدا اپنے بچوں کی فکر کھائے جاتی ہے۔
جز	اجزاء	مختلف اجزا شامل ہونے کی وجہ سے اس محلول کا رنگ پیلا ہو گیا ہے۔
حکم	احکام	اس کے ابو نے اسے حکم دیا کہ رات ہونے سے پہلے گھر آجانا۔

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

LearningWell

مشق نمبر ۶

☆ درج ذیل اشعار کی تشریح کیجیے:

؎ گلاب ہے سب سے خوبصورت　　　　گلاب سے ہے چمن کی زینت

حوالہ: مندرجہ بالا شعر ہماری اردو کی کتاب میں نظم ''گلاب کا پھول'' سے لیا گیا ہے۔ اس کے شاعر ''حفیظ جالندھری ہیں۔

تعارف شاعر:

حفیظ ایک ممتاز ترنم گو شاعر تھے۔ ان کی نظمیں لازوال اور بے مثال ہیں۔ ان کے افکار بلند اور انقلابی ہیں۔ انہوں نے تمام اصناف سخن میں اپنی صلاحیتوں کے جوہر دکھائے۔ نظم کے علاوہ غزل گوئی میں بھی کامیاب رہے۔ ان میں ولولہ، جوش، اور حوصلہ کے ساتھ ساتھ حسن عشق' شباب کی سرمستی اور خیالات کی وسعت پائی جاتی ہے۔ حفیظ کو پاکستان کی دھرتی سے بہت پیار تھا۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے وطن کی سہانی یادوں میں ڈوب کر نظمیں لکھیں۔ ان کی نظموں میں پاکستان کے حسین مناظر کی عکاسی اور غریب عوام کے حالات و جذبات کی تصویر نمایاں ہے۔ ان کے کلام میں سادگی، سادگی، سلاست، دلکشی، ترنم اور موسیقیت بدرجہ اتم موجود ہے۔ ان کے یہاں منظر نگاری، قلبی کیفیات اور تاریخی حقائق بھی نمایاں ہیں۔ الغرض حفیظ ایک عظیم شاعر تھے۔

تشریح:

اس شعر میں شاعر گلاب کے پھول کی تعریف میں رطب اللسان ہیں اور انہوں نے گلاب کے پھول کو تمام پھولوں پر فوقیت دی ہے اور کہا ہے کہ گلاب کا پھول سب سے خوبصورت پھول ہے اور اس کی وجہ سے باغ میں رونق اور دلکشی ہے۔ اس جیسا کوئی دوسرا پھول نہیں۔ باغ کی خوبصورتی اسی کے دم سے ہے۔

؎ تمام پھولوں سے تیز خوشبو
اسی کی پھیلی ہوئی ہے ہر سو

تشریح:

اس شعر میں شاعر نے گلاب کی تعریف کی ہے اور اس کی خصوصیت سے آگاہ کیا ہے کہ گلاب کے پھول کی خوشبو اتنی تیز ہوتی ہے کہ اس سے سارا باغ مہک گیا ہے اور ہر طرف اسی کی خوشبو پھیلی ہوئی ہے۔ گلاب کے پھول نے ہر جگہ کو معطر کر دیا ہے اور فضا میں ایک خوشگوار احساس پیدا کر دیا ہے۔

مشق نمبر ۷

☆ نظم کا مرکزی خیال لکھیے:

جواب: اس نظم میں شاعر نے پھولوں کی اہمیت اجاگر کی ہے کہ پھول نہ صرف کائنات کو خوبصورت بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں بلکہ ان سے ہمیں بہت سے فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں۔ شاعر نے بالخصوص گلاب کے پھول کی تعریف کی ہے اور اس کی خصوصیات بیان کی ہیں جس سے بخوبی یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ گلاب کا پھول کتنی افادیت رکھتا ہے اور اسی لیے اسے پھولوں کا بادشاہ کہتے ہیں۔ شاعر اس بات کا احساس دلانا چاہتے ہیں کہ پھول قدرت کا ایک حسین اور انمول تحفہ ہے لہٰذا ہمیں اس کی حفاظت کرنی چاہیے اور اسے بلاوجہ توڑنے سے گریز کرنا چاہیے

سبق نمبر ۱۴:　　ایک ماہر کیمیادان: لوئی پاسچر

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ ایک عظیم اور مایۂ ناز کیمیادان سے متعارف ہوں اور ان کی انسانیت کے لیے کی گئیں خدمات سے واقفیت حاصل کریں۔

☆ لوئی پاسچر کے ناقابل فراموش کارناموں اور مفید ایجادات کے بارے میں جانتے ہوئے انہیں خراج تحسین پیش کریں۔

☆ لوئی پاسچر کی شخصیت کے بارے میں تفصیل جانتے ہوئے سبق کے طرز تحریر پر غور کریں اور جامع انداز میں شخصیت نگاری کریں

☆ درست تلفظ اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں اور نئے الفاظ خط کشید کریں۔

☆ سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھ کر اپنی تحریری صلاحیت بہتر بنائیں۔

☆ تذکیر و تانیث کے حوالے سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے چند الفاظ کی تذکیر و تانیث واضح کریں اور جملوں میں ان کا استعمال کریں۔

☆ مرکب اضافی کے جملوں سے واقف ہوں اور ان میں سے مضاف الیہ، مضاف اور حرف اضافت کو الگ کریں۔

☆ حروف استثنا کے بارے میں جانیں اور ان کا استعمال کرتے ہوئے جملے بنائیں۔

☆ قواعد میں ضرب الامثال سے واقف ہوتے ہوئے چند غلط ضرب الامثال کو درست کر کے لکھیں۔

☆ فعل معروف کے جملوں کو فعل مجہول اور فعل مجہول کے جملوں کو فعل معروف میں تبدیل کریں اور اپنی لسانی مہارتوں میں اضافہ کریں۔

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم طلبہ سے انفرادی طور پر سوال کریں کہ کیا آپ کسی ایسی شخصیت کو جانتے ہیں جنہوں نے سائنس کی دنیا میں تہلکہ مچایا ہو؟
طب کے میدان میں کوئی ایسی چیز ایجاد کی ہو یا کوئی ایسا کارنامہ انجام دیا ہو جس سے پوری انسانیت کو فائدہ ہوا؟ کوئی ایسا کیمیا دان یا طبیعات دان جس کے بارے میں آپ جانتے ہوں؟ طلبہ سے رائے لی جائے اور ان کی سابقہ معلومات کی جانچ کی جائے جب تمام طلبہ اپنی رائے دے چکیں تو معلم انہیں ایک ڈاکومنٹری دکھائیں یا خود ایک پیشکش تیار کریں جس میں دنیا کے ان چند نامور سائنسدان یا کیمیا دان یا طبیعات دان کے بارے میں بتایا گیا ہو جنہوں نے انسانیت کے فائدے کے لیے کوئی کام کیا ہو یا کوئی ایسی ایجاد کی ہو جس سے انسانیت کو فائدہ ہوا ہو۔ یہ ڈاکومنٹری طلبہ کو کمپیوٹر پر دکھائیں۔ (ڈاکومنٹری یو ٹیوب سے حاصل کی جاسکتی ہے)

☆اس ڈاکومنٹری کے بعد طلبہ بچوں سے رائے لیں اور اس کے حوالے سے چند سوالات کریں مثلاً آپ کی نظر میں سب سے کارآمد ایجاد کون سی ہے؟ آپ کو کس سائنسدان نے سب سے متاثر کیا؟ اس ڈاکومنٹری سے آپ نے کیا سیکھا؟ وغیرہ وغیرہ۔ اس کے بعد معلم موضوع کی طرف آتے ہوئے طلبہ کو بتائیں کہ آج ہم ایک ایسے کیمیا دان کے بارے میں پڑھیں گے جنہوں نے انسانوں کے لیے انتہائی مفید ایجادات کی ہیں اور ہم آج تک ان ایجادات سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ انہوں نے اپنی محنت اور ذہانت سے کئی دوائیں ایجاد کیں جس سے تمام انسانوں کو بہت فائدہ پہنچا۔ آپ کو حیاتیات اور جرثومات پر بھی عبور حاصل تھا۔ بچے سبق کا نام خود بتائیں۔

پڑھائی:

طلبہ سے سبق کی بلند خوانی کروائی جائے۔ ہر بچہ باری باری سبق کا کچھ حصہ پڑھے۔ جہاں ضرورت محسوس ہو وہاں معلم رہنمائی کریں۔ سبق کے نئے الفاظ اور ان کے معنی معلم تختۂ تحریر پر لکھیں۔ طلبہ کو ہدایت دی جائے کہ وہ سبق کی پڑھائی کے دوران اس کے اہم نکات خط کشید کرتے جائیں۔ ☆سبق کی بلند خوانی کے بعد معلم سبق کے حوالے سے طلبہ سے گفتگو کریں اور اس کے اہم نکات واضح کریں۔

سرگرمی:

جماعت کو دو گروہوں میں تقسیم کیا جائے گا پہلے گروپ کے تمام بچے لوئی پاسچر کے بارے میں سبق میں موجود تمام معلومات اچھی طرح پڑھیں جبکہ دوسرے گروپ کے بچے لوئی پاسچر کے سبق کے حوالے سے سوالات تیار کرے۔ پہلے گروپ سے ایک بچہ کو چن کر ''لوئی پاسچر'' کی شخصیت بنا کر کرسی پر بٹھایا جائے اور باقی تمام بچے اس کے گرد کھڑے ہو کر جوابات دینے میں اس کی مدد کریں۔ (کرسی پر بیٹھنے والے بچے کا چناؤ ایسے کیا جائے کہ باقی بچوں کی دل آزاری نہ ہو۔ ٹاس کیا جائے یا بچوں سے مشورہ لیا جائے)۔ اس کے بعد سوالات پوچھنے والا گروپ سوال پوچھے گا اور کرسی پر بیٹھا بچہ جواب دے گا اگر اس کو مشکل پیش آئی تو وہ اپنے ساتھیوں سے مدد لے گا۔ اس طرح ان سوالات و جوابات کی سرگرمی سے سبق کی اچھی طرح دہرائی ہو جائے گی۔ کھیل ہی کھیل میں طلبہ سبق کو اچھی طرح سمجھ لیں گے اور لوئی پاسچر کی شخصیت سے اچھی طرح واقف ہوں گے۔

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجئے)

گھر کا کام:

☆ آپ کو سائنس کا مضمون کیسا لگتا ہے؟ آپ بڑے ہو کر کون سا پیشہ اختیار کرنا چاہتے ہیں اور کس شعبے میں اپنا نام کمانا چاہتے ہیں؟

☆ کتاب میں موجود سرگرمی گھر سے کرنے کے لیے دی جائے جس میں مختلف قسم کی ویکسین کے بارے میں معلومات حاصل کر کے اس کی اہمیت اور ضرورت سے آگاہ کیا جائے۔ طلبہ سے کہا جائے کہ وہ انٹرنیٹ کی مدد لے سکتے ہیں۔

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کئے جائیں گے مثلاً:

۱۔ لوئی پاسچر کے والد کی آرزو کیا تھی؟

۲۔ وائرس کیا ہوتے ہیں؟

۳۔ پاسچر کی کس دریافت نے دواسازی میں حقیقی انقلاب برپا کیا؟

۴۔ پاسچر کا انتقال کب ہوا؟

تدریسی معاونات/ وسائل:

درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔ ان شخصیات کے حوالے سے ڈاکومنٹری جنہوں نے کارنامے انجام دیے۔ ملٹی میڈیا۔ یوٹیوب۔ کمپیوٹر

جانچ: دوران تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (سوالات کے جوابات دینے کے دوران)

LearningWell (Pvt) Ltd www.learningwell.pk

LearningWell

☆ڈاکومنٹری یا پیشکش دیکھنے اور اپنی رائے کے اظہار کے دوران۔

☆درست تلفظ اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنے اور نئے الفاظ خط کشید کرنے کے دوران۔

☆سرگرمی کے دوران

☆سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران۔

☆الفاظ کی تذکیرو تانیث واضح کرنے اور جملوں میں ان کے استعمال کے دوران۔

☆مرکب اضافی کے جملوں سے واقف ہونے اور ان میں سے مضاف الیہ، مضاف اور حرف اضافت کو الگ کرنے کے دوران۔

☆حروف استثنا کے بارے میں جاننے اور ان کا استعمال کرتے ہوئے جملے بنانے کے دوران۔

☆قواعد میں ضرب الامثال سے واقف ہونے اور چند غلط ضرب الامثال کو درست کر کے لکھنے کے دوران۔

☆فعل معروف کے جملوں کو فعل مجہول اور فعل مجہول کے جملوں کو فعل معروف میں تبدیل کرنے کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆ایک عظیم اور مایۂ ناز کیمیادان سے متعارف ہونا اور ان کی انسانیت کے لیے کی گئیں خدمات سے واقفیت حاصل کرنا۔

☆لوئی پاسچر کے ناقابل فراموش کارناموں اور مفید ایجادات کے بارے میں جانتے ہوئے انہیں خراج تحسین پیش کرنا۔

☆لوئی پاسچر کی شخصیت کے بارے میں تفصیل جانتے ہوئے سبق کے طرز تحریر پر غور کرنا اور شخصیت نگاری کے فن سے آشنا ہونا۔

☆درست تلفظ اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا اور نئے الفاظ خط کشید کرنا۔

☆سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھ کر اپنی تحریری صلاحیت بہتر بنانا۔

☆تذکیرو تانیث کے حوالے سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے چند الفاظ کی تذکیرو تانیث واضح کرنا اور جملوں میں ان کا استعمال کرنا۔

☆مرکب اضافی کے جملوں سے واقف ہونا اور ان میں سے مضاف الیہ، مضاف اور حرف اضافت کو الگ کرنا۔

☆حروف استثنا کے بارے میں جاننا اور ان کا استعمال کرتے ہوئے جملے بنانا۔

☆قواعد میں ضرب الامثال سے واقف ہونا اور چند غلط ضرب الامثال کو درست کر کے لکھنا۔

☆فعل معروف کے جملوں کو فعل مجہول اور فعل مجہول کے جملوں کو فعل معروف میں تبدیل کرنا اور اپنی لسانی مہارتوں میں اضافہ کرنا۔

LearningWell (Pvt.) Ltd. www.learningwell.pk

کلید جانچ

مشق نمبر ۱

☆درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیے: (جوابات)

(الف) لوئی پاسچر (Louis Pasteur) ایک ماہر کیمیادان تھا جسے حیاتیات اور جراثومیات پر بھی عبور تھا۔ لوئی پاسچر ۲۷ دسمبر ۱۸۲۲ء کو فرانس کے ایک قصبے میں پیدا ہوا۔

(ب) لوئی پاسچر نے تجربوں کے بعد وہ یہ معلوم کرنے میں کامیاب ہو گیا کہ خمیر اور سڑاند جراثیم کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے جن کو ہم صرف آنکھ سے نہیں دیکھ سکتے بلکہ اس کے لیے خُردبین چاہیے ہوتی ہے۔

(ج) انسانوں میں بھی اکثر بیماریاں ہمیشہ ان جراثیم سے پیدا ہوتی ہیں جو اکثر ہوا میں اڑتے ہیں اور ان ہی کی وجہ سے ایک شخص کی بیماری دوسرے کو لگ جاتی ہے۔ ایسے امراض کو متعدی امراض کہتے ہیں۔

(د) دودھ کو حرارت پہنچا کر بیکٹریا سے محفوظ کرنے کا عمل پاسچر ہی کی ایجاد ہے اور اسی کے نام پر اسے پاسچرائزیشن Pasteurization کہتے ہیں۔

(ہ) لوئی پاسچر کے یادگار کارناموں میں کھانوں اور مشروبات میں جراثیم کشی کا نظام ہے۔ اس کی بدولت وٹامن کو متاثر کیے بغیر جراثیم کا خاتمہ کر دیا جاتا ہے۔ اس طریقہ کار کے ذریعے اشیائے خورد و نوش کو مخصوص درجہ حرارت تک گرم کیا جاتا ہے جس سے جراثیم کا کام تمام ہو جاتا ہے۔ البتہ کھانے پینے کی اشیا کی غذائی افادیت اپنی جگہ برقرار رہتی ہے۔

(و) کتے کے کاٹنے کو طبی اصطلاح میں ''ریبیز (Rabies)'' کہتے ہیں۔ جس انسان کو پاگل کتا کاٹ لیتا ہے، پہلے تو اسے بخار آتا ہے۔ پھر اس کی کیفیت میں اندر ہی اندر تبدیلی ہونے لگتی ہے۔ اس کے بعد رگوں اور پٹھوں میں تناؤ پیدا ہوتا ہے۔ حلق سے پانی اتارنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ گردن اور حلق کی تمام رگیں اکڑ جاتی ہیں۔ پانی کے چند قطرے بھی حلق سے نیچے جاتے ہیں تو مریض تڑپنے لگتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اسے پانی سے مستقل خوف آنے لگتا ہے اور اسی عالم میں وہ تڑپ تڑپ کر جان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

(ز) لوئی پاسچر نے ۱۸۸۵ء میں اس بیماری کی طرف توجہ کی اور تھوڑے ہی عرصے میں اس مرض کا علاج دریافت کیا۔ یعنی ایک ایسی دوا تیار کی جس کا ٹیکا لگایا جاتا ہے۔ اس دریافت نے ہزاروں لوگوں کو موت کے منہ میں جانے سے بچالیا۔

مشق نمبر ۲

تمہیدی گفتگو: (مذکر/مونث بنانے کے طریقے پچھلے کسی سبق میں تفصیل سے درج ہیں ملاحظہ کیجیے)

سب سے پہلے معلم چند الفاظ جماعت کے چند طلبہ میں تقسیم کریں اور ان کے جملے بنوائیں۔ طلبہ کے بنائے جملوں کو تختہ سیاہ پر لکھا جائے: مثال: پنکھا۔ گھڑی۔ کمرہ۔ فرش۔ زمین۔ میز۔ دیوار وغیرہ۔ ان جملوں کو سامنے رکھتے ہوئے معلم موضوع کی طرف آئیں اور انہیں مذکر اور مونث کا فرق واضح کریں۔ بے جان مذکر اور مونث کو اسی طرح سمجھا جا سکتا ہے جب انہیں جملوں میں استعمال کیا جائے۔

☆ معلم طلبہ کو ہدایت دیں کہ جملے اس طرح بنائے جائیں کہ مذکر اور مونث کا فرق واضح ہو جائے۔ درج ذیل جملوں میں اس بات کا خیال رکھا گیا ہے کہ الفاظ کی تذکیر و تانیث واضح ہو جائے۔

☆ درج ذیل الفاظ کی تذکیر و تانیث واضح کیجیے اور انہیں جملوں میں استعمال کیجیے:

تھیلی: (مونث)　　اس نے ایک چھوٹی سی تھیلی میں پیسے رکھ کر الماری میں چھپا دیے۔

قلم: (مذکر)　　میرے دوست نے میرا پسندیدہ قلم مانگا تو میں انکار نہ کر سکا۔

گھڑی: (مونث)　　اس کو ایک خوبصورت گھڑی تحفے میں ملی ہے۔

موتی: (مذکر)　　اس نے دکان پر ایک بیش قیمت موتی دیکھا تو فوراً خرید لیا۔

گھی: (مذکر)　　گاؤں میں اصلی گھی استعمال کیا جاتا ہے۔

کنگھی: (مونث)　　اس نے جونہی کنگھی کی اس کے بالوں سے خشکی گرنے لگی۔

جالی: (مونث)　　اس نے مچھروں سے بچاؤ کے لیے تمام کھڑکیوں پر باریک جالی لگا لی۔

پانی: (مذکر)　　بارش کا پانی جگہ جگہ سڑکوں پر کھڑا ہوا تھا۔

مشق نمبر ۳

تمہیدی گفتگو: سب سے پہلے معلم چند الفاظ تختہ تحریر پر لکھیں مثلاً آسیہ کی چوڑیاں۔ علی کا قلم۔ اکبر صاحب کا گھر

اس کے بعد طلبہ سے پوچھا جائے کہ ان تینوں میں کیا چیز مشترک ہے یا تینوں میں کیا خاص بات بتائی گئی ہے؟ طلبہ کو سوچنے کا وقت دیا جائے۔ طلبہ مختلف رائے دیں گے۔ اس کے بعد معلم بتائیں کہ ان تینوں میں کسی کا کسی سے تعلق یا نسبت بتائی گئی ہے جیسے علی اور قلم کا کوئی تعلق ہے یعنی علی کا قلم۔ اسی طرح بقیہ مثالوں کو بھی واضح کیا جائے۔ پھر طلبہ کو بتایا جائے کہ ان کو مرکب اضافی کہا جاتا ہے۔ جس سے تعلق ہوتا ہے اسے مضاف الیہ، جس کا تعلق ہوتا ہے اسے مضاف اور جس لفظ سے تعلق کو ظاہر کیا جائے اسے حرف اضافت کہتے ہیں۔ علی کا قلم میں علی مضاف الیہ ہے، قلم مضاف اور کا حرف اضافت ہے۔ طلبہ سے مزید مثالیں پوچھی جائیں۔

☆ نیچے دیے گئے مرکبات میں سے مضاف، مضاف الیہ اور حرف اضافت الگ کیجیے اور انہیں اوپر دیے گئے نقشے کے مطابق لکھیے:

مرکّب اضافی	مضاف الیہ	مضاف	حرف اضافت
سونے کی انگوٹھی	سونے	انگوٹھی	کی
بکرے کے پائے	بکرے	پائے	کے
ناصر کا گھر	ناصر	گھر	کا
برف کے گولے	برف	گولے	کے
ہاتھوں کے طوطے	ہاتھوں	طوطے	کے
شام کی سیر	شام	سیر	کی
بچے کا کھلونا	بچے	کھلونا	کا
پیپل کا درخت	پیپل	درخت	کا

مشق نمبر ۴

تمہیدی گفتگو: طلبہ اپنے پچھلے سبق میں حروف کے بارے میں پہلے سے پڑھ چکے ہیں ان سے حروف کے متعلق پوچھتے ہوئے موضوع کی طرف لایا جائے اور زبانی چند جملے بنوائے جائیں۔

☆ درج ذیل بالا حروف استثنا کو استعمال کرتے ہوئے کم سے کم چھ جملے بنائیے لیکن ایک حرف استثنا صرف ایک مرتبہ استعمال کیجیے:

سوا:　　اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں/ حمیرا کے سوا سب بہن بھائی چھوٹے ہیں۔

سوائے:　　احمد کے تمام رشتہ دار کراچی میں رہتے ہیں سوائے اس کے ماموں کے۔

جز:　　جز اپنے چھوٹے بھائی کے وہ کسی کا خیال نہیں رکھتا۔

LearningWell (Pvt.) Ltd. www.learningwell.pk

بجز: وہ کسی کی بات نہیں مانتا بجز اپنی امی کے۔

ماسوا: احمد میں کوئی برائی نہیں ماسوا اس کے کہ اسے غصہ بہت جلدی آجاتا ہے۔

لیکن: میں اس کی عیادت کو چلا تو جاؤں لیکن اس کا گھر بہت دور ہے۔

مشق نمبر ۵

(پچھلے سبق میں اس کی تفصیل موجود ہے)

☆ درج ذیل جملوں میں ضرب الامثال کی غلطیاں موجود ہیں انہیں درست کر کے دوبارہ لکھیے: (درست جوابات)

(الف) اتنا مہنگا کھانا وہ بھی بدمزہ یہ تو وہی بات ہوگئی کہ اونچی دکان پھیکا پکوان۔

(ب) اگر تم اس نیک آدمی کو برا کہو گے تو آسمان کا تھوکا منہ پر ہی آئے گا۔

(ج) بیک وقت دو دو کام میں ہاتھ مت ڈالو ورنہ آدھا تیتر، آدھا بٹیر ہو جائے گا۔

(د) چور چوری سے جائے ہیرا پھیری سے نہ جائے۔

(ہ) اپنے بچے کو بری صحبت سے بچاؤ خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے۔

(و) اپنے افسر سے بنا کر رکھو۔ دریا میں رہ کر مگر مچھ سے بیر نہیں رکھنا چاہیے۔

مشق نمبر ۶

تمہیدی گفتگو: سب سے پہلے معلم دو جملے تختہ تحریر پر لکھیں اور طلبہ سے ان کا فرق پوچھیں۔

احمد اسکول جا رہا ہے۔		اسکول جایا جا رہا ہے۔

طلبہ اپنی رائے دیں۔ جب طلبہ بتا چکیں تو معلم انہیں موضوع کی طرف لاتے ہوئے سمجھائیں کہ پہلے جملے میں فعل، فاعل اور مفعول تینوں موجود ہیں جبکہ دوسرے جملے میں فاعل نہیں ہے۔ وہ فعل جس کا فاعل مذکور ہو یعنی ہمیں معلوم ہو کہ کام کس نے کیا ہے وہ فعل معروف ہوتا ہے۔ اور وہ فعل جس کا فاعل مذکور نہ ہو یعنی یہ معلوم نہ ہو کہ کام کس نے کیا وہ فعل مجہول کہلاتا ہے۔

☆ سرگرمی: طلبہ کو گروپ میں بٹھا کر پہلے چار چار فعل معروف کے جملے لکھنے کے لیے کہا جائے۔ اس کے بعد معلم تمام گروپ کے لکھے ہوئے جملوں کا آپس میں تبادلہ کریں یعنی ایک گروپ دوسرے گروپ کو اپنے لکھے ہوئے جملے دے۔ اب طلبہ سے کہا جائے کہ وہ ان جملوں کو فعل مجہول کے جملوں میں تبدیل کریں۔ معلم کی معاونت اور رہنمائی شامل رہے گی۔

☆ نیچے دیے گئے فعل معروف کے جملوں کو فعل مجہول والے جملے میں اور فعل مجہول والے جملوں کو فعل معروف والے جملوں میں تبدیل کیجیے اور جہاں ضرورت ہو مزید تبدیلی کیجیے:

☆ مسافر کو ڈاکو نے لوٹ لیا۔ (فعل معروف)	تبدیلی:	فعل مجہول: ڈاکو لوٹا گیا۔
☆ پیسے لٹائے جا رہے ہیں۔ (فعل مجہول)	تبدیلی:	فعل معروف: اس نے خریداری پر خوب پیسے لٹائے۔
☆ ہم کل فٹ بال کا میچ کھیلیں گے۔ (فعل معروف)	تبدیلی:	فعل مجہول: فٹ بال میچ کھیلا جائے گا۔
☆ امتحان لیا جائے گا۔ (فعل مجہول)	تبدیلی:	فعل معروف: طالب علم کل امتحان دیں گے۔
☆ درخت کاٹے گئے۔ (فعل مجہول)	تبدیلی:	فعل معروف: لکڑہاروں نے درخت کاٹ دیے۔
☆ چاند دیکھا جا چکا ہے۔ (فعل مجہول)	تبدیلی:	فعل معروف: انہوں نے چاند دیکھ لیا ہے۔
☆ سعید گھر بیچ رہا ہے۔ (فعل معروف)	تبدیلی:	فعل مجہول: گھر بیچا جا رہا ہے۔
☆ ہم نے میدان میں دوڑ لگائی۔ (فعل معروف)	تبدیلی:	فعل مجہول: میدان میں دوڑ لگائی گئی۔
☆ چراغ بجھا دیا گیا تھا۔ (فعل مجہول)	تبدیلی:	ہم نے چراغ بجھا دیا تھا۔
☆ ڈرامہ دیکھا جا رہا ہے۔ (فعل مجہول)	تبدیلی:	وہ ڈرامہ دیکھ رہے ہیں۔

مشق نمبر ۷

☆ سبق کی مدد سے لوئی پاسچر کے بارے میں ایک مختصر نوٹ لکھیے:

(معلم کی ہدایات اور سبق میں دی گئی معلومات کی روشنی میں طلبہ اپنی فہم اور استعداد کے مطابق یہ نوٹ لکھیں گے)

LearningWell

سبق نمبر ۱۵:　　نصیر اور خدیجہ

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ خونی رشتوں کی قدر و اہمیت سے آگاہ ہوتے ہوئے ان کا احترام کریں اور ان کے حال احوال سے باخبر رہیں۔

☆ اپنے بہن بھائی اور عزیز و اقارب کے حالات سے بخوبی واقف رہیں اور ضرورت پڑنے پر ان کی مدد کو ہر دم تیار رہیں۔

☆ خاندانی روایات اور اقدار کی پاسداری کرتے ہوئے اپنوں کا خیال رکھیں اور ان کی کسی بھی طریقے سے دل آزاری نہ کریں۔

☆ سبق میں موجود پیغام کو خط کے پیرائے میں پڑھتے ہوئے اس کے انداز تحریر پر غور کریں اور نئے الفاظ کے معنی کو سمجھیں۔

☆ درست تلفظ اور لہجے کرتے ہوئے نئے الفاظ پر غور کریں اور معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆ سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھ کر تحریری صلاحیت بہتر بنائیں۔

☆ علامات وقف سے واقف ہوتے ہوئے تحریر میں ان کا مناسب استعمال کریں۔

☆ قواعد میں سابقوں کے بارے میں معلومات حاصل کریں اور ان کی مدد سے الفاظ بنا کر انھیں جملوں میں استعمال کریں۔

☆ متشابہ الفاظ کی ایک قسم "متشابہ بلحاظ آواز" سے واقف ہوں اور چند الفاظ کے متشابہ لکھ کر اس کے معنی جاننے کی کوشش کریں اور اپنے الفاظ کے ذخیرے کو بڑھائیں۔

☆ جملے میں املا کی غلطیوں سے واقف ہوتے ہوئے انھیں درست کریں اور اپنی اردو بہتر کریں۔

☆ خلاصہ نگاری کے فن سے آشنا ہوتے ہوئے سبق کا خلاصہ تحریر کریں۔

☆ محاورہ کے معنی و مفہوم سے آشنا ہوتے ہوئے سبق میں سے محاورات چن کر لکھیں اور ان کے معنی لکھ کر اپنے لسانی مہارتوں میں اضافہ کریں۔

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم ایک کل جماعتی گفتگو میں طلبہ سے پوچھیں کہ کیا آپ اپنے بہن بھائیوں کا خیال رکھتے ہیں؟ کس طرح؟ کیا آپ اپنے کزنز یا رشتہ داروں کے گھر ان کا حال احوال معلوم کرنے جاتے ہیں؟ اپنے بہن بھائیوں سے لڑتے ہیں؟ جب کبھی آپ کے بہن بھائی کو آپ کی ضرورت پڑی ہو تو کیا آپ نے ان کا ساتھ دیا یا ان کی مدد کی؟ اگر کوئی آپ کے بہن بھائی کو کچھ کہے تو آپ کو غصہ آئے گا؟ کیوں؟ آپ اپنے عزیز رشتہ داروں کے گھر کب کب جاتے ہیں؟ آپ کے خاندان میں کوئی ایسا فرد ہے جو سب کی خیریت دریافت کرتا ہو اور اگر کسی کو مدد کی ضرورت ہو تو اس کی مدد کے لیے بھی حاضر ہو جائے؟ آپ کی نظر میں خونی رشتوں کی کیا اہمیت ہے؟ ہم اپنے بہن بھائی یا کزنز وغیرہ کا خیال کس طرح رکھ سکتے ہیں؟ یہ تمام سوالات پوچھے جائیں اور طلبہ کی رائے لی جائے طلبہ مختلف طریقے سے اپنے خیالات کا اظہار کریں گے۔ ہر بچہ اس گفتگو میں حصہ لے اور اپنی رائے دے۔ اس کے بعد موضوع کی طرف آتے ہوئے معلم طلبہ کو بتائیں کہ ہم مسلمان ہیں اور ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہم پر دو طرح کے حقوق واجب ہیں ایک حقوق اللہ یعنی اللہ کا ہم پر حق ہے کہ ہم اس کی عبادت کریں اور اس کے احکامات کی پابندی کریں اور دوسرے حقوق العباد یعنی بندوں کے حقوق اور ہمیں ان حقوق کو ادا کرنا ہے۔ ہم اس معاشرے میں رہتے ہیں سب سے پہلے ہم پر اپنے والدین کا حق ہے۔ اس کے بعد بہن بھائی۔ اس کے بعد عزیز و اقارب، دوست احباب، پڑوسی وغیرہ لہٰذا جن جن سے ہمارا واسطہ پڑتا ہے ہمیں ان سب کے حقوق ادا کرنا ہیں۔ اگر کسی کو بھی ہماری ضرورت ہو تو ہمیں ان کی مدد کرنے میں دیر نہیں کرنی۔ یہی وجہ ہے کہ ہمیں اپنے خونی رشتوں اور عزیز و اقارب اور رشتہ داروں کا خیال رکھنا چاہیے اور ان کے حالات سے باخبر رہنا چاہیے اور اگر کوئی مصیبت میں ہو تو ان کی مدد بھی کرنی چاہیے۔ ہمارا آج کا سبق بھی اسی موضوع پر ہے کہ خونی رشتے ہماری زندگی میں کیا معنی رکھتے ہیں اور اس سلسلے میں ہماری روایات اور ہماری اقدار کیا ہیں۔

پڑھائی:

طلبہ جوڑی کی صورت میں سبق کی پڑھائی کریں یعنی طلبہ جوڑی کی صورت میں بیٹھیں گے یا ان کی جوڑیاں بنائی جائیں گی۔ پھر اس جوڑی میں ایک بچہ ایک صفحہ پڑھے گا اور دوسرا بچہ دوسرا صفحہ پڑھے گا۔ جہاں بچوں کو مشکل پیش آئے گی وہاں معلّمہ رہنمائی کریں گی۔

سبق پڑھنے کے بعد معلّمہ طلبہ سے سبق کے متعلق رائے لیں گی اور پوچھیں گی کہ سبق میں کیا بتایا گیا ہے؟ سبق میں سب سے اچھی بات آپ کو کیا لگی؟ اس سبق سے آپ نے کیا سیکھا؟ کیا آپ کے اندر کیا جذبہ پیدا ہوا؟ کیا آپ اپنے بہن بھائی اور عزیز رشتہ داروں کا خیال رکھتے ہیں؟

☆ طلبہ سے جوابات لیتے ہوئے معلم سبق کے اہم نکات سامنے لائیں۔ ہو سکے تو سبق کا خلاصہ بتائیں۔ (سبق کا خلاصہ مشق نمبر ۷ پر ملاحظہ کیجیے)

سرگرمی:

☆ تمام طلبہ سے انفرادی طور پر یہ کام کروایا جائے۔ تمام طلبہ کو ایک ایک کمپیوٹر پیپر دیا جائے۔

☆ طلبہ سے کہا جائے کہ وہ اپنے چھوٹے بھائی یا بہن یا پھر کوئی کزن کو خط لکھیں اور انھیں بتائیں کہ بہن بھائیوں کو آپس میں ایک دوسرے کا خیال رکھنا چاہیے اور ایک دوسرے کی ہر مشکل وقت میں مدد کرنی

LearningWell (Pvt.) Ltd. www.learningwell.pk

LearningWell

چاہیے اور یہ کہ خونی رشتے ہمارے لیے سب سے بڑھ کر ہونے چاہییں اور ہمیں ان کے حالات سے ہمیشہ باخبر رہنا چاہیے۔

☆معلم ہر بچے کے پاس جائیں اور ان کی رہنمائی اور معاونت کریں۔ جس بچے کو زیادہ رہنمائی کی ضرورت ہو تو معلم ان کی مدد کریں۔

☆تقریباً دس سے پندرہ منٹ بعد ہر بچہ اپنا لکھا ہوا خط جماعت میں پڑھ کر سنائے۔ سب سے اچھے خط کو سوفٹ بورڈ پر لگایا جائے۔

یا

☆طلبہ کے گروپ بنا کر ایک چھوٹا سا ڈرامہ یا رول پلے کروایا جا سکتا ہے جس میں خونی رشتوں کی اہمیت دکھائی گئی ہو اور ان رشتوں کا احترام کرنے اور ان کا خیال رکھنے کا پیغام دیا گیا ہو۔

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆کتاب میں موجود سرگرمی گھر سے کرنے کے لیے دی جا سکتی ہے۔

سوال: آپ اپنے بہن بھائی اور اپنے والدین سے کتنا پیار کرتے ہیں اور ان کے لیے آپ کے کیا جذبات ہیں یا آپ ان کے لیے کیا کرنا چاہتے ہیں؟ تفصیل سے بتائیے:

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً:

ا۔ خدیجہ کون تھی اور اس نے کس کو خط لکھا؟

۲۔ نصیر کون تھا اور کہاں رہتا تھا؟

۳۔ خدیجہ نصیر کو کس بات پر خوب کھری کھری سنا رہی تھی؟

۴۔ خدیجہ نے نصیر کو صادقہ کے بچوں کے لیے کیا کرنے کو کہا؟

۵۔ صادقہ کے بچوں کو دیکھ کر خدیجہ کی طبیعت کیوں بھر آئی؟

☆ اس کے علاوہ کاپی میں لکھے گئے جوابات چند ایک طلبہ سے سنے جا سکتے ہیں۔

تدریسی معاونات/ وسائل:

درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔ کمپیوٹر پیپر

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (سوالات کے جوابات دینے کے دوران)

☆خونی رشتوں کی قدر و اہمیت سے آگاہ ہونے اور ان کے حقوق سے واقف ہونے کے دوران۔

☆سبق میں موجود پیغام کو خط کے پیرائے میں پڑھتے ہوئے اس کے اندازِ تحریر پر غور کرنے اور نئے الفاظ کے معنی جاننے کے دوران۔

☆درست تلفظ اور لہجے کرتے ہوئے نئے الفاظ پر غور کرنے اور معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنے کے دوران۔

☆سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران۔

☆علاماتِ وقف سے واقف ہوتے ہوئے تحریر میں ان کے مناسب استعمال کے دوران۔

☆قواعد میں سابقوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے اور ان کی مدد سے الفاظ بنا کر انہیں جملوں میں استعمال کرنے کے دوران۔

☆متشابہ الفاظ کی ایک قسم "متشابہ بلحاظ آواز" سے واقف ہونے اور چند الفاظ کے متشابہ لکھ کر اس کے معنی سے واقف ہونے کے دوران۔

☆ جملے میں املا کی غلطیوں سے واقف ہوتے ہوئے انہیں درست کرنے اور اپنی اردو بہتر کرنے کے دوران۔

☆ خلاصہ نگاری کے فن سے آشنا ہوتے ہوئے سبق کا خلاصہ تحریر کرنے کے دوران۔

☆ محاورہ کے معنی و مفہوم سے آشنا ہوتے ہوئے سبق میں سے محاورات چن کر لکھنے اور ان کے معنی سے واقف ہونے کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆ ☆خونی رشتوں کی قدر و اہمیت سے آگاہ ہونا، ان کا احترام کرنا اور ان کے حال احوال سے باخبر رہنا۔

☆اپنے بہن بھائی اور عزیز و اقارب کے حالات سے بخوبی واقف رہنا اور ضرورت پڑنے پر ان کی مدد کو ہر دم تیار رہنا۔

☆ خاندانی روایات اور اقدار کی پاسداری کرتے ہوئے اپنوں کا خیال رکھنا اور ان کی کسی بھی طریقے سے دل آزاری نہ کرنا۔

LearningWell (Pvt) Ltd. www.learningwell.pk

☆ سبق میں موجود پیغام کو خط کے پیرائے میں پڑھتے ہوئے اس کے انداز تحریر پر غور کرنا اور نئے الفاظ کے معنی کو سمجھنا۔

☆ درست تلفظ اور لہجے کرتے ہوئے نئے الفاظ پر غور کرنا اور معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔

☆ سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنا۔

☆ علامات وقف سے واقف ہوتے ہوئے تحریر میں ان کا مناسب استعمال کرنا۔

☆ قواعد میں سابقوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنا اور ان کی مدد سے الفاظ بنا کر انہیں جملوں میں استعمال کرنا۔

☆ متشابہ الفاظ کی ایک قسم "متشابہ بلحاظ آواز" سے واقف ہونا اور چند الفاظ کے متشابہ لکھ کر اس کے معنی سے واقف ہونا۔

☆ جملے میں املے کی غلطیوں سے واقف ہوتے ہوئے انہیں درست کرنا اور صحیح اردو سے واقف ہونا۔

☆ خلاصہ نگاری کے فن سے آشنا ہوتے ہوئے سبق کا خلاصہ تحریر کرنا۔

☆ محاورہ کے معنی و مفہوم سے آشنا ہوتے ہوئے سبق میں سے محاورات چن کر لکھنا اور ان کے معنی سے آگاہ ہونا۔

کلیدِ جانچ

مشق نمبر ۱

سوالات کے جوابات:

(الف) خدیجہ نصیر کی بڑی بہن تھیں اور اس نے نصیر کو خط اس لیے لکھا تھا تا کہ وہ اپنے اور دوسرے بہن بھائی کے حال احوال سے اسے مطلع کرے اور اسے ان کی پریشانیوں سے آگاہ کرے نیز وہ چاہتی تھی کہ اپنی مری ہوئی بہن صادقہ کے بچے آج کل جس مفلوک الحالی کا شکار تھے ان کے ماہانہ خرچ کا کوئی بندوبست ہو جائے اور نصیر اپنی تنخواہ میں سے کچھ پیسے ان بچوں کو دے دیا کرے۔

(ب) صادقہ خدیجہ اور نصیر کی چھوٹی بہن تھی جس کا انتقال ہو چکا تھا۔

(ج) سلیم کی دو بہنیں اس کے ساتھ رہتی تھیں۔ اس کی بہنیں گھر کی مالک و مختار بنی بیٹھی تھیں۔ سلیم نے اپنی بہنوں کو سر آنکھوں پر بٹھایا ہوا تھا، بھانجے بھانجی کی شادیاں کیں۔ بھانجوں کو پڑھا لکھا کر نوکر بنایا۔

(د) خدیجہ کے بڑے بھائی اپنی پریشانیوں میں گھرے تھے۔ ان کی نوکری چھوٹ گئی، گھر میں چوری ہو گئی، مقدمہ ہار گئے۔ چار روپیہ مکان کے آجاتے تھے وہ بھی نہ رہے۔ اس کے ساتھ ہی لمبی کوٹھڑی بھی بیٹھ گئی۔ ان کے پاس اتنے پیسے بھی نہیں تھے کہ وہ اینٹیں اور ملبہ ہی ہٹوا دیں۔ چار سو روپے کے قرض دار بھی تھے۔

(ہ) منجھلی خالہ جس کے ہاں ضرورت دیکھتی ہیں وہاں مدد کو پہنچ جاتی ہیں۔ صادقہ کے بچوں کو بھی دیکھتی ہیں، اپنے گھر کو بھی دیکھتی ہیں۔

(و) خدیجہ کی اس فقرے سے مراد یہ ہے کہ وہ ایک شادہ شدہ عورت ہے اور اپنے سسرال میں رہتی ہے جہاں وہ اپنے شوہر کے رحم و کرم پر ہے۔ یعنی شوہر کماتا ہے اور وہ سب اس قلیل سی آمدنی میں گزر بسر کرتے ہیں۔

مشق نمبر ۲

☆ درج ذیل الفاظ کے معنی لکھیے اور انہیں جملوں میں استعمال کیجیے:

الفاظ	معنی	جملے
یقیناً	ضرور۔ بے شک۔ بلاشبہ	اسے یقیناً کوئی بہت ضروری کام آپڑا ہوگا جس کی وجہ سے اس نے چھٹی کی ہے۔
غالباً	شاید۔ بظاہر	وہ دکان سے بغیر کچھ لیے ہی چلا گیا غالباً وہ پیسے گھر بھول آیا تھا۔
اصولاً	اصول کے اعتبار سے	اصولاً تو ہر پاکستانی کا فرض ہے کہ وہ اپنے ملک کی بقا اور سلامتی کے لیے کوشاں رہے۔
عموماً	عام طور پر۔ اکثر و بیشتر	عید کے دن میٹھے میں عموماً شیر خورمہ ہی کھایا جاتا ہے۔
اتفاقاً	اچانک۔ یکا یک	احمد جب بازار جا رہا تھا تو اتفاقاً اس کی نظر ایک خوبصورت کھلونے پر پڑی اور وہ اسے دیکھتا رہ گیا۔
خصوصاً	خاص کر۔ خاص طور سے	مجھے پھل بہت پسند ہیں خصوصاً آم تو میری جان ہے۔
مجبوراً	مجبور ہو کر۔ عاجز آکر	بچے نے اپنی امی سے اتنی ضد کی کہ مجبوراً انہیں پیسے دینے پڑے۔
احتیاطاً	احتیاط کے طور پر	اس نے سفر پر جانے سے پہلے احتیاطاً چند دوائیاں بھی ساتھ رکھ لیں۔

مشق نمبر ۳

☆ مندرجہ ذیل مقامات پر علامات وقف استعمال کیجیے: (درست عبارت)

کاش! تم میری ہدایات پر عمل کرتے تو کامیاب ہو جاتے۔ تمہیں تو ہر وقت کھیل کی پڑی رہتی ہے۔ حالاں کہ تمہاری کتاب میں اسماعیل میرٹھی کہہ گئے ہیں ؎ ہے کام کے وقت کام اچھا اور

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk
LearningWell

کھیل کے وقت کھیل زیبا لیکن تم سمجھتے کیوں نہیں ہو؟ دیکھو! یہ رویہ ٹھیک نہیں ہے۔اس طرح تو کامیابی کا خواب ہی دیکھا جا سکتا ہے۔ ہمت کرو۔تم نے سنا نہیں ''ہمت مرداں مدد خدا''۔ ویسے بھی مثال مشہور ہے کہ ''مایوسی کفر ہے۔''اب آئندہ کے لیے تمھیں ان چیزوں کا خیال رکھنا پڑے گا: بلا ناغہ اسکول جانا، اسکول کے بعد کم سے کم دو گھنٹے گھر پر پڑھائی کرنا، ایک گھنٹہ کھیلنا اور وقت پر سونا۔

مشق نمبر ۴

تمہیدی گفتگو: معلم طلبہ کی سابقہ معلومات کی جانچ کے لیے مرکب الفاظ کا حوالہ دیں اور ان سے مرکب الفاظ کے بارے میں پوچھیں۔

اس کے بعد معلم طلبہ سے سوال کریں کہ میں کچھ مرکب الفاظ تختہ تحریر پر لکھ رہی ہوں ان میں کیا خاص بات ہے یا یہ کس طرح کے مرکب الفاظ ہیں۔

نالائق۔ باکردار۔ بے جان۔ بداخلاق۔ خوب صورت

طلبہ کی رائے لے کر معلم موضوع کی طرف آئیں اور طلبہ کو بتائیں کہ یہ دو الفاظ پر مشتمل مرکب الفاظ ہیں جن میں ایک لفظ کے معنی ہیں اور ایک لفظ کے معنی نہیں ہیں۔ جیسے نالائق میں ''نا'' کے معنی نہیں ہیں اور ''لائق'' کے معنی ہیں۔ اسی طرح بے جان میں ''جان'' کے معنی ہیں اور ''بے'' کے معنی نہیں ہیں۔ ان الفاظ میں جو علامت بے معنی ہوتی ہے یا ان دو الفاظ میں جو بے معنی لفظ، بامعنی لفظ سے پہلے لکھا ہوتا ہے یا جو علامت بامعنی لفظ کے شروع میں لگا کر ایک نیا لفظ بناتے ہیں وہ علامت سابقہ کہلاتی ہے۔ یہ ضرور بتایا جائے کہ سابقہ اپنا کوئی معنی نہیں دیتا لیکن جب لفظ کے ساتھ ملتا ہے تو ان کی وجہ سے لفظ میں تغیر و تبدل پیدا ہوتا ہے۔

☆ درج ذیل سابقوں کی مدد سے الفاظ بنائیے اور انہیں جملوں میں استعمال کیجیے:

سابقے	الفاظ	جملے
اہل	اہل خانہ۔ اہل محلّہ	اگلے سال میرے اہل خانہ گرمیوں کی چھٹیاں سوات میں گزاریں گے۔
بلند	بلند حوصلہ۔ بلند قامت	عالم چنا ایک بلند قامت آدمی ہے۔
خلاف	خلاف توقع۔ خلاف ورزی	قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کو سخت سے سخت سزا دینی چاہیے
تنگ	تنگ نظر۔ تنگ دست	آج کل کے مہنگائی کے دور میں تنگ دست لوگ بڑی مشکل سے گزر بسر کرتے ہیں۔
ان	ان پڑھ۔ ان گنت	جس ملک کی عوام ان پڑھ ہو گی وہ ملک کبھی ترقی نہیں کر سکتا۔
بد	بدصورت۔ بدکردار	وہ شخص بڑا بدکردار ہے یہی وجہ ہے کہ کوئی اسے منہ نہیں لگاتا۔
پست	پست قد۔ پست ہمت	وہ بڑا پست ہمت آدمی ہے ایک چھوٹی سی ندی پار کرنے سے ڈرتا ہے۔
پُر	پُروقار۔ پُرفضا	بعض اوقات جب انسان کام سے تھک جاتا ہے تو دل چاہتا ہے کہ کسی پُرفضا مقام پر چلا جائے۔

مشق نمبر ۵

تمہیدی گفتگو: طلبہ اپنی سابقہ جماعتوں میں متشابہ الفاظ کے بارے میں پڑھ چکے ہیں ان کا اعادہ کروایا جائے۔

سب سے پہلے معلم ایک جملہ تختہ تحریر پر لکھیں مثلاً '' ہر خاص و عام کا پسندیدہ پھل آم ہے۔

معلم طلبہ سے پوچھیں کہ اس جملے کی خاص بات کیا ہے۔ طلبہ بتائیں گے کہ اس میں دو الفاظ ایک جیسی آواز والے ہیں۔ اس کے بعد معلم موضوع کی طرف آئیں اور طلبہ کو بتائیں کہ اردو زبان میں کچھ الفاظ ایسے ہوتے ہیں جن کی آوازیں ایک جیسی ہوتی ہیں لیکن ان کے معنی مختلف ہوتے ہیں۔ ایسے الفاظ کو متشابہ الفاظ کہتے ہیں۔

☆ معلم طلبہ کو ضرور بتائیں کہ متشابہ الفاظ تین طرح کے ہوتے ہیں۔ پچھلی جماعتوں میں وہ ایک قسم پڑھ چکے ہیں جیسے متشابہ الفاظ بلحاظ اعراب یعنی اعراب بدلنے سے معنی میں فرق مثال: پَر - پُر

☆ ایک ہوتے ہیں ''متشابہ الفاظ بلحاظ املا'' جس میں الفاظ ایک ہی طرح لکھے جاتے ہیں جیسے شام۔ شام (ایک شام وقت ہے اور ایک شام جگہ کا نام) اسی طرح چشمہ۔ چشمہ (ایک چشمہ عینک ہے اور ایک چشمہ پانی کا چشمہ)

☆ آج ''متشابہ الفاظ بلحاظ آواز'' کے بارے میں مشق کریں گے۔ جس میں آواز تو ایک جیسی ہوتی ہے لیکن املا میں فرق ہوتا ہے اور معنی مختلف ہوتے ہیں۔ دی گئی مشق میں متشابہ الفاظ بلحاظ آواز والے الفاظ دیے گئے۔ طلبہ سے مزید مثالیں پوچھی جائیں۔

☆ درج ذیل الفاظ کے متشابہ الفاظ لکھیے ساتھ میں دونوں قسم کے معنی بھی لکھیے:

عار: برائی۔ عیب ☆ آر: لوہے کی نوک دار کیل جو کاغذ وغیرہ میں سوراخ کرنے اور چمڑہ سینے کے کام آتی ہے۔

الم: رنج۔ غم۔ دکھ ☆ عَلَم: جھنڈا

آری: لکڑی چیرنے کا ایک اوزار ☆ عاری: خالی۔ عاجز۔ مجبور

حامی: حمایتی۔ مددگار ☆ ہامی: اقرار کرنا۔ ہاں، اثبات

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

LearningWell

فیل: ناکامیاب۔نامراد	☆فعل: کام۔عمل
قاری: پڑھنے والا	☆کاری: مہلک۔کارگر۔گہرا
آم: پھل	☆عام: معمولی
سدا: ہمیشہ	☆صدا: آواز

مشق نمبر۶

☆درج ذیل جملوں میں املے کی غلطیاں موجود ہیں انہیں درست کر کے جملوں کو دوبارہ لکھیے: (درست جملے)

(الف) ہمارے صوبے میں تعلیم کے سلسلے میں بہت کام ہو رہا ہے۔

(ب) یہ گاڑی دھکّے سے چلتی ہے۔

(ج) سامنے میرے ماموں کی دکان ہے۔

(د) کل کے جلسے میں لوگ کم تھے۔

(ہ) ڈاکیا میرے تایا کا خط دے کر گیا ہے۔

(و) کیا تم نے کمرے کو تالا لگا دیا ہے؟

مشق نمبر۷

☆سبق کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے:

یہ سبق ''علامہ راشد الخیری'' کی تصنیف ہے جس میں انہوں نے خونی رشتوں کی اہمیت اجاگر کرتے ہوئے اس بات کا احساس دلایا ہے کہ بہن بھائیوں یا عزیز و اقارب کا خیال رکھنا اور ان کے حالات سے باخبر رہنا ہم پر لازم ہے۔ ہمیں اپنے پیاروں کی دیکھ ریکھ رکھنی چاہیے اور یہ خیال رکھنا چاہیے کہ انہیں کسی چیز کی ضرورت تو نہیں یا وہ کسی مشکل میں تو نہیں۔ اگر ہمارے بس میں ہو تو ہمیں حتی الامکان اپنے عزیز رشتہ داروں یا اپنے بہن بھائی کی مدد کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ اس سبق میں بھی انہی خوبصورت رشتوں کا ذکر ہے جس میں خدیجہ جو نصیر کی بڑی بہن ہے اس نے اپنا فرض نبھاتے ہوئے نصیر کو دیگر بہن بھائی کے حال احوال سے مطلع کیا ہے اور ان کی پریشانیوں سے آگاہ کیا ہے۔ نصیر دوسرے ملک میں ایک اچھی نوکری پر لگا ہوا ہے اور اس کی تنخواہ بھی اچھی ہے لہٰذا بڑی بہن ہونے کی حیثیت سے خدیجہ اپنا فرض نبھاتے ہوئے اسے اس بات کا احساس دلا رہی ہے کہ اس پر اپنے بیوی بچوں کے ساتھ ساتھ اپنے بہن بھائیوں کے بھی حقوق ہیں اور اسے ہم بہن بھائیوں سے اتنا لاپروا نہیں ہونا چاہیے۔ اس نے سمجھاتے ہوئے نصیر کو تھوڑی سرزنش بھی کی ہے کہ وہ سب کو ایسے بھول گیا ہے کہ جیسے اس کا اب اس دنیا میں کوئی نہیں اور عرصہ ہوا اس نے کسی کی کوئی خیر خبر نہیں لی خدیجہ نے اپنے خط میں اسے اس بات کا بھی احساس دلایا ہے کہ اپنے اپنے ہوتے ہیں اور ان سے منہ نہیں موڑا جاتا نہ ہی ان سے کسی قسم کا بغض رکھا جاتا ہے۔ خدیجہ نے نصیر کے ضمیر کو جھنجھوڑنے کے لیے ایک کاری ضرب اور لگائی اور اپنی مرحومہ چھوٹی بہن کا ذکر کرتے ہوئے نصیر سے کہا کہ وہ مرتے دم تک تمہیں یاد کرتی رہی مگر تمہاری شکل نہ دیکھ سکی۔ اب صادقہ کے مرنے کے بعد اس کے بچوں کی بڑی بری حالت ہے۔ اس کے بچے غلاموں سے بھی بدتر زندگی گزار رہے ہیں۔ ان بیچاروں پر بڑی افتاد پڑی۔ پہلے ان کے جو عیش تھے اب سب خواب و خیال ہو گئے۔ چچی جان تین روپیہ دیتی ہیں تو مشکل سے گزر ہوتی ہے۔ خدیجہ کو اپنی مری ہوئی بہن کے بچوں کا سب سے زیادہ دکھ تھا اس لیے اس نے نصیر سے کہا کہ وہ ان بچوں کا ماہانہ خرچ باندھے اور پانچ روپیہ مہینہ انہیں دے کیونکہ وہ کوئی غیر نہیں اپنی بہن کے بچے ہیں۔ خدیجہ یہ بھی جانتی تھی کہ نصیر دے سکتا ہے کیونکہ وہ اچھا کماتا ہے اور اس کے اخراجات بھی زیادہ نہیں۔ ویسے بھی بڑے بھائی اس قابل نہیں تھے اور وہ خود بھرے پرے سسرال میں رہتی تھی وہ کہاں سے ان بچوں کو رکھتی جہاں شوہر، ساس، نندیں سب ساتھ رہتی تھی اور ہر وقت کی جھک جھک رہتی تھی۔ اس کے علاوہ بڑے بھائی پر ویسے ہی مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے تھے اور وہ پہلے ہی مقروض تھے وہ کہاں سے کسی کی مدد کرتے لے دے کر ایک نصیر ہی اس قابل تھا کہ وہ کچھ مدد کر سکتا۔ خدیجہ نے نصیر کو خوف خدا یاد دلاتے ہوئے اس بات پر اصرار کیا کہ اگر تم اس مری ہوئی بہن کے بچوں کو کچھ دو گے تو تمہیں لوگ دنیا میں اچھے نام سے یاد کریں گے اور تمہاری آخرت بھی سنورے گی۔ اگر حق داروں کو حق دو گے تو تمہیں اللہ اور نوازے گا۔ تمہاری کمائی میں برکت دے گا جو تم ان معصوم جانوں پر خرچ کرو گے۔ اگر تم ان کو اپنی اولاد کی طرح سمجھو گے تو اللہ بھی تم سے خوش ہوگا۔ اس خط سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہمیں اپنے آس پاس اپنے بہن بھائیوں یا عزیز و اقارب کے حال احوال پوچھتے رہنا چاہیے اور اگر ہم ذرا بھی اس قابل ہوں کہ ہم کسی کی مدد کر سکیں تو ہمیں پہل کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہیے۔

مشق نمبر۸

☆اس سبق میں بعض محاورے بھی استعمال ہوئے ہیں ان کی فہرست بنایئے اور معنی بھی لکھیے:

محاورات	معنی
دو حرف لکھنا	مختصر۔تھوڑا سا
دل بھر جانا	سیر ہو جانا

LearningWell (Pvt.) Ltd. www.learningwell.pk

سیاہ سفید کرنا	مختارِکل ہونا۔ جو چاہنا سو کرنا
دم مارنا	بولنا۔ شیخی مارنا۔ دعویٰ کرنا
سرآنکھوں پر بٹھانا	بہت تعظیم وتکریم دینا
دھتا بتانا	نکال دینا۔ علیحدہ کرنا
مٹی پلید ہونا	برباد ہونا۔ نہایت دکھ میں ہونا۔ بے عزت ہونا
کلیجے سے لگانا	جان سے زیادہ رکھنا۔ نہایت عزیز رکھنا
مٹی ویران ہونا	پریشان رہنا
زندگی دوبھر ہو جانا	جان اجیرن ہونا۔ زندگی بھاری ہونا
ہاتھ پاؤں سے باہر نہ ہونا	کمزوری یا ضعف کے سبب ہاتھ پاؤں کا کام نہ کرنا
خلق کا حلق بند نہ ہونا	لوگوں کی باتوں کو کوئی نہیں روک سکتا
راج کرنا	عیش میں زندگی بسر کرنا۔ خوش ہونا
جھاڑو پھرنا	بربادی۔ صفایا ہو جانا
ہاتھی جھولنا	بہت دولت مند ہونا

سبق نمبر ۱۶:　تتلی

مقاصد:　سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ دل کش رنگوں کی حامل خدا کی ایک حسین مخلوق تتلی کے بارے میں جانیں۔

☆ تتلی کے حسن اور اس کی خصوصیات سے واقف ہوں اور اس کے مختلف رنگوں سے آگاہی حاصل کریں۔

☆ آواز کے اتار چڑھاؤ اور آہنگ کے ساتھ نظم خوانی کریں۔

☆ نئے الفاظ سیکھیں اور لغت سے ان کے معنی تلاش کریں اور اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں۔

☆ شاعر کے انداز بیاں کو سمجھتے ہوئے نظم کا مرکزی خیال اور خلاصہ تحریر کریں اور تحریری صلاحیت بہتر بنائیں۔

☆ مصرعوں کو سادہ نثر میں تبدیل کرتے ہوئے جملوں میں فعل فاعل اور مفعول کی ترتیب درست لکھیں اور لسانی مہارتوں میں اضافہ کریں۔

☆ نظم میں موجود ردیف اور قافیے سے واقف ہوں۔

☆ نظم کے متعلق سوالات کے جوابات لکھیں اور اشعار کی تشریح کرتے ہوئے شاعر کا بنیادی مقصد سمجھیں۔

☆ محاورات کے معنی لکھ کر انہیں جملوں میں استعمال کریں اور اپنی روزمرہ بول چال میں اس کا مناسب استعمال کریں۔

طریقۂ تدریس:

<u>تمہیدی گفتگو:</u>

معلم سب سے پہلے طلبہ سے ایک کل جماعتی گفتگو میں طلبہ کو چند اشارات بتائیں اور انہیں کہیں کہ وہ کیا چیز ہے؟

اشارات کچھ اس طرح سے ہوں: باغ میں زیادہ نظر آتی ہے؟ پھولوں کا رس چوستی ہے؟ رنگ برنگی ہوتی ہے؟ قدرت کا ایک حسین شاہکار ہے؟ طلبہ اپنی اپنی رائے دیں گے اور بلاشبہ وہ ''تتلی'' کو بوجھ لیں گے۔ (معلم چاہیں تو کوئی اور اشارات بھی دے سکتے ہیں)

جب طلبہ تتلی کو بوجھ لیں تو معلم طلبہ سے پوچھیں کہ آپ تتلی کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟ طلبہ نے اگر سائنس میں پڑھا ہوگا تو بتائیں گے۔ اس کے علاوہ جن جن طلبہ کو تتلی کے بارے میں جو بھی معلوم ہو وہ بتائیں۔ جب تمام طلبہ اپنی رائے دے لیں پھر معلم طلبہ کو ایک ویڈیو دکھائیں جو 'یو۔ ٹیوب'' پر موجود ہے۔ معلم اسے مختصر کر کے اس کے خاص حصے بھی دکھا سکتے ہیں۔ اس میں تتلی کے بارے میں کافی معلومات بتائی گئی ہیں۔ اس سے طلبہ کی معلومات میں بہت اضافہ ہوگا۔ (اگر ویڈیو دکھانا ممکن نہ ہو تو معلم تتلی کے بارے میں ضروری معلومات ایک پرچے پر درج کریں اور طلبہ کو پڑھوائیں یا پھر خود پڑھ کر سنائیں)

☆ جب طلبہ ویڈیو دیکھ لیں تو معلم طلبہ سے ''تتلی' کے حوالے سے بتائی گئی معلومات کے بارے میں سوالات کریں اور یہ کہ انہوں نے اس دستاویزی فلم سے کیا سیکھا؟ تتلی کس طرح ایک پھول سے دوسرے پھول پر بیٹھتی ہے اور کس طرح وہ انڈے سے نکلتی ہے وغیرہ۔ وہ چار مرحلوں سے گزر کر اصلی حالت میں آتی ہے۔

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk
LearningWell

آخر میں معلم طلبہ کو بتائیں کہ آج جو نظم ہم پڑھنے جا رہے ہیں وہ "تتلی" پر ہے۔ اس میں شاعر نے تتلی کی چند خصوصیات کے بارے میں بتاتے ہوئے اس کی خوبصورتی کی تعریف کی ہے۔

پڑھائی:

استاد خود درست تلفظ کے ساتھ حرف بہ حرف نظم خوانی کریں۔ اس کے بعد نئے الفاظ اور ان کے معانی تختہ سیاہ پر لکھے جائیں۔

☆ تمام طلبہ کو جوڑی کی صورت میں بٹھایا جائے اور ہر جوڑی کو ایک ایک شعر دیا جائے۔ ہر جوڑی اس شعر کا مطلب سمجھنے کی کوشش کرے اور آپس میں تبادلہ خیال کرے۔ آخر میں ایک کل جماعتی گفتگو میں ہر جوڑی اپنے اپنے شعر کا مطلب بتائے۔ اگر ضرورت محسوس ہو تو معلم اپنی رائے دیں۔ اس طرح پوری نظم طلبہ خود سمجھنے کی کوشش کریں۔

☆ آخر میں معلم نظم کا خلاصہ بیان کریں تا کہ طلبہ اچھی طرح اس نظم کو سمجھ لیں۔ (خلاصہ آگے درج ہے)

سرگرمی:

☆ طلبہ کو چار چار کے گروپ میں تقسیم کیا جائے۔

☆ معلم طلبہ سے ایک پیراگراف لکھنے کے لیے کہیں جس کا عنوان یہ ہو		"اگر میں تتلی ہوتی / ہوتا"

☆ ہر گروپ اس عنوان پر پیراگراف لکھے۔ معلم کی معاونت اور رہنمائی شامل ہو۔ معلم ہر گروپ میں باری باری جائیں اور طلبہ کی رہنمائی کریں۔

☆ دس سے پندرہ منٹ بعد ہر گروپ سے ایک بچہ اپنا لکھا ہوا پیراگراف جماعت میں پڑھ کر سنائے۔ جس گروپ کا سب سے اچھا پیراگراف ہو اسے سوفٹ بورڈ پر لگایا جائے۔

نظم کا مرکزی خیال:		☆ مشق نمبر ۲ پر ملاحظہ کیجیے:

خلاصہ:

یہ نظم ایک عظیم شاعر الطاف شوق قدوائی نے لکھی ہے۔ اس نظم میں انہوں نے تتلی کی خوبصورتی کو اجاگر کرتے ہوئے اس بات کا احساس دلایا ہے کہ قدرت کے حسین شاہکاروں میں سے ایک شاہکار یہ تتلی ہے۔ کائنات میں رنگ بھرنے والی یہ خوبصورت تخلیق جو کتنے لاتعداد رنگوں میں پائی جاتی ہے کس قدر حسین اور دلکش ہے۔ شاعر نے اس نظم میں تتلی کی تعریف بیان کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی خصوصیات کا ذکر بھی کیا ہے کہ تتلی پھول پر کھول کر اڑتی ہے لیکن جب کسی پھول پر بیٹھتی ہے تو اپنے پر جوڑ لیتی ہے۔ وہ پھولوں کا رس چوستی ہے۔ اس کے پر اتنے نازک اور خوشنما ہوتے ہیں کہ لگتا ہے جیسے کوئی پھولوں کی پتیاں اڑ رہی ہوں۔ ان پروں پر بڑے خوبصورت نقش و نگار بنے ہوئے ہوتے ہیں اور جب ان پروں کو ہاتھ لگاتے ہیں تو رنگ چھوٹتا ہے اور ہاتھوں پر لگ جاتا ہے۔ شاعر نے تتلی کے پروں کو چمن یعنی باغ سے تشبیہ دی ہے کہ ہر پر اس قدر خوبصورت رنگوں کے امتزاج سے بنا ہے کہ یوں معلوم ہوتا کہ پھولوں کا کوئی گلدستہ ہو۔ ہر تتلی پر نقش و نگار اور بیل بوٹے بھی بنے ہوئے ہیں جو اس کی دلکشی کو اور بڑھاتے ہیں۔ کچھ تتلیاں ایسی بھی ہیں جن پر یہ نقش و نگار نہیں لیکن پھر بھی ان کی خوبصورتی میں کوئی فرق نہیں اس میں ایک الگ سا حسن ہے۔ شاعر نے تتلیوں کے مختلف رنگ بھی گنوائے ہیں جیسے طاؤسی، صندلی، گلابی، دھانی، کاسنی، آبی یعنی سفید، پیلا، اودا، زمرّدی اور لال رنگ شامل ہے۔ یہ رنگ اس بات کا ثبوت ہیں کہ قدرت کی کاریگری بے مثال ہے۔ آخر میں شاعر نے تتلی کی تعریف کرتے ہوئے اس کے حسن کو سراہا ہے اور اس بات کا احساس دلایا ہے کہ یہ ایک ایسا پرندہ ہے جس میں بہت سی خوبیاں ہیں جیسے وہ ادھر سے ادھر اڑتی ہوئی فضا میں رنگ بکھیرتی ہے، وہ حسین بھی ہے اور اس میں ایک خاص قسم کی نزاکت اور ادا ہے۔ وہ دلکش رنگوں سے سجی ہوئی ہے۔ اس میں ایک سادہ پن اور معصومیت سی نظر آتی ہے۔ غرض وہ قدرت کی ایک حسین اور دلکش مخلوق ہے۔ اتنی سجاوٹ اور اتنی خوبصورتی کسی اور پرندے میں کم ہی نظر آتی ہے۔

لکھائی:		کتاب میں موجود مشقیں کاپی میں کروائی جائیں۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆ آپ کو جو دستاویزی فلم دکھائی گئی یا جو تتلی کے بارے میں بتایا گیا، اس کے علاوہ جو کچھ آپ نے نظم سے سیکھا۔ ان سب معلومات کو یکجا کر کے "تتلی" پر ایک جامع پیراگراف لکھیے: (انٹرنیٹ یا کسی اور کتاب سے بھی مدد لی جا سکتی ہے۔)

اعادہ:		سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے:

۱۔ تتلی رس کہاں سے چوستی ہے؟

۲۔ نظم کا سب سے خوبصورت شعر کون سا ہے؟

۳۔ آپ کو کون سے رنگ کی تتلی اچھی لگتی ہے؟

۴۔ شاعر کے بقول جو تتلی نقش و نگار سے خالی ہوتی ہے وہ کیسی ہوتی ہے؟

☆ کتاب میں موجود سوالات کے جوابات بھی پوچھے جا سکتے ہیں۔

جانچ:		دورانِ تدریس طلبہ کو ان نکات کے تحت جانچا جائے گا:

☆ تتلی کے حوالے سے طلبہ کی سوچ کو متحرک کرنے کے دوران

☆ دل کش رنگوں کی حامل خدا کی ایک حسین مخلوق تتلی کے بارے میں جاننے کے دوران۔

☆ تتلی کے حسن اور اس کی خصوصیات سے واقف ہونے اور اس کے مختلف رنگوں سے آگاہی حاصل کرنے کے دوران۔

LearningWell

☆ آواز کے اتار چڑھاؤ اور آہنگ کے ساتھ نظم خوانی کرنے کے دوران۔

☆ نئے الفاظ سیکھنے اور لغت سے ان کے معنی تلاش کرنے کے دوران۔

☆ گروپ میں کام کے دوران (پیراگراف لکھنے کے دوران)

☆ شاعر کے اندازِ بیاں کو سمجھتے ہوئے نظم کا مرکزی خیال اور خلاصہ تحریر کرنے کے دوران۔

☆ مصرعوں کو سادہ نثر میں تبدیل کرتے ہوئے جملوں میں فعل فاعل اور مفعول کی ترتیب درست لکھنے کے دوران۔

☆ نظم میں موجود ردیف اور قافیے سے واقف ہونے کے دوران۔

☆ نظم کے متعلق سوالات کے جوابات لکھنے اور اشعار کی تشریح کرتے ہوئے شاعر کا بنیادی مقصد سمجھنے کے دوران۔

☆ محاورات کے معنی لکھ کر انہیں جملوں میں استعمال کرنے اور اپنی روزمرہ بول چال میں اس کا مناسب استعمال کرنے کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆ دل کش رنگوں کی حامل خدا کی ایک حسین مخلوق تتلی کے بارے میں جاننا۔

☆ تتلی کے حسن اور اس کی خصوصیات سے واقف ہونا اور اس کے مختلف رنگوں سے آگاہی حاصل کرنا۔

☆ آواز کے اتار چڑھاؤ اور آہنگ کے ساتھ نظم خوانی کرنا۔

☆ نئے الفاظ سیکھنا اور لغت سے ان کے معنی تلاش کرتے ہوئے اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کرنا۔

☆ شاعر کے اندازِ بیاں کو سمجھتے ہوئے نظم کا مرکزی خیال اور خلاصہ تحریر کرنا۔

☆ مصرعوں کو سادہ نثر میں تبدیل کرتے ہوئے جملوں میں فعل فاعل اور مفعول کی ترتیب درست لکھنا اور لسانی مہارتوں میں اضافہ کرنا۔

☆ نظم میں موجود ردیف اور قافیے سے واقف ہونا۔

☆ نظم کے متعلق سوالات کے جوابات لکھنا اور اشعار کی تشریح کرتے ہوئے شاعر کا بنیادی مقصد سمجھنا۔

☆ محاورات کے معنی لکھ کر انہیں جملوں میں استعمال کرنا اور اپنی روزمرہ بول چال میں اس کا مناسب استعمال کرنا۔

مشق نمبر ۱

☆ جوابات:

(الف) تتلیاں پھولوں پر اپنے پر جوڑ کر بیٹھتی ہیں۔ وہ پھولوں کا رس چوسنے کے لیے ان پر بیٹھتی ہیں۔

(ب) شاعر نے تتلی کے پروں کو ایک کھلے ہوئے چمن یعنی باغ سے تشبیہ دی ہے۔

(ج) تتلی کے پروں کو چھونے سے ان سے رنگ چھوٹتا ہے اور ہاتھوں پر لگ جاتا ہے۔

(د) تتلیوں پر مختلف رنگوں کے نقش و نگار بنے ہوئے ہوتے ہیں اور بڑے خوبصورت رنگ ان کے جسم پر بکھرے ہوتے ہیں یوں معلوم ہوتا ہے جیسے کوئی گلدستہ سجا ہوا ہو۔

(ہ) یوں تو تتلیاں بے شمار رنگوں میں پائی جاتی ہیں لیکن شاعر نے جن رنگوں کا ذکر کیا ہے ان میں طاؤسی، صندلی، گلابی، دھانی، کاسنی، سیاہ، آبی یعنی سفید، پیلا، اودا، زمرّدی اور لال رنگ شامل ہے۔

(و) جس تتلی کے پر سفید ہوتے ہیں ان پروں کو شاعر نے چاندی کے سفید پتر کہا ہے مراد یہ ہے کہ چاندی کے ورق جیسے پر۔ صاف اور چمکتے ہوئے۔

(ز) شاعر تتلی کی تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ ایک ایسا پرندہ ہے جس میں بہت سی خوبیاں ہیں جیسے وہ ادھر سے ادھر اڑتی ہوئی فضا میں رنگ بکھیرتی ہے، وہ حسین بھی ہے اور اس میں ایک خاص قسم کی نزاکت اور ادا ہے۔ وہ دلکش رنگوں سے سجی ہوئی ہے۔ اس میں ایک سادہ پن اور معصومیت سی نظر آتی ہے۔ غرض وہ قدرت کی ایک حسین اور دلکش مخلوق ہے۔ اتنی سجاوٹ اور اتنی خوبصورتی کسی اور پرندے میں کم ہی نظر آتی ہے۔

مشق نمبر ۲

تمہیدی گفتگو: سب سے پہلے طلبہ کو جملہ سازی سکھائی جائے۔ اردو میں جملے کس طرح لکھے جاتے ہیں۔ ایک غلط جملہ تختہ سیاہ پر لکھا جائے اور بچوں سے پوچھا جائے کہ کیا یہ صحیح ہے مثلاً آم میں ہوں کھاتا۔ بچوں سے اس کو درست کروایا جائے اور پھر صحیح کر کے لکھا جائے "میں آم کھاتا ہوں" پھر آخر میں بچوں کو سمجھایا جائے کہ اردو جملے میں جس کے بارے میں بات ہوتی ہے وہ فاعل ہوتا ہے اور وہ شروع میں لکھا جاتا ہے۔ یعنی جملے میں "میں" فاعل ہے۔ جس پر کام کیا جا رہا ہوتا ہے وہ مفعول ہوتا ہے اور وہ جملے کے درمیان میں ہوتا ہے جیسے "آم" اور فعل سب سے آخر میں آتا ہے جیسے اس جملے میں "کھاتا ہوں" فعل ہے۔

☆ درج ذیل اشعار کو نثر میں تبدیل کیجیے:

ہیں رنگ کئی ہر ایک پر، پر　　　　چھوٹا سا چمن ہے ان کا ہر پر

نثر: ہر ایک پر پر کئی رنگ ہیں۔ ان کا ہر پر چھوٹا سا چمن ہے۔

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

؎ پرواز بھی حسن ہے پھبن بھی رنگت بھی ہے حسن سادہ پن بھی

نثر: حسن ہے، پرواز بھی، پھبن بھی۔ حسن، سادہ پن بھی، رنگت بھی ہے۔

؎ گل چمن میں قدرت دیکھو کہ گل دستے ہیں تتلیوں کے تن میں

نثر: دیکھو قدرت کہ گل چمن میں۔ تتلیوں کے تن میں گل دستے ہیں۔

مشق نمبر ۳

(طلبہ ردیف اور قافیے کے بارے میں اپنی پچھلی نظموں میں پڑھ چکے ہیں)

☆ درج ذیل اشعار کے قافیے اور ردیف لکھیے:

؎ رنگ ان میں بہت ملے ہوئے ہیں پر کیا ہیں چمن کھلے ہوئے ہیں

قافیے: ملے ۔ کھلے

ردیف: ہوئے ہیں

؎ قدرت دیکھو کہ کل چمن میں گل دستے ہیں تتلیوں کے تن میں

قافیے: چمن ۔ تن

ردیف: میں

؎ ہیں رنگ کئی ہر ایک پر، پر چھوٹا سا چمن ہے ان کا ہر پر

قافیے: پر۔ ہر

ردیف: پر

مشق نمبر ۴

☆ درج ذیل محاورات کے معنی لکھیے اور جملوں میں استعمال کیجیے:

محاورات	معنی	جملے
باغ باغ ہونا	بہت خوش ہونا	جیسے ہی مجھے معلوم ہوا کہ میں اپنی جماعت میں اول آئی ہوں تو میں باغ باغ ہوگئی۔
جان میں جان آنا	اطمینان ہونا۔تسلی ہونا	احمد کے گھر ایک خطرناک کتے کو رسی سے بندھا ہوا دیکھ کر جان مین جان آئی۔
قیامت ٹوٹ پڑنا	آفت آنا۔مصیبت نازل ہونا	اس کے ابو کو دل کا دورہ پڑنے سے اس کے گھر پر قیامت ٹوٹ پڑی۔
خون کے آنسو رونا	بہت زیادہ رونا	چھوٹے چھوٹے بچوں کو محنت مزدوری کرتے دیکھ کر خون کے آنسو رونے کو دل چاہتا ہے۔
آنکھیں چرانا	سامنا نہ کرنا	چوری کا بھید کھل جانے پر اشرف ہر کسی سے آنکھیں چراتا پھرتا ہے۔
ٹانگ اڑانا	بے ضرورت دخل دینا۔درمیان میں مداخلت کرنا	جو لوگ دوسروں کے ہر معاملے میں ٹانگ اڑاتے ہیں ایسے لوگوں سے سب دور بھاگتے ہیں۔

مشق نمبر ۵

☆ درج ذیل اشعار کی تشریح کیجیے:

؎ وہ نقش و نگار اور وہ بوٹے پر ان کے چھوؤ تو رنگ چھوٹے

تشریح:

اس شعر میں شاعر کہتے ہیں کہ تتلی کے ''پر'' خدا کی ایک حسین ترین تخلیق ہے جس پر خوبصورت نقش و نگار اور بیل بوٹے بنے ہوئے ہیں۔ ان کے پر مختلف رنگ کے ہوتے ہیں اور اس قدر دلکش رنگوں سے مزین ہوتے ہیں کہ بے اختیار اگر ان کو چھو لیا جائے تو ان کے پروں سے رنگ چھوٹتا ہے۔ یہ بھی خدا کی قدرت ہے کہ اس قدر خوبصورتی ایک چھوٹی سی مخلوق میں پائی جاتی ہے۔

؎ کوئی، جس کے سفید ہیں پر جیسے چاندی کے صاف پتّر

تشریح:

اس شعر میں شاعر اس تتلی کا ذکر کر رہے ہیں جس کے پر سفید ہوتے ہیں۔ شاعر کہتے ہیں کہ سفید رنگ میں بھی ایک الگ خوبصورتی ہے۔ وہ پر ایسے شفاف اور چمکتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں کہ ایسا

LearningWell (Pvt.) Ltd. www.learningwell.pk

معلوم ہوتا ہے جیسے چاندی کے ورق ہوں جو اپنی پوری آب و تاب سے چمک رہے ہوں۔ اتنے خوبصورت اور اتنے پاکیزہ کہ جسے چھو لینے کو دل چاہے۔

مشق نمبر ۶

☆نظم کا مرکزی خیال لکھیے:

اس نظم میں شاعر نے دلکش اور حسین رنگوں کی حامل خدا کی ایک حسین مخلوق تتلی کے خواص بیان کیے ہیں اور بتایا ہے کہ یہ کتنے مختلف اور خوبصورت رنگوں میں پائی جاتی ہے۔ باغ میں پھولوں پر بیٹھتی اور ہوا میں اڑتی یہ نازک نازک پروں والی تتلیاں فضا میں ایک خوشگوار تاثر پیدا کرتی ہیں۔ شاعر یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کائنات میں کیسی کیسی خوبصورت مخلوقات پیدا کی ہیں جو کائنات میں رنگ بکھیرتی ہیں اور جن کو دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

سبق نمبر ۱۷:　　گلیلیو

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ایک عظیم اور مایۂ ناز اطالوی سائنسدان سے متعارف ہوں اور ان کی سائنسی خدمات سے واقفیت حاصل کریں۔

☆ گلیلیو کی ذہانت، قابلیت اور ان کے اہم کارناموں کے بارے میں جانیں اور انہیں خراجِ تحسین پیش کریں۔

☆ہر بات پر غور و فکر کی عادت اپنائیں اور اپنی ذہانت کا استعمال کریں۔

☆درست تلفظ اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں اور نئے الفاظ خط کشید کریں۔

☆مشہور سائنسدانوں کے حوالے سے معلومات حاصل کرنے کے دوران۔

☆سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھ کر اپنی تحریری صلاحیت بہتر بنائیں۔

☆مرکبات کے معطوف، معطوف الیہ اور حرفِ عطف کے بارے میں جانیں اور ان کی شناخت کریں۔

☆متشابہ الفاظ بلحاظ املا سے واقف ہوتے ہوئے ان کے معنی لکھ کر واضح کریں۔

☆حرفِ علّت سے آگاہ ہوں اور جملوں میں ان کا مناسب استعمال کریں۔

☆مرکب جملوں میں مناسب حرف کے استعمال سے آگاہ ہوں۔

☆قواعد میں لاحقوں سے واقف ہوتے ہوئے ان کی مدد سے الفاظ بنائیں اور ان الفاظ کے جملے بنائیں۔

طریقۂ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم طلبہ سے پوچھیں کہ سائنسدان کون ہوتا ہے؟ کیا آپ کسی سائنسدان کا نام بتا سکتے ہیں اور یہ بھی کہ اس نے کیا چیز ایجاد کی ہے؟ کیا آپ کو کسی سائنسدان کے بڑے کارنامے کے بارے میں معلوم ہے؟ اپنے ملک کے کسی سائنسدان کا نام معلوم ہے؟ سائنسدان کی ہمارے ملک کے لیے کیا خدمات ہیں؟ دورِ جدید میں کسی سائنسدان کا نام معلوم ہے۔ اس سائنسدان کا نام بتائیں جن کی وجہ سے پاکستان کو ایٹمی طاقت بننے کا شرف حاصل ہوا؟ طلبہ کو سوچنے کا موقع دیا جائے۔ طلبہ اپنی رائے دیں گے اور اپنی سابقہ معلومات سے آگاہ کریں گے (سبق ''ایک ماہر کیمیا دان لوئی پاسچر'' کے سبق میں طلبہ کو سائنسدانوں کے بارے میں بتایا جا چکا ہے لہٰذا طلبہ اسی معلومات کے حوالے سے بتائیں گے) جب تمام طلبہ کی سابقہ معلومات جانچ لی جائیں اس کے بعد معلم طلبہ کو بتائیں کہ قدرت نے انسان کو عقل و فہم کی دولت دے کر اشرف المخلوق ہونے کی عزت دی۔ یہی انسانی عقل و فہم ہے جس کے سبب انسان کے لیے مشاہدوں اور تجربوں کی راہ آسان ہوئی ہے۔ ان مشاہدات نے جہاں اسے تجربوں کی تحریک دی ہے اور پھر جہاں اس نے تجربوں کے نتیجے میں نتائج حاصل کیے ہیں وہیں وہ اس مرحلہ تک پہنچا ہے کہ جسے سائنس کہتے ہیں اس حوالہ سے کتنی ہی ایجادات کا سہرا انسان نے اپنے سر باندھا ہے اور مختلف سائنسی علوم ظہور میں آئے ہیں۔ دنیا میں جتنی بھی ایجادات ہوئی ہیں وہ سب انسان کی اعلیٰ ذہنی صلاحیت، قوتِ مشاہدہ اور ذوقِ تجربہ کا نتیجہ ہیں۔ اگر انسان غور و فکر نہ کرتا اور تجربات نہ کرتا یا دلچسپی نہ لیتا تو آج ہمارے سامنے ایسی انوکھی ایجادات ہمارے سامنے نہ آتیں کہ جس کو دیکھ کر نہ صرف عقل حیران ہوتی ہے بلکہ زندگی اور معاشرت میں حیرت انگیز انقلاب برپا کرنے کا باعث بھی بنتی ہیں۔ ساتھ ہی معلم چند بڑے بڑے نامور سائنسدانوں کا حوالہ دیں اور ان کی ایجادات کے بارے میں بتائیں انہیں ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے کارنامے کے بارے میں بھی بتایا جائے۔ آخر میں موضوع کی طرف آتے ہوئے معلم طلبہ کو بتائیں کہ آج ہم ایک ایسے ہی سائنسدان کے بارے میں جانیں گے جنھوں نے اپنے غور و فکر سے اہم دریافتیں کیں اور سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترویج میں وترقی کے لیے اہم خدمات سرانجام دیں۔

پڑھائی:

طلبہ جوڑی کی صورت میں سبق کی پڑھائی کریں یعنی طلبہ جوڑی کی صورت میں بیٹھیں یا ان کی جوڑیاں بنائی جائیں۔ پھر اس جوڑی میں پہلے ایک بچہ ایک صفحہ پڑھے اور دوسرا اسے سنے پھر دوسرا بچہ پڑھے اور پہلا سنے۔ معلم کی رہنمائی اور معاونت شامل رہے۔ سبق پڑھنے کے بعد معلم طلبہ سے سبق کے متعلق سوالات کریں تاکہ معلوم ہو جائے کہ طلبہ نے کیا معلومات حاصل کیں۔

☆طلبہ سے جوابات لیتے ہوئے معلم سبق کے اہم نکات سامنے لائیں اور طلبہ سے سبق کا اعادہ کروائیں۔

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

سرگرمی:

☆ طلبہ کے لیے ایک سائنسی نمائش کا انعقاد کروایا جائے۔ معلم سائنس کے استاد سے مدد لیتے ہوئے ایک سائنسی نمائش کا انعقاد کرواسکتے ہیں۔ یا پھر بچوں کے بنائے سائنسی ماڈل اگر اسکول میں رکھے ہوں تو وہ دکھائے جاسکتے ہیں۔

یا

☆ طلبہ کو کسی سائنسی نمائش میں لے جایا جاسکتا ہے جہاں انہیں کافی معلومات حاصل ہوں گی اور سائنس کے مضمون سے دلچسپی بڑھے گی۔

یا

☆ سب سے پہلے معلم پانچ چارٹ پیپر پر کوئی بھی پانچ سائنسدانوں کی تصاویر اوران کے بارے میں ایک ایک پیراگراف لکھ کر جماعت کے چاروں طرف چسپاں کریں۔

☆ طلبہ کو چار چار کے گروپ میں تقسیم کیا جائے اور ہر گروپ باری باری ایک ایک تصویر کے پاس جا کر ان پر لکھی گئی معلومات پڑھے۔

☆ ہر بچہ اپنے اپنے گروپ کے ساتھ ان سائنسدانوں کے حوالے سے معلومات حاصل کرے اور اہم نکات نوٹ کرے۔ صرف ۱۰ منٹ دیئے جائیں ہر گروپ کو ایک چارٹ پیپر کے پاس رکنے کے لیے۔ ☆ معلم تالی بجا کر ہر گروپ کو وقت کے بارے میں مطلع کرے۔ چارٹ پیپر پر درج معلومات مختصر اور جامع ہونی چاہییں۔

☆ جب تمام گروپ ہر سائنسدان کے بارے میں معلومات اکٹھی کر چکیں تو معلم ایک کل جماعتی گفتگو میں طلبہ سے انفرادی طور پر اس سرگرمی کے حوالے سے رائے لیں اور پوچھیں کہ آپ نے سائنسدانوں کے حوالے سے کیا معلومات حاصل کیں۔ ہر بچے کو بولنے کا موقع دیا جائے۔ طلبہ اپنی حاصل کردہ معلومات پر تبادلہ خیال کریں۔

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجئے)

گھر کا کام:

☆ کتاب میں دی گئی سرگرمی گھر سے کر کے لانے کے لیے کہا سکتا ہے۔

یا

☆ آپ کو سائنس کے مضمون سے کس حد تک دلچسپی ہے۔ آپ کے خیال میں سائنس کی ترقی نے انسان کے لیے سہولیات مہیا کی ہیں یا مشکلات پیدا کی ہیں؟ تفصیل سے سوچ کر اپنی رائے کا اظہار کیجیے:

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆ سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً:

۱۔ طالب علمی کے دور میں لوگ گلیلیو سے کیوں گھبراتے تھے؟

۲۔ ۱۵۸۱ء میں گلیلیو کے والد نے اسے کہاں بھیجا؟

۳۔ قدامت پسند لوگ گلیلیو کو کیوں ناپسند کرتے تھے؟

۴۔ گلیلیو نے کہکشاں کا مشاہدہ کیا تو کیا دیکھا؟

تدریسی معاونات/ وسائل:

درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔ سائنسدانوں کے حوالے سے بنائے گئے معلوماتی چارٹ پیپر۔

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (سوالات کے جوابات دینے کے دوران)

☆ ایک عظیم اور مایۂ ناز اطالوی سائنسدان سے متعارف ہونے اوران کی سائنسی خدمات سے واقفیت حاصل کرنے کے دوران۔

☆ گلیلیو کی ذہانت، قابلیت اوران کے اہم کارناموں کے بارے میں جاننے اور انہیں سراہنے کے دوران۔

☆ درست تلفظ اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنے اور نئے الفاظ خط کشید کرنے کے دوران۔

☆ مشہور سائنسدانوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے دوران (سرگرمی کے دوران)

☆ سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھ کر اپنی تحریری صلاحیت بہتر بنانے کے دوران۔

☆ مرکبات کے معطوف، معطوف الیہ اور حرف عطف کے بارے میں جاننے اوران کی شناخت کرنے کے دوران۔

☆ متشابہ الفاظ بلحاظ املا سے واقف ہوتے ہوئے ان کے معنی لکھنے کے دوران۔

☆ حرف علّت سے آگاہ ہونے اور جملوں میں ان کا مناسب استعمال کرنے کے دوران۔

LearningWell (Pvt.) Ltd
www.learningwell.pk
LearningWell

☆مرکب جملوں میں مناسب حرف کے استعمال سے آگاہ ہونے کے دوران۔

☆قواعد میں لاحقوں سے واقف ہوتے ہوئے ان کی مدد سے الفاظ بنانے اور ان الفاظ کے جملے بنانے کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆ایک عظیم اور مایۂ ناز اطالوی سائنسدان سے متعارف ہو کر ان کی سائنسی خدمات سے واقفیت حاصل کرنا۔

☆ گلیلیو کی ذہانت، قابلیت اور ان کے اہم کارناموں کے بارے میں جاننا اور انہیں سراہنا۔

☆ہر بات پر غور و فکر کی عادت اپنانا اور اپنی ذہانت کا استعمال کرنا۔

☆درست تلفظ اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا اور نئے الفاظ خط کشید کرنا۔

☆مشہور سائنسدانوں کے حوالے سے معلومات حاصل کرنا (گروپ میں کام کرنا)

☆سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنا۔

☆مرکبات کے معطوف، معطوف الیہ اور حرف عطف کے بارے میں جاننا اور ان کی شناخت کرنا۔

☆متشابہ الفاظ بلحاظ املا سے واقف ہونا اور ان کے معنی جاننا۔

☆حرف علّت سے آگاہ ہونا اور جملوں میں ان کا مناسب استعمال کرنا۔

☆مرکب جملوں میں مناسب حرف کے استعمال سے آگاہ ہونا۔

☆قواعد میں لاحقوں سے واقف ہونا اور ان کی مدد سے الفاظ بنا کر ان کے جملے بنانا۔

کلیدِ جانچ

مشق نمبر ۱

☆درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیے: (جوابات)

(الف) نامور اطالوی سائنسدان اور ماہر فلکیات گلیلیو ۱۵ فروری ۱۵۶۴ء کو پیدا ہوا۔ وہ ایک ماہر موسیقار، ایک اچھا مصور، ایک عمدہ شاعر اور ایک بہت ذہین شخص تھا۔

(ب) ایک روز جب وہ پیسا کے ایک گرجا سے عبادت کے بعد باہر آ رہا تھا تو اس کی نگاہ چھت کے بیچ میں لٹکے ہوئے کانسی کے ایک بہت بڑے لیمپ پر پڑی۔ کلیسا کا ایک ملازم اس لیمپ کو روشن کرنے آیا تھا۔ اس نے اس مقصد کے لیے لیمپ کو اپنی طرف کھینچ لیا تھا۔ لیکن جوں ہی اس نے لیمپ کو چھوڑا تو وہ لیمپ ایک چوڑی قوس بناتا ہوا جھولنے لگا۔ گلیلیو اس لیمپ کو دیکھتا رہا۔ غور کرنے پر معلوم ہوا کہ لیمپ کے جھولے کی لمبائی اگرچہ آہستہ آہستہ کم ہوتی جا رہی ہے مگر وہ جھولنے میں وقت اتنا ہی لے رہا ہے۔

(ج) مشہور یونانی فلسفی ارسطو کا نظریہ تھا کہ بھاری اجسام ہلکے اجسام کی نسبت زیادہ تیزی سے زمین کی طرف لپکتے ہیں۔ ایک طویل عرصے سے سائنس دان ارسطو کے اس نظریے پر اعتماد کرتے ہوئے اس نظریے کو درست تسلیم کرتے چلے آ رہے تھے۔ گلیلیو نے اس نظریے کی آزمائش کا فیصلہ کیا۔ آزمائشوں کے ایک سلسلے کے ذریعے اس نے جلد ہی معلوم کر لیا کہ اس حوالے سے ارسطو کا نظریہ درست نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ وزنی اور ہلکے اجسام ایک سی رفتار سے نیچے گرتے ہیں۔ البتہ ہوا کی رگڑ ان کی رفتار کو متاثر کرتی ہے۔

(د) گلیلیو کی دریافتوں میں ایک بہت اہم دریافت جمود کا قانون ہے۔ اس سے قبل لوگوں کا خیال تھا کہ ایک مسلسل حرکت میں رکھنے والی بیرونی قوت جاری نہ رہے تو ایک متحرّک جسم آخر کار ساکت ہو جاتا ہے۔ تاہم گلیلیو کے تجربات نے یہ ثابت کیا کہ یہ عمومی نظریہ بالکل غلط ہے۔ اگر مزاحمتی قوتیں جیسے رگڑ وغیرہ باقی نہ رہیں تو ایک متحرّک جسم قدرتی طور پر لا انتہا وقت تک حرکت کرتا رہے گا۔ بعد میں اس اہم نظریے کی عظیم سائنسدان نیوٹن نے اپنے حرکت کے اولین قانون کے ذریعے نئے سرے سے وضاحت کی اور اسے مضبوط بنیادوں پر استوار کیا۔ اب یہ طبیعات کے بنیادی تصورات میں سے ایک ہے۔

(ہ) گلیلیو کی سب سے یادگار دریافتیں علم ہیئت کے میدان میں ہیں۔

(و) گلیلیو نے اپنی تیار کردہ دوربین سے چاند کا مشاہدہ کیا اور دیکھا کہ یہ ایک ہموار کرّہ نہیں ہے بلکہ اس پر متعدد آتش فشاں دہانے اور پہاڑ ہیں۔ گلیلیو نے اپنے مشاہدات سے یہ نتیجہ بھی نکالا کہ آسمانی اجسام ہموار اور مکمل نہیں بلکہ ان میں ناہمواریاں موجود ہیں جن کا مشاہدہ زمین سے کیا جا سکتا ہے۔

(ز) ۱۶۳۲ء میں گلیلیو نے ایک کتاب لکھی جس کا نام تھا ''دنیا کے دو بنیادی نظاموں کے مکالمے'' یہ کتاب اس نے اپنی دوربین کی بنیاد پر لکھی تھی۔

(ح) گلیلیو نے سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترویج و ترقی کے لیے اہم خدمات سرانجام دیں۔ مزید یہ کہ اپنے مطالعے اور تصنیفات کو بہترین اور مثالی انداز اور اسلوب میں پیش کیا۔ یہ گلیلیو ہی تھا جس نے پہلی بار تجربات کی ضرورت پر زور دیا۔ اس نے اس خیال کو رد کر دیا کہ سائنسی سوالات کا جواب پہلے کے علماء کی رائے کی بنیاد ہی پر حاصل کیا جا سکتا ہے۔ جدید سائنسی طریقہ کار وضع کرنے میں گلیلیو کا انتہائی اہم کردار ہے۔ گلیلیو نے اشیا کی حرکات، دوربین اور فلکیات کے بارے میں بیش قیمت معلومات فراہم کیں۔ اسی لیے اسے جدید طبیعات کا بانی بھی کہا جاتا ہے۔

(ط) دوربین کی ایجاد اور اس کی دیگر دریافتوں نے گلیلیو کو شہرت اور ناموری عطا کی لیکن گلیلیو کے نظریات کلیسا کے نظریات سے ہم آہنگ نہ ہونے کے سبب اسے قید و بند کی مشکلات اور سزاؤں سے بھی گزرنا پڑا۔

LearningWell (Pvt.) Ltd. www.learningwell.pk

(ی) مسلسل دوربین دیکھتے رہنے سے اس کی بینائی اتنی کمزور ہوگئی تھی کہ انتقال سے پانچ برس پہلے اس کی ایک آنکھ بیکار ہوگئی اور چھ مہینے کے بعد دوسری آنکھ بھی بیکار ہوگئی۔ اس کے باوجود اس نے دلیری سے اپنا کام جاری رکھا۔ ۸ جنوری ۱۶۴۲ء کو جب اس عظیم ماہرِ فلکیات کا انتقال ہوا تو اس وقت وہ اپنے بیٹے کو یہ ہدایت دے رہا تھا کہ کس طرح سے پنڈولم کے اصولوں پر ایک کلاک بنایا جا سکتا ہے۔

مشق نمبر۲

☆ نیچے دیے گئے مرکّبات میں سے معطوف، معطوف الیہ اور حرف عطف الگ کیجیے:

مرکّبات	معطوف الیہ	معطوف	حرف عطف
گھوڑا اور گدھا	گھوڑا	گدھا	اور
بحر و بر	بحر	بر	و
قلم اور دوات	قلم	دوات	اور
فتح و نصرت	فتح	نصرت	و
گرمی اور سردی	گرمی	سردی	اور
بچے اور بوڑھے	بچے	بوڑھے	اور
شام و سحر	شام	سحر	و
ماہ و سال	ماہ	سال	و

مشق نمبر۳

☆ اردو میں بہت سے الفاظ ایسے ہیں جو املا اور تلفّظ کے لحاظ سے یکساں ہیں لیکن معنی الگ الگ ہیں۔ درج ذیل الفاظ کے کم سے کم دو دو معنی لکھیے:

(طلبہ پچھلے سبق میں متشابہ الفاظ کے بارے میں تفصیل سے پڑھ چکے ہیں۔ معلم طلبہ کو بتائیں کہ متشابہ الفاظ کی ایک قسم یہ بھی ہے ''متشابہ الفاظ بلحاظ املا'' جس میں الفاظ بالکل ایک جیسے ہوتے ہیں لیکن ان کے معنوں میں فرق ہوتا ہے۔ یہ مشق اسی کے حوالے سے ہے)

ادا:	انداز۔ ناز	ادا:	پورا کرنا۔ دینا۔ بے باق کرنا
بیڑا:	ناؤ۔ کشتی	بیڑا:	فوج۔ جتھا
بین:	رونا۔ نوحہ	بین:	درمیان۔ فاصلہ
عالم:	زمانہ۔ جہاں	عالم:	حالت۔ صورت۔ طریقہ۔ ڈھنگ
گھن:	ابر۔ گھٹا	گھن:	ایک قسم کی خوشبودار گھاس
چشمہ:	پانی کا سوتا	چشمہ:	عینک
کل:	گزرا ہوا یا آنے والا دن	کل:	مشین۔ آلہ۔ کسی چیز کا حصہ یا جوڑ
بار:	بوجھ۔ وزن	بار:	مرتبہ۔ دفعہ۔ شمار

☆ درج بالا الفاظ میں سے چند الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں۔

مشق نمبر۴

تمہیدی گفتگو: سب سے پہلے معلم دو جملے الگ الگ لکھے مثلاً

میں گھر جا رہا ہوں۔　　　میری طبیعت خراب ہے۔

اب معلم بچوں سے کہیں کہ اگر ہم ان دو جملوں کو ملا کر لکھیں تو کیسے لکھیں گے۔ ہر بچہ اپنی اپنی رائے دے گا۔ اس کے بعد معلم ان دو جملوں کو ملا کر اس طرح لکھیں:

میں گھر جا رہا ہوں کیونکہ میری طبیعت خراب ہے۔

ایک اور مثال دی جائے جیسے خوب محنت کرو۔۔۔۔۔۔ اچھے نمبر آئیں۔

پہلے طلبہ سے پوچھا جائے اس کے بعد انہیں بتایا جائے کہ یہاں ''تاکہ'' استعمال ہوگا۔ بس طلبہ کو بتایا جائے کہ اس طرح کے حروف کو حروف علت کہتے ہیں۔ معلم طلبہ کو بتائیں کہ حروف علت کون کون سے ہوتے ہیں۔ کتاب میں اس کی تفصیل موجود ہے طلبہ سے پڑھوائی جائے۔

LearningWell (Pvt.) Ltd. www.learningwell.pk

☆ مندرجہ ذیل خالی جگہوں میں مناسب حرف علّت استعمال کیجیے:

ماں باپ کا کہنا مانو کیونکہ ماں باپ کا کہنا ماننا باعث سعادت ہے۔

ورزش کے بغیر صحت قائم نہیں رہ سکتی لہٰذا ورزش کی عادت ڈالو۔

چونکہ صبح میری آنکھ نہیں کھلی اس لیے میں اسکول نہیں جاسکا۔

میں شادی میں ملتان نہیں جاسکا کیونکہ مجھے چھٹی نہیں ملی۔

چونکہ مایوسی گناہ ہے اس لئے میں کبھی مایوس نہیں ہوا۔

مشق نمبر۵

تمہیدی گفتگو: معلم طلبہ کو بتائیں کہ حروف کی مختلف اقسام ہوتی ہیں۔مختلف طرح کے حروف ہوتے ہیں۔ان جملوں میں جو بھی مناسب حروف ہوں وہ لکھے جائیں گے۔طلبہ کوئی بھی حرف جو جملے کی مناسبت سے ہو لکھ سکتے ہیں۔

☆ نیچے دیے گئے جملوں کو مناسب حرف لگا کر مرکب جملوں میں تبدیل کیجیے:

(الف) میں دعوت میں پہنچ تو جاتا لیکن میری گاڑی خراب ہوگئی تھی۔

(ب) گلی میں کیچڑ ہے تو دوسری گلی سے چلو۔

(ج) شور مت کرو کیونکہ امّاں نماز پڑھ رہی ہیں۔

(د) میرا خیال ہے کہ میں یہاں پہلے بھی آچکا ہوں۔

(ہ) امتحان نو بجے شروع ہوگا اور بارہ بجے ختم ہوجائے گا۔

(و) دل لگا کر محنت کرو تا کہ تمہارے نمبر اچھے آئیں۔

(ز) اس نے میرے پیسے واپس نہیں کیے اس لیے اب میں اسے پیسے نہیں دوں گا۔

مشق نمبر۶

تمہیدی گفتگو: طلبہ پچھلے اسباق میں ''سابقہ'' کے بارے میں پڑھ چکے ہیں اور مرکب الفاظ سے واقف ہیں۔چند الفاظ تختہ تحریر پر لکھے جائیں جو کہ مرکب الفاظ ہوں۔مثلاً پہرے دار۔کوڑادان۔پیشہ ور۔جان دار۔خطا کار۔مددگار وغیرہ اس کے بعد طلبہ کی سابقہ معلومات کی جانچ کے لیے ان سے پوچھا جائے کہ ان الفاظ کی کیا خاص بات ہے؟ طلبہ اپنی رائے کا اظہار کریں اس کے بعد معلم موضوع کی طرف آتے ہوئے طلبہ کو بتائے کہ یہ مرکب الفاظ کی ایک قسم ہے اور اس میں ایک لفظ معنی دیتا ہے اور دوسرا لفظ بے معنی ہوتا ہے مثلاً کوڑادان کوڑا کا لفظ ہے لیکن دان کے اپنے کوئی معنی نہیں جب وہ کوڑا کے ساتھ ملے گا تو معنی دے گا۔اکیلا معنی نہیں دے گا۔اوپر دیئے گئے الفاظ میں ہر دوسرا لفظ بے معنی ہے اور وہ اسی صورت میں معنی دے گا جب وہ کسی با معنی لفظ کے ساتھ ملے گا۔ایسا لفظ جو بے معنی ہوتا ہے وہ اگر بامعنی لفظ کے بعد ہو تو قواعد کی رو سے اسے ''لاحقہ'' کہتے ہیں۔

☆ طلبہ کو جوڑی میں دو ایسے الفاظ لکھنے کے لیے کہا جائے جس میں لاحقہ استعمال ہو۔معلم طلبہ کی رہنمائی کریں۔پانچ منٹ بعد ہر جوڑی سے ان کے الفاظ پوچھے جائیں اور یہ تمام الفاظ تختہ تحریر پر لکھے جائیں۔

☆ طلبہ سے کہا جائے کہ وہ تختہ تحریر پر لکھے ہوئے لاحقے والے الفاظ میں سے چند الفاظ لے کر ایک چھوٹی سی عبارت لکھیں۔یہ کام کاپی میں کروایا جائے۔طلبہ انفرادی طور پر یہ کام کریں۔

☆ درج ذیل لاحقوں کی مدد سے الفاظ بنایئے اور انہیں جملوں میں استعمال کیجیے:

لاحقہ	الفاظ	جملے
انگیز	دردانگیز۔حیرت انگیز	کمپیوٹر سائنس کی ایک حیرت انگیز ایجاد ہے۔
بان	گلہ بان۔گاڑی بان	وہ گاڑی بان ہمیں پورے کراچی کی سیر کروائے گا۔
باز	دغاباز۔جاں باز	پاکستان کے جانباز سپاہی ہمارے ملک کی شان ہیں۔
پن	دیوانہ پن۔سلیقہ پن	آسیہ کے سلیقہ پن کی سب تعریف کرتے ہیں۔
پرست	وطن پرست۔بت پرست	اسلام سے پہلے عرب کے لوگ بت پرست تھے۔
پرور	روح پرور۔غریب پرور	مولانا طارق جمیل کا روح پرور خطاب سن کر ایمان تازہ ہوگیا۔
خواہ	بدخواہ۔خیر خواہ	وہ غریبوں کا خیر خواہ ہے کوئی اس کے در سے خالی ہاتھ نہیں جاتا۔
خور	گوشت خور۔سبزی خور	جنگلی جانور عام طور پر گوشت خور ہوتے ہیں۔

مشق نمبر۷

تمہیدی گفتگو: طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے جب آپ کسی سے کچھ مانگتے ہیں یا آپ کو کسی سے کچھ چاہیے ہوتا ہے تو آپ اس سے کیسے کہتے ہیں؟ کیا انداز اختیار کرتے ہیں؟ کسی سے کچھ مانگنے کو کیا کہتے ہیں؟ معلّمہ طلبہ کی رائے لیتے ہوئے بتائیں گی کہ کسی سے کچھ مانگنے کا مطلب ہوتا ہے درخواست کرنا۔اور جب ہم کسی سے کچھ مانگتے ہیں تو ہمارا انداز مودبانہ اور التجائیہ ہوتا ہے۔آج ہم آپ کو بتائیں گے کہ

LearningWell (Pvt.) Ltd. www.learningwell.pk

درخواست کیا ہوتی ہے، اس کو کس طرح لکھا جاتا ہے، کن لوگوں کو لکھی جاتی ہے؟ درخواست مانگنے کو کہتے ہیں اور ہمیں جب کچھ چاہیے ہوتا ہے تو ہم اس سے درخواست کرتے ہیں۔ ہم اسی سے کچھ مانگتے ہیں جو دینے کی اہلیت رکھتا ہو، یعنی درخواست ہمیشہ بڑے بڑے عہدیداران کو لکھی جاتی ہے۔ اور اس کو لکھنے کا ایک خاص طریقہ ہوتا ہے۔

درخواست لکھنے کے لیے چند باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

ا۔ درخواست لکھتے وقت سب سے پہلے جس کو لکھی جائے اس کا عہدہ لکھا جاتا ہے۔ ۲۔ اس کے بعد اس جگہ کا نام لکھا جاتا ہے جہاں کا عہدیدار ہے۔ ۳۔ القاب کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ ۴۔ پہلے پیراگراف میں مسئلہ بیان کیا جاتا ہے۔ ۵۔ دوسرے پیراگراف میں مدعا یعنی جس مقصد کے لیے درخواست لکھی گئی ہے۔ ۶۔ آخر میں شکریہ ادا کرنا بھی ضروری ہے۔ ۷۔ تاریخ دائیں جانب لکھی جائے۔

☆ اپنے علاقے کے کونسلر کے نام ایک درخواست لکھیے اور محلے میں صفائی کے ناقص نظام کو صحیح کرنے کی گزارش کیجیے:

بخدمت جناب کونسلر صاحب،

گلشن اقبال ٹاؤن، کراچی

جنابِ عالی!

مودبانہ گذارش ہے کہ ہم گلشن اقبال بلاک ۱۱ کے رہائشی ہیں اور ہم آپ کی توجہ ایک مسئلے کی طرف کروانا چاہتے ہیں۔ ہم اپنے علاقے میں صفائی کے ناقص انتظام سے نہایت پریشان ہیں۔ تمام علاقے میں گندگیوں کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں اور گٹر ابل رہے ہیں۔ حالیہ بارشوں کی وجہ سے جگہ جگہ پانی کھڑا ہے، سڑکیں جگہ جگہ سے ٹوٹی ہوئی ہیں، نالے بند ہیں، پانی کے نکاس کا کوئی انتظام نہیں ہے جس کی وجہ سے پورا علاقہ مچھروں کی آماجگاہ بن چکا ہے۔ بدبو سے لوگ پریشان ہیں۔ راستوں پر چلنا پھرنا دشوار ہوگیا ہے اور سڑکوں پر گاڑیاں چلانا بے حد نقصان کا باعث بن رہا ہے۔ صفائی کا یہ عالم ہے کہ مہینوں خاکروب نہیں آتے اور اگر کبھی بھولے بھٹکے آ بھی جاتے ہیں تو وہ صفائی نہیں کرتے اور نہ ہی گٹر کھولنے کی زحمت گوارا کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ کئی ایک سڑکوں پر مین ہول بھی کھلے پڑے ہیں جن کی وجہ سے کئی بار نہ صرف حادثات ہوتے ہیں بلکہ یہ گٹر دو بچوں کی جان بھی لے چکے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ اسٹریٹ لائٹس کا بھی کوئی انتظام نہیں ہے جس کی وجہ سے ان گندی سڑکوں اور گلیوں میں اندھیرے میں چلنا مشکل ہوگیا ہے۔ اگر اس علاقے میں صفائی، پانی کی نکاسی اور گٹروں کا خاطر خواہ انتظام نہ کیا گیا تو کسی وقت بھی کوئی وبا پھوٹ کر پورے علاقے کو اپنی لپیٹ میں لے سکتی ہے۔ مچھروں کی وجہ سے تو پہلے ہی زندگی عذاب بنی ہوئی ہے۔

مہربانی فرما کر آپ ہمارے اس مسئلے کے حل کے لیے فوری اقدام کریں اور ہمیں اس پریشانی سے نجات دلائیں تاکہ ہم ایک بہتر ماحول میں پرورش پا سکیں۔ ہم آپ کے بے حد مشکور ہوں گے۔

درخواست گذار

اہلیانِ محلّہ

گلشن اقبال بلاک ۱۱

۲۵ جولائی ۲۰۱۸ء

سبق نمبر ۱۸: بحث و تکرار

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ شائستہ اور مہذب انداز گفتگو سے واقف ہوتے ہوئے اپنی روز مرہ زندگی میں اسے اختیار کریں اور ایک بہتر معاشرہ تشکیل دیں۔

☆ گفتگو کے آداب سیکھیں اور ہر محفل اور ہر موقع پر ان آداب کو ملحوظ خاطر رکھیں اور غیر ضروری بحث و تکرار سے گریز کریں۔

☆ ایک معلوماتی مضمون کے انداز تحریر پر غور کرتے ہوئے نئے الفاظ سیکھیں اور اپنے ذخیرہ الفاظ کو بڑھائیں۔

☆ الفاظ کی درست ہجے کرتے ہوئے لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ سبق پڑھیں اور جگ سا (jig saw) کے طریقے پر عمل کریں۔

☆ سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھ کر اپنی تحریری صلاحیت میں اضافہ کریں۔

☆ قواعد میں صفت ذاتی کے بارے میں جانتے ہوئے آٹھ مثالیں درج کریں اور صفت اور موصوف واضح کریں۔

☆ اسم سے صفت اور صفت سے اسم بنا کر اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں۔

☆ جملوں میں مناسب فعل لکھ کر اپنی لسانی مہارتوں میں اضافہ کریں۔

☆ قواعد میں مضاف الیہ، حرف اضافت اور مضاف کے حوالے سے معلومات حاصل کریں اور مرکب اضافی میں ان کی شناخت کریں۔

☆ غلط محاورات کو درست کر کے لکھیں اور اپنی اردو بہتر بنائیں۔

طریقہ تدریس:

<u>تمہیدی گفتگو:</u>

سب سے پہلے طلبہ کو چند لوگوں کی گفتگو سنوائی جائے جس میں مختلف انداز گفتگو ہو مثلاً کوئی شائستہ انداز میں ہو، کوئی غصے اور بدتمیزی والے انداز میں ہو، کوئی طنزیہ لہجے میں ہو اور کوئی چیخنے کے انداز میں ہو۔ طلبہ

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

کو غور سے سننے کے لیے کہا جائے گا۔

☆اس کے بعد طلبہ کی رائے لی جائے گی کہ کون سا انداز گفتگو آپ کو پسند آیا اور کون سا سب سے برا لگا؟ وجہ بھی بتایئے؟ انداز میں کیا فرق نظر آیا؟ طلبہ کی رائے لی جائے گی انہیں سب سے برا وہی انداز لگے گا جس میں بدتمیزی سے بات چیت کی گئی ہوگی۔

☆اس کے بعد موضوع کی طرف آتے ہوئے طلبہ سے مزید پوچھا جائے گا کہ جب آپ کسی سے پہلی دفعہ ملتے ہیں تو اس کی کن باتوں پر غور کرتے ہیں یا کون سی باتیں آپ کو متاثر کرتی ہیں؟ اگر کوئی اچھی طرح آپ سے بات کرتا ہے تو آپ کے دل میں اس کے لیے کیا جذبات ہوتے ہیں اور اگر کوئی بری طرح بات کرتا ہے تو کیا جذبات ہوتے ہیں؟ ہم کس کی بات زیادہ غور سے سنتے ہیں؟ طلبہ کی رائے لیتے ہوئے بتایا جائے گا کہ اپنی روزمرہ زندگی کو سلیقے سے گزارنے کے کچھ آداب ہوتے ہیں ان کا خیال رکھنا بہت ضروری ہوتا ہے مثلاً کھانے کے آداب، مجلس کے آداب، ملاقات کے آداب، پہننے کے آداب وغیرہ۔ اسی طرح گفتگو کے بھی کچھ آداب ہوتے ہیں جن کا ہمیں خاص خیال رکھنا چاہیے کیونکہ کسی بھی شخص کی صلاحیت اور قابلیت کا اندازہ اس کی گفتگو سے ہوتا ہے اگر گفتگو شائستہ اور اچھے انداز میں ہو تو معلوم ہو جائے گا کہ یہ شخص پڑھا لکھا اور اچھی صلاحیتوں کا حامل ہے لیکن اگر گفتگو غیر معیاری ہوگی تو اندازہ ہوگا کہ یہ شخص جاہل اور آدابِ گفتگو سے ناآشنا ہے۔ آج ہم اسی موضوع پر ایک اقتباس پڑھیں گے جسے سرسید احمد خان نے تحریر کیا ہے۔ سرسید احمد خان کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں۔

نوٹ: مشق نمبر ۸ پر ''گفتگو کے آداب'' لکھے ہیں۔ معلم اسے پڑھ کر طلبہ کو بتا سکتے ہیں۔

پڑھائی:

☆طلبہ سے سبق کی جگ سا (jig saw) کے طریقے سے پڑھائی کروائی جائے گی۔

جگ سا کا طریقہ:

☆سب سے پہلے طلبہ کو پانچ پانچ کے گروپ میں تقسیم کیا جائے گا۔ یعنی ہر گروپ میں پانچ بچے ہوں۔ یہ گروپ ہوم گروپ (home group) کہلائے گا۔ گروپ کے ہر بچے کو اسے لے کر ۵ تک نمبر دیئے جائیں گے۔ (سبق کو بھی پانچ پیراگراف میں تقسیم کیا جائے)۔ جس بچے کو پہلا نمبر دیا گیا ہے وہ پہلا پیراگراف پڑھے گا۔ جس کو ۲ وہ دوسرا، جس کو ۳ وہ تیسرا، جس کو ۴ وہ چوتھا، جس کو ۵ وہ پانچواں پیراگراف پڑھے گا۔ جب تمام بچے اپنا اپنا پیراگراف پڑھ لیں تو تمام پہلے نمبر والے بچے ایک گروپ میں آ جائیں گے دوسرے نمبر والے دوسرے گروپ میں اسی طرح تیسرے، چوتھے، پانچویں نمبر والے اپنے اپنے گروپ میں جمع ہو جائیں گے۔ یہ کہلائے گا ایکسپرٹ گروپ (expert group)۔ یہ تمام بچے ایک ہی پیراگراف پڑھ کر آئے ہیں وہ اپنے اسی پیراگراف پر تبادلہ خیال کریں گے اور اہم نکات پر گفتگو کریں گے۔ اور ان نکات کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں گے۔ ☆دس منٹ بعد یہ بچے واپس اپنے ہوم گروپ میں جائیں گے اور اپنی اپنی حاصل کردہ معلومات ہوم گروپ کے بچوں کو بتائیں گے۔ ہوم گروپ کا ہر بچہ اپنے پیراگراف کے اہم نکات دوسرے بچوں کو بتائے گا۔ اس طرح یہ سرگرمی عمل میں لائی جائے گی۔

☆آخر میں ایک کل جماعتی گفتگو میں معلم ہر گروپ سے سبق کے اہم نکات پوچھیں اور سبق کے حوالے سے چند سوالات کریں تاکہ طلبہ کی جانچ ہو سکے۔

سرگرمی:

طلبہ کے گروپ بنوائے جائیں۔ ایک گروپ میں چار یا پانچ بچے ہوں۔ ہر گروپ کو نمبر یا نام دیا جائے۔

ہر گروپ کو ایک ایک کمپیوٹر پیپر دیا جائے گا۔ (چارٹ پیپر بھی دیا جا سکتا ہے) ہر گروپ سے اس چارٹ پیپر پر ''گفتگو کے آداب'' لکھوائے جائیں۔ طلبہ گروپ میں آپس میں مشاورت کر کے گفتگو کے آداب لکھیں۔ معلم کی معاونت اور رہنمائی ہر گروپ کے ساتھ شامل رہے۔

جس گروپ کی پیشکش سب سے اچھی ہو یا جس گروپ نے درست اور موثر آدابِ گفتگو لکھے ہوں اسے جماعت کے سوفٹ بورڈ پر لگایا جائے۔ (جب بچے جملے لکھیں تو معلم ان کی تصیح کریں اور ان کو صحیح طرح ہدایات دیں)

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجئے)

گھر کا کام:

☆سبق میں مصنف نے گفتگو کے دوران جن باتوں کا خیال رکھنے کا کہا ہے کیا آپ اپنی روزمرہ زندگی میں ان باتوں کا خیال رکھتے ہیں؟ یا ان باتوں میں سے کن کن باتوں کا خیال رکھتے ہیں؟ تفصیل سے بتایئے:

یا

☆سبق میں مصنف نے گفتگو کے حوالے سے جو باتیں کی ہیں۔ آپ ان سے کس حد تک متفق ہیں؟ اگر ہم مصنف کی بتائی گئی باتوں یا نصیحتوں پر عمل کریں تو اس سے ہماری روزمرہ زندگی میں کیا فرق پڑے گا؟

نظرِ ثانی (اعادہ)

۱۔ نامہذب آدمیوں کی مجلس کو مصنف نے کس جانور کی حرکتوں سے ملایا ہے؟

۲۔ انسان کو پرکھنے کے لیے کون سی کسوٹی ہے؟

۳۔ مجلس میں بیٹھ کر کن باتوں کا خیال رکھنا ہے؟

LearningWell (Pvt) Ltd.
www.learningwell.pk
LearningWell

۴۔ جب کسی بات کی تردید کا ارادہ ہو تو کیا کرنا چاہیے؟

☆ اس کے علاوہ مشق نمبر ا میں دیے گئے سوالات کے جوابات بھی سنے جاسکتے ہیں۔

تدریسی معاونات/ وسائل:

درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔ چارٹ پیپر

جانچ: دوران تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (سوالات کے جوابات کے دوران)

☆ شائستہ اور مہذب انداز گفتگو سے واقف ہوتے ہونے اور اپنی روز مرہ زندگی میں اسے اختیار کرنے کے دوران۔

☆ گفتگو کے آداب سیکھنے اور ہر محفل اور ہر موقع پر ان آداب کو ملحوظ خاطر رکھنے اور غیر ضروری بحث و تکرار سے گریز کرنے کے دوران۔

☆ ایک معلوماتی مضمون کے انداز تحریر پر غور کرتے ہوئے نئے الفاظ سیکھنے اور اپنے ذخیرہ الفاظ کو بڑھانے کے دوران۔

☆ الفاظ کی درست ہجے کرتے ہوئے لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ سبق پڑھنے اور جگ سا کے طریقے پر عمل کرنے کے دوران۔

☆ گروپ میں کام کرتے ہوئے آداب گفتگو لکھنے کے دوران (سرگرمی کے دوران)

☆ سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران۔

☆ قواعد میں صفت ذاتی کے بارے میں جانتے ہوئے آٹھ مثالیں درج کرنے اور صفت اور موصوف واضح کرنے کے دوران۔

☆ اسم سے صفت اور صفت سے اسم بنانے کے دوران۔

☆ جملوں میں مناسب فعل لکھنے کے دوران۔

☆ قواعد میں مضاف الیہ، حرف اضافت اور مضاف کے حوالے سے معلومات حاصل کرنے اور مرکب اضافی میں ان کی شناخت کرنے کے دوران۔

☆ غلط محاورات کو درست کر کے لکھنے اور اپنی اردو بہتر بنانے کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆ شائستہ اور مہذب انداز گفتگو سے واقف ہوتے ہوئے اپنی روز مرہ زندگی میں اسے اختیار کرنا اور ایک بہتر معاشرہ تشکیل دینا۔

☆ گفتگو کے آداب سیکھنا اور ہر محفل اور ہر موقع پر ان آداب کو ملحوظ خاطر رکھنا اور غیر ضروری بحث و تکرار سے گریز کرنا۔

☆ ایک معلوماتی مضمون کے انداز تحریر پر غور کرتے ہوئے نئے الفاظ سیکھنا۔

☆ الفاظ کی درست ہجے کرتے ہوئے لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر جگ سا کے طریقہ سے پڑھائی کرنا۔

☆ سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنا۔

☆ قواعد میں صفت ذاتی کے بارے میں جانتے ہوئے آٹھ مثالیں درج کرنا اور صفت اور موصوف واضح کرنا۔

☆ اسم سے صفت اور صفت سے اسم بنا کر اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کرنا۔

☆ جملوں میں مناسب فعل لکھنا۔

☆ قواعد میں مضاف الیہ، حرف اضافت اور مضاف کے حوالے سے معلومات حاصل کرنا اور مرکب اضافی میں ان کی شناخت کرنا۔

☆ غلط محاورات کو درست کر کے لکھنا اور اپنی اردو بہتر بنانا۔

کلیدِ جانچ
مشق نمبر ا

☆ **جوابات:**

(الف) جب کتے آپس میں مل بیٹھتے ہیں تو پہلے تیوری چڑھا کر ایک دوسرے کو بُری نگاہ سے آنکھیں بدل بدل کر دیکھنا شروع کرتے ہیں۔ پھر تھوڑی تھوڑی گونجیلی آواز ان کے نتھنوں سے نکلنے لگتی ہے۔ پھر تھوڑا سا جبڑا کھلتا ہے اور دانت دکھائی دینے لگتے ہیں اور حلق سے آواز نکلنی شروع ہوتی ہے۔ پھر باچھیں چِر کر کانوں سے جا لگتی ہیں اور ناک سمٹ کر ماتھے پر چڑھ جاتی ہے۔ داڑھوں تک دانت باہر نکل آتے ہیں۔ مُنھ سے جھاگ نکل پڑتے ہیں اور نحیف آواز کے ساتھ اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور ایک دوسرے سے چمٹ جاتے ہیں۔ اس کا ہاتھ اس کے گلے میں اور اس کی ٹانگ اس کی کمر میں۔ اس کا کان اس کے مُنھ میں اس کا ٹینٹوا اس کے جبڑے میں۔ اس نے اس کو کاٹا اور اس نے اس کو پچھاڑا، بھنبوڑا، جو کمزور ہوا دم دبا کر بھاگ نکلا۔

(ب) نا مہذب آدمیوں کی محفل میں بھی اسی طرح تکرار ہوتی ہے۔ پہلے صاحب سلامت کر کے آپس میں مل بیٹھتے ہیں۔ پھر دھیمی دھیمی بات چیت شروع ہوتی ہے۔ ایک کوئی بات کہتا ہے۔ دوسرا بولتا ہے واہ،

LearningWell (Pvt.) Ltd. www.learningwell.pk

یوں نہیں ہے۔ یا وہ کہتا ہے واہ، تم کیا جانو۔ وہ بولتا ہے تم کیا جانو۔ دنوں کی نگاہ بدل جاتی ہے۔ تیوری چڑھ جاتی ہے، رخ بدل جاتا ہے۔ آنکھیں ڈراونی ہو جاتی ہیں۔ باچھیں چر جاتی ہیں۔ دانت باہر نکل پڑتے ہیں۔ تھوک اُڑنے لگتا ہے۔ باچھوں تک کف بھر آتے ہیں۔ سانس جلدی جلدی چلتا ہے۔ رگیں تن جاتی ہیں۔ آنکھ، ناک، بھوں اور ہاتھ عجیب عجیب حرکتیں کرنے لگتے ہیں۔ عجیب عجیب آوازیں نکلنے لگتی ہیں۔ آستینیں چڑھا، ہاتھ پھیلا، اِس کی گردن اُس کے ہاتھ میں اور اس کی داڑھی اس کی مٹھی میں، لپاڈکی ہونے لگتی ہے۔ کسی نے بیچ بچاؤ کر کے چھڑا دیا، تو غراتے ہوئے، ایک اِدھر چلا گیا اور ایک اُدھر۔ اگر کوئی بیچ بچاؤ کرنے والا نہ ہوتو کمزور نے پٹ کر کپڑے جھاڑتے، سر سہلاتے اپنی راہ لی۔

(ج) جس قدر تہذیب میں ترقی ہوتی ہے اسی قدر اس تکرار میں کمی ہوتی ہے۔ کہیں غُرفش ہو کر رہ جاتی ہے۔ کہیں تکرار تک نوبت آجاتی ہے۔ کہیں آنکھیں بدلنے اور ناک چڑھانے اور جلدی جلدی سانس چلنے پر ہی خیر گزر جاتی ہے۔

(د) پس اے میرے عزیز ہم وطنو! جب تم کسی کے برخلاف کوئی بات کہنا چاہو یا کسی کی بات کی تردید کا ارادہ کرو تو خوش اخلاقی اور تہذیب کو ہاتھ سے مت دو۔ اگر ایک ہی مجلس میں دو بدو بات چیت کرتے ہو تو اور بھی زیادہ نرمی اختیار کرو۔ چہرہ، لہجہ، آواز، وضع اور لفظ اس طرح رکھو جس سے تہذیب اور شرافت ظاہر ہو مگر بناوٹ بھی نہ پائی جائے۔ تردیدی گفتگو کے ساتھ ہمیشہ سادگی سے معذرت کے الفاظ استعمال کرو۔ مثلاً میری سمجھ میں نہیں آیا، یا شاید مجھے دھوکا ہوا، یا میں غلط سمجھا۔

(ہ) مصنف نے یہ طریقہ بتایا ہے کہ جب دوست سے باتوں کے دوران اختلاف رائے ہو جائے تو زیادہ تکرار نہیں کرنا چاہیے بلکہ یہ کہہ کر کہ میں اس بات کو پھر سوچوں گا یا اس پر پھر خیال کروں گا جھگڑے کو ہنسی خوشی دوستی کی باتیں کر کے ختم کرنا چاہیے۔ دوستی کی باتوں میں اپنے دوست کو یقین دلانا چاہیے کہ اس دفعہ کی الٹ پھیر سے میرے دل میں کچھ کدورت نہیں آئی اور میرا مطلب باتوں کی الٹ پھیر سے تمھیں کچھ تکلیف دینے کا نہ تھا۔

(و) سرسید کہتے ہیں کہ جب ہم مجلس میں ہوں جہاں مختلف رائے کے آدمی ہوں تو جہاں تک ممکن ہو جھگڑے اور تکرار اور مباحثے کو آنے نہیں دینا چاہیے کیونکہ جب تقریر بڑھ جاتی ہے تو دونوں کو ناراض کر دیتی ہے۔ جب ہم دیکھیں کہ تقریر لمبی ہوئی جاتی ہے اور تیزی اور زور پکڑ رہی ہے تو جس قدر ممکن ہو ہمیں اسے ختم کر دینا چاہیے اور آپس میں ہنسی خوشی مذاق کی باتوں سے دل کو ٹھنڈا کر لینا چاہیے۔

مشق نمبر۲

☆ درج ذیل تراکیب کو جملوں میں استعمال کیجیے:

نظریۂ پاکستان:	نظریۂ پاکستان کی حفاظت پاکستان کے ہر شہری کو کرنی ہے۔
خوبیٔ قسمت:	یہ ہماری خوبیٔ قسمت تھی کہ ہم اس ریل گاڑی میں نہ گئے جو انجن سے ٹکرا گئی تھی۔
آستانۂ فقیر:	اس آستانۂ فقیر پر ہر وقت لوگوں کا ہجوم لگا رہتا ہے۔
خانۂ خدا:	اس نے خانہ خدا میں جا کر رو رو کر اللہ سے فریاد کی۔
بیماریٔ دل:	بیماریٔ دل کا بہانہ بنا کر اس نے اپنے ساتھیوں کی ہمدردی حاصل کی۔
گرمیٔ بازار:	گرمیٔ بازار نے ہر خریدار کو گنے کا رس پینے پر مجبور کر دیا،
تندیٔ آب:	ساحل سمندر پر بیٹھے لوگ تندیٔ آب سے خوفزدہ ہو کر دور جا بیٹھے۔
سانحۂ کربلا:	جیسے ہی سانحۂ کربلا کا ذکر ہوتا ہے ہماری آنکھیں نم ہو جاتی ہیں۔

مشق نمبر۳

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم اپنی گھڑی (یا کوئی بھی ایک چیز) طلبہ کو دکھائے اور طلبہ سے سوال کرے کہ یہ کیسی ہے۔ ہر بچہ اپنی اپنی رائے دے گا مثلاً ا۔ یہ اچھی ہے　۲۔ یہ خوبصورت ہے۔　۳۔ یہ رنگین ہے۔ ۴۔ چھوٹی ہے۔ ۵۔ یہ سٹیزن کمپنی کی ہے۔ (وغیرہ وغیرہ) جب تمام جملے معلم تختہ تحریر پر لکھ لیں اس کے بعد موضوع کی طرف آتے ہوئے طلبہ کو بتائے کہ آپ نے گھڑی کے لیے جو بھی الفاظ استعمال کیے مثلاً اچھی، خوبصورت، رنگین، چھوٹی یہ سب اس کی خصوصیات ہیں اور جو الفاظ کسی بھی شخص یا چیز کی خصوصیات بیان کرتے ہیں وہ قواعد کی رو سے صفت کہلاتے ہیں۔ صفت کی بھی مختلف اقسام ہیں۔ درج بالا جملوں میں چونکہ اچھی، خوبصورت، رنگین، چھوٹی یہ سب گھڑی کی ذاتی خصوصیات ہیں اس لیے یہ الفاظ صفت ذاتی سے تعلق رکھتے ہیں۔

سرگرمی: طلبہ کو ایک عبارت لکھنے کے لیے دی جائے جس میں صفت ذاتی کا استعمال کیا گیا ہو یا اپنی کسی پسندیدہ چیز کے بارے میں ایک پیراگراف لکھوایا جائے جس میں اس چیز کی خصوصیات بیان کی گئی ہوں یعنی صفت بتائی گئی ہو۔

☆ آپ صفت ذاتی کی کم سے کم آٹھ مثالیں درج کیجیے اور صفت اور موصوف کو الگ الگ واضح کیجیے:

	صفت	موصوف
ا۔ رنگین تصویر	رنگین	تصویر
۲۔ معصوم بچہ	معصوم	بچہ

۳۔نیک آدمی	نیک	آدمی
۴۔بہترین کھانا	بہترین	کھانا
۵۔تیز دھوپ	تیز	دھوپ
۶۔نرم بستر	نرم	بستر
۷۔چالاک لومڑی	چالاک	لومڑی
۸۔دلچسپ کہانی	دلچسپ	کہانی

مشق نمبر۴

☆ نیچے اسم اور صفت ملے جلے درج ہیں۔ان کو الگ کیجیے اور اسم سے صفت اور صفت سے اسم بنایئے:

اسم	صفت
نرمی	نرم
ملّہ	مکی
تیزی	تیز
وسعت	وسیع
جھوٹ	جھوٹا/جھوٹی
جہالت	جاہل
جالندھر	جالندھری
اداسی	اداس
مجبوری	مجبور
کاغذ	کاغذی

مشق نمبر۵

☆ درج ذیل خالی جگہوں کو اسی اصول کے مطابق پُر کیجیے۔قوسین میں مصدر دیے گئے ہیں۔ان کی مدد سے فعل بنایئے:

(الف) بھائی شور مچاتا ہے۔ (مچانا)
(ب) خالدہ نے لڑکیوں کو پڑھایا ہے۔ (پڑھانا)
(ج) بارش اب رکے گی۔ (رکنا)
(د) پچھلے ہفتے دھوبنیں کپڑے دھو رہی تھیں۔ (دھونا)
(ہ) یہاں سے مجھے چاند صاف نظر آرہا ہے۔ (نظر آنا)
(و) اندھیری رات میں آسمان پر ستارے چمک رہے ہیں۔ (چمکنا)
(ز) لڑکوں نے مل کر چور کو پکڑا۔ (پکڑنا)
(ح) دو سال پہلے میری بکری کھوگئی۔ (کھونا)

مشق نمبر۶

☆ نیچے دیے گئے مرکّب اضافی میں سے مضاف الیہ، حرف اضافت اور مضاف الگ الگ کیجیے:

مرکب اضافی	مضاف الیہ	حرف اضافت	مضاف
مٹّی کا پیالہ	مٹّی	کا	پیالہ

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk
LearningWell

صبح کی نماز	صبح	کی	نماز
تمہارے بھائی	تم	رے	بھائی
میرا گھر	میں	را	گھر
تمہاری کتاب	تم	ری	کتاب
عقل کے ناخن	عقل	کے	ناخن
ہماری گائے	ہم	ری	گائے
فروری کا مہینہ	فروری	کا	مہینہ
غصے کی آگ	غصے	کی	آگ

مشق نمبر ۷

☆ آپ پہلے پڑھ چکے ہیں کہ محاورے کے الفاظ میں تبدیلی نہیں کی جا سکتی صرف اس کے فعل کی حالت کو بدلا جا سکتا ہے یعنی محاورہ زمانہ حال، ماضی یا مستقبل کسی بھی زمانے میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ درج ذیل جملوں میں محاورات کی غلطیاں موجود ہیں۔ انہیں درست کر کے دوبارہ لکھیے: (درست جوابات)

(الف) بھوک سے میرے پیٹ میں چوہے دوڑ رہے ہیں۔

(ب) گالی سن کر میرے تن بدن میں آگ لگ جاتی ہے۔

(ج) لڑائی ختم کرنے کے بجائے تم تو الٹا جلتی پر تیل ڈال رہے ہو۔

(د) اپنی حیثیت کو دیکھو اور چادر دیکھ کر پاؤں پھیلاؤ۔

(ہ) پیاس کے مارے میرے منہ میں کانٹے چبھ رہے ہیں۔

(و) آج کل خالد کا ستارہ گردش میں آیا ہوا ہے۔

(ز) بریانی دیکھ کر تمہارے تو منہ میں پانی بھر آتا ہے۔

مشق نمبر ۸

☆ گفتگو کے آداب پر مختصر نوٹ لکھیے:

جواب: کسی شخص کی قابلیت اور صلاحیت کا اندازہ اس کی گفتگو سے ہوتا ہے۔ اگر گفتگو شائستہ اور اچھے انداز میں ہو تو معلوم ہو جائے گا کہ یہ شخص پڑھا لکھا اور اچھی صلاحیتوں کا حامل ہے لیکن اگر گفتگو غیر معیاری ہو گی تو اندازہ ہو گا کہ یہ شخص جاہل اور آدابِ گفتگو سے ناآشنا ہے۔ شیخ سعدی فرماتے ہیں: ''تاوقت کہ انسان نا گفتہ باشد عیب و ہنر نا ہفتہ باشد'' مطلب یہ ہے کہ انسان جب تک خاموش رہتا ہے اس وقت تک اس کے عیب اور ہنر پوشیدہ رہتے ہیں۔ اس وجہ سے حکماء کہتے ہیں کہ پہلے تولو پھر بولو۔ یعنی جب بھی کلام کرنا ہو تو پہلے سوچو اور مناسب الفاظ میں بیان کرو، اس سے آپ کی شخصیت نکھر جائے گی اور آپ کو بلند مقام پر پہنچائے گی۔ جیسے کہ حضورؐ نے فرمایا: ''تم میں سے وہ شخص میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے جو زیادہ اچھے اخلاق والا ہو'' حدیث شریف سے ظاہر ہے کہ باادب گفتگو ایک انسان کو انتہائی عظیم بنا دیتی ہے۔ لہٰذا ہمیں گفتگو کے دوران بہت سی باتوں کا خیال رکھنا چاہیے مثلاً اپنی آواز دھیمی رکھنی چاہیے، پیار سے نرم لہجے میں بات کرنی چاہیے اس سے بہت سے فوائد ہوتے ہیں مثلاً بات فوراً سمجھ آ جاتی ہے، اپنی بات بھی منوائی جا سکتی ہے، غیر بھی اپنے بن جاتے ہیں اور اگر کوئی اختلاف ہی ہو جائے مگر بات لڑائی تک نہیں پہنچتی اور بڑھتی نہیں ہے۔ پیار سے بات کر کے ہر انسان اپنا کام نکلوا سکتا ہے۔ اگر ہم کسی سے تلخ لہجے میں بات کرتے ہیں تو سامنے والا بھی ہم سے اسی لہجے میں بات کرتا ہے اور اس طرح آپس میں لڑائیاں جنم لیتی ہیں۔ اس کے علاوہ گفتگو کے دوران بحث و تکرار سے گریز کرنا چاہیے اور اپنی بات پر اصرار نہیں کرنا چاہیے۔ تند و تیز لہجے یا سخت انداز میں گفتگو کرنا ایک اچھے انسان کی صفات نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ ہمیں زیادہ تر خاموش رہنا چاہیے کیونکہ زیادہ بولنے سے غلطی اور جھوٹ کا احتمال بڑھ جاتا ہے۔ اس کے علاوہ دورانِ گفتگو دوسروں کی تنقید کو حوصلے سے سننا اور اس کا مدلل جواب دینا اچھے ظرف کا ثبوت ہے۔ گفتگو کے دوران حفظ مراتب کا خیال رکھنا چاہیے گفتگو کرنے والا اگر کوئی بزرگ ہو تو اس سے بہت ادب سے بات کرنی چاہیے اور اگر ہم عمر ہو تو اس سے برادرانہ گفتگو کرنی چاہیے اور اگر آپ سے چھوٹا ہو تو اسے پیار والے انداز سے سمجھانا چاہیے۔ گفتگو کے دوران دوسروں کو بھی بات کرنے اور دلائل دینے کا موقع دینا چاہیے اور مخاطب کی بات کو ایک دم غلط قرار نہیں دینا چاہیے۔ مجلس میں بیٹھ کر کسی کی غیر موجودگی میں عیب نہیں نکالنے چاہییں یعنی غیبت نہیں کرنی چاہیے۔ اس طرح سننے والے آپ کو ایک انتہائی برا انسان سمجھیں گے۔ گفتگو میں شائستگی ہونی چاہیے اس میں نہ ہی کسی کا مزاق اڑانے والی کوئی بات ہو نہ ہی کسی کی تذلیل کی جائے اور نہ ہی اپنی بے جا تعریف کی جائے یا ڈینگیں ماری جائیں اس طرح لوگ آپ کو کم ظرف سمجھیں گے۔ دورانِ گفتگو گالی گلوچ سے پرہیز کرنا چاہیے۔ اس سے فساد پیدا ہوتا ہے۔ گفتگو کرتے وقت سامنے والے کے ذہن کو بھی پڑھنا چاہیے کہ وہ کیا سوچتا ہے اور اس کے کیا نظریات ہیں۔ اس کی پسند ناپسند کو بھی سامنے رکھیں حتیٰ کہ اس کی علمی قابلیت اور ذہنی معیار کا اندازہ بھی کرنا چاہیے یہ نہیں کہ سامنے والا کم علم ہو اور آپ اس سے فلسفیانہ باتیں کریں۔ غرض ہمیں دورانِ گفتگو ان چند باتوں کا ضرور خیال رکھنا چاہیے۔ ہم اپنے گفتگو کے انداز کو اس طرح بہتر بنا سکتے ہیں کہ ہماری آواز آہستہ ہو، لہجہ نرم ہو اور انداز ایسا دل چھو جانے والا ہو کہ سامنے

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

والا متاثر ہو جائے۔ الفاظ کا چناؤ بھی مناسب ہونا چاہیے۔ ہماری گفتگو اسی وقت پر اثر ہو گی جب ہمارا لہجہ میٹھا اور انداز مہذبانہ ہو گا۔

مشق نمبر ۹

تمہیدی گفتگو: معلم سب سے پہلے ایک لفظ تختہ سیاہ پر لکھے اور کسی ایک بچے سے اس لفظ کو پڑھوائیں ساتھ ہی اس سے پوچھے کہ ہمیں کس طرح معلوم ہوتا ہے کہ اس لفظ کو کس طرح پڑھیں۔ ساتھ ہی موضوع کی طرف آتے ہوئے طلبہ کو بتائیں کہ کسی بھی لفظ کا صحیح تلفظ ہم اعراب کے ذریعے سے جانتے ہیں۔ اعراب کسی بھی لفظ کے پڑھنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

☆اعراب لگایئے:

صَندَلی ۔ چھِڈّیاں ۔ شعُور ۔ مُتَکَبِّر ۔ مُعتَبَر ۔ مُصَوِّری ۔
وَصُولی ۔ خُصوصیات ۔ مُدَلَّل ۔ مُرَتَّب ۔

سبق نمبر ۱۹: دو بہرے شناساؤں کی ملاقات

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس نظم کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆معیاری مزاح سے لطف اندوز ہو سکیں اور اپنی طبیعت میں فرحت اور شگفتگی کا احساس پیدا کریں۔

☆اردو کے ایک مشہور و معروف مزاحیہ شاعر سیّد ضمیر جعفری سے متعارف ہوں۔

☆مزاحیہ نظم نگاری کے فن سے آشنا ہوتے ہوئے ہم قافیہ اشعار پر مبنی ایک نظم تیار کریں اور سادہ الفاظ کا استعمال کریں۔

☆دو بہروں کی بے سر و پا گفتگو سے محظوظ ہوتے ہوئے اپنے اندر مزاح کا ذوق پیدا کریں۔

☆الفاظ کی درست ہجے، اتار چڑھاؤ اور آہنگ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے نظم خوانی کریں۔

☆نظم کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھ کر تحریری صلاحیت پیدا کریں۔

☆اشعار کو سادہ نثر میں تبدیل کرتے ہوئے اپنی لسانی مہارتوں کو بہتر بنائیں۔

☆شاعر کے انداز بیاں اور نظم کا مفہوم جانتے ہوئے اشعار کی جامع تشریح کریں۔

☆واحد الفاظ کی جمع اور جمع کی واحد بنائیں اور ان الفاظ کو جملوں میں استعمال کرتے ہوئے اپنے الفاظ کے ذخیرے کو بڑھائیں۔

☆قافیے اور ردیف کے بارے میں جانیں نظم کے آخری تین اشعار کے قافیے اور ردیف لکھیں۔

☆حرف تشبیہ سے واقف ہوں اور ان کی مدد سے جملے مکمل کریں۔

☆الفاظ کے متلازم الفاظ لکھ کر اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں۔

☆مکالمہ نگاری کے فن سے آشنا ہوتے ہوئے دکان دار اور گاہک کے درمیان مکالمہ نگاری کریں اور اپنی لسانی مہارتوں میں اضافہ کریں۔

طریقہ تدریس:

<u>تمہیدی گفتگو:</u>

سب سے پہلے معلم ایک کل جماعتی گفتگو میں طلبہ سے پوچھیں کہ کسی کو اگر کوئی مزاحیہ شعر آتا ہو تو سنائے۔ جن بچوں کو مزاحیہ اشعار یاد ہوں ان سے سنے جائیں اس کے بعد طلبہ کو ایک مزاحیہ مشاعرہ کی چند جھلکیاں یا ایک دو شعراء کے مزاحیہ کلام سنوائے یا دکھائے جائیں۔ (یوٹیوب کی مدد سے ملٹی میڈیا پر یا کمپیوٹر پر دکھایا جا سکتا ہے)

اب معلم طلبہ سے نظم کے حوالے سے سوال کریں کہ آپ کو نظم پڑھنا اچھا لگتا ہے یا کہانی؟ نظم کیوں اچھی لگتی ہے اور کہانی کیوں اچھی لگتی ہے؟ بچوں سے ان کی رائے لی جائے۔ اس کے بعد موضوع کی طرف آتے ہوئے طلبہ کو بتایا جائے کہ نظموں کی مختلف اقسام ہوتی ہیں مثلاً حمد، نعت، قصیدہ وغیرہ کچھ نظمیں مزاحیہ انداز میں لکھی جاتی ہیں جو زیادہ تر بچوں کے لیے ہوتی ہیں۔ اس میں مزاح کا پہلو بھی ہوتا ہے اور یہ ہلکے پھلکے انداز میں لکھی جاتی ہیں۔ اس میں زیادہ تر سادہ الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ اسی طرح کی ایک نظم ہم آج پڑھیں جو آپ کو بے حد پسند آئے گی۔ بچے نام خود بتائیں۔ یہ نظم مشہور شاعر سید ضمیر جعفری نے لکھی ہے۔ اس نظم میں انہوں نے دو لوگوں کے درمیان گفتگو میں مزاح کا رنگ بھرا ہے اور یہ بتایا ہے کہ جب دو بہرے آپس میں بات چیت کر رہے ہوں تو کس طرح کی صورتحال وقوع پذیر ہوتی ہے۔

<u>پڑھائی:</u>

طلبہ انفرادی طور پر اس نظم کو پڑھیں گے۔ یعنی خود اس نظم کو پڑھنے کی کوشش کریں گے۔ معلم سب بچوں کے پاس جا کر ان کی معاونت کریں۔ نظم پڑھنے کے بعد ہر بچہ اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے بچے سے اس نظم پر تبادلہ خیال کرے۔ معلم مشکل الفاظ اور ان کے معانی تختہ تحریر پر لکھیں۔

☆نظم کے اختتام پر ایک کل جماعتی گفتگو میں معلم طلبہ کی رائے لیں گی اور اس نظم پر طلبہ اظہار خیال کریں گے۔ چونکہ یہ نظم آسان ہے لہٰذا اس کو سمجھنے میں دشواری پیش نہیں آئے گی۔

☆آخر میں معلم طلبہ کو بتائیں کہ اس نظم میں دو لوگوں کے درمیان گفتگو کو بڑے مزاحیہ انداز میں پیش کیا ہے جسے پڑھ کر بے اختیار لبوں پر ہنسی آ جائے۔ اس نظم میں بہروں کے درمیان جس قسم کی گفتگو ہو سکتی ہے

LearningWell (Pvt.) Ltd. www.learningwell.pk

اس بات چیت یا گفتگو کو بڑے دلچسپ اور خوبصورت انداز سے پیش کیا گیا ہے۔

مرکزی خیال:

یہ نظم ''سید ضمیر جعفری'' کی ایک معیاری تخلیق ہے جس میں انہوں نے دو بہروں کی گفتگو کو بڑے پر مزاح اور خوبصورت انداز سے لکھا ہے جسے پڑھ کر بے اختیار لبوں پر ہنسی آ جائے۔ شاعر کا مقصد لوگوں کو معیاری مزاح سے لطف اندوز کرنا اور ان کی طبیعت میں شگفتگی اور فرحت کا احساس بیدار کرنا ہے۔

سرگرمی:

☆ کتاب میں موجود سرگرمی کروائی جا سکتی ہے۔ ایک مزاحیہ مشاعرہ کروایا جا سکتا ہے۔ مزاحیہ نظمیں لکھیں یا تلاش کریں اور پھر ایک مشاعرہ منعقد کروایا جائے۔

یا

☆ معلم بچوں کی مشاورت سے تختۂ تحریر پر ایک نظم لکھیں: پہلا شعر خود بھی لکھ سکتے ہیں مثلاً

سب نے میری کھیر جو کھائی

جی چاہے میں کروں پٹائی　　(معلم چاہیں تو کوئی دوسرا شعر بھی لکھ سکتے ہیں)

طلبہ اپنی فہم کے مطابق اشعار بتائیں گے معلم ان کو ہم وزن کرتے ہوئے اور نوک پلک درست کرتے ہوئے اسے تختۂ تحریر پر لکھیں اس طرح ایک نظم تیار کی جائے۔

یا

☆ طلبہ کو گروپ میں تقسیم کیا جائے۔ ہر گروپ سے کہا جائے کہ وہ کسی بھی موضوع پر آپس میں مزاحیہ مکالمہ نگاری کریں۔ ایک مزاحیہ رول پلے بھی کروایا جا سکتا۔ ۵ سے ۱۰ منٹ کا ایک چھوٹا سا رول پلے ہونا چاہیے۔

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆ نظم میں دو بہروں کے مکالموں کو اشعار کی صورت میں لکھا ہے آپ ان اشعار کو مکالموں کی صورت میں لکھیے یعنی ان کی نثر بنائیے: مثلاً

پہلا بہرہ: آداب! کہو کیا حال ہے؟

دوسرا بہرہ: تھیلے میں دو رومال اور ایک تھال ہے۔

(معلم طلبہ کو ہدایات دیں اور اسی طرح اس پوری نظم کو طلبہ مکالمہ نگاری کی صورت میں لکھیں۔

یا

☆ کسی بھی ایک مزاحیہ مشاعرے کا آنکھوں دیکھا حال تحریر کیجیے:

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆ نظم کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً:

۱۔ آپ کو سب سے مزاحیہ شعر کون سا لگا؟

۲۔ ایک بہرے نے منجھلے چچا کے بارے میں کیا سوال کیا؟

۳۔ انگلینڈ سے کیا آیا تھا؟

۴۔ نظم کا مرکزی خیال کیا ہے؟

☆ چند ایک طلبہ سے درسی کتاب میں موجود سوالات کے جوابات سنے جائیں گے۔

تدریسی معاونات/ وسائل:

درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔ انٹرنیٹ۔ ملٹی میڈیا۔ مزاحیہ مشاعرے کی چند جھلکیاں یا چند شعرا کے مزاحیہ کلام۔

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران

☆ مزاحیہ نظم پڑھنے اور اس کے اندازِ بیاں پر غور کرتے ہوئے اس سے لطف اندوز ہونے کے دوران۔

☆ معیاری مزاح سے لطف اندوز ہونے اور اپنی طبیعت میں فرحت اور شگفتگی کا احساس پیدا کرنے کے دوران۔

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

☆ اردو کے ایک مشہور و معروف مزاحیہ شاعر سیّد ضمیر جعفری سے متعارف ہونے کے دوران۔

☆ مزاحیہ نظم نگاری کے فن سے آشنا ہوتے ہوئے ہم قافیہ اشعار پر مبنی ایک نظم تیار کرنے اور سادہ الفاظ کا استعمال کرنے کے دوران۔

☆ الفاظ کی درست ہجے، اتار چڑھاؤ اور آہنگ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے نظم خوانی کرنے کے دوران۔

☆ نظم کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران۔

☆ اشعار کو سادہ نثر میں تبدیل کرنے کے دوران۔

☆ شاعر کے انداز بیاں اور نظم کا مفہوم جانتے ہوئے اشعار کی جامع تشریح کرنے کے دوران۔

☆ واحد الفاظ کی جمع اور جمع کی واحد بنانے اور ان الفاظ کو جملوں میں استعمال کرنے کے دوران۔

☆ قافیے اور ردیف کے بارے میں جاننے اور نظم کے آخری تین اشعار کے قافیے اور ردیف لکھنے کے دوران۔

☆ حرف تشبیہ سے واقف ہونے اور ان کی مدد سے جملے مکمل کرنے کے دوران۔

☆ الفاظ کے متلازم الفاظ لکھنے کے دوران۔

☆ مکالمہ نگاری کے فن سے آشنا ہوتے ہوئے دکان دار اور گاہک کے درمیان مکالمہ نگاری کرنے اور اپنی لسانی مہارتوں میں اضافہ کرنے کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆ معیاری مزاح سے لطف اندوز ہونا اور اپنی طبیعت میں فرحت اور شگفتگی کا احساس پیدا کرنا۔

☆ اردو کے ایک مشہور و معروف مزاحیہ شاعر سیّد ضمیر جعفری سے متعارف ہونا اور ان کی شاعری سے لطف اندوز ہونا۔

☆ مزاحیہ نظم نگاری کے فن سے آشنا ہوتے ہوئے ہم قافیہ اشعار پر مبنی ایک نظم تیار کرنا اور سادہ الفاظ کا استعمال کرنا۔

☆ دو بہروں کی بے سروپا گفتگو سے محظوظ ہوتے ہوئے اپنے اندر مزاح کا ذوق پیدا کرنا۔

☆ الفاظ کی درست ہجے، اتار چڑھاؤ اور آہنگ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے نظم خوانی کرنا۔

☆ نظم کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنا۔

☆ اشعار کو سادہ نثر میں تبدیل کرنا۔

☆ شاعر کے انداز بیاں اور نظم کا مفہوم جانتے ہوئے اشعار کی جامع تشریح کرنا۔

☆ واحد الفاظ کی جمع اور جمع کی واحد بنانا اور ان الفاظ کو جملوں میں استعمال کرتے ہوئے اپنے الفاظ کے ذخیرے کو بڑھانا۔

☆ قافیے اور ردیف کے بارے میں جانتے ہوئے نظم کے آخری تین اشعار کے قافیے اور ردیف لکھنا۔

☆ حرف تشبیہ سے واقف ہونا اور ان کی مدد سے جملے مکمل کرنا۔

☆ الفاظ کے متلازم الفاظ لکھنا۔

☆ مکالمہ نگاری کے فن سے آشنا ہوتے ہوئے دکان دار اور گاہک کے درمیان مکالمہ نگاری کرنا اور اپنی لسانی مہارتوں میں اضافہ کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق نمبرا

☆ جوابات:

(الف) پہلے شعر میں ایک بہرے نے سلام کیا اور پوچھا کہ کیا حال ہیں؟ اس کے جواب میں دوسرے بہرے نے کہا کہ تھیلے میں دو رومال ہیں اور ایک تھال ہے۔

(ب) بریگیڈیر کا عہدہ کرنل سے بڑا اور میجر جنرل سے چھوٹا ہوتا ہے۔

(ج) اس شعر میں مزاح کے لیے جو بات کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ ایک بہرہ دوسرے سے جب یہ کہتا ہے کہ اس کی بیوی گذشتہ رات سے بیمار ہے تو دوسرا بہرہ کچھ اور بات سمجھ کر یہ جواب دیتا ہے کہ اچھی رہی یہ سن کر دل بڑا خوش ہوا۔

(د) منھ زبانی یاد ہونے سے مراد یہ ہے پکا یاد ہونا یعنی اچھی طرح یاد ہونا۔ جب ایک بہرے نے دوسے بہرے سے پوچھا کہ کیا تمھیں اپنی جوانی یاد ہے تو اس سوال پر دوسرے بہرے نے کہا تھا کہ منھ زبانی یاد ہے۔

(ہ) منجھلے چچا سے مراد ہے بیچ والے چچا یعنی درمیان والے چچا۔ ایک بہرے نے ان کے بارے میں پوچھا ہے کہ کیا وہ اب بھی ملتان میں ہیں؟

(و) (طلبہ اپنی فہم اور پسند کے مطابق اس سوال کا جواب لکھیں)

LearningWell (Pvt.) Ltd
www.learningwell.pk
LearningWell

مشق نمبر۲

☆ درج ذیل اشعار کی نثر بنائیے:

اُس نے کہا، کچھ پیٹ بڑھ آیا ہے پچھلے سال میں اِس نے کہا، بریگیڈیر گلزار ہیں چکوال میں

نثر: اُس نے کہا کہ پچھلے سال میں کچھ پیٹ بڑھ آیا ہے۔ جواب میں اِس نے کہا کہ بریگیڈیر گلزار چکوال میں ہیں۔

اُس نے کہا، اِس وقت شاید قصد ہے بازار کا اِس نے کہا، بارہ بجے، دن ہو مگر اتوار کا

نثر: اُس نے کہا کہ اس وقت شاید بازار کا قصد ہے جواب میں اس نے کہا کہ بارہ بجے مگر اتوار کا دن ہو۔

اُس نے کہا، منجھلے چچا کیا اب بھی ہیں ملتان میں؟ اِس نے کہا، کچھ درد سا رہتا ہے بائیں کان میں

نثر: اُس نے کہا کہ کیا منجھلے چچا اب بھی ملتان میں ہیں؟ جواب میں اِس نے کہا کہ بائیں کان میں کچھ درد سا رہتا ہے۔

مشق نمبر۳

☆ درج ذیل اشعار کی تشریح کیجیے:

اُس نے کہا، انسان میں اب کچھ ذوق ہمدردی بھی ہے
اِس نے کہا، ہم کیا کریں، کھانسی بھی ہے، سردی بھی ہے

تشریح:

اس شعر میں دو بہرے آپس میں گفتگو کر رہے ہیں اور دونوں کو ایک دوسرے کی کوئی بات سمجھ نہیں آ رہی بس اپنی اپنی ہانک رہے ہیں ایک بہرہ جب دوسرے بہرے سے پوچھتا ہے کہ کیا آج کل بھی انسان ایک دوسرے سے ہمدردی کرتے ہیں یا ان کا درد بانٹتے ہیں؟ ان کے اندر لوگوں کے لیے ہمدردی پائی جاتی ہے؟ دوسرا بہرہ کچھ اور سمجھتا ہے اور جواب میں کہتا ہے کہ ہمیں کھانسی ہو رہی ہے اور سردی بھی لگ رہی ہے۔

اُس نے کہا، کیا آپ کو اپنی جوانی یاد ہے
اِس نے کہا، ہاں یاد ہے اور منہ زبانی یاد ہے

تشریح:

اس شعر میں دو بہروں کی گفتگو بیان کی گئی ہے ایک بہرہ دوسرے بہرے سے پوچھتا کہ کیا آپ کو اپنی جوانی یاد ہے؟ جواب میں دوسرا بہرہ کہتا ہے کہ ہاں بالکل یاد ہے بلکہ منہ زبانی یاد ہے یعنی بغیر دیکھے پڑھ سکتا ہوں۔ منہ زبانی کا مطلب ہے بہت اچھی طرح سے یاد ہونا۔ اب معلوم نہیں دوسرا بہرہ کس چیز کو سمجھ رہا ہے جو کہہ رہا ہے کہ منہ زبانی یاد ہے۔

مشق نمبر۴

تمہیدی گفتگو: سب سے پہلے طلبہ کو واحد اور جمع کا اعادہ کروایا جائے گا۔ مثلاً چند تصاویر دکھائی جائیں کسی میں واحد اسم ہو اور کسی میں جمع۔ جیسے ایک تصویر میں صرف ایک بچہ کھیلتا ہوا دکھائی دے دوسری تصویر میں بہت سارے بچے ہوں۔ ایک تصویر میں ایک پرندہ ہو اور دوسری تصویر میں بہت سے پرندے ہوں پھر ان تصاویر کے متعلق طلبہ سے پوچھا جائے اور موضوع کی طرف آتے ہوئے بتایا جائے کہ ایک کو واحد کہتے ہیں اور ایک سے زیادہ کو جمع کہا جاتا ہے۔ مزید مثالوں سے واضح کیا جائے۔

سرگرمی: طلبہ کو گروپ میں تقسیم کیا جائے اور ان سے کہا جائے کہ پانچ واحد جمع کی جوڑیاں بنائیے: ہر گروپ اپنے لکھے ہوئے واحد جمع جماعت کے سامنے پیش کرے۔ معلم کی رہنمائی شامل رہے۔

☆ واحد الفاظ کو جمع اور جمع الفاظ کو واحد میں تبدیل کر کے جملوں میں استعمال کیجیے:

واحد	جمع	جملے
خلیفہ	خلفاء	مسلمانوں کے چار خلفاء نے دین اسلام کی بڑی خدمت کی۔
وزیر	وزراء	ہماری دعا ہے کہ پاکستان کے تمام وزراء عوام کے حقیقی ہمدرد ثابت ہوں۔
حاجی	حجاج	۸ ذوالحج کو تمام حجاج کرام منیٰ کی طرف روانہ ہو جاتے ہیں۔
کافر	کفّار	جو شرک کرے اور دین اسلام سے منحرف ہو وہ کافر ہے۔
خادم	خدّام	مسجد الحرام کے خادم بڑے خوش قسمت ہیں۔
استاد	اساتذہ	میں اپنے اساتذہ کی بہت عزت کرتا ہوں کیونکہ وہ ہمیں تعلیم دیتے ہیں۔

LearningWell (Pvt.) Ltd. www.learningwell.pk

LearningWell

تقریر	تقاریر	جشنِ آزادی کی تقریب میں اس نے ایسی تقریر کی کہ سب متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔
تاریخ	تواریخ	۱۵ تاریخ کو ہم لاہور جائیں گے۔

مشق نمبر ۵

(ردیف اور قافیے کے بارے میں بتایا جا چکا ہے۔ طلبہ سے پوچھا جائے)

☆ آخری تین اشعار کے قافیے اور ردیف لکھیے: (آخری سے پہلے تین اشعار)

پہلا شعر:

قافیے: رات ۔ بات

ردیف: سے

دوسرا شعر:

قافیے: تار ۔ بخار

ردیف: آیا نہیں

تیسرا اور آخری شعر:

قافیے: جوانی ۔ زبانی

ردیف: یاد ہے

مشق نمبر ۶

☆ درج ذیل جملوں میں مناسب حرفِ تشبیہ استعمال کر کے جملے مکمل کیجیے:

(الف) وحید شیر کی طرح بہادر ہے۔

(ب) اس کی شکل ہو بہو اپنے بھائی سے ملتی ہے۔

(ج) زمین نارنگی کی مانند گول ہے۔

(د) جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔

(ہ) تم دور ہو کے بھی گویا میرے پاس ہی ہوتے ہو۔

(و) ع جہاں میں اہلِ ایماں جیسے خورشید جیتے ہیں۔

LearningWell (Pvt) Ltd.
www.learningwell.pk

مشق نمبر ۷

☆ درج ذیل الفاظ کے متلازم الفاظ لکھیے:

کرکٹ میچ: کھلاڑی ۔ اسٹیڈیم ۔ پچ ۔ گیند ۔ بلا ۔ بچ ۔ باؤنڈری ۔ ایمپائر

شادی: دولہا ۔ دلہن ۔ اسٹیج ۔ ہال ۔ کرسیاں ۔ میزیں ۔ رسمیں ۔ بندھن ۔ رشتہ ۔ سہرا

انتخابات: ووٹ ۔ امیدوار ۔ پولنگ آفیسر ۔ ووٹر ۔ پولنگ ایجنٹ ۔ پریزائڈنگ آفیسر

ہوٹل: میزیں ۔ کرسیاں ۔ ویٹر (بیرے) ۔ کھانا ۔ مشروبات ۔ میوزک ۔ گلاس ۔ کولڈ ڈرنک ۔ فاسٹ فوڈ

موبائل فون: گیمز ۔ بات چیت/گفتگو ۔ میسج (پیغام) ۔ انٹرنیٹ ۔ سم ۔ اسکرین ۔ تصاویر

باورچی خانہ: چولہا ۔ برتن ۔ کھانا ۔ چمچے ۔ چمٹا ۔ توا ۔ آگ

مشق نمبر ۸

تمہیدی گفتگو: طلبہ کو مکالمہ نگاری کے بارے میں بتایا جائے کہ دو یا دو سے زائد لوگوں کے درمیان آپس میں گفتگو کے دوران مکالمے ادا کرنے کو مکالمہ نگاری کہتے ہیں۔

☆ پھلوں کی زیادہ قیمت پر دکان دار اور گاہک کے درمیان مزاحیہ مکالمہ تحریر کیجیے:

گاہک: ہاں بھئی! یہ آڑو اور آم کیسے دیے؟

LearningWell

دکان دار: آڑو پچاس روپے کلو اور آم سو روپے کلو

گاہک: کیا! یہ پھل ہیں یا سونا۔ جب دیکھو بھاؤ آسمان سے باتیں کرتے ہیں۔

دکان دار: سونا ہی سمجھ لو۔ لینا ہے تو بتاؤ۔

گاہک: ابھی کل ہی میں نے اسّی روپے کلو خریدے ہیں چونسا آم اور آج سو ہو گئے یہ اچھی کہی۔

دکان دار: بھائی جان چونسا کی شکل تو دیکھیں کیسا خوبصورت ہے اور کیا خوشبو آ رہی ہے۔ سو روپے تو ہوں گے ہی ایک پیسا کم نہیں ہوگا۔

گاہک: کیوں کیا پتھر پہ لکیر ہے کہ اس میں کوئی تبدیلی نہ ہو سکے۔

دکان دار: اے یار ٹیم (ٹائم) ضائع نہ کروا بھی پزا کھانے جاؤ گے تو ہزار روپے آرام سے نکال دو گے بے کار صرف ڈبل روٹی پر ذرا سی چکن ہوگی اور تم بڑی خوشی سے کھاؤ گے۔ یہاں سو روپے بھی نہیں دے رہے۔

گاہک: زیادہ باتیں نہ بناؤ یہ بتاؤ آلو بخارے کیا حساب ہیں اور یہ خوبانی بھی ء؟

دکان دار: صاحب یہ آلو بخارے تو ستر روپ کلو ہیں لیکن خوبانی مہنگی ہے۔

گاہک: کیوں خوبانی میں ایسے کون سے سرخاب کے پر لگے ہیں جو مہنگی ہے۔

دکان دار: بس یہی سمجھ لو۔ بھائی۔ تم دیکھو تو کیسے تازہ اور رس دار پھل ہیں بے شک کھا کر دیکھ لو۔

گاہک: زیادہ باتیں نہ بناؤ۔ اور یہ بتاؤ کہ کتنا کم کرو گے؟

دکان دار: بھائی تم بڑی دیر لگا رہے ہو اتنا سوچو گے تو نیا پاکستان بنا لو گے۔

گاہک: کیوں نہ سوچوں پیسے خرچ کر رہے ہیں مفت میں تھوڑی لے رہے ہیں۔

دکان دار: تم بس دیکھتے رہو گے لینا تمھیں ہے نہیں میں تو چلا۔

گاہک: اے رک بھائی! کہاں چلا تیری کیا ٹرین چھٹ رہی ہے جو تو بھاگا جا رہا ہے؟

دکان دار: ہاں تم یہی سمجھ لو۔

گاہک: اچھا دو کلو آم دے۔ ایک ایک پاؤ خوبانی اور آلو چے دے دے۔

دکاندار: بس! اتنی سی چیز کے لیے اتنا بھاؤ تاؤ۔ حد ہو گئی۔ تم نے تو مجھے چکرا دیا۔

گاہک: کرنا پڑتا ہے۔ چیز لو تو صحیح لو۔

(طلبہ اپنی فہم اور صلاحیت کے مطابق یہ مکالمے تحریر کریں)

سبق نمبر ۲۰: ریل گاڑی

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ گاڑی، بس اور ہوائی جہاز کے علاوہ دور کے سفر کے ایک اور ذریعہ آمدورفت اور سائنس کی بہترین ایجاد ریل گاڑی سے واقفیت حاصل کریں۔

☆ ریل گاڑی کی بناوٹ اور اس کی خصوصیت و اہمیت کے حوالے سے معلومات حاصل کریں۔

☆ ریل گاڑی کے موجد سے متعارف ہوں اور ان کی جدوجہد سے آگاہ ہوتے ہوئے ان کو سراہیں۔

☆ نئے الفاظ سے متعارف ہوں اور اس کی ہجے کریں ساتھ ہی معنی تلاش کر کے اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں۔

☆ الفاظ کے درست تلفظ اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆ ریل گاڑی کو قریب سے دیکھ کر اس کا مشاہدہ کریں اور اس کی خصوصیات سے آگاہ ہوں۔

☆ سبق سے متعلق سوالات کے جوابات لکھ کر اپنی تحریری صلاحیت بہتر بنائیں۔

☆ بے جان الفاظ کی تذکیر و تانیث سے واقفیت حاصل کریں اور ان الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں۔

☆ قواعد میں جمع سالم اور جمع غیر سالم کے بارے میں جانتے ہوئے ان کی واحد لکھیں اور اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں۔

☆ مہمل الفاظ سے شناسائی حاصل کرتے ہوئے اس طرح کی دس مثالیں لکھیں اور لفظ اور مہمل الگ کریں۔

☆ جملوں میں املا کی غلطیاں درست کریں اور اپنی لسانی مہارتوں کو بہتر بنائیں۔

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم ایک کل جماعتی گفتگو میں طلبہ سے انفرادی طور پر چند سوالات کریں مثلاً آپ اسکول آنے جانے کے لیے کیا استعمال کرتے ہیں؟ بچے اپنا اپنا ذریعہ آمدورفت بتائیں تو انہیں تختہ تحریر پر لکھا جائے۔ اسکول کے علاوہ کبھی کہیں جانا ہو تو کس میں جاتے ہیں؟ طلبہ کے بتائے ہوئے جوابات کو تختہ تحریر پر لکھا جائے۔ کیا آپ نے کبھی کراچی سے باہر سفر کیا ہے؟ کس جگہ جانا زیادہ پسند ہے؟ آپ اگر کراچی سے باہر گئے تو کس میں سفر کیا؟ جب تمام ذرائع لکھ لیے ہوں تو طلبہ کو بتایا جائے کہ یہ تمام چیزیں ذریعہ آمدورفت کہلاتی ہیں اور ان سے ہمیں بہت سہولت ہوتی ہے۔ طلبہ کی رائے لی جائے کہ انہیں ذرائع آمدورفت (ٹرانسپورٹ) میں سب سے اچھی چیز کون سی لگتی ہے؟ اور کیوں؟ اس کے علاوہ طلبہ کو یہ ان ذرائع کی اہمیت بھی بتائی جائے کہ یہ ذرائع سائنس کی ایک اہم ترین ایجادات میں سے ایک ہیں۔ پرانے زمانے میں ہم ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کے لیے جانوروں کا استعمال کرتے تھے جس میں ایک تو کافی وقت لگتا تھا اور بے آرامی بھی ہوتی تھی لیکن جوں جوں سائنس نے ترقی کی ایسی ایسی ایجادات منظر عام پر آئیں کہ عقل حیران رہ گئی اور انہی ایجادات میں ذرائع آمدورفت بھی ہیں۔ جن پر سفر کر کے ہم نہ صرف دنیا گھومتے ہیں بلکہ ہمیں زیادہ تکلیف بھی نہیں اٹھانی پڑتی اور وقت بھی کم خرچ ہوتا ہے۔ طلبہ سے تمام ذرائع آمدورفت پوچھی جائیں اور تختی سیاہ پر لکھی جائیں۔ جن بچوں کو جو ذریعہ آمدورفت پسند ہو اس سے پوچھا جائے۔ وجہ پسندیدگی بھی پوچھا جائے۔ جب بچے اپنی اپنی رائے دے لیں تو اس کے بعد معلم موضوع کی طرف آتے ہوئے طلبہ کو بتائیں کہ آج ہم جس ذریعہ آمدورفت کے بارے میں معلومات حاصل کرنے جارہے ہیں وہ ہے ''ریل گاڑی''۔ بچوں سے پوچھا جائے کہ کس کس نے ریل میں سفر کیا ہے؟ جس نے کیا ہو اس سے پوچھا جائے کہ انہیں کیسا لگا؟ کتنا لطف آیا؟ ریل گاڑی میں بیٹھ کر کیا کیا؟ آپ کے ڈبے میں کتنے لوگ تھے؟ کیسے نظارے دیکھنے کو ملے؟ کیا کھایا پیا؟ کیسا محسوس ہو رہا تھا؟ بچوں کی رائے لینے کے بعد معلم انہیں بتائیں کہ آج ہم ریل گاڑی کے حوالے سے تمام بنیادی معلومات حاصل کریں گے کہ یہ کس نے ایجاد کی، کب ایجاد کی، اسے کیسے ایجاد کیا گیا اور اسے بنانے میں کتنی انتھک محنت کی گئی۔

پڑھائی:

☆ طلبہ اس سبق کی انفرادی طور پر پڑھائی کریں اور سبق کے اہم نکات خط کشید کریں۔ معلم نئے الفاظ اور ان کے معانی تختہ تحریر پر لکھیں۔ سبق پڑھنے کے بعد ہر بچہ اپنے جوڑی دار کے ساتھ سبق پر تبادلہ خیال کرے۔ اگر طلبہ جوڑی میں نہیں بیٹھے تو ان کی جوڑیاں بنوائی جائیں۔ تبادلہ خیال کے دوران معلم کی معاونت شامل ہو۔

☆ جب طلبہ جوڑی میں تبادلہ خیال کر چکیں تو فش بول کی سرگرمی (fish bowl activity) کروائی جائے۔ اس میں جماعت کے تمام بچے دائرے کی صورت میں بیٹھیں اور درمیان میں دو کرسیاں رکھی جائیں گے۔ کوئی بھی دو بچے آمنے سامنے بیٹھ کر سبق کے چند نکات بتائیں۔ جماعت کے تمام بچے سنیں۔ اس طرح باری باری دو بچے آئیں اور سبق کے اہم نکات منظر عام پر لائیں۔ جہاں ضرورت ہو وہاں معلم مدد کریں اور طلبہ کی رہنمائی کریں۔

سرگرمی:

☆ کتاب میں موجود سرگرمی کروائی جائے: طلبہ کو ریلوے اسٹیشن کا مطالعاتی دورہ کروایا جاسکتا ہے اور ریل گاڑی بھی دکھائی جاسکتی ہے۔

یا

☆ سائنس کی ایجادات اور ان کے موجدوں پر ایک کوئز مقابلہ کروایا جائے۔ کوئز مقابلے کی تیاری کے لیے طلبہ کو انٹرنیٹ کی مدد فراہم کی جائے۔ (جماعت کی دو ٹیمیں بنائی جائیں۔ معلم پوچھیں۔ درست جواب پر تختہ تحریر پر ٹیموں کو نمبر دیے جائیں)

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆ آپ کی پسندیدہ سواری کون سی ہے اور کیوں؟ اس کی خصوصیات بتایئے اور تصویر بھی بنایئے یا لگایئے:

یا

☆ مشق نمبر ے پر دیا گیا سوال گھر سے کر کے لانے کے لیے کہا جاسکتا ہے۔

نظر ثانی (اعادہ):

☆ سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً:

۱۔ کون سی سواری ایسی ہے جو پٹری پر چلتی ہے؟

۲۔ جارج اسٹیفن سن کے والدین کے بارے میں بتایئے۔

۳۔ انجن کہاں لگایا جاتا ہے اور یہ کیا کام کرتا ہے؟

۴۔ جارج کو شروع ہی سے کس چیز میں دلچسپی تھی اور اس کا کیا دل چاہتا تھا؟

LearningWell (Pvt) Ltd.
www.learningwell.pk
LearningWell

۵۔ ریل گاڑی کا باقاعدہ افتتاح کب ہوا؟

تدریسی معاونات/ وسائل:

درسی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔ انٹرنیٹ۔کمپیوٹر۔

جانچ: دوران تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (سوالات کے جوابات کے دوران)

☆ دور کے سفر کے ایک اور ذریعہ آمدورفت اور سائنس کی بہترین ایجاد ریل گاڑی سے واقفیت حاصل کرنے کے دوران۔

☆ ریل گاڑی کی بناوٹ اور اس کی خصوصیت واہمیت کے حوالے سے معلومات حاصل کرنے کے دوران۔

☆ ریل گاڑی کے موجد سے متعارف ہونے اور ان کی جدوجہد سے آگاہ ہوتے ہوئے ان کو سراہنے کے دوران۔

☆ نئے الفاظ سے متعارف ہونے اور اس کی ہجے کرنے ساتھ ہی معنی تلاش کرنے کے دوران۔

☆ الفاظ کے درست تلفظ اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنے کے دوران۔

☆ ریل گاڑی کو قریب سے دیکھ کر اس کا مشاہدہ کرنے اور اس کی خصوصیات سے آگاہ ہونے کے دوران۔

☆ سبق سے متعلق سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران۔

☆ بے جان الفاظ کی تذکیر و تانیث سے واقفیت حاصل کرنے اور ان الفاظ کو جملوں میں استعمال کرنے کے دوران۔

☆ قواعد میں جمع سالم اور جمع غیر سالم کے بارے میں جانتے ہوئے ان کی واحد لکھنے اور اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کرنے کے دوران۔

☆ مہمل الفاظ سے شناسائی حاصل کرتے ہوئے اس طرح کی دس مثالیں لکھنے اور لفظ اور مہمل الگ کرنے کے دوران۔

☆ جملوں میں املاء کی غلطیاں درست کرنے کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆ دور کے سفر کے ایک اور ذریعہ آمدورفت اور سائنس کی بہترین ایجاد ریل گاڑی سے واقف ہونا۔

☆ ریل گاڑی کی بناوٹ اور اس کی خصوصیت واہمیت کے حوالے سے معلومات حاصل کرنا۔

☆ ریل گاڑی کے موجد سے متعارف ہونا اور ان کی جدوجہد سے آگاہ ہوتے ہوئے ان کو سراہنا۔

☆ نئے الفاظ سے متعارف ہونا اور اس کی ہجے کرنا ساتھ ہی معنی تلاش کرنا۔

☆ الفاظ کے درست تلفظ اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔

☆ ریل گاڑی کو قریب سے دیکھ کر اس کا مشاہدہ کرنا اور اس کی خصوصیات سے آگاہ ہونا۔

☆ سبق سے متعلق سوالات کے جوابات لکھنا۔

☆ بے جان الفاظ کی تذکیر و تانیث سے واقفیت حاصل کرنا اور ان الفاظ کو جملوں میں استعمال کرنا۔

☆ قواعد میں جمع سالم اور جمع غیر سالم کے بارے میں جانتے ہوئے ان کی واحد لکھنا اور اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کرنا۔

☆ مہمل الفاظ سے شناسائی حاصل کرتے ہوئے اس طرح کی دس مثالیں لکھنا اور لفظ اور مہمل الگ کرنا۔

☆ جملوں میں املاء کی غلطیاں درست کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق نمبرا

☆ جوابات

(الف) ریل گاڑی کی بنیادی طور پر دو قسمیں ہوتی ہیں:

مسافر ٹرین: یہ ٹرین مسافروں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔

مال بردار ٹرین: یہ اشیا کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔

(ب) جارج اسٹیفن سن انگلستان کے شمال مشرقی علاقے کے ایک گاؤں ویلام میں ۱۷۸۱ء میں پیدا ہوئے۔

(ج) اسے سترہ سال کی عمر میں ایک مشین کی دیکھ بھال پر ملازم رکھ لیا گیا۔ وہاں کوئلوں کو ٹوکریوں کے ذریعے باہر نکالا جاتا تھا۔ جب ٹوکریاں کان کے منہ پر پہنچ جاتیں تو وہ ایک کل کے ذریعے جسے "بریک"

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

کہتے تھے۔ روک کر خالی کر لی جاتی تھیں۔ اس بریک پر بڑے بڑے تجربہ کار ملازم رکھے جاتے تھے لیکن جارج کو اکیس سال کی عمر ہی میں اس جگہ مقرر کر دیا گیا تھا۔ جارج کی سب سے بڑی خواہش یہ تھی کہ وہ ایک ایسا انجن بنائے جو گاڑیاں کھینچ سکے۔

(د) اتفاق سے کنویں سے پانی نکالنے والا ایک بڑا انجن خراب ہو گیا اور ایسا خراب ہوا کہ بڑے سے بڑے انجینئر بھی اسے ٹھیک نہ کر سکے۔ جارج نے اسے دیکھتے ہی اس کا نقص بتا دیا لیکن کوئی اس کی بات ماننے کو تیار نہیں تھا کیونکہ اسے ایک معمولی انجن ڈرائیور ہی سمجھا جاتا تھا۔ جب انجن کے مالک کو معلوم ہوا کہ جارج اسٹیفن سن انجن کو ٹھیک کر سکتا ہے تو اس نے فوراً اس کی خدمات حاصل کیں۔ جارج نے سارا انجن کھول کر صاف کیا اور پھر سارے پرزوں کو جوڑ کر تیسرے دن اسے چلا دیا۔ مالک بہت خوش ہوا اور اس نے جارج کو نہ صرف معقول اجرت دی بلکہ دس پونڈ انعام بھی دیا۔ ساتھ ساتھ اسے انجن کا نگران بھی مقرر کر دیا۔

(ہ) جارج نے انگلستان کے ایک امیر شخص کی مالی امداد سے دس ماہ کی محنت کے بعد ایک ایسا ریلوے انجن بنانے میں کامیاب ہو گیا جسے جنوری ۱۸۱۴ء میں ریلوے کی پٹری پر چلایا گیا لیکن جارج کو تسلی نہ ہوئی اور وہ اپنے ریلوے انجن کو بہتر سے بہتر بنانے میں جٹا رہا۔ نیو کاسل میں ایک کارخانہ قائم کیا گیا جس میں اچھے ریلوے انجن بننے لگے۔ ۱۸۲۵ء میں ایک نئی پٹری بچھائی گئی اس پر جو ریل گاڑی چلائی گئی اگرچہ اس کی رفتار صرف اٹھارہ کلومیٹر فی گھنٹہ تھی لیکن اس کے بعد ہی انگلستان میں ریل چلانے کا قانون منظور ہوا اور جارج کو اس کا انجینئر مقرر کر دیا گیا۔ اب وہ انگلستان میں ریلوے کا سب سے بڑا انجینئر تھا۔

(و) کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ ریل کے سفر میں جو لطف ہے وہ دوسرے ذرائع آمد و رفت میں نہیں ہے۔ ہر ریلوے اسٹیشن کا اپنا ایک ماحول ہوتا ہے، بھانت بھانت کے لوگ، بھانت بھانت کی بولیاں، کھانے پینے کی مختلف چیزوں کے اسٹال، ہر شہر اور ہر علاقے کی اپنی سوغات۔ راستے میں کھیت، میدان، جنگل، دریا، نہریں، پہاڑ، شہر، گاؤں، کھلا آسمان غرض مختلف نظارے دیکھنے کو ملتے ہیں۔ ریل کے سفر کے دوران یہ سب ایسا ماحول پیدا کر دیتے ہیں جو کسی اور ذریعے سے سفر کرنے سے ممکن نہیں۔

مشق نمبر۲

تمہیدی گفتگو: طلبہ کو چند جاندار مذکر اور مونث کی تصاویر دکھائی جائیں جیسے لڑکا، لڑکی۔ مرغا، مرغی۔ بوڑھا، بوڑھی وغیرہ ان الفاظ کو بورڈ پر لکھا جائے اور طلبہ سے جملے بنوائے جائیں اس کے بعد چند بے جان الفاظ تختہ سیاہ پر لکھے جائیں مثلاً کتاب، پنسل، بستہ، یونیفارم اب ان کے جملے لکھے جائیں۔ طلبہ کو فرق واضح کیا جائے کہ مذکر کے ساتھ ''نر'' کا صیغہ استعمال ہوتا ہے جیسے لڑکا مذکر ہے تو اس طرح جملہ بنے گا کہ لڑکا کھیل رہا ہے اور مونث کے ساتھ مادہ کا صیغہ استعمال ہوتا ہے جیسے لڑکی کھیل رہی ہے۔ اسی طرح بے جان چیزوں کو جملوں میں استعمال کریں تو معلوم ہوگا کہ یہ مذکر ہے یا مونث۔ اگر مذکر فعل استعمال ہو تو وہ چیز مذکر ہے اور اگر مونث فعل استعمال ہو تو وہ چیز مونث ہے۔

☆ درج ذیل الفاظ کی تذکیر و تانیث واضح کیجیے اور انہیں جملوں میں استعمال کیجیے:

تمنا: (مونث)	میری تمنا ہے کہ پاکستان ترقی یافتہ ممالک کی فہرست میں شامل ہو جائے۔
خطا: (مونث)	مجھ سے بہت بڑی خطا ہوئی کہ میں برسات کے موسم میں بغیر چھتری لیے باہر نکل پڑی۔
دھماکا: (مذکر)	جب کوئٹہ میں بم دھماکا ہوا تو یہ روح فرسا خبر سن کر میں لرز کر رہ گئی۔
پرہیز: (مذکر)	جب تک پرہیز نہ کیا جائے تب تک بیماری دور نہیں ہوتی۔
آغاز: (مذکر)	جس کام کا آغاز اچھا ہو اس کا اختتام بھی اچھا ہی ہوتا ہے۔
ابتدا: (مونث)	احمد نے اپنی کہانی کی ابتدا میں چند ایسے کرداروں کو متعارف کروایا جو دنیا میں کہیں کھو چکے ہیں۔
روشنی: (مونث)	دن کی روشنی پھیلتے ہی لوگ اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہو جاتے ہیں۔
لڑکپن: (مذکر)	وہ اپنا لڑکپن کا زمانہ یاد کر کے آج بھی کھسیانا ہو جاتا ہے۔

مشق نمبر۳

☆ سبق کی مدد سے درج ذیل خالی جگہوں کو پُر کیجیے:

۱۔ نیو کاسل　۲۔ دس پونڈ انعام　۳۔ جیمز واٹ　۴۔ جنوری ۱۸۱۴ء　۵۔ اٹھارہ کلومیٹر　۶۔ ۱۸۳۰ء　۷۔ تین سو کلومیٹر

مشق نمبر۴

طلبہ واحد/جمع کے حوالے سے پڑھ چکے ہیں لہٰذا اس کا اعادہ کرواتے ہوئے طلبہ کو بتایا جائے کہ جب بھی کسی عربی لفظ کی جمع بنائی جاتی ہے تو اگر وہ لفظ اپنی اصلی صورت میں قائم رہے تو وہ جمع سالم کہلاتا ہے مثلاً کمال سے کمالات اور اگر وہ لفظ اپنی اصلی صورت میں قائم نہ رہے تو وہ جمع غیر سالم یا جمع مکسر کہلاتا ہے۔ مثلاً فرد سے افراد (اسی طرح کی مزید مثالیں طلبہ سے پوچھی جائیں)

☆ نیچے دیے گئے الفاظ میں سے جمع سالم اور جمع مکسّر کو الگ الگ خانوں میں لکھیے اور ساتھ ہی ان کے واحد الفاظ بھی لکھیے:

الفاظ	جمع سالم/جمع مکسّر	واحد
حاضرین	جمع سالم	حاضر

سوالات	جمع سالم	سوال
آثار	جمع مکسّر	اثر
مشکلات	جمع سالم	مشکل
رکعات	جمع سالم	رکعت
اعداد	جمع مکسر	عدد
اعمال	جمع مکسر	عمل
اشعار	جمع مکسر	شعر
معلّمین	جمع سالم	معلّم
اصحاب	جمع مکسّر	صاحب

مشق نمبر ۵

☆ آپ ہر قسم کے کم سے کم دس مہمل الفاظ تلاش کر کے لکھیے اور واضح کیجیے کہ ان میں مہمل لفظ کون سا ہے۔

الفاظ	لفظ	مہمل
بات چیت	بات	چیت
ٹال مٹول	ٹال	مٹول
میل جول	میل	جول
بچا کھچا	بچا	کھچا
کام کاج	کام	کاج
کوڑا کرکٹ	کوڑا	کرکٹ
دھوم دھام	دھوم	دھام
گُم سُم	گُم	سُم
سوچ بچار	سوچ	بچار
پکڑ دھکڑ	پکڑ	دھکڑ

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

مشق نمبر ۶

☆ درج ذیل جملوں میں املے کی غلطیاں موجود ہیں انہیں درست کر کے جملوں کو دوبارہ لکھیے : (درست جملے)

(الف) پاکستان کے جھنڈے کا رنگ ہرا اور سفید ہے۔

(ب) پولیس چور کے واقعے کی تفتیش کر رہی ہے۔

(ج) تم اس معاملے میں اتنے جذباتی کیوں ہو؟

(د) میرے نانا کا ٹرانسپورٹ کا کاروبار تھا۔

(ہ) خطرے کی بو سونگھتے ہی ہرن بھاگ نکلا۔

(و) تمھیں اپنے کے تجربے سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔

مشق نمبر ۷

☆ کسی ریل کے سفر کی روداد لکھیے :

(طلبہ اپنی فہم کے مطابق اس سوال کا جواب لکھیں)

LearningWell

سبق نمبر ۲۱: لوک کہانی

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆سبق آموز قصے اور کہانیوں سے سبق سیکھتے ہوئے اپنی آئندہ زندگی میں بہتری لائیں۔

☆اپنی روزمرہ زندگی میں کسی بھی کام کو کرنے میں شرم محسوس نہ کریں اور اسے حقیر نہ سمجھیں۔

☆دوسروں کو دیکھ کر اس جیسا بننے کی کوشش نہ کریں اور اللہ نے جس حال میں رکھا ہے اس پر شکر ادا کریں۔

☆عالمی ادب سے روشناس ہوتے ہوئے جاپان کی لوک کہانی سے متعارف ہوں۔

☆نئے الفاظ اور اس کے معنی سے اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں اور الفاظ کی ہجے کر کے روانی سے پڑھ سکیں۔

☆کہانی یا قصے کے انداز تحریر سے آشنائی حاصل کرتے ہوئے اس کے حوالے سے سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

☆خلاصہ نگاری سے واقفیت حاصل کرتے ہوئے کہانی کو مختصراً بیان کریں اور اپنے الفاظ میں خلاصہ لکھیں۔

☆سابقوں سے الفاظ بناتے ہوئے جملوں میں ان کا مناسب استعمال کریں اور اپنی تحریری صلاحیت بہتر بنائیں۔

☆مرکب عددی سے واقف ہوتے ہوئے مثالوں سے واضح کریں اور عدد اور معدود الگ کریں۔

☆صفت نسبتی سے آگاہ ہوتے ہوئے اس کی چھ مثالیں لکھیں اور صفت اور موصوف بھی بتائیں۔

☆الفاظ کے متضاد لکھ کر اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں۔

☆جملوں میں ضرب الامثال کی اغلاط سے واقف ہوتے ہوئے انہیں درست کر کے لکھیں۔

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم ایک کل جماعتی گفتگو میں طلبہ سے انفرادی طور پر پوچھیں کہ کیا آپ کو کہانیاں پڑھنے کا شوق ہے؟ کس قسم کی کہانیاں پسند ہیں؟ کہانی کیا ہوتی ہے اور اس کی کتنی اقسام ہوتی ہیں؟ طلبہ کی رائے لی جائے۔ جب سب بچے بتا چکیں تو معلم گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے بتائیں کہ کہانی کوئی قصہ یا داستان کو کہتے ہیں اس کی مختلف اقسام ہوتی ہیں مثلاً مزاحیہ، سبق آموز، سسپنس، ڈراؤنی، سچی وغیرہ اس کے علاوہ ایک قسم لوک کہانیوں کی بھی ہوتی ہے۔ یہ کہانیاں وہ ہوتی ہیں جن سے کسی بھی ملک کی ثقافت معلوم ہوتی ہے۔ ان کہانیوں کی بدولت ہمیں اس جگہ کی طرز معاشرت اور طرز زندگی کا اندازہ ہوتا ہے۔ بعض اوقات کہانیاں صرف انسان کی تفریح کا ذریعہ نہیں بنتی ہیں بلکہ کچھ ایسی کہانیاں اور قصے ہوتے ہیں جو لوگوں کی اصلاح کے لیے ہوں اور اس میں لوگوں کے لیے سبق اور نصیحتیں موجود ہوتی ہیں۔ معلم مزید بتائیں کہ اچھی باتیں یا نصیحتیں وہ ہوتی ہیں جو ہماری زندگی کو بہتر بناتی ہیں اور ہماری شخصیت سنوارتی ہیں۔ آج ہم اسی طرح کی ایک کہانی پڑھیں گے جو جاپان کی ایک لوک کہانی ہے۔ اس کہانی میں ایک سبق پوشیدہ ہے۔ یہ کہانی ایک سنگ تراش ہاکو کے بارے میں ہے۔ انتہائی دلچسپ کہانی ہے۔

☆اگر ممکن ہو تو طلبہ کو یوٹیوب کی مدد سے کوئی بھی ایک کہانی دکھائی جا سکتی ہے۔

پڑھائی:

سبق کی بلند خوانی کروائی جائے گی۔ چونکہ یہ ایک کہانی ہے اس لیے چند اچھے بچوں سے بلند خوانی کروائی جائے جس سے طلبہ کی دلچسپی قائم رہے۔ معلم ساتھ ہی سمجھاتے بھی جائیں۔ کہانی کے اختتام پر معلم طلبہ کی رائے لیں اور اس میں پوشیدہ سبق پر طلبہ سے اظہار خیال کروایا جائے۔ ساتھ ہی طلبہ کو کہانی لکھنے کے انداز تحریر کی طرف نشاندہی کروائی جائے اور بتایا جائے کہ کہانی کس طرح لکھی جاتی ہے اور اس میں کن چیزوں کا خیال رکھنا پڑتا ہے اور اس کی دلچسپی کس طرح برقرار رکھی جاتی ہے اس کے علاوہ کہانی سے ملنے والے سبق کا تذکرہ کیسے کیا جاتا ہے وغیرہ۔

سرگرمی:

☆طلبہ کو گروپ میں تقسیم کیا جائے۔ کہانی میں جن چیزوں کا ذکر کیا گیا ہے اس حوالے سے ہر گروپ کو ایک ایک عنوان دیا جائے: مثلاً

۱۔ اگر میں کسی ملک کا بادشاہ ہوتا　　۲۔ اگر میں سورج ہوتا　　۳۔ اگر میں بادل ہوتا

☆ہر گروپ اپنی پسند سے کوئی عنوان منتخب کریں اور آپس میں تبادلہ خیال کر کے اس پر ایک پیراگراف تحریر کرے۔

☆دس سے پندرہ منٹ بعد ایک کل جماعتی گفتگو میں ہر گروپ سے ایک بچہ اپنے لکھے گئے پیراگراف کو پڑھ کر سنائے۔ جس کا پیراگراف سب سے اچھا ہو اس کو جماعت میں آویزاں کیا جائے۔

یا

☆طلبہ کو چار چار کے گروپ میں تقسیم کیا جائے اور ایک ایک کمپیوٹر پیپر فراہم کیا جائے۔ ہر گروپ سے کہا جائے کہ وہ آپس میں تبادلہ خیال کرتے ہوئے کوئی ایک مختصر سی کہانی لکھے جس میں کوئی سبق بھی پوشیدہ ہو۔ معلم بچوں کی رہنمائی کرتے ہوئے انہیں مثال بھی دیں جیسے لڑائی جھگڑا کرنا بری بات ہے اس پر بھی کہانی بنائی جا سکتی ہے۔ ہر گروپ سے کہا جائے کہ وہ اپنا موضوع خود تجویز کرے اور ایک سبق آموز کہانی

LearningWell (Pvt.) Ltd. www.learningwell.pk

تیار کرے۔ (معلم کی معاونت اور رہنمائی شامل رہے معلم جماعت میں ہر گروپ میں جا کر ان کی معانت کرے۔)

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجئے)

گھر کا کام:

☆کوئی بھی ایک لوک کہانی لکھ کرلائیے۔ (کسی کتاب یا انٹرنیٹ سے مدد لیجیے)

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے:

ا۔اس کہانی سے آپ نے کیا سبق سیکھا؟

۲۔ہاکو کے دل میں بادشاہ بننے کا خیال کیوں آیا؟

۳۔اگر آپ ہاکو کی جگہ ہوتے تو کیا کرتے؟

۴۔ہاکو کس فن میں ماہر تھا؟

☆کتاب میں موجود سوالات میں سے چند ایک کے جوابات بھی پوچھے جا سکتے ہیں۔

تدریسی معاونات/وسائل:

درسی کتاب۔ تختہ سفید/سیاہ۔ کمپیوٹر پیپر۔کمپیوٹر۔ملٹی میڈیا۔یوٹیوب

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (تمہیدی سوالات کے دوران)

☆عالمی ادب سے روشناس ہوتے ہوئے جاپان کی لوک کہانی سے متعارف ہونے کے دوران۔

☆معاونت کے بغیر سبق کی پڑھائی (بلند خوانی) کے دوران اور اپنی رائے کے اظہار کے دوران

☆کہانی یا قصے کے اندازِ تحریر سے آشنائی حاصل کرنے اور سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران۔

☆نئے الفاظ اور اس کے معنی سے اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کرنے اور الفاظ کی ہجے کر کے روانی سے پڑھنے کے دوران۔

☆خلاصہ نگاری سے واقفیت حاصل کرتے ہوئے کہانی کو مختصراً بیان کرنے اور اپنے الفاظ میں خلاصہ لکھنے کے دوران۔

☆سابقوں سے الفاظ بناتے ہوئے جملوں میں ان کا مناسب استعمال کرنے اور اپنی تحریری صلاحیت بہتر بنانے کے دوران۔

☆مرکب عددی سے واقف ہوتے ہوئے مثالوں کے ذریعے اسے واضح کرنے اور عدد اور معدود الگ کرنے کے دوران۔

☆صفت نسبتی سے آگاہ ہوتے ہوئے اس کی چھ مثالیں لکھنے اور صفت اور موصوف بتانے کے دوران۔

☆الفاظ کے متضاد لکھنے کے دوران۔

☆جملوں میں ضرب الامثال کی اغلاط سے واقف ہونے اور انہیں درست کر کے لکھنے کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆سبق آموز قصے اور کہانیوں سے سبق سیکھتے ہوئے اپنی آئندہ زندگی کو بہتر بنانا اور اپنے اندر اچھے اوصاف پیدا کرنا۔

☆اپنی روزمرہ زندگی میں کسی بھی کام کو کرنے میں شرم محسوس نہ کرنا اور اسے حقیر نہ سمجھنا۔

☆دوسروں کو دیکھ کر اس جیسا بننے کی کوشش نہ کرنا اور اللہ نے جس حال میں رکھا ہے اس پر شکر ادا کرنا۔

☆عالمی ادب سے روشناس ہوتے ہوئے جاپان کی لوک کہانی سے متعارف ہونا۔

☆نئے الفاظ اور اس کے معنی سے اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کرنا اور الفاظ کی ہجے کر کے روانی سے پڑھنا۔

☆کہانی یا قصے کے اندازِ تحریر سے آشنائی حاصل کرتے ہوئے اس کے حوالے سے سوالات کے جوابات تحریر کرنا۔

☆خلاصہ نگاری سے واقفیت حاصل کرتے ہوئے کہانی کو مختصراً بیان کرنا اور اپنے الفاظ میں خلاصہ لکھنا۔

☆سابقوں سے الفاظ بناتے ہوئے جملوں میں ان کا مناسب استعمال کرنا اور اپنی تحریری صلاحیت بہتر بنانا۔

☆مرکب عددی سے واقف ہوتے ہوئے مثالوں سے واضح کرنا اور عدد اور معدود الگ کرنا۔

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk
LearningWell

☆ صفت نسبتی سے آگاہ ہوتے ہوئے اس کی چھ مثالیں لکھنا اور صفت اور موصوف الگ کرنا۔

☆ الفاظ کے متضاد لکھ کر اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کرنا۔

☆ جملوں میں ضرب الامثال کی اغلاط سے واقف ہوتے ہوئے انہیں درست کر کے لکھنا۔

کلیدِ جانچ

مشق نمبر ا

☆ جوابات:

(الف) سنگ تراش ہا کو صبح سویرے گھر سے نکل جاتا اور ایک چٹان کے پاس بیٹھ کر پتھروں کی بڑی بڑی سلیں توڑنے لگتا۔ پھر ان پتھروں کو ضرورت کے مطابق چوکور اور ہموار تراشتا۔ ان پر بیل بوٹے کندہ کرتا اور جب مکمل ہو جاتے تو انہیں گھر لے آتا۔ اس طرح وہ اپنے تراشے ہوئے پتھر جمع کرتا رہتا اور جب کافی مقدار میں اکٹھے ہو جاتے تو انہیں فروخت کر دیتا۔

(ب) ہا کو سوئے ابھی تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ اچانک نقاروں اور باجوں کی آواز سے اس کی آنکھ کھل گئی۔ وہ ہڑ بڑا کر اٹھ بیٹھا اور اس نے دیکھا کہ قریب ہی سڑک پر شاہی جلوس گزر رہا ہے۔ شاہی دستے اور محافظ سوار سب سے آگے آگے چل رہے تھے۔ ان نوجوانوں نے ایک پالکی اٹھا رکھی تھی۔ جس کی چمک دمک دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی۔ اس پالکی کے اندر جاپان کا شہنشاہ میکا رو بڑی شان و شوکت سے بیٹھا ہوا تھا۔ ہا کو وہیں کھڑے کھڑے جلوس کو بڑی حسرت سے دیکھ رہا تھا اور سوچ رہا تھا کہ شہنشاہ بن جانا بھی کتنی خوش قسمتی کی بات ہے۔ اس کے دل میں یہ خواہش جاگی کہ کاش وہ شہنشاہ میکا رو ہوتا۔

(ج) جب ہا کو کی خواہش پوری ہوگئی اور وہ شہنشاہ بنا شاہی پالکی میں سوار تھا جسے آٹھ دیو ہیکل نوجوان اٹھائے ہوئے تھے۔ گرمی شدید تھی اور سورج پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا۔ اس بلا کی گرمی تھی کہ ہا کو کو پالکی میں بیٹھے بیٹھے بے چینی سی محسوس ہونے لگی۔ شاہی جلوس اپنے سفر پر رواں دواں تھا اور دھوپ ہر لحظہ شدید سے شدید تر ہوتی جا رہی تھی۔ گرمی اس قدر زیادہ ہوگئی تھی کہ وزیر، امیر، خادم اور سوار سب پسینے میں نہا گئے تھے۔ خود ہا کو بھی پالکی میں بیٹھا بے چین ہو کر پہلو بدل رہا تھا۔ اس کی بے چینی بڑھتی ہی جا رہی تھی۔ وہ سوچنے لگا کہ یہ سورج تو میکا رو سے بھی زیادہ طاقت ور ہے! اتنی بار سوچنے کے ساتھ ہی اس کے دل میں یہ آرزو ابھری۔ وہ سوچنے لگا ''کاش میں شہنشاہ کے بجائے سورج ہوتا۔ سورج تو بادشاہ سے بھی زیادہ طاقت ور ہے!''

(د) جب ہا کو سورج بن چکا اور پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا مگر اس نئی اور بے انتہا طاقت پر قابو پانا اس کے بس کی بات نہ تھی۔ وہ زیادہ سے زیادہ چمک رہا تھا لمحہ بہ لمحہ اس کی چمک اور گرمی میں شدت پیدا ہو رہی تھی۔ یہاں تک کہ دھوپ ایسے ہوگئی جیسے آگ برس رہی ہو۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہر جگہ گھاس جھلس گئی، پھول پودے مرجھا گئے، ہرے بھرے درختوں کے پتے سوکھ کر گرنے لگے، فصلیں تباہ و برباد ہوگئیں۔ جدھر دیکھو ہریالی کا نام و نشان مٹنے لگا۔ اب تو ہا کو بہت گھبرایا۔ اس نے چمک اور تپش کو کم کرنے کی کوشش کی مگر یہ بات اس کے بس سے باہر تھی۔ سورج کی بے پناہ طاقت کو قابو میں رکھنا بہت مشکل تھا۔

(ہ) سورج کی اس تیزی سے سمندر کے پانی میں سے بھاپ کے بادل اٹھنا شروع ہوگئے اور انھوں نے ساری زمین کو ڈھانپ لیا۔ ہر طرف گہرے بادل چھا گئے اور اندھیرا سا ہو گیا۔ سورج کی تیز کرنیں بھی ان دبیز بادلوں کو نہ چیر سکیں۔ بادل تہہ بہ تہہ تھے جس کی وجہ سے اس کی کرنیں ان میں آکر رک جاتیں۔ یہ دیکھ کر ہا کو نے سوچا کہ بادل سورج سے بھی زیادہ طاقت ور ہے۔'' پھر وہ ٹھنڈی آہ بھر کر بولا ''کاش! میں سورج کے بجائے بادل بن گیا ہوتا!''

(و) پہلے وہ ایک چھوٹے سے بادل کے روپ میں تھا لیکن پھر دیکھتے ہی دیکھتے گھنا ہو کر پھیلتا ہی چلا گیا۔ یہاں تک کہ چند ہی لمحوں میں وہ گھٹا بن کر ہر طرف چھا گیا۔ اب ہر طرف بادل ہی بادل گھرے نظر آ رہے تھے۔ ہا کو اپنی اس نئی قوت سے بھی پوری طرح واقف نہیں تھا۔ اس نے کچھ سوچے سمجھے بغیر برسنا شروع کر دیا۔ وہ اس قدر شدت سے برس رہا تھا کہ دیکھتے ہی دیکھتے ہر طرف جل تھل ہو گیا۔ موسلا دھار بارش کے ساتھ ساتھ اولے برسنے لگے اور پورے ملک میں سیلاب آ گیا۔ یہ سیلاب اتنا زبردست تھا کہ ملک میں سارا اناج بہہ گیا۔ ہر طرف مکانات گرنے لگے۔ درخت جڑوں سے اکھڑ اکھڑ کر زمین بوس ہونے لگے۔ جدھر دیکھو تباہی اور بربادی کا سماں نظر آنے لگا۔ ایک تو شدید بارشوں کی وجہ سے سیلاب آ گیا تھا۔ دوسرا اولے پڑنے سے بے انتہا سردی بڑھ گئی تھی۔ لوگ ٹھٹھر ٹھٹھر کر مرے جا رہے تھے۔ ہر شخص سوالیہ نظروں سے ایک دوسرے سے پوچھ رہا تھا: ''یہ کیسا موسم آ گیا ہے۔ کیسی قیامت ٹوٹ پڑی ہے؟''

(ز) جب ہا کو بادل کے روپ میں اڑتا ہوا ایک بہت بڑی چٹان کے اوپر سے گزر رہا تھا تو اچانک وہاں رک گیا۔ اس نے دیکھا یہ وہی چٹان تھی جہاں بیٹھ کر وہ پتھر تراشا کرتا تھا۔ اس کو دیکھ کر اسے غصہ آیا اور وہ خوب زور و شور سے برسنے لگا۔ اتنا برسا کہ چٹان کے دامن میں ایک دریا بہنے لگا۔ پودے، درخت، گھر، کھیت، اناج کے گودام، مویشی حتیٰ کہ بستیاں اور ان بستیوں میں رہنے والے کوئی بھی اس کے بہاؤ کے آگے نہ ٹھہر سکا لیکن وہ چٹان جس پر ہا کو اپنی طاقت کا رعب ڈالنا چاہتا تھا وہ ابھی تک ویسی کی ویسی نظر آ رہی تھی۔ وہ اپنی جگہ اسی طرح جمی کھڑی تھی بلکہ بارش میں دھل کر پہلے سے کہیں زیادہ صاف ستھری اور چمکیلی دکھائی دے رہی تھی۔ ہا کو یہ سب دیکھ کر متعجب ہوا اور دل میں سوچنے لگا کہ یہ چٹان تو بادل سے بھی زیادہ طاقت ور ہے'' اور اس کو مجھ جیسا سنگ تراش ہی کاٹ سکتا ہے۔ وہ اس کے پتھروں کو توڑ کر انہیں چوکور، گول اور ہموار تراش سکتا ہے اور ان پتھروں سے عالیشان محل تعمیر کر سکتا ہے۔ جوں ہی اسے یہ خیال آیا وہ کچھ پشیمان سا ہو گیا۔ اس نے آہستہ سے آسمان کی طرف دیکھا اور بڑی عاجزی اور ندامت کے ساتھ دعا مانگنے لگا کاش! میں پھر سے پہلے جیسا ایک غریب سنگ تراش بن جاؤں۔''

(ح) اس کہانی سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ کوئی بھی کام چھوٹا یا بڑا نہیں ہوتا۔ کسی بھی کام کو حقیر نہیں سمجھنا چاہیے کیونکہ ہر کام کی اپنی اہمیت و خصوصیت ہوتی ہے۔ ہمیں اپنا کام دل لگا کر کرنا چاہیے اور کبھی بھی دوسروں کو دیکھ کر اس جیسا بننے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔ اللہ نے ہمیں جس حال میں بھی رکھا ہے اس پر صابر و شاکر رہنا چاہیے۔

مشق نمبر ۲

☆ درج ذیل سابقوں کی مدد سے الفاظ بنائیے اور انہیں جملوں میں استعمال کیجیے:

تمہیدی گفتگو: طلبہ پچھلے اسباق میں سابقہ اور لاحقہ پڑھ چکے ہیں اور مرکب الفاظ سے واقف ہیں۔ چند الفاظ تختہ تحریر پر لکھے جائیں جو کہ مرکب الفاظ ہوں۔ مثلاً وغیرہ اس کے بعد طلبہ کی سابقہ معلومات کی جانچ کے لیے ان سے پوچھا جائے کہ ان الفاظ کی کیا خاص بات ہے؟ طلبہ اپنی رائے کا اظہار کریں اس کے بعد معلم موضوع کی طرف آتے ہوئے طلبہ کو بتائے کہ یہ مرکب الفاظ کی ایک قسم ہے اور اس میں ایک لفظ معنی دیتا ہے اور دوسرا لفظ بے معنی ہوتا ہے مثلاً کوڑا دان کوڑا کا لفظ ہے لیکن دان کے اپنے کوئی معنی نہیں جب وہ کوڑا کے ساتھ ملے گا تو معنی دے گا۔ اکیلا معنی نہیں دے گا۔ اوپر دیئے گئے الفاظ میں ہر دوسرا لفظ بے معنی ہے اور وہ اسی صورت میں معنی دے گا جب وہ کسی بامعنی لفظ کے ساتھ ملے گا۔ ایسا لفظ جو بے معنی ہوتا ہے وہ اگر بامعنی لفظ کے بعد ہو تو قواعد کی رو سے اسے ''لاحقہ'' کہتے ہیں۔

☆ طلبہ کو جوڑی میں دو ایسے الفاظ لکھنے کے لیے کہا جائے جس میں لاحقہ استعمال ہو۔ معلم طلبہ کی رہنمائی کریں۔ پانچ منٹ بعد ہر جوڑی سے ان کے الفاظ پوچھے جائیں اور یہ تمام الفاظ تختہ تحریر پر لکھے جائیں۔

پاک: پاک باز ۔ پاک دامن

خوش: خوش نصیب ۔ خوش ذائقہ ۔ خوش لباس ۔ خوش پوش ۔ خوش خط ۔ خوش قسمت

خود: خودغرض ۔ خودپسند ۔ خودسر ۔ خودمختار ۔ خودکار

نیم: نیم گرم ۔ نیم باز ۔ نیم جاں ۔ نیم راضی ۔ نیم وا

نو: نوروز ۔ نوعمر ۔ نونہال ۔ نووارد ۔ نوزائیدہ

کم: کم حوصلہ ۔ کم ہمت ۔ کم عقل ۔ کم بخت ۔ کم شناس ۔ کم یاب

یک: یک جان ۔ یک بارگی ۔ یک زبان ۔ یک دل ۔ یک جہتی ۔ یک سوئی

غیر: غیرحاضر ۔ غیرمفید ۔ غیرمناسب ۔ غیرموزوں ۔ غیرمسلم ۔ غیرضروری

مشق نمبر ۳

☆ آپ اسی قسم کی سات مثالیں درج کیجیے اور عدد اور معدود کو الگ الگ ظاہر کیجیے:

مرکب عددی	عدد	معدود
پانچ ارکان	پانچ	ارکان
دس روپے	دس	روپے
ایک انار	ایک	انار
چھ گلاس	چھ	گلاس
سات کمرے	سات	کمرے
تیس روزے	تیس	روزے
سات دن	سات	دن

مشق نمبر ۴

تمہیدی گفتگو: طلبہ صفت اور موصوف کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔ طلبہ کی جانچ کی جائے اور ان سے صفت اور موصوف کے حوالے سے چند سوالات کیے جائیں۔ انہیں بتایا جائے کہ کسی بھی چیز کی خصوصیت بتانے کے لیے جو الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں وہ صفت کہلاتے ہیں۔ صفت کی ایک قسم ''صفت نسبتی'' ہے۔

صفت نسبتی وہ صفت ہے جس سے کسی کا لگاؤ یا تعلق ظاہر ہو۔ جیسے پاکستانی بھائی۔ ایرانی دوست۔ سندھی اجرک، زنانہ اسکول وغیرہ

☆ آپ اسی قسم کی چھ مثالیں تحریر کیجیے اور صفت اور موصوف بھی بتائیے:

صفت نسبتی	صفت	موصوف
ایرانی قالین	ایرانی	قالین
پاکستانی بچہ	پاکستانی	بچہ
روحانی مشورہ	روحانی	مشورہ

جسمانی ورزش	جسمانی	ورزش
ذہنی سکون	ذہنی	سکون
قومی نغمہ	قومی	نغمہ

مشق نمبر ۵

تمہیدی گفتگو: سب سے پہلے معلم ایک جملہ تختہ سیاہ پر لکھیں جملے کی خالی جگہوں کو الفاظ اور اس کے متضاد سے پُر کیا گیا ہو۔ مثال:

ا۔ کتابیں میز کے اوپر رکھی ہیں اور جوتے میز کے نیچے رکھے ہیں۔ ۲۔ احمد بڑا ہے جبکہ علی چھوٹا ہے۔

☆ طلبہ سے ان جملوں پر غور کروایا جائے اور بتایا جائے کہ یہ الفاظ متضاد کی جوڑیاں ہیں۔ کتاب میں دی گئی مشق کروائی جائے اور ان الفاظ کی مدد سے ایک چھوٹی سی عبارت لکھوائی جائے۔

☆ نیچے دیے گئے الفاظ کے متضاد الفاظ لکھیے:

الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد
قدرتی	مصنوعی	مرض	شفا
گل	کانٹے	قدیم	جدید
شیریں	تلخ	سزا	جزا
ذلّت	عزّت	دلیر	بزدل
خوش حال	بدحال		

مشق نمبر ۶

تمہیدی گفتگو: بازار میں ضرب الامثال پر مبنی کہانیاں/ واقعات پر کتابیں ملتی ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک کہانی معلم طلبہ کو سنائے یا گروپ میں بٹھا کر طلبہ کو مختلف کہانیاں پڑھنے لیے دیں۔ اس کے بعد ان کہانیوں پر طلبہ کی رائے لیں اور ان سے پوچھیں کہ ان کہانیوں کا عنوان کیا تھا۔ پھر انہیں بتائیں کہ کچھ واقعات ایسے ہوتے ہیں جو انسانی تجربات اور مشاہدات کا نچوڑ ہوتے ہیں اور لوگوں کے لیے مثال بن جاتے ہیں۔ انھی واقعات اور تجربات کو ضرب الامثال کہا جاتا ہے۔ (کتاب میں اس کے بارے میں درج ہے اسے طلبہ سے پڑھوایا جائے)

(یوٹیوب پر موجود ان ضرب الامثال پر مبنی کہانیوں میں سے کوئی کہانی دکھائی جاسکتی ہے)

سرگرمی: طلبہ کو گروپ میں تقسیم کیا جائے گا۔ ہر گروپ میں چار یا پانچ ممبران ہوں گے۔ ہر گروپ کو ایک ایک ضرب الامثال دی جائے۔ طلبہ آپس میں مشاورت کر کے اس ضرب الامثال پر ایک کہانی لکھیں گے۔

☆ ۱۵ منٹ بعد ہر گروپ سے ایک بچہ اپنی لکھی ہوئی کہانی جماعت کے سامنے پیش کرے گا۔ جس کی کہانی سب سے اچھی ہو اس پر تالیاں بجوائی جائیں گی اور اس کہانی کو سوفٹ بورڈ پر لگایا جائے گا۔

☆ درج ذیل جملوں میں ضرب الامثال کی غلطیاں موجود ہیں۔ انہیں درست کر کے دوبارہ لکھیے:

(الف) مغربی تہذیب مت اپناؤ تمہیں معلوم نہیں کہ کوا چلا ہنس کی چال اپنی چال بھی بھول گیا۔

(ب) کچھ لوگ شرافت کی زبان نہیں سمجھتے سچ ہے کہ لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے۔

(ج) ڈاکو ابھی تک پکڑا نہیں جاسکا لیکن بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی۔

(د) بہت سے طاقت ور لوگ جس کی لاٹھی اس کی بھینس پر یقین رکھتے ہیں۔

(ہ) باپ عالم بیٹا جاہل، یہ تو وہی بات ہوئی چراغ تلے اندھیرا۔

(و) اتنے بڑے آدمی سے مقابلہ کرتے وقت وہ مثال یاد نہیں آئی کہ کیا پدی کیا پدی کا شوربہ۔

مشق نمبر ۵

☆ اس کہانی کا مختصر خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے۔

یہ کہانی جاپان میں رہنے والے ایک سنگ تراش کے بارے میں ہے۔ وہ ادھیڑ عمر کا آدمی تھا اور اس کا نام ہاکو تھا۔ وہ صبح سویرے گھر سے نکل جاتا اور ایک چٹان کے پاس بیٹھ کر پتھروں کی بڑی بڑی سلیں توڑنے لگتا۔ پھر ان پتھروں کو ضرورت کے مطابق چوکور اور ہموار تراشتا۔ ان پر بیل بوٹے کندہ کرتا اور جب مکمل ہو جاتے تو انہیں گھر لے آتا۔ اس طرح وہ اپنے تراشے ہوئے پتھر جمع کرتا رہتا اور جب کافی مقدار میں اکٹھے ہو جاتے تو انہیں فروخت کر دیتا۔ وہ اپنے کام میں ماہر تھا۔ ایک روز وہ اپنے کام میں مصروف تھا۔ اس دن اسے پتھر تراشنے میں زیادہ مشکل پیش آئی اور دھوپ بھی زیادہ تھی اسے تھکن

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk
LearningWell

محسوس ہوئی تو اس نے سوچا تھوڑی دیر آرام کرلیا جائے۔ہاکو کو سوئے ابھی تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ اچانک نقاروں اور باجوں کی آواز سے اس کی آنکھ کھل گئی۔وہ ہڑ بڑا کر اٹھ بیٹھا اور اس نے دیکھا کہ قریب ہی سڑک پر شاہی جلوس گزر رہا ہے۔شاہی دستے اور محافظ سوار سب سے آگے آگے چل رہے تھے۔ان نوجوانوں نے ایک پالکی اٹھا رکھی تھی۔جس کی چمک دمک دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی۔اس پالکی کے اندر جاپان کا شہنشاہ میکارو بڑی شان وشوکت سے بیٹھا ہوا تھا۔ہاکو وہیں کھڑے کھڑے جلوس کو بڑی حسرت سے دیکھ رہا تھا اور سوچ رہا تھا کہ شہنشاہ بن جانا بھی کتنی خوش قسمتی کی بات ہے۔اس کے دل میں یہ خواہش جاگی کہ کاش وہ شہنشاہ میکارو ہوتا۔اس کے منہ سے یہ بات نکلتے ہی ایک عجیب وغریب واقعہ رونما ہوا جو اس کے وہم وگمان مین بھی نہ تھا کہ دیکھتے ہی دیکھتے اس کا حلیہ بدل گیا۔وہ شہنشاہ میکارو کی پوشاک پہنے ہوئے تھا اور اس کی قبا پر جگہ جگہ ہیرے جواہرات ٹنکے ہوئے تھے۔اور سر پر بیش قیمت شاہی تاک تھا یعنی وہ شہنشاہ میکارو بن چکا تھا۔اس کی تمنا پوری ہو چکی تھی اور وہ شاہی پالکی میں سوار تھا۔اس نے خوشی اور تعجب سے پالکی کی کھڑکی سے باہر جھانکا تو دیکھا کہ سینکڑوں امیر، وزیر، درباری، خدمت گار اور محافظ بڑے ادب سے سر جھکائے چل رہے تھے اور اس کے ایک حکم کے منتظر تھے۔وہ سوچ کر خوش ہو رہا تھا کہ وہ جاپان کا بادشاہ ہے۔جب ہاکو کی خواہش پوری ہوگئی اور وہ شہنشاہ بنا شاہی پالکی میں سوار تھا جسے آٹھ دیو ہیکل نوجوان اٹھائے ہوئے تھے۔گرمی شدید تھی اور سورج پوری آب وتاب سے چمک رہا تھا۔اس بلا کی گرمی تھی کہ ہاکو کو پالکی میں بیٹھے بیٹھے بے چینی سی محسوس ہونے لگی۔شاہی جلوس اپنے سفر پر رواں دواں تھا اور دھوپ ہر لحظہ شدید سے شدید تر ہوتی جا رہی تھی۔گرمی اس قدر زیادہ ہوگئی تھی کہ وزیر، امیر، خادم اور سوار سب پسینے میں نہا گئے تھے۔خود ہاکو بھی پالکی میں بیٹھا بے چین ہوکر پہلو بدل رہا تھا۔اس کی بے چینی بڑھتی ہی جا رہی تھی۔وہ سوچنے لگا کہ یہ سورج تو میکارو سے بھی زیادہ طاقت ور ہے! اتنی بار سوچنے کے ساتھ ہی اس کے دل میں یہ آرزو ابھری۔وہ سوچنے لگا'' کاش میں شہنشاہ کے بجائے سورج ہوتا۔سورج تو بادشاہ سے بھی زیادہ طاقت ور ہے!'' اس کا یہ سوچنا تھا کہ ایک دم فضا میں اٹھنے لگا اور دیکھتے ہی دیکھتے بادلوں کو چیرتا ہوا آسمان پر پہنچ گیا اور سورج بن کر چمکنے لگا جب ہاکو سورج بن چکا اور پوری آب وتاب سے چمک رہا تھا مگر اس نئی اور بے انتہا طاقت پر قابو پانا اس کے بس کی بات نہ تھی۔وہ زیادہ سے زیادہ چمک رہا تھا لمحہ بہ لمحہ اس کی چمک اور گرمی میں شدت پیدا ہو رہی تھی۔یہاں تک کہ دھوپ ایسے ہوگئی جیسے آگ برس رہی ہو۔اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہر جگہ گھاس جھلس گئی، پھول پودے مرجھا گئے، ہرے بھرے درختوں کے پتے سوکھ کر گرنے لگے، فصلیں تباہ وبرباد ہوگئیں۔جدھر دیکھو ہریالی کا نام ونشان مٹنے لگا۔اب تو ہاکو بہت گھبرایا۔اس نے چمک اور تپش کو کم کرنے کی کوشش کی مگر یہ بات اس کے بس سے باہر تھی۔سورج کی بے پناہ طاقت کو قابو میں رکھنا بہت مشکل تھا۔سورج کی اس تیزی سے سمندر کے پانی میں سے بھاپ کے بادل اٹھنا شروع ہوگئے اور انہوں نے ساری زمین کو ڈھانپ لیا۔ہر طرف گہرے بادل چھا گئے اور اندھیرا سا ہوگیا۔سورج کی تیز کرنیں بھی ان دبیز بادلوں کو نہ چیر سکیں۔بادل تہہ بہ تہہ تھے جس کی وجہ سے اس کی کرنیں ان میں آکر رک جاتیں۔یہ دیکھ کر ہاکو نے سوچا کہ بادل سورج سے بھی زیادہ طاقت ور ہے۔'' پھر وہ ٹھنڈی آہ بھر کر بولا'' کاش! میں سورج کے بجائے بادل بن گیا ہوتا!'' اس کا یہ سوچنا تھا کہ وہ بادل بن گیا۔پہلے وہ ایک چھوٹے سے بادل کے روپ میں تھا لیکن پھر دیکھتے ہی دیکھتے گھنا ہو کر پھیلتا ہی چلا گیا۔یہاں تک کہ چند ہی لمحوں میں وہ گھٹا بن کر ہر طرف چھا گیا۔اب ہر طرف بادل ہی بادل گھرے نظر آرہے تھے۔ہاکو اپنی اس نئی قوت سے بھی پوری طرح واقف نہیں تھا۔اس نے کچھ سوچے سمجھے بغیر برسنا شروع کر دیا۔وہ اس قدر شدت سے برس رہا تھا کہ دیکھتے ہی دیکھتے ہر طرف جل تھل ہوگیا۔موسلا دھار بارش کے ساتھ ساتھ اولے برسنے لگے اور پورے ملک میں سیلاب آگیا۔یہ سیلاب اتنا زبردست تھا کہ ملک میں سارا اناج بہہ گیا۔ہر طرف مکانات گرنے لگے۔درخت جڑوں سے اکھڑ اکھڑ کر زمین بوس ہونے لگے۔جدھر دیکھو تباہی اور بربادی کا سماں نظر آنے لگا۔ایک تو شدید بارشوں کی وجہ سے سیلاب آگیا تھا۔دوسرا اولے پڑنے سے بے انتہا سردی بڑھ گئی تھی۔لوگ ٹھٹھر ٹھٹھر کر مرے جا رہے تھے۔ہر شخص سوالیہ نظروں سے ایک دوسرے سے پوچھ رہا تھا:'' یہ کیسا موسم آگیا ہے۔کیسی قیامت ٹوٹ پڑی ہے؟'' جب ہاکو بادل کے روپ میں اڑتا ہوا ایک بہت بڑی چٹان کے اوپر سے گزر رہا تھا تو اچانک وہاں رک گیا۔اس نے دیکھا یہ وہی چٹان تھی جہاں بیٹھ کر وہ پتھر تراشا کرتا تھا۔اس کو دیکھ کر اسے غصہ آیا اور وہ خوب زور وشور سے برسنے لگا۔اتنا برسا کہ چٹان کے دامن میں ایک دریا بہنے لگا۔پودے، درخت، گھر، کھیت، اناج کے گودام، مویشی حتیٰ کہ بستیاں اور ان بستیوں میں رہنے والے کوئی بھی اس کے بہاؤ کے آگے نہ ٹھہر سکا لیکن وہ چٹان جس پر ہاکو اپنی طاقت کا رعب ڈالنا چاہتا تھا وہ ابھی تک ویسی کی ویسی نظر آرہی تھی۔وہ اپنی جگہ اسی طرح جمی کھڑی تھی بلکہ بارش میں دھل کر پہلے سے کہیں زیادہ صاف ستھری اور چمکیلی دکھائی دے رہی تھی۔ہاکو یہ سب دیکھ کر متعجب ہوا اور دل میں سوچنے لگا کہ یہ چٹان تو بادل سے بھی زیادہ طاقت ور ہے'' اور اس کو مجھ جیسا سنگ تراش ہی کاٹ سکتا ہے۔وہ اس کے پتھروں کو توڑ کر انہیں چوکور، گول اور ہموار تراش سکتا ہے اور ان پتھروں سے عالیشان محل تعمیر کر سکتا ہے۔جوں ہی اسے یہ خیال آیا وہ کچھ پشیماں سا ہوگیا۔اس نے آہستہ سے آسمان کی طرف دیکھا اور بڑی عاجزی اور ندامت کے ساتھ دعا مانگنے لگا کاش! میں پھر سے پہلے جیسا ایک غریب سنگ تراش بن جاؤں۔'' ابھی یہ الفاظ ہونٹوں سے نکلے ہی تھے کہ وہ ہڑ بڑا کر اٹھ بیٹھا۔چونک کر اپنے اردگرد نظریں دوڑائیں تو وہ چٹان کے سائے میں پتھر سے ٹیک لگائے لیٹا ہوا تھا۔اسے اندازہ ہوگیا کہ وہ خواب دیکھ رہا تھا۔اس نے جلدی سے اپنا سامان اٹھایا اور اپنے کام میں مصروف ہوگیا اس کی زندگی کا یہ پہلا دن تھا کہ وہ اپنے آپ کو جاپان کا خوش قسمت ترین آدمی محسوس کر رہا تھا۔اس کہانی سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ کوئی بھی کام چھوٹا یا بڑا نہیں ہوتا۔کسی بھی کام کو حقیر نہیں سمجھنا چاہیے کیونکہ ہر کام کی اپنی اہمیت وخصوصیت ہوتی ہے۔ہمیں اپنا کام دل لگا کر کرنا چاہیے اور کبھی بھی دوسروں کو دیکھ کر اس جیسا بننے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔اللہ نے ہمیں جس حال میں بھی رکھا ہے اس پر صابر وشاکر رہنا چاہیے۔

سبق نمبر ۲۲: بارش کا ایک قطرہ

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ ہر کام میں حوصلہ مندی سے آگے بڑھیں اور ہمت اور طاقت کا مظاہرہ کریں۔

☆ مل جل کر رہنے کے فوائد سے آگاہ ہوتے ہوئے ایک بہترین معاشرہ کا قیام کریں۔

☆ نظم کو اتار چڑھاؤ اور آہنگ کے ساتھ پڑھیں اور ردیف، قافیہ، مطلع اور مقطع سے واقف ہوں۔

☆ شاعر کے انداز بیان پر غور کرتے ہوئے اشعار کی تشریح کریں اور نظم کے مفہوم کو جاننے کی کوشش کریں۔

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk
LearningWell

☆ایک دوسرے کی رائے کو بغور سنتے ہوئے آپس میں تبادلہ خیال کریں اور اپنے ذہن کو وسعت دیتے ہوئے نظم کو نثر میں تبدیل کریں۔

☆گروپ میں اتحاد و اتفاق کے موضوع پر رول پلے تیار کریں اور پُر اعتماد طریقے سے مکالموں کی ادائیگی کرتے ہوئے اسے پیش کریں۔

☆نظم کو سمجھ کر اس سے متعلق سوالات کے جوابات لکھیں اور اپنی تحریری صلاحیت کو بہتر بنائیں۔

☆حرف تشبیہ کے بارے میں جانتے ہوئے جملوں میں ان کا مناسب استعمال کریں۔

☆متشابہ الفاظ سے واقفیت حاصل کرتے ہوئے اس کے معنی جانیں اور اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں۔

☆حروف ''کہ'' اور ''کے'' کے استعمال سے اچھی طرح واقف ہوتے ہوئے عبارت میں ان کا مناسب استعمال کریں۔

مرکزی خیال:

اس نظم میں شاعر نے حوصلہ مندی کی ترغیب دی ہے اور یہ پیغام دیا ہے کہ ہر کام کو ہمت اور حوصلے سے کرنا چاہیے کیونکہ گھبرانے اور ڈرنے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ اگر انسان ہمت کرے تو وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ اپنے آپ کو کم تر سمجھنے کے بجائے بہادری سے ڈٹ کر ہر مشکل کام کو کر گزرنا چاہیے اور آگے بڑھنا چاہیے اگر اسی طرح ڈرتے رہے اور کم ہمتی دکھاتے رہے تو پیچھے رہ جاؤ گے۔ اس کے علاوہ شاعر نے ایک اور نصیحت بھی کی ہے کہ اتحاد میں بڑی طاقت ہے اور اگر ہم مل جل کر اتفاق سے اپنے ملک کے لیے کام کریں گے تو کوئی وجہ نہیں کہ ہمارا ملک ترقی کی راہ پر گامزن نہ ہو۔

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم طلبہ کو اسماعیل میرٹھی کی حمد یا نظم کے چند اشعار سنائیں جو طلبہ نے اپنی پچھلی جماعت میں پڑھی ہو۔ اس کے بعد طلبہ سے سوال کیا جائے کہ اس نظم کے شاعر کون ہیں؟ طلبہ اپنی مختلف رائے دیں گے اور اگر انہیں یاد ہوگا تو وہ بتائیں گے۔ اس کے بعد معلم ایک کل جماعتی گفتگو میں طلبہ سے پوچھیں کہ آپ کو شاعری پڑھنا اچھا لگتا ہے یا مضامین۔ یعنی نظم اچھی لگتی ہے یا نثر۔ طلبہ اپنی اپنی رائے دیں گے۔ معلم طلبہ سے شاعروں کے نام پوچھیں۔ جن شعراء کے نام طلبہ کو یاد ہوں گے طلبہ بتائیں گے۔ معلم ان ناموں کو تختہ تحریر پر لکھیں۔ طلبہ سے مزید پوچھا جائے کہ جن شعراء نے بچوں کے لیے نظمیں لکھیں ان کے نام بتائیں۔ طلبہ کو سوچنے کا موقع دیا جائے۔ اس کے بعد معلم موضوع کی طرف آتے ہوئے طلبہ کو بتائیں کہ ادب کی دنیا میں بہت کم نام ایسے ہیں جنہوں نے بچوں کے لیے ادب تخلیق کیا۔ انہوں نے بچوں کے لیے نہ صرف نظمیں لکھیں بلکہ مضامین بھی تحریر کیے۔ ان کی خدمات کو کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے اپنی شاعری کے ذریعے لوگوں کی اصلاح کی اور قومی خدمت انجام دی۔ انہوں نے اپنی ساری عمر قوم اور خاص طور پر بچوں کی بھلائی کے لیے صرف کر دی۔ آج بھی ہم انہی کی ایک نظم پڑھیں گے جس میں انہوں نے ہمیں پیغام دیا ہے کہ ہمیں کوئی بھی کام کرنے میں ہچکچانا یا گھبرانا نہیں چاہیے اور ہمت اور حوصلہ سے قدم بڑھانا چاہیے۔ نہ ہی ڈرنا چاہیے اور نہ ہی اپنے آپ کو کم تر جانتے ہوئے آگے بڑھنے سے خوفزدہ ہونا چاہیے بلکہ اپنے اوپر بھروسہ اور اعتماد کرتے ہوئے اس کام کو کر گزرنا چاہیے۔ اس کے علاوہ اسماعیل میرٹھی نے اپنی اس نظم میں ایک اور پیغام بھی دیا ہے کہ مل جل کر رہنے میں فائدہ ہوتا ہے۔ اتحاد کسی بھی قوم کی طاقت ہوتی ہے اس ملک کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا جہاں کے لوگ آپس میں پیار و محبت سے رہیں یعنی اتحاد قوم کی طاقت ہوتی ہے اور وہی ملک ترقی کی راہ پر گامزن ہوتا ہے جہاں کے لوگ مل جل کر اس کی بہتری کے لیے کام کریں۔ اسی لیے اگر ہم اپنے ملک کی بہتری چاہتے ہیں تو ہمیں مل جل کر رہنا چاہیے اور ایک دوسرے کا خیال رکھنا چاہیے۔ جس معاشرے میں لوگ اتحاد و اتفاق سے رہتے ہیں وہی زندگی کے ہر میدان میں کامیاب ہوتے ہیں دنیا میں وہی قومیں ترقی کرتی ہیں جن میں آپس میں اتحاد ہوتا ہے کیونکہ وہ مل جل کر اپنے ملک کے لیے کام کرتی ہیں اور ہر مشکل کا مل کر سامنا کرتی ہیں۔ شاعر نے اپنی اس نظم میں ایک قطرے کی مثال دیتے ہوئے اتحاد و اتفاق کی اہمیت اجاگر کی ہے کہ ایک قطرہ اپنی کوئی حیثیت نہیں رکھتا لیکن اگر بہت سارے قطرے مل جائیں تو موسلا دھار بارش بن جاتے ہیں اور ان میں اتنی طاقت آ جاتی ہے کہ وہ اپنے ساتھ ہر چیز بہالے جاتے ہیں۔ بچے نظم کا نام خود بتائیں۔

پڑھائی:

معلم سب سے پہلے نظم پڑھیں (نظم آواز کے اتار چڑھاؤ، آہنگ اور ترنگ کے ساتھ پڑھنی ہے) ساتھ ہی نظم کے نئے الفاظ تختہ سیاہ پر لکھیں۔ اور ان کے مطالب سمجھائیں۔

☆اس کے بعد طلبہ سے نظم خوانی کروائی جائے گی۔ مشکل پیش آنے کی صورت میں معلم رہنمائی کریں۔ نظم کی تشریح بھی ساتھ ساتھ کروائی جائے۔ پہلے بچوں سے پوچھا جائے اس کے بعد معلم بتائیں۔

☆نظم کے اختتام پر طلبہ سے پوچھا جائے گا کہ آپ کو کون سا شعر پسند آیا اور کیوں؟ چند ایک طلبہ سے اظہار خیال کروایا جائے گا۔ اس کے بعد معلمؔ نظم کا مرکزی خیال طلبہ کو بتائیں گی۔

سرگرمی:

طلبہ کو گروپ میں تقسیم کیا جائے۔ ہر گروپ میں چار یا پانچ بچے ہوں۔ معلم طلبہ کو ہدایات دیں کہ وہ ایک رول پلے تیار کریں جس میں اتحاد و اتفاق کی اہمیت اور مل جل کر رہنے کے فوائد کو موضوع بنایا گیا ہو۔

ہر گروپ کو دس سے پندرہ منٹ دیے جائیں کہ وہ اپنے کردار اور مکالمے تیار کریں۔ (معلم ہر گروپ کے پاس جا کر بچوں کی مدد کریں)

دس سے پندرہ منٹ بعد ہر گروپ اپنا تیار کردہ رول پلے جماعت کے سامنے پیش کرے۔ جو سب سے اچھا رول پلے ہو وہ اسمبلی میں بھی کروایا جا سکتا ہے۔

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆ کیا آپ شاعر کے دیئے گئے پیغام یا سبق سے متفق ہیں کہ اتحاد میں برکت ہے۔ اپنی رائے کا اظہار کیجئے اور مثالوں سے وضاحت کیجیے

یا

☆ کتاب میں موجود سرگرمی بھی گھر سے کرنے کے لیے دی جا سکتی ہے۔

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆ سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کئے جائیں گے مثلاً:

۱۔ ہر قطرہ کو اپنا آپ کیا لگ رہا تھا؟

۲۔ نظم کا سب سے خوبصورت شعر کون سا ہے؟ پسندیدگی کی وجہ؟

۳۔ نظم کے پانچویں شعر میں شاعر نے کیا پیغام دیا ہے؟

۴۔ نظم کا مرکزی خیال بتائیے؟

تدریسی معاونات/ وسائل: درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔ رول پلے میں استعمال ہونے والی اشیاء

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران۔

☆ مل جل کر رہنے کے فوائد سے آگاہ ہونے کے دوران۔

☆ نظم کو اتار چڑھاؤ اور آہنگ کے ساتھ پڑھنے اور ردیف، قافیہ، مطلع اور مقطع سے واقف ہونے کے دوران۔

☆ رول پلے میں طلبہ کی کارکردگی اور مکالموں کی ادائیگی کے دوران

☆ شاعر کے اندازِ بیان پر غور کرتے ہوئے اشعار کی تشریح کرنے اور نظم کے مفہوم کو جاننے کے دوران۔

☆ ایک دوسرے کی رائے کو بغور سنتے ہوئے آپس میں تبادلہ خیال کرنے اور نظم کو نثر میں تبدیل کرنے کے دوران۔

☆ نظم کو سمجھ کر اس سے متعلق سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران۔

☆ حرفِ تشبیہ کے بارے میں جانتے ہوئے جملوں میں ان کے مناسب استعمال کے دوران۔

☆ متشابہ الفاظ سے واقفیت حاصل کرتے ہوئے اس کے معنی جاننے اور اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کرنے کے دوران۔

☆ حروف ''کہ'' اور ''کے'' کے استعمال سے اچھی طرح واقف ہونے اور عبارت میں ان کا مناسب استعمال کرنے کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆ ہر کام میں حوصلہ مندی سے آگے بڑھنا اور ہمت اور طاقت کا مظاہرہ کرنا۔

☆ مل جل کر رہنے کے فوائد سے آگاہ ہوتے ہوئے ایک بہترین معاشرہ کا قیام کرنا۔

☆ نظم کو اتار چڑھاؤ اور آہنگ کے ساتھ پڑھنا اور ردیف، قافیہ، مطلع اور مقطع سے واقف ہونا۔

☆ شاعر کے اندازِ بیان پر غور کرتے ہوئے اشعار کی تشریح کرنا اور نظم کے مفہوم کو جاننے کی کوشش کرنا۔

☆ ایک دوسرے کی رائے کو بغور سنتے ہوئے آپس میں تبادلہ خیال کرنا اور اپنے ذہن کو وسعت دیتے ہوئے نظم کو نثر میں تبدیل کرنا۔

☆ گروپ میں اتحاد و اتفاق کے موضوع پر رول پلے تیار کرنا اور پُر اعتماد طریقے سے مکالموں کی ادائیگی کرتے ہوئے اسے پیش کرنا۔

☆ نظم کو سمجھ کر اس سے متعلق سوالات کے جوابات لکھنا۔

☆ حرفِ تشبیہ کے بارے میں جانتے ہوئے جملوں میں ان کا مناسب استعمال کرنا۔

☆ متشابہ الفاظ سے واقفیت حاصل کرتے ہوئے اس کے معنی جاننا اور اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کرنا۔

☆ حروف ''کہ'' اور ''کے'' کے استعمال سے اچھی طرح واقف ہوتے ہوئے عبارت میں ان کا مناسب استعمال کرنا۔

کلید جانچ

مشق نمبر ۱

سوالات کے جوابات:

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

LearningWell

(الف) بارش کے ہر قطرے کے دل میں یہ خطرہ تھا کہ وہ ایک ننھا سا چھوٹا سا قطرہ ہے جو کوئی کام نہیں دکھا سکتا۔ وہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا نہ ہی وہ اس قابل ہے کہ کسی کی پیاس بجھا سکے۔

(ب) ہر قطرے کو شرم اس لیے آرہی تھی کہ ہر قطرہ یہ سوچ رہا تھا کہ زمین اتنی گرم ہے اور سب کھیت کھلیان سوکھے پڑے ہیں اور میں ایک ننھا سا قطرہ کس کس کو تر کر سکتا ہوں کس کی پیاس بجھا سکتا ہوں میں تو ایک ننھا سا قطرہ ہوں میں تو کچھ بھی سیراب نہیں کر سکتا۔

(ج) جس قطرے نے ہمت کی کہ وہ بڑا دل آور یعنی بہادر تھا۔ بڑا ہمت اور حوصلے والا تھا۔

(د) بہادر قطرے نے للکار کر بولا، ''آؤ! میرے پیچھے قدم بڑھاؤ۔ کسی کا بھلا کرو اور مردہ زمین میں جان ڈال دو۔ اگر سب مل جاؤ گے تو ہر جگہ جل تھل کر دو گے اور میدان میں پانی بھر دو گے۔ میں جا رہا ہوں اگر کسی کو آنا ہے تو آجاؤ۔

(ہ) بہادر قطرے کی جرأت دیکھ کر پہلے دو چار نے پیروی کی اور پھر ایک کے بعد ایک لپکا۔ اور قطروں کا ایک تار بندھ گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے موسلا دھار بارش شروع ہوگئی اور لوگ جو قحط سالی سے تباہ و برباد ہو رہے تھے بارش کے ہوتے ہی خوشی سے نہال ہو گئے۔

(و) شاعر اس آخری شعر میں لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے انہیں نصیحت کر رہے ہیں کہ جس طرح پانی کا ایک قطرہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا وہ کسی کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا لیکن جب سارے قطرے مل گئے تو ایک موسلا دھار بارش بن گئے بالکل اسی طرح ہمیں بھی ایک قوم بن کر رہنا ہے۔ کوئی بھی شخص اکیلا اپنے ملک کو ترقی نہیں دلا سکتا یا اکیلا اپنے ملک کے لیے مقابلہ نہیں کر سکتا لیکن اگر تمام لوگ مل جائیں اور ایک قوم بن جائیں اور مل جل کر کام کریں تو یقیناً ہم اپنے ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کر سکتے ہیں۔ اور اپنے ملک کو ہر بری نظر سے اور ہر مصیبت سے بچا سکتے ہیں۔ اتحاد میں بڑی طاقت ہوتی ہے۔

مشق نمبر ۲

☆ دوسرے، چوتھے اور پانچویں شعر کی نثر بنائیے:

دوسرا شعر: نثر

ہر قطرے کے دل میں یہ خطرہ تھا۔ میں ناچیز غریب قطرہ ہوں۔

چوتھا شعر: نثر

کیا میں کھیت کی پیاس بجھاؤں گا۔ اپنا ہی ستیاناس کروں گا۔

پانچواں شعر: نثر

مجھے برسنے سے شرم آتی ہے۔ تمام پتھر، مٹی گرم ہیں۔

مشق نمبر ۳

☆ درج ذیل اشعار کے قافیے اور ردیف لکھیے:

ؔ گھنگھور گھٹا تلی کھڑی تھی پر بوند ابھی نہیں پڑی تھی

قافیے: کھڑی ۔ پڑی

ردیف: تھی

ؔ کھچڑی سی گھٹا میں پک رہی تھی کچھ کچھ بجلی چمک رہی تھی

قافیے: پک ۔ چمک

ردیف: رہی تھی

ؔ کہتا ہوں یہ سب سے برملا میں آتے ہو تو آؤ، لو چلا میں

قافیے: برملا ۔ چلا

ردیف: میں

مشق نمبر ۴

☆ درج ذیل محاورات کے معنی لکھیے اور انہیں جملوں میں استعمال کیجیے:

محاورات	معنی	جملے
تن بدن میں آگ لگنا	سخت غصہ آنا	جب میرے چھوٹے بھائی نے مجھ سے بدتمیزی کی تو میرے تن بدن میں آگ لگ گئی۔

LearningWell (Pvt.) Ltd. www.learningwell.pk

LearningWell

زخموں پر نمک چھڑکنا	سخت تکلیف دینا	میرے مرحوم دوست کی باتیں یاد دلا کر میرے زخموں پر نمک نہ چھڑکو۔
جی جل جانا	غصہ آنا۔ کبیدہ ہونا	بے تکی باتیں سن کر جی جل جانا فطری بات ہے۔
خاک میں ملانا	برباد کرنا۔ ضائع کرنا۔ ذلیل و رسوا کرنا	اس نے اپنی بری حرکتوں کی وجہ سے اپنے والدین کی عزت خاک میں ملا دی۔
پانی بھرنا	عاجزی و انکساری کرنا۔ غلام ہونا۔ فرماں بردار ہونا	احمد منیجر کا عہدہ پانے کے لیے اپنے باس کے آگے پانی بھرتا نظر آتا ہے۔

مشق نمبر ۵

طلبہ حروف کے بارے میں کافی پڑھ چکے ہیں۔ طلبہ سے ان کی سابقہ معلومات کی جانچ کی جائے اس کے بعد انہیں بتایا جائے کہ حروف تشبیہ کیا ہوتے ہیں۔ طلبہ پچھلے سبق میں اس کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔

☆ درج ذیل جملوں کو مناسب حرف تشبیہ استعمال کر کے مکمل کیجیے:

۱۔ غالب جیسا دوسرا کوئی شاعر نہیں۔
۲۔ تم میرے پاس ہوتے ہو گویا جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا۔
۳۔ میرا بچہ چاند کی طرح خوبصورت ہے۔
۴۔ اس میں ساری عادتیں اپنے باپ جیسی ہیں۔
۵۔ جیسی کرنی ویسی بھرنی۔
۶۔ وقت کبھی ایک سا نہیں رہتا۔

مشق نمبر ۶

☆ درج ذیل اشعار کی تشریح کیجیے:

اے صاحبو! قوم کی خبر لو　　قطروں کا سا اتفاق کر لو

تشریح:

شاعر اس شعر میں لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے انہیں نصیحت کر رہے ہیں کہ جس طرح پانی کا ایک قطرہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا وہ کسی کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا لیکن جب سارے قطرے مل گئے تو ایک موسلا دھار بارش بن گئے بالکل اسی طرح ہمیں بھی ایک قوم بن کر رہنا ہے۔ کوئی بھی شخص اکیلا اپنے ملک کو ترقی نہیں دلا سکتا یا اکیلا اپنے ملک کے لیے مقابلہ نہیں کر سکتا لیکن اگر تمام لوگ مل جائیں اور ایک قوم بن جائیں اور مل جل کر کام کریں تو یقیناً ہم اپنے ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کر سکتے ہیں۔ اور اپنے ملک کو ہر بری نظر سے اور ہر مصیبت سے بچا سکتے ہیں۔ اتحاد میں بڑی طاقت ہوتی ہے۔

تھی قحط سے پائمال خلقت　　اس مینھ سے ہوئی نہال خلقت

تشریح:

اس شعر میں شاعر کہتے ہیں کہ بارش نہ ہونے کی وجہ سے لوگ پریشان تھے اور قحط سالی کی وجہ سے بدحالی کا شکار ہو چکے تھے۔ لیکن بارش کے برستے ہی سب لوگ خوش اور مطمئن ہو گئے اور ان کی ساری پریشانیاں ختم ہو گئیں۔ بارش کے ہوتے ہی ان کے چہروں پر رونق آ گئی اور وہ لوگ جو مایوس اور برباد ہو چکے تھے پھر سے جی اٹھے اور سکھ کا سانس لیا۔

خالی ہاتھوں سے کیا سخاوت　　پھیکی باتوں میں کیا حلاوت

تشریح:

اس شعر میں شاعر کہتے ہیں کہ ایک قطرہ اپنی کم مائیگی کے احساس میں مبتلا یہ کہہ رہا ہے کہ مجھ اکیلے کی کیا حیثیت ہے۔ میں کسی کو کیا دے سکتا ہوں۔ میرے پاس ہے ہی کیا جو میں کسی کو کچھ دے سکوں۔ وہ بھلا کیا کسی کو کچھ دے گا جس کے اپنے ہاتھ خالی ہوں۔ میں تو وہ مثال ہوں کہ ہاتھ خالی ہیں اور لٹانے چلا ہوں بالکل اسی طرح جیسے بے معنی باتوں میں مٹھاس نہیں ہوتی۔ یعنی جب باتیں اچھی نہ ہوں تو مٹھاس کہاں سے آئے گی۔ میری بھی اب اسی جیسی کیفیت ہے میں اکیلا اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتا کہ کسی کے کوئی کام آ سکوں۔ اس شعر میں شاعر نے بڑی خوبصورتی سے ایک قطرے کی زبانی یہ بات سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ اتفاق میں برکت ہے۔ ایک فرد کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔ لیکن اگر تمام افراد مل کر ایک معاشرہ یا قوم کی بنیاد رکھتے ہیں تو ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ کسی بھی ملک کی ترقی بھی اسی صورت میں ممکن ہے جب اس کے قوم کے افراد میں اتحاد ہو۔

مشق نمبر ۷

☆ اس نظم کو اپنے الفاظ میں کہانی کی صورت میں لکھیے:

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہر طرف کالی گھٹا چھائی ہوئی تھی اور ایسا لگ رہا تھا کہ بارش ہونے والی ہے لیکن ابھی تک ایک بوند بھی نہیں گری تھی وجہ یہ تھی کہ بارش کے ہر قطرے کے دل میں یہ خوف تھا کہ

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

LearningWell

وہ ایک ننھا سا چھوٹا سا قطرہ ہے جو کوئی کام نہیں دکھا سکتا۔ وہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا نہ ہی وہ اس قابل ہے کہ کسی کی پیاس بجھا سکے۔ اسی لیے وہ گرنے سے ڈر رہا تھا۔ اس کو اپنی حیثیت اتنی بڑی زمین کے آگے معمولی سی لگ رہی تھی۔ ہر قطرے کو یہ سوچ سوچ کر شرم آ رہی تھی کہ زمین اتنی گرم ہے اور سب کھیت کھلیان سوکھے پڑے ہیں اور میں ایک ننھا سا قطرہ کس کس کو تر کر سکتا ہوں کس کی پیاس بجھا سکتا ہوں میں تو ایک ننھا سا قطرہ ہوں میں تو کچھ بھی سیراب نہیں کر سکتا۔ میں کیونکر بہادری کا مظاہرہ کر سکتا ہوں جبکہ میری اوقات ہی کیا ہے۔ تمام قطرے اسی سوچ بچار میں گم تھے اور برسنے سے ہچکچا رہے تھے۔ انہی میں سے ایک قطرہ اٹھا۔ وہ بڑا بہادر، ہمت اور حوصلے والا تھا۔ اس نے تمام قطروں کو للکار کر کہا، ''آؤ! میرے پیچھے قدم بڑھاؤ۔ کسی کا بھلا کرو اور مردہ زمین میں جان ڈال دو۔ اگر سب مل جاؤ گے تو ہر جگہ جل تھل کر دو گے اور میدان میں پانی بھر دو گے۔ میں جا رہا ہوں اگر کسی کو آنا ہے تو آ جاؤ۔'' بہادر قطرے کی یہ جرأت دیکھ کر پہلے دو چار نے پیروی کی اور پھر ایک کے بعد ایک لپکا۔ اور قطروں کا ایک تار بندھ گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے موسلا دھار بارش شروع ہو گئی اور بارش نہ ہونے کی وجہ سے جو لوگ پریشان تھے اور قحط سالی کی وجہ سے بدحالی کا شکار ہو چکے تھے۔ بارش کے برستے ہی ان کے چہروں پر رونق آ گئی اور وہ خوش اور مطمئن ہو گئے کیونکہ ان کی ساری پریشانیاں ختم ہو گئی تھیں۔ اس قطرے کی جرأت نے کام کر دکھایا اور نام پایا۔ اس قطرے نے جو ہمت دکھائی اسی کی وجہ سے باقی قطروں کو حوصلہ ملا اور جب سب قطرے مل گئے تو موسلا دھار بارش ہو گئی جس نے پوری زمین کو سیراب کر دیا اور ہر طرف جل تھل ہو گیا۔ بس اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ جس طرح پانی کا ایک قطرہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا وہ کسی کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا لیکن جب سارے قطرے مل گئے تو ایک موسلا دھار بارش بن گئے بالکل اسی طرح ہمیں بھی ایک قوم بن کر رہنا چاہیے اور مل جل کر اپنے ملک کی ترقی کے لیے کام کرنا چاہیے۔ ایک اکیلا فرد کوئی حیثیت نہیں رکھتا لیکن جب بہت سارے افراد مل جاتے ہیں تو وہ ایک قوم بن جاتے ہیں اور قوم جب متحد ہو جائے تو کوئی اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اس کہانی سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں کسی بھی کام کو کرنے سے ڈرنا یا ہچکچانا نہیں چاہیے بلکہ بہادری اور ہمت سے ہر کام میں حصہ لینا چاہیے۔ ہمت کرے انساں تو کیا ہو نہیں سکتا۔ اس کے علاوہ یہ بھی سبق ملتا ہے کہ اتحاد میں برکت ہوتی ہے۔

مشق نمبر ۸

تمہیدی گفتگو: سب سے پہلے طلبہ کو چند تصاویر دکھائی جائیں جیسے شیر۔ شعر، چشمہ، چشمہ، قمر، کمر وغیرہ۔ طلبہ سے پوچھیں کہ یہ کیا ہے طلبہ کے بتانے پر ان چیزوں کے نام بورڈ پر تحریر کیے جائیں۔ اب طلبہ کو موضوع کی طرف لاتے ہوئے ان کی توجہ ان الفاظ پر دلائی جائے کہ یہ الفاظ ایک جیسی آواز سے بولے جاتے ہیں لیکن ان کے معنی مختلف ہیں اور قواعد کی رو سے ایسے الفاظ کو متشابہ الفاظ کہتے ہیں۔ یعنی متشابہ الفاظ بلحاظ آواز۔ یہ وہ الفاظ ہوتے ہیں جن کی آواز ایک جیسی ہوتی لیکن املا مختلف ہوتا ہے اور معنی بھی الگ ہوتے ہیں۔

سرگرمی: طلبہ کو چند جملے دیئے جائیں جس میں خالی جگہ میں متشابہ الفاظ کا استعمال کرنا ہو۔ طلبہ ان خالی جگہوں کو مناسب متشابہ الفاظ سے پُر کریں۔

۱۔ علی ایک ــــــــ سالڑکا ہے۔ اسے ــــــــ بہت پسند ہیں۔ (آم۔ عام)

۲۔ وہ شاعر ہے اور ــــــــ کہتا ہے لیکن اسے ــــــــ سے بہت ڈر لگتا ہے۔ (شعر۔ شیر)

۳۔ فقیر نے ــــــــ لگائی اور بچے کو ــــــــ خوش رہنے کی دعا دی۔ (صدا۔ سدا)

۴۔ میں اس ملک کے لوگوں سے ــــــــ کرتا ہوں کہ اپنی ــــــــ پاکستان کی ترقی میں حصہ لیں۔ (عرض۔ ارض)

۵۔ وہ ــــــــ سے ــــــــ کرتا ہے تاکہ صحت مند رہے۔ (کسرت۔ کثرت)

☆ درج ذیل متشابہ الفاظ کے ہم آواز الفاظ لکھیے اور دونوں کے الگ الگ معنی بھی لکھیے:

آری:	لکڑی چیرنے کا ایک اوزار	عاری:	خالی۔ برہنہ۔ تنگ۔ قاصر۔ عاجز
بصر:	نظر۔ بینائی	بسر:	گزر۔ گزارنا
کثرت:	زیادتی۔ افراط	کسرت:	ورزش۔ ریاضت
صورت:	شکل۔ چہرہ	سورت:	قرآن مجید کا کوئی باب یا فصل
نظر:	بغور دیکھنا۔ نگاہ۔ آنکھ	نذر:	منّت۔ صدقہ۔ قربانی
بے باک:	نڈر۔ دلیر۔ بہادر	بے باق:	حساب صاف کرنا۔ چکا دینا۔ ادا کرنا
مشق:	مہارت	مشک:	پانی بھرنے کی کھال۔ وہ سِلی ہوئی کھال جس میں پانی بھرا جاتا ہے۔
مقرّر:	ٹھہرایا گیا۔ تعینات۔ مامور	مکرّر:	دوبارہ۔ پھر۔ دوسری دفعہ

مشق نمبر ۹

☆ نیچے دی گئی عبارت میں جہاں ضرورت ہو ''کہ'' یا ''کے'' کا استعمال کیجیے:

میں حامد سے کہہ چکا ہوں کہ اس کے دوست اچھے لڑکے نہیں ہیں۔ اس کے باوجود اسے عقل نہیں آتی حالاں کہ میں اس کے بھلے کے لیے کہتا ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ میرے ابو کے دوست کا بیٹا ہے اور اس کے اچھے برے کا خیال رکھنا میں اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اس کی آنکھیں کب کھلتی ہیں۔

LearningWell (Pvt.) Ltd. www.learningwell.pk

سبق نمبر ۲۳: عوامی شاعر نظیر اکبر آبادی

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس نظم کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ اردو کے پہلے عوامی شاعر نظیر اکبر آبادی کے بارے میں معلومات حاصل کریں اور اردو ادب میں ان کے مقام و مرتبے سے واقف ہوں

☆ نظیر اکبر آبادی کی ادبی خدمات سے واقف ہوتے ہوئے ان کی مشہور نظموں کا مطالعہ کریں اور ان کے اندازِ بیاں سے آشنائی حاصل کریں۔

☆ سبق میں موجود نظیر اکبر آبادی کی شخصیت کے اہم پہلوؤں سے واقف ہوتے ہوئے شخصیت نگاری کے فن سے بخوبی آشنا ہوں۔

☆ سبق میں موجود نئے الفاظ اور ان کے معنی جانتے ہوئے اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں۔

☆ الفاظ کی صحیح ہجے اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆ سبق کے حوالے سے دیے گئے سوالات کے جوابات لکھ کر اپنی تحریری صلاحیت بہتر بنائیں۔

☆ حرف شرط و جزا سے آگاہ ہوں اور ان کا استعمال کرتے ہوئے جملے بنائیں۔

☆ لاحقوں کے بارے میں جانتے ہوئے ان کی مدد سے الفاظ بنائیں اور جملے میں ان کو استعمال کریں۔

☆ جملوں میں روزمرہ اور محاورات کی غلطیاں درست کریں اور اپنی لسانی مہارتوں میں اضافہ کریں۔

☆ خطوط نویسی کے طریقہ کار کو سمجھتے ہوئے دیے گئے موضوع کے مطابق ایک خط تحریر کریں۔

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم ایک کل جماعتی گفتگو میں تمام طلبہ سے ان کے پسندیدہ شاعر کے بارے میں پوچھیں۔ طلبہ سے وجہ پسندیدگی بھی پوچھی جائے۔ طلبہ سے ان کے پسندیدہ شاعر کی کسی نظم یا غزل کے چند اشعار سنے جائیں۔ جب تمام طلبہ اپنے خیالات کا اظہار کر چکیں تو پھر معلم طلبہ سے سوال کریں کہ وہ کون سے شاعر ہیں جنہیں عوامی شاعر کہا جاتا ہے؟ نظم ''آدمی نامہ'' جو بہت مشہور نظم ہے کس نے لکھی ہے؟ (طلبہ یہ نظم جماعت ہفتم میں پڑھ چکے ہیں لہٰذا وہ بتا دیں گے) اگر نہیں تو معلم انہیں خود بتائیں کہ ''نظیر اکبر آبادی'' کو عوامی شاعر کہا جاتا ہے اور ''آدمی نامہ'' ان کی مشہور و معروف نظم ہے۔ نظیر اکبر آبادی نیچرل شاعری کے بانی ہیں۔ انہوں نے اپنے ماحول سے کبھی آنکھیں بند نہیں کیں بلکہ ماحول میں ڈوب کر اپنے جذبات اور احساسات کو نظم کرتے رہے۔ نظیر اکبر آبادی جدید رنگ کی شاعری میں بلند مرتبے پر فائز ہیں۔ ان کی شاعری پوری طرح قدرتی شاعری کا خزانہ ہے اس میں منظر نگاری بھی ہے اور حقیقت نگاری بھی، اس میں انسان کی مجبوری بھی ہے اور دنیا کی بے ثباتی بھی، اس میں مقامی رنگ بھی ہے اور وطن پرستی بھی، اس میں سماجی نظریہ بھی ہے اور اخلاقی اقدار بھی، اس میں شرف انسانیت بھی ہے اور ظریفانہ رنگ بھی۔ الغرض نظیر اکبر آبادی ایک عظیم شاعر اور بہترین مصور تھے۔ آج ہم ان کی زندگی کے حوالے سے معلومات حاصل کریں گے اور ان کی ادبی خدمات سے آگاہ ہوں گے۔

پڑھائی:

☆ سبق کی انفرادی پڑھائی کروائی جائے۔ طلبہ انفرادی طور پر خود پڑھنے کی کوشش کریں اور اگر بچوں کو مشکل پیش آئے تو معلم ان کی رہنمائی کریں۔ (بلند خوانی بھی کروائی جا سکتی ہے)

☆ سبق کے نئے الفاظ تختہ تحریر پر لکھے جائیں اور ان کے معنی طلبہ لغت کی مدد سے تلاش کریں۔ معلم کی رہنمائی شامل رہے۔

☆ سبق کے اختتام پر طلبہ کی رائے لی جائے اور اہم نکات پوچھے جائیں۔ آخر میں ایک کل جماعتی گفتگو میں معلم طلبہ کو سبق کے اہم نکات سے آگاہ کریں۔

سرگرمی:

☆ طلبہ کو چار چار کے گروپ میں تقسیم کیا جائے اور ہر گروپ سے کہا جائے کہ وہ سبق کا بغور مطالعہ کریں اور اس میں سے چار چار سوال بنائیں۔ گروپ کو نمبر دیے جائیں مثلاً ۱۔۲۔۳۔۴۔۵۔۶۔

☆ جب تمام گروپ چار چار سوال بنا لیں تو ان سوالات کا آپس میں تبادلہ کیا جائے۔ مثلاً گروپ نمبر ۱ کو گروپ نمبر ۵ کے سوالات دیے جائیں اور وہ ان کے جوابات لکھے۔ اسی طرح گروپ ۲ کو گروپ ۶، گروپ ۳ کو گروپ ۱، گروپ ۴ کو ۳ اور گروپ ۵ کو گروپ ۲ اور گروپ ۶ کو گروپ ۴ کے بنائے گئے سوالات دیے جائیں۔

☆ جب تمام گروپ ان سوالات کے جوابات لکھ لیں تو آخر میں ہر گروپ سے ایک بچہ اپنے لکھے گئے جوابات جماعت میں پڑھ کر سنائے۔

(دوران سرگرمی معلم کی معاونت اور رہنمائی شامل رہے۔ معلم ہر گروپ کے پاس جا کر ان کی مدد کریں)

یا

☆ جماعت کو چھ گروپ میں تقسیم کیا جائے معلم نظیر اکبر آبادی کی کوئی چھ مختلف نظمیں الگ الگ پرچے پر تحریر کریں یا انٹرنیٹ کی مدد سے کمپیوٹر پیپر پر حاصل کریں۔

☆ ہر گروپ کو ایک ایک نظم دی جائے۔ معلم ہر گروپ سے کہیں کہ وہ اپنی نظم کا اچھی طرح مطالعہ کریں اور آپس میں تبادلہ خیال کرتے ہوئے اس نظم کا مرکزی خیال لکھنے کی کوشش کریں۔ (معلم کی معاونت اور رہنمائی شامل رہے)

LearningWell

☆جب ہر گروپ اپنا مرکزی خیال تحریر کرلے تو ایک کل جماعتی گفتگو میں ہر گروپ سے ایک بچہ نظم اور اس کے مرکزی خیال کو پڑھ کر سنائے۔ضرورت پڑنے پر معلم بھی مدد کریں۔

گھر کا کام:

☆سبق میں موجود نظیر اکبر آبادی کے حوالے سے اہم معلومات اکٹھی کرتے ہوئے ایک جامع مضمون لکھیے: (کسی دوسری کتاب یا انٹرنیٹ سے بھی مدد لے کر مزید معلومات لکھی جاسکتی ہیں)

یا

☆نظیر اکبر آبادی کی کوئی بھی ایک نظم جو آپ کو پسند ہو کاپی میں لکھ کر لائیے اور دوسرے دن اپنی جماعت میں سنائیے:

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً:

۱۔نظیر اکبر آبادی نے کن چیزوں کو اپنی شاعری کا موضوع بنایا؟

۲۔نظیر اکبر آبادی کا اصل نام کیا تھا؟

۳۔نظیر اکبر آبادی اپنے دل کے ملال اور افسردگی کو مٹانے کے لیے کیا کرتے تھے؟

۴۔نظیر اکبر آبادی کی جوانی کیسی تھی؟

☆ایک یا دو بچوں سے مشق ا میں موجود سوالات کے جوابات سنے جائیں گے۔

تدریسی معاونات/وسائل:

درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختۂ تحریر۔ نظیر اکبر آبادی کی چند نظمیں

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (اپنی رائے کے اظہار کے دوران)

☆اردو کے پہلے عوامی شاعر نظیر اکبر آبادی کے بارے میں معلومات حاصل کرنے اور اردو ادب میں ان کے مقام و مرتبے سے واقف ہونے کے دوران۔

☆نظیر اکبر آبادی کی ادبی خدمات سے واقف ہوتے ہوئے ان کی مشہور نظموں کا مطالعہ کرنے اور ان کے اندازِ بیاں سے آشنائی حاصل کرنے کے دوران۔

☆سبق میں موجود نظیر اکبر آبادی کی شخصیت کے اہم پہلوؤں سے واقف ہوتے ہوئے شخصیت نگاری کے فن سے بخوبی آشنا ہونے کے دوران۔

☆سبق میں موجود نئے الفاظ اور ان کے معنی جانتے ہوئے اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کرنے کے دوران۔

☆الفاظ کی صحیح ہجے اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنے کے دوران۔

☆سبق کے حوالے سے دیے گئے سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران۔

☆حرف شرط و جزا سے آگاہ ہونے اور ان کا استعمال کرتے ہوئے جملے بنانے کے دوران۔

☆لاحقوں کے بارے میں جاننے اور ان کی مدد سے الفاظ بنا کر جملوں میں ان کا استعمال کرنے کے دوران۔

☆جملوں میں روزمرہ اور محاورات کی غلطیاں درست کرنے اور اپنی لسانی مہارتوں میں اضافہ کرنے کے دوران۔

☆خطوط نویسی کے طریقۂ کار کو سمجھتے ہوئے دیے گئے موضوع کے مطابق ایک خط تحریر کرنے کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆اردو کے پہلے عوامی شاعر نظیر اکبر آبادی کے بارے میں معلومات حاصل کرنا اور اردو ادب میں ان کے مقام و مرتبے سے واقف ہونا۔

☆نظیر اکبر آبادی کی ادبی خدمات سے واقف ہوتے ہوئے ان کی مشہور نظموں کا مطالعہ کرنا اور ان کے اندازِ بیاں سے آشنائی حاصل کرنا۔

☆سبق میں موجود نظیر اکبر آبادی کی شخصیت کے اہم پہلوؤں سے واقف ہوتے ہوئے شخصیت نگاری کے فن سے بخوبی آشنا ہونا۔

☆سبق میں موجود نئے الفاظ اور ان کے معنی جاننا۔

☆الفاظ کی صحیح ہجے اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔

☆سبق کے حوالے سے دیے گئے سوالات کے جوابات لکھنا۔

☆حرف شرط و جزا سے آگاہ ہونا اور ان کا استعمال کرتے ہوئے جملے بنانا۔

☆لاحقوں کے بارے میں جانتے ہوئے ان کی مدد سے الفاظ بنانا اور جملوں میں ان کا استعمال کرنا۔

☆جملوں میں روزمرہ اور محاورات کی غلطیاں درست کرنا اور اپنی لسانی مہارتوں میں اضافہ کرنا۔

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

☆ خطوط نویسی کے طریقہ کار کو سمجھتے ہوئے دیے گئے موضوع کے مطابق ایک خط تحریر کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق نمبر۱

☆ درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیے: (جوابات)

(الف) نظیر اکبر آبادی ۱۷۳۵ء میں پیدا ہوئے۔ ان کی جائے پیدائش کے متعلق کچھ محققین کا کہنا ہے کہ وہ آگرہ میں پیدا ہوئے اور بعض کہتے ہیں کہ وہ دہلی میں پیدا ہوئے۔

(ب) نظیر اکبر آبادی اپنے والدین کی اکلوتی اولاد ہے یہی وجہ ہے کہ ان کی پرورش بڑے لاڈ پیار سے ہوئی۔

(ج) نظیر اکبر آبادی کی جوانی بڑی رنگ رنگیلی گزری ہر طرح کے میلوں ٹھیلوں، تماشوں، کھیل، موسیقی ورزش، پتنگ بازی، کبوتر بازی اور سیر و تفریح میں بسر ہوئی۔ غرض اس دور کے سماج میں رائج تقریباً تمام کھیلوں میں حصہ لیا۔ اس طرح نظیر کی زندگی عام لوگوں کے درمیان گزری۔

(د) نظیر معلّمی کے پیشے سے وابستہ تھے۔ وہ ایک خوش مزاج، ملنسار، ایمان دار اور نیک دل انسان تھے۔ طبیعت ایسی تھی کہ جو ایک بار ان سے مل لیتا وہ انہی کا ہو جاتا تھا۔

(ہ) نظیر اکبر آبادی کا زمانہ انتشار اور افراتفری کا زمانہ تھا۔ ہر طرف تباہی کے آثار تھے۔ بدلتے ہوئے حالات اور ماحول نے نظیر کو قناعت پسند اور آزاد شخص بنا دیا۔ ان کے ہم عصر شعراء میں میرؔ، آتشؔ، ناسخؔ اور جرأتؔ وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔

(و) نظیر اکبر آبادی نے کہیں بھی اپنی شاعری میں بناوٹ یا تصنع سے کام نہیں لیا۔ جو کچھ دیکھا بغور دیکھا اور اسے اپنی زبان میں عوامی انداز سے عوام کے سامنے پیش کر دیا۔ حقیقت کو شعری روپ دینے میں انہیں بڑی مہارت حاصل تھی۔ اسی لیے بڑے بڑے ماہرین انہیں ایک عظیم عوامی شاعر تسلیم کرتے ہیں۔ یہ نظیر ہی تھے جنہوں نے اردو میں جدید عوامی شاعری کی بنیاد رکھی۔

(ز) نظیر اکبر آبادی کی شاعری ایک حقیقت پسند شاعر کی شاعری ہے۔ جس میں رنگارنگی بھی ہے، لطافت بھی ہے، مزاح بھی ہے اور ظرافت بھی اور انسان دوستی، انسان سے محبت، انسانوں کی خوشیاں، دکھ درد اور دنیا کی بے ثباتی کا بھی بیان ہے۔ نظیر نے انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو بڑے ہی خوبصورت اور منفرد انداز میں پیش کیا ہے۔

(ح) نظیر اکبر آبادی کی مشہور نظموں میں ''برسات کی بہاریں''، ''بنجارہ نامہ''، ''آدمی نامہ''، ''ہنس نامہ''، ''جوانی''، ''بڑھاپا''، ''مفلسی''، ''بانسری''، ''ریچھ کا بچہ''، ''عید الفطر''، ''شب برات''، ''بسنت''، ''ہولی''، ''کبوتر بازی''، ''بلبلوں کی لڑائی''، ''جوگن نامہ''، ''روٹیاں''، ''آندھی''، ''تربوز''، ''کھیاں''، ''آگرے کی تیراکی''، ''دنیا''، ''چاندنی رات''، ''جاڑے کی بہاریں'' اور ''کوے اور ہرن کی دوستی'' وغیرہ شامل ہیں۔

مشق نمبر۲

☆ درج ذیل الفاظ کے معنی لکھیے اور انہیں جملوں میں استعمال کیجیے:

الفاظ	معنی	جملے
واقعتہً	واقعہ کی رو سے	واقعتہً یہ بات صاف ظاہر ہے کہ حادثہ اس پتھر سے ہوا جو سڑک کے درمیان رکھا تھا۔
حقیقتہً	واقعی	ماں اپنی بچوں کو ڈانٹتی ضرور ہے لیکن حقیقتہً وہ ان سے محبت بھی سب سے زیادہ کرتی ہے۔
فطرۃً	فطرت کی رو سے	وہ فطرۃً نیک لڑکا ہے اسی لیے سب کی مدد کو پہنچ جاتا ہے۔
محاورۃً	محاورے کے طور پر	احمد نے محاورۃً ایک بات کہی جو اس کے دوست کو بہت بری لگی۔
قدرۃً	قدرتی طور پر	وہ قدرۃً ایک آنکھ سے دیکھ نہیں پاتا۔
دفعتہً	یکا یک۔ اچانک۔ فوراً	میں گھر کے دروازے پر کھڑی تھی کہ دفعتاً گلی میں کتا نمودار ہوا اور میری طرف لپکا۔

مشق نمبر۳

☆ مندرجہ بالا حروف شرط و جزا استعمال کر کے کم سے کم چھ جملے لکھیے:

۱۔ اگر وہ میری بات مان لیتا تو اس کے ساتھ یہ حادثہ کبھی نہ ہوتا۔

۲۔ اگر تم دعوت دیتے تو میں ضرور حاضر ہوتا۔

۳۔ جب وہ بلائے تب تم چلے جانا۔

۴۔ جب وہ مالدار تھا تب کسی کو خاطر میں نہ لاتا تھا۔

۵۔ جو تم پڑھ لیتے تو امتحان میں ضرور کامیاب ہو جاتے۔

۶۔ جوں ہی تم یہ گیند پھینکو گے تو ایک گھنٹی کی آواز سنائی دے گی۔

LearningWell (Pvt.) Ltd. www.learningwell.pk

مشق نمبر۴

☆ درج ذیل لاحقوں کی مدد سے الفاظ بنائیے اور انہیں جملوں میں استعمال کیجیے:

لاحقہ	الفاظ	جملے
آمیز	مصلحت آمیز۔توہین آمیز۔عبرت آمیز	وہ ہمیشہ اپنے نوکروں سے توہین آمیز انداز میں بات کرتا ہے۔
آرا	حسن آرا۔جہاں آرا۔بزم آرا	پڑوس کی ایک خاتون عالیہ اپنی بے پناہ خوبصورتی کی وجہ سے محلے میں حسن آرا کے نام سے مشہور ہے۔
اندیش	دوراندیش۔بداندیش۔ناعاقبت اندیش	احمد بڑا دوراندیش ہے اسی لیے برے وقتوں کے لیے ہمیشہ کچھ پیسے بچا کر رکھتا ہے۔
آور	زورآور۔نشہ آور۔قدآور۔خواب آور	خواب آور گولیاں کھانا صحت کے لیے انتہائی نقصان دہ ہیں۔
زار	گل زار۔سبزہ زار۔چمن زار	گل زار میں کھلے بیش بہا خوبصورت پھول سب کی توجہ اپنی جانب مبذول کروالیتے ہیں۔
زیب	دیدہ زیب۔تن زیب	شادی کی اس پروقار تقریب میں تمام مہمانوں نے دیدہ زیب لباس پہنے ہوئے تھے۔
خوان	دسترخوان	دسترخوان پر انواع واقسام کے کھانے دیکھ کر میرے منہ میں پانی بھر آیا۔
زدہ	حیرت زدہ۔فاقہ زدہ	جشن آزادی کے موقع پر ملک بھر میں چراغاں اور رونق دیکھ کر وہ حیرت زدہ رہ گئی۔

مشق نمبر۵

☆ درج ذیل جملوں میں روزمرّہ اور محاورے کی غلطیاں موجود ہیں۔انہیں درست کر کے دوبارہ لکھیے: (درست جوابات)

(الف)　اتنی سی بات نہیں سمجھتے کیا تمہاری عقل پر پتھر پڑ گئے ہیں۔

(ب)　میں نے سالن سے روٹی کھائی۔

(ج)　خدا ساتھ ہو تو کوئی شخص تمہارا بال بیکا نہیں کر سکتا۔

(د)　چینی کے کاروبار میں اس کے تو وارے نیارے ہو گئے۔

(ہ)　تم موٹر سائیکل چلاتے ہو یا ہوا سے باتیں کرتے ہو۔

(و)　گلاس کو میز پر رکھ دو۔

(ز)　ہم راتوں رات مردان پہنچ گئے۔

(ح)　بزرگوں کے ساتھ مجھے مذاق پسند نہیں ہے۔

مشق نمبر۶

☆ دوست کو خط لکھیے جس میں اپنے پسندیدہ شاعر کے بارے میں معلومات فراہم کیجیے:

کراچی

۱۵۔جون ۲۰۱۸

پیارے دوست احمد/عزیزم احمد!

السلام علیکم

تمہارا خط ملا۔پڑھ کر انتہائی مسرت ہوئی اور دل کو اطمینان بھی ہوا کہ تم خیریت سے ہو اور بڑے مزے میں ہو۔کافی دنوں سے تمہارا خط نہیں ملا تھا۔میں تو سوچ رہا تھا کہ تم شاید مجھے بھول گئے ہو لیکن خط پڑھ کر معلوم ہوا کہ تم پچھلے دنوں اپنے امتحانات کی وجہ سے مصروف تھے خیر چھوڑو یہ بتاؤ کہ تمہاری چھٹیاں کیسی گزر رہی ہیں۔اب تو فراغت ہی فراغت ہوگی۔کہیں گھومنے کا پروگرام بنایا؟ چلو اگر تمہارا کراچی آنے کا پروگرام بنے تو مجھے مطلع کر دینا۔تم نے اپنے پچھلے خط میں مجھ سے میرے پسندیدہ شاعر کے بارے میں پوچھا تھا۔تمہیں تو معلوم ہی ہے کہ بچپن ہی سے میرے لیے اردو شاعری کی کئی اصناف پر کشش رہی ہیں۔شعور کی منزل میں قدم رکھنے کے بعد اردو شاعری کے ارتقاء پر نظر ڈالی ہے تو اندازہ ہوا ہے کہ بدلتے ہوئے عصری تقاضوں کے تحت شاعری کو بامقصد بنانے کا خیال سب سے پہلے مولانا حالی ہی کو آیا۔وہ اس لحاظ سے یقیناً زیادہ قدر و منزلت کے مستحق ہیں کہ نہ صرف ان کی قومی شاعری بلکہ نظم نگاری اور غزل گوئی بھی روایت کے حصار سے نکل کر فکر کے دریچے کھولنے اور مقصدیت کے ساتھ معاشرے کو براہ راست یا بالواسطہ فائدے پہنچانے میں کامیاب و کامران ہوئی۔میں آج تمہیں ان کی شاعری کے چند پہلوؤں کا ذکر کروں گا جس کی وجہ سے میں انہیں سراہتا ہوں اور وہ میرے پسندیدہ شاعر ہیں۔انہوں نے غزل کو پہلی بار حب الوطنی اور قومی فلاح کے مضامین سے آشنا کیا۔مولانا حالی نے بے شمار چھوٹی بڑی، مذہبی، نیچرل اور اخلاقی نظمیں لکھ کر اردو شاعروں پر یہ حقیقت واضح کی کہ فکر کے جوہر دکھانے کے میدان غزل کے علاوہ اور بھی ہیں۔ان نظموں میں مقصدیت حالی کے پیش نظر رہی۔خصوصاً یہ منظومات وطن کی محبت، قومی ہمدردی، عمدہ اخلاق اور حق پرستی و حق شناسی کے پیغام سے لبریز ہیں۔یہ مولانا حالی

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk
LearningWell

کی قومی شاعری ہی ہے جس نے اردو شاعری کو نئی جہت دی ہے۔انہوں نے بحیثیت مجموعی جس نقطہ نظر کو اپنایا وہ یہ تھا کہ اب شاعری کو با مقصد ہونا چاہیے کہ یہی وقت کا تقاضا بھی تھا۔انہوں نے شاعری کے حال اور مستقبل کے تعین کے لیے مقدمہ شعر و شاعری تصنیف کیا اور ایک ایسے فکری انقلاب کی بنیاد ڈالی جس نے آگے بڑھ کر ترقی پسند ادب کی تحریک کی صورت اختیار کر لی۔

ان کے شاہکار مسدس مد و جزر اسلام پر اگر تم تفصیلی نظر ڈالو تو تمھیں اندازہ ہوگا کہ اس مسدس میں سادگی، سلاست اور حقیقت پسندی اس کے مخصوص اوصاف نظر آتے ہیں۔حالی کی غزلوں اور نظموں میں شاعری کے وہ تمام لوازمات پائے جاتے ہیں جو شاعری کو اعلیٰ و ارفع مقام عطا کرتے ہیں۔ان کی شاعری میں قوم کا دل دھڑکتا ہے۔ان کی غزلوں میں میر تقی میر کا سوز و گداز، خواجہ میر درد کا تصوف، غالب کا فلسفہ اور داغ کی شوخی پائی جاتی ہے۔ان کی شاعری ملی جذبات، نفسیاتی حقائق اور غم روزگار کا شاہکار ہے۔اس میں سادگی، سلاست، صداقت اور شرافت بدرجہ اتم موجود ہے۔اس میں مقصدیت بھی ہے اور نصیحت آموز طنز بھی۔اس میں مومنانہ فراست بھی ہے اور وسعت نظر بھی، اس میں رنگ تغزل بھی ہے اور حکیمانہ نکات بھی۔الغرض حالی ایک عظیم شاعر ہیں۔

اب تمھیں اندازہ ہو گیا ہوگا کہ میں حالؔی کی شاعری کو کیوں پسند کرتا ہوں۔اچھا اب اجازت دو۔خط کا جواب ضرور دینا اور ان چھٹیوں میں کراچی کا چکر لگا لو۔میں انتظار کروں گا۔اپنے امی ابو کو میرا اسلام کہنا۔

فقط

تمہارا دوست

علی

سبق نمبر ۲۴:　　　دنیا کے عجوبے

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ دنیا کے قدیم اور جدید عجائبات سے آگاہ ہوں اور ان کے حوالے سے معلومات حاصل کریں۔

☆ اہرام مصر اور دیوار چین کے بارے میں جانتے ہوئے انسان کی بے پناہ صلاحیتوں سے واقف ہوں اور اس کا اعتراف کریں۔

☆ سبق میں موجود نئے الفاظ سیکھیں اور ان کے معانی لغت میں سے تلاش کر کے اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں۔

☆ درست تلفظ اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆ سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھ کر تحریری صلاحیتوں میں اضافہ کریں۔

☆ گروپ میں کام کرنے کی صلاحیت پیدا کرتے ہوئے جدید عجائبات کے بارے میں پڑھیں اور اپنی معلومات بڑھائیں۔(سرگرمی)

☆ مرکبات کے معطوف، معطوف الیہ اور حرف عطف کے بارے میں جانیں اور ان کی شناخت کریں۔

☆ صفت عددی سے واقف ہوتے ہوئے اس کی مثالیں تحریر کریں اور صفت اور موصوف کی پہچان کریں۔

☆ جملوں میں ضرب الامثال کی غلطیوں سے واقف ہوتے ہوئے انہیں درست کر کے لکھیں۔

☆ الفاظ پر اعراب لگا کر اس کے درست تلفظ سے آگاہ ہوں۔

☆ دعوت نامہ لکھنے کرنے کے طریقہ کار سے واقف ہوتے ہوئے ایک دعوت نامہ تحریر کریں۔

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم ایک کل جماعتی گفتگو میں طلبہ سے انفرادی طور پر چند سوالات کریں مثلاً عجوبہ کسے کہتے ہیں؟ کیا آپ نے کبھی کوئی عجوبہ دیکھا ہے؟ دنیا کے سات عجائبات کا نام سنا ہے؟ یہ کیا ہے؟ کیا یہ عجائبات آپ نے دیکھے ہیں؟ ان عجائبات کے حوالے سے طلبہ کی سابقہ معلومات کی جانچ کی جائے اور پھر معلم انہیں بتائیں کہ جس چیز کو دیکھ کر تعجب یعنی حیرانی ہو اسے عجیب اور عجوبہ کہتے ہیں۔ہم کبھی بھی کسی بھی غیر معمولی یا حیرت انگیز چیز کو دیکھتے ہیں تو بے ساختہ کہتے ہیں کہ یہ تو عجوبہ لگ رہا ہے۔اسی طرح دنیا میں اگر نظر دوڑائیں تو ہمیں بے شمار حیرت انگیز چیزیں نظر آتی ہیں جو انسانوں کی بنائی ہوئی ہیں اور ان چیزوں کو دیکھ کر ہمیں اندازہ ہوتا ہے کہ قدرت نے انسان کے اندر بے پناہ صلاحیتیں رکھی ہیں اور ان صلاحیتوں کے اظہار کا منہ بولتا ثبوت وہ تعمیرات اور چیزیں ہیں جو بڑی حیرت انگیز ہیں اور جنہیں دنیا کے عجائبات کا درجہ دیا گیا ہے۔آج ہم جانیں گے کہ قدیم دور کی تعمیرات کے حیرت انگیز نمونوں میں وہ کون سے سات عجوبے ہیں جنہیں عجائبات عالم میں شمار کیا جاتا ہے۔قدیم دور کے ان عجائبات میں سے چھ عجوبوں کے آثار ختم ہو چکے ہیں۔صرف ایک کے آثار باقی ہیں۔اس کے علاوہ ہم جدید دور کے سات عجائبات کے بارے میں بھی معلومات حاصل کریں گے۔طلبہ سبق کا نام خود بتائیں گے۔

پڑھائی:

طلبہ سے انفرادی طور پر سبق کی پڑھائی کروائی جائے۔طلبہ خود پڑھنے کی کوشش کریں۔جہاں طلبہ کو مشکل پیش آئے وہاں معلم رہنمائی کریں طلبہ کو یہ ہدایت دی جائے کہ وہ سبق کے اہم نکات نوٹ کریں۔

☆ معلم تمام نئے الفاظ اور ان کے معانی تختہ سیاہ پر لکھیں۔☆ تقریباً ۱۵ منٹ بعد معلم طلبہ سے سبق کے متعلق رائے لیں مثلاً سبق کیسا لگا؟ اس میں کن عجائبات کا ذکر کیا گیا ہے؟ کون سی بات سب سے دلچسپ

LearningWell (Pvt.) Ltd. www.learningwell.pk

لگی؟ان عجائبات کی خاص بات کیا ہے؟

یا

☆طلبہ سے سبق کی بلند خوانی کروائی جا سکتی ہے۔ ہر بچہ باری باری سبق کا کچھ حصہ پڑھے جہاں ضرورت ہو وہاں معلم رہنمائی کریں اور ساتھ ہی سبق کے اہم نکات کی طرف توجہ دلائیں۔ نئے الفاظ اور ان کے معنی بھی طلبہ کو سمجھائے جائیں۔ سبق کے اختتام پر طلبہ کی رائے لی جائے اور چند سوالات کیے جائیں جس سے اندازہ ہو کہ طلبہ کو سبق اچھی طرح سمجھ آیا یا نہیں۔

سرگرمی:

نوٹ: جدید عجائبات میں سے دیوار چین کے بارے میں معلومات درج ہے لیکن بقیہ عجوبوں کے صرف نام ہیں لہٰذا معلم ان بقیہ چھ عجوبوں کے حوالے سے معلومات اکٹھی کریں۔ چھ الگ الگ چارٹ پیپر لیے جائیں اور ہر چارٹ پیپر پر ایک عجوبے کی تصویر اور اس کے بارے میں معلومات درج ہو۔ ان چھ چارٹ پیپر کو جماعت میں تھوڑے تھوڑے فاصلے پر آویزاں کیا جائے۔

☆طلبہ کو چار یا پانچ کے گروپ میں تقسیم کیا جائے۔ ہر گروپ سے کہا جائے کہ وہ تقریباً پانچ منٹ ایک چارٹ پیپر کے پاس رکے اور اس عجوبے کے بارے میں معلومات حاصل کرے۔

☆گروپ کے بچے باری باری ہر چارٹ پیپر کے پاس جائیں اور عجوبے کی تصویر دیکھیں اور اس کے بارے میں جو معلومات درج ہوں وہ پڑھیں اور اپنی معلومات میں اضافہ کریں۔

☆معلم تالی بجا کر ہر گروپ کو وقت کے بارے میں مطلع کریں یعنی جیسے ہی پانچ منٹ ہو جائیں معلم تالی بجائیں تا کہ گروپ اپنی جگہ بدل لیں۔ ہر گروپ ہر چارٹ پیپر کے پاس جائے۔

☆جب تمام گروپ ہر چارٹ پیپر پر درج معلومات کا مطالعہ کر چکیں تو انہیں اپنی جگہوں پر بٹھایا جائے اور اس سرگرمی کے حوالے سے ان کی رائے لی جائے۔ اس کے علاوہ معلم ان تمام عجائبات کے بارے میں بھی سوال کر سکتے ہیں تا کہ طلبہ کی جانچ ہو جائے کہ انہیں کتنی معلومات حاصل ہوئیں۔ (چارٹ پیپر جماعت میں آویزاں کرنے کے بجائے کسی راہداری میں لگائے جا سکتے ہیں اور طلبہ کو گیلری واک (gallery walk) بھی کروائی جا سکتی ہے۔

یا

☆معلم یوٹیوب کی مدد سے دنیا کے عجائبات کے حوالے سے ایک دستاویزی فلم یا ڈاکومنٹری دکھا سکتے ہیں۔ ملٹی میڈیا پر تفصیلی ان عجائبات کے بارے میں دکھایا جا سکتا ہے۔ (یوٹیوب پر قدیم اور جدید عجائبات پر ایک بہت اچھی معلوماتی دستاویزی فلم موجود ہے۔ جس میں قدیم اور جدید عجائبات کے حوالے سے اہم معلومات بتائی گئی ہیں)

☆آخر میں ہر بچے سے ورک شیٹ حل کروائی جائے جس میں اس ڈاکومنٹری کے حوالے سے سوالات پوچھے گئے ہوں (معلم اس ورک شیٹ کو تیار کریں)

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆ آپ کے خیال میں جدید عجائبات میں سے سب سے حیرت انگیز عجوبہ کون سا ہے اور کیوں؟ اپنی رائے کا اظہار کیجیے ساتھ ہی یہ بھی بتائیے کہ اس عجوبے میں ایسی کون سی خاص بات ہے جو اسے تمام عجوبوں سے زیادہ حیرت انگیز بناتی ہے؟

نظر ثانی (اعادہ):

☆سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً:

۱۔ اہرام مصر کی بناوٹ کیسی ہے اب تک کتنے اہرام دریافت کیے جا چکے ہیں؟

۲۔ ان اہراموں کو کن چیزوں سے مزیّن کیا جاتا ہے؟

۳۔ خوفو کا ہرم کتنے بلاک پر مشتمل ہے اور ہر بلاک کا وزن کتنا ہے؟

۴۔ دیوار چین کی ابتدا کہاں سے کی گئی؟

☆دیوار چین کی لمبائی اور اونچائی کتنی ہے؟

تدریسی معاونات/ وسائل:

درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔ ورک شیٹ۔ عجوبے کی معلومات پر مبنی چارٹ پیپر

جانچ: دوران تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (سوال و جواب کے دوران)

☆دنیا کے قدیم اور جدید عجائبات سے آگاہ ہونے اور ان کے حوالے سے معلومات حاصل کرنے دوران۔

☆اہرام مصر اور دیوار چین کے بارے میں جانتے ہوئے انسان کی بے پناہ صلاحیتوں سے واقف ہونے اور اس کا اعتراف کرنے کے دوران۔

☆سبق میں موجود نئے الفاظ سیکھنے اور ان کے معانی لغت میں سے تلاش کرنے کے دوران۔

☆درست تلفظ اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنے کے دوران۔

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk
LearningWell

☆سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران۔

☆گروپ میں کام کرنے کی صلاحیت پیدا کرتے ہوئے جدید عجائبات کے حوالے سے معلومات حاصل کرنے کے دوران۔(سرگرمی)

☆مرکبات کے معطوف، معطوف الیہ اور حرف عطف کے بارے میں جاننے اور ان کی شناخت کرنے کے دوران۔

☆صفت عددی سے واقف ہوتے ہوئے اس کی مثالیں تحریر کرنے اور صفت اور موصوف کی پہچان کرنے کے دوران۔

☆جملوں میں ضرب الامثال کی غلطیوں سے واقف ہوتے ہوئے انہیں درست کر کے لکھنے کے دوران۔

☆الفاظ پر اعراب لگانے کے دوران۔

☆دعوت نامہ لکھنے کرنے کے طریقہ کار سے واقف ہوتے ہوئے ایک دعوت نامہ تحریر کرنے کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆دنیا کے قدیم اور جدید عجائبات سے آگاہ ہونا اور ان کے حوالے سے معلومات حاصل کرنا۔

☆اہرام مصر اور دیوار چین کے بارے میں جانتے ہوئے انسان کی بے پناہ صلاحیتوں سے واقف ہونا اور اس کا اعتراف کرنا۔

☆سبق میں موجود نئے الفاظ سیکھنا اور ان کے معانی لغت میں سے تلاش کر کے اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کرنا۔

☆درست تلفظ اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔

☆سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھ کر تحریری صلاحیتوں میں اضافہ کرنا۔

☆گروپ میں کام کرنے کی صلاحیت پیدا کرتے ہوئے جدید عجائبات کے بارے میں پڑھ کر اپنی معلومات بڑھانا۔(سرگرمی)

☆مرکبات کے معطوف، معطوف الیہ اور حرف عطف کے بارے میں جاننا اور ان کی شناخت کرنا۔

☆صفت عددی سے واقف ہوتے ہوئے اس کی مثالیں تحریر کرنا اور صفت اور موصوف کی پہچان کرنا۔

☆جملوں میں ضرب الامثال کی غلطیوں سے واقف ہوتے ہوئے انہیں درست کر کے لکھنا۔

☆الفاظ پر اعراب لگا کر اس کے درست تلفظ سے آگاہ ہونا۔

☆دعوت نامہ لکھنے کرنے کے طریقہ کار سے واقف ہوتے ہوئے ایک دعوت نامہ تحریر کرنا۔

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

کلیدِ جانچ

مشق نمبر ا

سوالات کے جوابات:

(الف)　جس چیز کو دیکھ کر تعجب ہو یعنی حیرانی ہو اسے عجیب اور عجیبہ کہتے ہیں۔اس کی جمع عجائب ہے اور جمع الجمع رجائبات ہے۔قدیم تعمیرات کے حیرت انگیز نمونوں میں سات ایسے ہین جنہیں عجائبات عالم میں شمار کیا جاتا ہے۔ا۔اہرام مصر ۲۔بابل کے معلق باغات ۳۔ڈائنا کا مندر ۴۔زیوس کا اولمپیا میں مجسمہ ۵۔ہیلی کارناسس کا مقبرہ ۶۔رہوڈز کا بت ۷۔سکندریہ کا روشنی کا مینار۔

(ب)　اہرام مصر سے مراد مصر کے مثلث نما مینار ہیں۔مصر کی عمارتوں میں فن تعمیر کے حوالے سب سے زیادہ جو پراسرا اور متاثر کن چیز ہے، وہ ہے ''اہرام مصر''۔اہرام مصر فراعین کے مقابر کے طور پر بنائے گئے۔ان مقبروں میں فراعین کی لاشیں حنوط کر کے رکھی جاتی تھیں۔ہر فرعون مصر نے اپنی لاش کو مرنے کے بعد ہمیشہ کے لیے محفوظ رکھنے کے لیے علیحدہ ہرم تیار کرایا تھا۔اصل مدفن ہرم سے بہت نیچے اس چٹان میں کھود کر بنایا جاتا تھا۔جس پر ہرم کی تعمیر کی جاتی تھی۔اب تک چھیالیس کے قریب اہرام دریافت کیے جا چکے ہیں۔

(ج) ہرم کی تعمیر سے قبل درست زمین کی تلاش کا مرحلہ تھا کیونکہ اس کے ماہرین کو ایسی زمین درکار تھی جو کثیر المنزلہ عمارت کا بوجھ برداشت کر سکے،لہٰذا انہیں قاہرہ کے قریب جیزا سب سے موزوں مقام لگا۔

(د) اہرام مصر میں لاشوں کے ساتھ ساتھ ان بادشاہوں کے خزانے، قیمتی پتھر، ہیرے جواہرات اور ان کے ساتھ ان کی خدمت کرنے والے ملازم اور جانور بھی دفن کیے جاتے تھے۔کہا جاتا ہے جو جتنا منظور نظر غلام یا خادمہ ہوتی، اتنی ہی اس کی قسمت اس لحاظ سے بری ہوتی کہ بادشاہ کے ساتھ ہی اسے بھی دفن کر دیا جاتا۔

(ہ) چین کے بادشاہ شی ہوانگ نے اپنے ملک کو دشمنوں کے حملوں سے محفوظ کرنے کے لیے شمالی سرحد پر ایک دیوار بنانے کی خواہش کی۔

(و) شہنشاہ قن شی ہوانگ کے دور میں مختلف علاقوں کی سرحدوں کو ملا کر ایک بڑی اور عظیم الشان دیوار بنانے کا کام شروع ہوا۔

(ز) زمانہ قبل از مسیح میں چین چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں بٹا ہوا تھا اور ان ریاستوں نے اپنی اپنی سرحدوں کی حفاظت کے لیے بڑی بری دیوار تعمیر کر رکھی تھیں۔چین کے دشمن اس زمانے میں ہن اور تاتار تھے جو وسط ایشیا میں کافی طاقت ور سمجھے جاتے تھے۔جب قن سلطنت کے دور میں چھوٹی ریاستوں کو ملا کر متحدی سلطنت چین کی بنیاد رکھی گئی تو مختلف سرحدوں کو ملا کر ایک عظیم الشان دیوار بنانے کا کام شروع ہوا۔اس دیوار کا مقصد چین کو سلطنت منگولیا کے حملوں سے بچانا تھا۔

(ح) دیوار چین کو چینی زبان کی قدیم تحریر میں چانگ چنگ لک کہا گیا ہے جس کے معنی لمبی دیوار کے ہیں۔

مشق نمبر۲

☆ آپ اس سے پہلے مرکب عطفی کی تعریف پڑھ چکے ہیں۔ نیچے دیے گئے مرکّبات میں سے معطوف، معطوف الیہ اور حرف عطف الگ کیجیے:

مرکّبات	معطوف الیہ	معطوف	حرف عطف
شب و روز	شب	روز	و
سیاہ و سفید	سیاہ	سفید	و
آج اور کل	آج	کل	اور
صبر و تحمّل	صبر	تحمّل	و
گورا اور کالا	گورا	کالا	اور
حسین و جمیل	حسین	جمیل	و
آگ اور پانی	آگ	پانی	اور
ہاتھ اور پاؤں	ہاتھ	پاؤں	اور

مشق نمبر۳

تمہیدی گفتگو: طلبہ صفت کی دو اقسام کے بارے میں پڑھ چکے ہیں لہٰذا اس کا اعادہ کرواتے ہوئے طلبہ کو بتایا جائے کہ صفت کی ایک قسم اور ہے وہ ہے "صفت عددی"۔

صفت عددی: یہ وہ صفت ہے جو موصوف کی تعداد یا گنتی کو ظاہر کرے۔

☆ آپ صفت عددی کی کم سے کم دس مثالیں درج کیجیے اور صفت اور موصوف کو الگ الگ کیجیے:

صفت عددی	صفت	موصوف
پانچ نمازیں	پانچ	نمازیں
آٹھ انگلیاں	آٹھ	انگلیاں
دو انگوٹھے	دو	انگوٹھے
بیس کبوتر	بیس	کبوتر
ایک انڈہ	ایک	انڈہ
پچاس صفحات	پچاس	صفحات
چار کتابیں	چار	کتابیں
دو گھنٹے	دو	گھنٹے
بارہ مہینے	بارہ	مہینے

مشق نمبر۴

☆ درج ذیل جملوں میں ضرب الامثال کی غلطیاں موجود ہیں۔ انہیں درست کر کے دوبارہ لکھیے: (درست جوابات)

(الف) بدمعاشوں کی صحبت اختیار نہیں کرنی چاہیے کیوں کہ کبھی کبھی گیہوں کے ساتھ گھن بھی پس جاتا ہے۔

(ب) تم اس کی معصوم صورت پر مت جاؤ ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور۔

(ج) ہمیشہ مستند ڈاکٹر سے علاج کراؤ نیم حکیم خطرۂ جان۔

(د) ہر راز دوستوں سے نہیں کہنا چاہیے کیوں کہ گھر کا بھیدی ہی لنکا ڈھاتا ہے۔

(ہ) محفل میں آتے ہی سب نوید کو گھیر لیتے ہیں۔ گویا ایک انار سو بیمار والی بات ہوتی ہے۔

(و) صبح کا بھولا شام کو آئے تو اسے بھولا نہیں کہتے۔

LearningWell (Pvt.) Ltd. www.learningwell.pk

LearningWell

مشق نمبر ۵

☆ درج ذیل الفاظ پر اعراب لگائیے:

رَسم ۔ رَقم ۔ نَسَب ۔ دَرد ۔ عَرَق ۔ عُیُوب ۔ نُقُوش

اَسرار ۔ اِصرار ۔ اَوراق ۔ تَوَقُّعات ۔ تَکَلُّفات

مشق نمبر ۶

☆ درج ذیل تراکیب کو جملوں میں استعمال کیجیے:

بول بالا: کرکٹ کی دنیا میں آج کل سرفراز احمد کا بول بالا ہے۔

جھوٹ موٹ: رات کے پچھلے پہر ہم بہن بھائی باتیں کر رہے تھے لیکن جیسے ہی امی کی آواز آئی سب نے جھوٹ موٹ آنکھیں بند کر لیں۔

ٹال مٹول: بچوں نے باغ میں جانے کی ضد کی تو ابو نے ٹال مٹول سے کام لیا۔

اونچ نیچ: کاروبار میں اونچ نیچ تو ہوتی رہتی ہے اس سے گھبرانا نہیں چاہیے۔

ٹھیک ٹھاک: دوست کی بیماری کی اطلاع سنتے ہی میں اس کے گھر پہنچی تو دیکھا کہ وہ تو ٹھیک ٹھاک تھا۔

دوڑ دھوپ: زندگی میں اونچا مقام پانے کے لیے بڑی دوڑ دھوپ کرنی پڑتی ہے۔

باگ ڈور: زندگی کی باگ ڈور اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

سچ مچ: اس کے پاس سچ مچ سونے کی گھڑی ہے جو بڑی خوبصورت ہے/ وہ سچ مچ اپنی امی کا لاڈلا بیٹا ہے۔

مشق نمبر ۷

تمہیدی گفتگو: سب سے پہلے معلم ایک شادی کارڈ یا کوئی بھی دعوت نامہ طلبہ کو دکھائیں یا زیادہ کارڈ لا کر طلبہ کو گروپ میں پڑھنے کے لیے دیں۔ اس کے بعد بچوں سے پوچھا جائے کہ پڑھ کر بتائیں کہ یہ کیا ہے؟ طلبہ اسے پڑھ کر اپنی رائے دیں گے اور بتائیں گے کہ یہ دعوت نامہ ہے۔ اس کے بعد معلم طلبہ کو بتائیں کہ دعوت نامہ ایک مختصر تحریر ہوتی ہے جس میں کسی تقریب کے لیے کسی کو مدعو کیا جاتا ہے۔ دعوت نامے میں کیا چیزیں لکھنی ضروری ہوتی ہیں۔ کتاب میں اس کی تفصیل درج ہے۔

☆ مندرجہ بالا دعوت نامے کی مثال کو مدِنظر رکھتے ہوئے، اپنے دوست کو بھائی کی سالگرہ کی تقریب میں شرکت کی دعوت دیجیے:

گلستان جوہر۔ کراچی

۲ اگست ۲۰۱۸

میرے عزیز دوست۔۔۔!

السّلام علیکم

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ کل مورخہ ۳ اگست ۲۰۱۸ء کو میرے چھوٹے بھائی کی سالگرہ ہے۔ اس سلسلے میں ہم نے ایک چھوٹی سی تقریب کا انعقاد کیا ہے۔ آپ سے التماس ہے کہ اس تقریب سعید میں شامل ہو کر ہمیں شکریہ کا موقع دیجیے۔ آپ کی شرکت ہمارے لیے باعث مسرت ہوگی۔

آپ کا مخلص دوست

احمد

سبق نمبر ۲۵: کتّے

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ اردو میں مزاحیہ ادب سے واقفیت حاصل کرتے ہوئے اپنے اندر ذوقِ مزاح پیدا کریں۔

☆ ایک منفرد اور بڑے مزاح نگار پطرس بخاری سے متعارف ہوں اور ان کی مزاحیہ تحریروں سے محظوظ ہوتے ہوئے اپنے دل و دماغ کو سکون اور تازگی مہیا کریں۔

☆ درست تلفظ اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ گروپ میں پڑھائی کریں۔

☆ سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھیں اور اپنی تحریری صلاحیت بہتر بنائیں۔

☆ تابع موضوع کے بارے میں جانتے ہوئے اس کے استعمال سے چند مرکبات بنائیں اور ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں۔

☆ اردو تحریر میں حرف ''کیا'' کے استعمال سے آگاہ ہوں اور اس کے دو مختلف طریقہ استعمال کے بارے میں جانیں۔

LearningWell (Pvt) Ltd. www.learningwell.pk

☆ محاورات کے معنی لکھ کر جملوں میں ان کا استعمال کریں اور اپنی تحریری صلاحیت بڑھائیں۔

☆ جملوں میں مناسب حرف کا استعمال کرتے ہوئے مرکب جملے بنانا سیکھیں۔

☆ رسید لکھنے کے طریقہ کار سے آگاہ ہوں اور دی گئی ہدایات کے مطابق ایک رسید لکھ کر اپنی لسانی مہارتوں میں اضافہ کریں۔

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم طلبہ سے انفرادی طور پر ایک کل جماعتی گفتگو میں سوال کریں کہ اردو میں آپ کو کس قسم کی تحریر پڑھنے کا شوق ہے؟ یا مطالعہ کی عادت کس کس کو ہے؟ جو بچے ہاتھ اٹھائیں ان سے پوچھا جائے کہ آپ کس قسم کی کتابوں کا مطالعہ کرتے ہیں یا کس قسم کی تحریر پڑھنا پسند کرتے ہیں؟ مثلاً معلوماتی، مزاحیہ، سنجیدہ، سبق آموز، مزہبی، طنز و مزاح وغیرہ طلبہ سے رائے لی جائے اور جو بچہ بتانا چاہے اسے موقع دیا جائے۔ اپنے مطالعے کے حوالے سے اگر کوئی بچہ بتانا چاہے اسے تفصیل سے سنا جائے اور اس سے اس کی پسندیدگی کی وجہ پوچھی جائے۔ اس کے بعد معلم موضوع کی طرف آتے ہوئے طلبہ کو بتائیں کہ اردو ادب میں ہم دیکھتے ہیں کہ مختلف طرح کی تحریر پائی جاتی ہیں جیسے مزاحیہ، معلوماتی، سبق آموز، جاسوسی، طنزیہ۔ سب سے زیادہ مزا ہمیں مزاحیہ تحریر پڑھ کر آتا ہے اور ہم اس سے خوب لطف اندوز ہوتے ہیں اور اپنے آپ کو تازہ دم محسوس کرتے ہیں۔ اس قسم کی تحریریں نہ صرف ہمارے اندر ذوق مزاح پیدا کرتی ہیں بلکہ ذہن و دل کے بوجھ کو بھی ہلکا کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں۔ آج بھی ہم ایک مزاحیہ تحریر پڑھیں گے جو ایک مشہور و معروف مزاح نگار پطرس بخاری کی لکھی ہوئی ہے۔ ان کا پورا نام احمد شاہ بخاری پطرس ہے لیکن ادبی دنیا میں پطرس کے نام سے مشہور ہیں۔ وہ اردو اور انگریزی دونوں زبانوں کے قادرالکلام انشاپرداز اور بلند پایہ نقاد تھے۔ ان کا شمار پاک و ہند کے ممتاز ترین مزاح نگاروں میں ہوتا ہے۔ ان کی تحریر معیاری اور باوقار ہے۔ اس میں متانت اور ادبیت پائی جاتی ہے۔ ان کے مزاح میں برا رکھ رکھاؤ ہے اور وہ اپنی مزاح نگاری کو تمسخر اور طنز سے آلودہ نہیں کرتے۔ پطرس کا انداز بیاں رواں اور زبان سادہ ہے۔ ان کی زبان اس قدر آسان اور دلچسپ ہے کہ عام تعلیم یافتہ آدمی بھی اسے آسانی سے سمجھ کر لطف اندوز ہو سکتا ہے۔ آج جو تحریر ہم پڑھیں گے وہ بھی انتہایہ سادہ اور پر مزاح ہے۔ جس کا نام ہے ''کتے''۔ اس تحریر میں انہوں نے کتوں کی عادات و اطوار، انداز اور ان کی خصلت اس خوبی سے بیان کی ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان کی قوت مشاہدہ کتنی باریک ہے۔

پڑھائی

چار یا پانچ بچوں پر مشتمل گروپ بنوائے جائیں اور گروپ میں پڑھائی کروائی جائے۔ چونکہ یہ ایک مزاحیہ تحریر ہے اس لیے اس کی گروپ میں پڑھائی کروائی جائے۔ گروپ میں پڑھائی اس طرح ہوتی ہے کہ ایک بچہ پڑھے اور باقی سب سنیں۔ ہر گروپ میں الگ الگ اس سبق کی پڑھائی کی جائے۔ سبق پڑھنے کے بعد گروپ میں بچے اس تحریر پر تبادلہ خیال کریں اور اس تحریر کے اہم نکات پر گفتگو کریں۔ معلم کی معاونت شامل رہے۔

☆ ۱۵ سے ۲۰ منٹ بعد معلم ایک کل جماعتی گفتگو میں اس تحریر کے حوالے سے طلبہ سے رائے لیں۔ ہر گروپ اپنی رائے جماعت میں پیش کرے۔ اس کے علاوہ معلم اس سبق کے اہم نکات طلبہ سے پوچھیں اور ایک دو سوالات بھی سبق کے حوالے سے کریں تاکہ طلبہ کی جانچ ہو سکے۔ آخر میں معلم سبق کے حوالے سے اپنی رائے دے کر گفتگو کا اختتام کریں۔ (سوالات آگے ''نظر ثانی'' میں درج ہیں)

یا

☆ سبق کی بلند خوانی کروائی جا سکتی ہے۔ ہر بچہ باری باری سبق کا کچھ حصہ پڑھے۔ ساتھ ہی جماعت کے دیگر طلبہ کو ہدایت دی جائے کہ وہ سبق کے اہم نکات خط کشید کریں۔ معلم کی معاونت اور رہنمائی شامل رہے۔

☆ نئے الفاظ کے فلیش کارڈز بھی تقسیم کر کے طلبہ سے پڑھوائے جا سکتے ہیں۔ ساتھ ان کے معانی بھی بتائے جائیں۔

سرگرمی:

☆ انشاء جی کے مضامین یو۔ٹیوب پر موجود ہیں۔ ان مضامین کو ''ضیا محی الدین نے پڑھا ہے'' معلم چاہیں تو وہ بھی جماعت کو ملٹی میڈیا پر دکھا سکتے ہیں۔ کوئی بھی ایک مضمون سنایا جا سکتا ہے۔

☆ دنیا میں مختلف قسم کے کتے پائے جاتے ہیں۔ چند مشہور نسلوں کے کتوں کے بارے میں معلم انٹرنیٹ سے معلومات حاصل کریں اور ان کے بارے میں ایک پیشکش تیار کریں۔ یہ پیشکش ملٹی میڈیا پر دکھائی جائے اور ان کے بارے میں اہم معلومات معلم خود طلبہ کو بتائیں۔

یا

☆ کتاب میں موجود سرگرمی بھی کروائی جا سکتی ہے۔

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجئے)

گھر کا کام:

☆ سبق میں آپ کو کن باتوں نے ہنسنے پر مجبور کیا؟ یا سبق میں آپ کو کن مواقع پر مزاح کا پہلو نظر آیا؟ یا کن باتوں میں مزاح کا عنصر نمایاں تھا؟ تفصیل سے بتایئے:

☆ پطرس بخاری کی کوئی دوسری تحریر پڑھ کر اس کا خلاصہ لکھ کر لایئے:

LearningWell (Pvt.) Ltd. www.learningwell.pk

LearningWell

نظرِثانی(اعادہ):

☆سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً:

ا۔عام سے کتوں کے بارے میں مصنف نے کیا رائے دی ہے؟

۲۔بقول مصنف ان کے کتوں سے تعلقات کیسے ہیں؟

۳۔کتوں کے بھونکنے کے حوالے سے مصنف نے کیا کہا ہے؟

۴۔اس تحریر کی سب سے پُرمزاح بات کون سی ہے؟

تدریسی معاونات/وسائل:

درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/سیاہ۔ ملٹی میڈیا۔انٹرنیٹ

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (سابقہ معلومات کی جانچ کے دوران)

☆ایک منفرد مزاح نگار احمد شاہ پطرس بخاری کے بارے جاننے اور ان کی مزاحیہ تحریر سے محظوظ ہونے کے دوران۔

☆درست تلفظ اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر گروپ میں پڑھائی کے دوران۔

☆سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران

☆تابع موضوع کے بارے میں جانتے ہوئے اس کے استعمال سے چند مرکبات بنانے کے دوران۔

☆اردو تحریر میں حرف ''کیا'' کے استعمال سے آگاہ ہونے اور اس کے دو مختلف طریقہ استعمال کے بارے میں جاننے کے دوران۔

☆محاورات کے معنی لکھ کر جملوں میں ان کا استعمال کرنے کے دوران۔

☆جملوں میں مناسب حرف کا استعمال کرتے ہوئے مرکب جملے بنانے کے دوران۔

☆رسید لکھنے کے طریقہ کار سے آگاہ ہونے اور دی گئی ہدایات کے مطابق ایک رسید لکھنے کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆اردو میں مزاحیہ ادب سے واقفیت حاصل کرتے ہوئے اپنے اندر ذوقِ مزاح پیدا کرنا۔

☆ایک منفرد اور بڑے مزاح نگار پطرس بخاری سے متعارف ہونا اور ان کی مزاحیہ تحریروں سے محظوظ ہوتے ہوئے اپنے دل و دماغ کو سکون اور تازگی مہیا کرنا۔

☆درست تلفظ اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ گروپ میں پڑھائی کرنا۔

☆سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنا اور اپنی تحریری صلاحیت بہتر بنانا۔

☆تابع موضوع کے بارے میں جانتے ہوئے اس کے استعمال سے چند مرکبات بنانا۔

☆اردو تحریر میں حرف ''کیا'' کے استعمال سے آگاہ ہونا اور اس کے دو مختلف طریقہ استعمال کے بارے میں جاننا۔

☆محاورات کے معنی لکھ کر جملوں میں ان کا استعمال کرنا اور اپنی تحریری صلاحیت بڑھانا۔

☆جملوں میں مناسب حرف کا استعمال کرتے ہوئے مرکب جملے بنانا۔

☆رسید لکھنے کے طریقہ کار سے آگاہ ہونا اور دی گئی ہدایات کے مطابق ایک رسید لکھنا

کلیدِ جانچ

مشق نمبرا

سوالات کے جوابات:

(الف) مصنف نے صاحب لوگوں کے کتوں میں وہ شائستگی دیکھی ہے کہ اش اش کرتے لوٹ آئے۔ایک بار وہ کسی صاحب کے بنگلے پر گئے تو دیکھا کہ کتے نے برآمدے میں کھڑے کھڑے ایک ہلکی سی بخ کر دی اور پھر منہ بند کر کے کھڑا ہو گیا۔مصنف آگے بڑھے تو کتے نے بھی چار قدم آگے بڑھ کر ایک نازک اور پاکیزہ آواز میں پھر ''بخ'' کر دی۔مصنف کہتے ہیں کہ چوکیداری کی چوکیداری، موسیقی کی موسیقی۔

(ب) کتے کے بھونکتے ہی مصنف کی طبعی شرافت ان پر اس درجہ غلبہ پا جاتی ہے کہ اگر ہم انہیں اس وقت دیکھیں تو یہی سمجھیں گے کہ وہ بزدل ہیں۔شاید ہم یہ بھی اندازہ لگا لیں کہ ان کا گلا تک خشک ہو جاتا ہے۔اس کے علاوہ مصنف اس قدر خوفزدہ ہو جاتے ہیں کہ بجائے آیۃ الکرسی کے دعائے قنوت پڑھنے لگ جاتے ہیں۔

LearningWell (Pvt.) Ltd. www.learningwell.pk

LearningWell

(ج) کتوں کے بھونکنے پر مصنف کا سب سے بڑا اعتراض یہ ہے کہ ان کی آواز سوچنے کے تمام قوی معطّل کر دیتی ہے۔ خصوصاً جب کسی دکان کے تختے کے نیچے سے ان کا ایک پورا خفیہ جلسہ باہر سڑک پر آ کر تبلیغ کا کام شروع کر دے تو ہوش کیسے ٹھکانے رہ سکتے ہیں۔

(د) مصنف نے اپنا مضمون بلند آواز سے پڑھنے سے اس لیے منع کیا ہے تاکہ اگر کمرے میں کتا موجود ہو تو وہ سن نہ لے کیونکہ مصنف کو اس کی دل شکنی منظور نہیں۔ مصنف نے یہ جملہ مزاح پیدا کرنے کی غرض سے کہا ہے اور اس جملے میں کوئی صداقت نہیں۔

(ہ) مصنف نے خدا ترس کتے کی چند خوبیاں بیان کی ہیں جیسے جب یہ کتا چلتا ہے تو مسکینی اور عجز سے، دم اکثر پیٹ کے ساتھ لگی ہوتی ہے۔ سڑک کے بیچوں بیچ غور و فکر کے لیے لیٹ جاتا ہے اور آنکھیں بند کر لیتا ہے۔ کسی گاری والے نے متواتر بگل بجایا، گاڑی کے مختلف حصوں کو کھٹکھٹایا، لوگوں سے کہلوایا، خود دس بار دس دفعہ آوازیں دیں تو اس نے صورتِ حال کو ایک نظر دیکھا اور پھر آنکھیں بند کر لیں۔ کسی نے اگر ایک چابک لگا یا تو وہ نہایت اطمینان سے وہاں سے اُٹھ کر ایک گز پر جا لیٹتا ہے اور خیالات کے سلسلے کو جہاں سے وہ ٹوٹ گیا تھا وہیں سے پھر شروع کر دیتا ہے۔ کسی بائیسکل والے نے گھنٹی بجائی تو لیٹے لیٹے ہی سمجھ جاتا ہے کہ بائیسکل ہے اور ایسی چھچھوری چیزوں کے لیے وہ راستہ چھوڑ دینا فقیری شان کے خلاف سمجھتا ہے۔

مشق نمبر۲

☆مصنف نے آخر میں جس انگریزی مثال کا ذکر کیا ہے وہ یہ ہے:

Barking dogs seldom bite اس کا اردو ترجمہ لکھیے:

جواب: اس کا اردو ترجمہ کتاب کے آخر میں یہ لکھا ہے کہ بھونکتے ہوئے کتے کاٹا نہیں کرتے۔ یہ ایک محاورہ ہے اور اس کے معنی ہیں ''جو گرجتے ہیں وہ برستے نہیں۔''

مشق نمبر۳

☆اسی قسم کے آٹھ مرکب الفاظ معنوں کے ساتھ لکھیے:

مرکب الفاظ	معنی
کھیل کود	لہو و لعب۔ اچھل کود
مار پیٹ	زدوکوب۔ لڑائی جھگڑا
بیچ بچاؤ	فیصلہ۔ لڑائی دور کرنا
لائق فائق	لیاقت میں فوقیت رکھنے والا
عالم فاضل	بہت زیادہ علم رکھنے والا
رنگ رسیا	رنگیلا۔ عیاش
ٹوٹ پھوٹ	ٹکڑے۔ ریزے۔ شکستگی
نپا تلا/ نپی تلی	مقررہ۔ محدود
گزربسر	بسر اوقات

مشق نمبر۴

تمہیدی گفتگو: سب سے پہلے معلم تختہ تحریر پر دو جملے لکھیں مثلاً　کیا خوبصورت گھڑی ہے۔　کیا تم نے اپنا سبق یاد کر لیا؟

طلبہ سے ان دونوں جملوں کا فرق پوچھا جائے۔ طلبہ اپنی رائے دیں۔ اس کے بعد معلم موضوع کی طرف آتے ہوئے طلبہ کو بتائیں کہ پہلے جملے میں ''کیا'' کسی کی تعریف کے معنوں میں استعمال ہوا ہے جبکہ دوسرے جملے میں ''کیا'' سوال پوچھنے کے حوالے سے استعمال ہوا ہے۔ اس کا مطلب کیا جملوں میں دو انداز سے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ جب یہ تعریف کے لیے استعمال کیا جائے تو اسے حرف تحسین کہتے ہیں اور جب یہ سوال پوچھنے کے لیے استعمال کیا جائے تو اسے حرف استفہام کہتے ہیں۔

سرگرمی: طلبہ سے زبانی چند مثالیں پوچھی جائیں۔

☆ نیچے دیے گئے جملوں کو پہچان کر ان کے سامنے حرف استفہام یا حرف تحسین درج کیجیے:

(الف) حرف استفہام　(ب) حرف استفہام　(ج) حرف تحسین　(د) حرف تحسین　(ہ) حرف تحسین

(و) حرف استفہام　(ز) حرف تحسین　(ح) حرف استفہام

LearningWell (Pvt.) Ltd. www.learningwell.pk

مشق نمبر ۵

طلبہ پچھلے سبق میں اس کے بارے میں تفصیل سے پڑھ چکے ہیں۔ معلم طلبہ سے محاورات کے حوالے سے چند سوال کریں اور طلبہ سے چند محاورات پوچھ کر ان کے معنی و مفہوم سے آگاہ کریں۔ طلبہ اپنی سابقہ معلومات کی روشنی میں محاورات بتائیں۔

☆ درج ذیل محاورات کے معنی لکھیے اور انہیں جملوں میں استعمال کیجیے:

محاورات	معنی	جملے
خون سفید ہونا	محبت ختم ہونا	آج کل ایسا خون سفید ہوا کہ بھائی بھائی سے بیزار ہے۔
حلق میں کانٹے پڑنا	گلا سوکھ جانا۔ بہت پیاس لگنا	گرمی کی تیز دھوپ میں پیدل چلنے سے میرے حلق میں کانٹے پڑنے لگے۔
چھکّے چھوٹ جانا	گھبرا جانا۔ حواس باختہ ہونا	۱۹۶۵ کی جنگ میں پاک فوج کے سپاہیوں نے ایسی بہادری سے مقابلہ کیا کہ بھارتی فوج کے چھکے چھوٹ گئے
چار چاند لگنا	عزت بڑھ جانا	اسکول میں منعقدہ تقریب میں مہمان خصوصی کے آجانے سے چار چاند لگ گئے۔
جلتی پر تیل ڈالنا	جھگڑا بڑھانا۔ لڑائی کو ہوا دینا	جلتی پر تیل ڈالنے والوں سے ہمیشہ دور رہنا چاہیے۔
جال بچھانا	گرفتار کرنے کی تدبیر کرنا۔ کسی کو پھانسنے کے لیے فریب دینا	پولیس نے چور کو پکڑنے کے لیے ایسا جال بچھایا کہ اسے بھاگنے کا کوئی راستہ نہ ملا۔

مشق نمبر ۶

☆ نیچے دیے گئے جملوں کو مناسب حرف لگا کر مرکب جملوں میں تبدیل کیجیے:

۱۔ اسے اسکول میں داخلہ نہیں ملا کیونکہ اس نے وقت پر داخلہ فارم نہیں بھرا تھا۔
۲۔ یہ قلم اچھا تو ہے لیکن مہنگا ہے۔
۳۔ میری طبیعت خراب ہے لہٰذا مجھے دو دن کی چھٹی دی جائے۔
۴۔ سفر دور کا ہے اس لیے پہلے نکلو تاکہ وقت پر پہنچ سکو۔
۵۔ تم میرے گھر نہیں آتے اس لیے میں بھی تمہارے گھر نہیں آؤں گا۔
۶۔ نوکر صبح دس بجے آتا اور شام پانچ بجے چلا جاتا ہے۔

مشق نمبر ۷

تفصیل کتاب میں موجود ہے۔ طلبہ کو بتایا جائے کہ اس کی کتنی اہمیت ہے۔ جب بھی لین دین کا کوئی کام ہو تو رسید لازمی بنانی چاہیے اس سے سودے بازی میں غلطی ہونے کا امکان نہیں ہوتا اور کسی بھی طرح کی دھوکہ دہی سے بھی بچا جا سکتا ہے۔ معلم طلبہ کو ایک فرضی واقعہ بھی سنا سکتے ہیں جیسے ایک دفعہ احمد نے علی سے کچھ پیسے مانگے جو علی نے دے دیے۔ دوسرے دن علی نے واپس کر دیے۔ لیکن یہ بات علی بھول گیا اور احمد سے پیسوں کا تقاضا کرنے لگا۔ احمد نے لاکھ اسے بتایا کہ وہ واپس کر چکا ہے لیکن اسے یقین نہ آیا تو دونوں میں لڑائی ہوگئی اور اب وہ ایک دوسرے سے بات نہیں کرتے۔ اس سے ہمیں کیا سبق ملا؟ طلبہ سے رائے لی جائے اور آخر میں انہیں بتایا جائے کہ ایسے موقعوں پر رسید بنانی چاہیے تاکہ ایسی صورتحال پیدا نہ ہو۔

☆ مندرجہ بالا نمونے کو مدِّنظر رکھتے ہوئے، فرض کیجیے کہ آپ نے کسی کو مکان کرائے پر دیا ہے اور کرایہ دار نے آپ کو اکتوبر ۲۰۱۷ کا کرایہ ۲۰۰۰ روپے دیا ہے۔ اس کی رسید بنائیے۔

رسید:

مبلغ دو ہزار (۲۰۰۰) روپے محمد احمر علی ولد محمد اشعر علی سے مکان کے کرائے کے طور پر وصول پائے۔ یہ رسید لکھ دی ہے تاکہ سند رہے اور بوقت ضرورت کام آئے۔

دستخط وصول کنندہ

احمد علی ولد احتشام علی

۳ اکتوبر ۲۰۱۷

LearningWell (Pvt.) Ltd
www.learningwell.pk

سبق نمبر ۲۶: غزل

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس نظم کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ شاعری کی ایک مقبول ترین صنف غزل سے روشناس ہوتے ہوئے اس کے طرزِ تحریر پر غور کریں اور اس کی ہیئت سے واقف ہوں۔

☆ اردو کی صوفیانہ شاعری سے متعارف ہوں اور مشہور صوفی شاعر خواجہ میر دردؔ کی لکھی ہوئی غزل کے طرزِ تحریر پر غور کریں۔

☆ شاعر کے اندازِ بیاں کو سمجھتے ہوئے اشعار کی مکمل اور جامع تشریح کریں۔

☆ غزل میں موجود نئے الفاظ سیکھیں اور لغت میں سے ان کے معنی تلاش کرتے ہوئے اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں۔

☆ غزل کے اشعار کو آواز کے اتار چڑھاؤ اور آہنگ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆ ہم قافیہ الفاظ اور ردیف سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے غزل کے ہم قافیہ الفاظ اور ردیف لکھیں۔

☆ مصرعوں کو سادہ نثر میں تبدیل کرتے ہوئے اپنی لسانی مہارتوں میں اضافہ کریں۔

☆ مطلع اور مقطع کی اصطلاح سے واقف ہوتے ہوئے غزل کا مطلع اور مقطع لکھیں۔

☆ واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھ کر اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں اور جملوں میں ان کا استعمال کریں۔

☆ ضرب الامثال کے بارے میں جانتے ہوئے چند ضرب الامثال کا مفہوم لکھیں اور اپنی اردو کو بہتر بنائیں۔

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم ایک کل جماعتی گفتگو میں طلبہ سے انفرادی طور پر چند سوالات کریں مثلاً آپ کو کسی کتاب یا مضمون یا کسی نظم کا مطالعہ کرنا کیسا لگتا ہے؟ اردو ادب میں آپ نثر شوق سے پڑھتے ہیں یا نظم؟ چند بچے نثر کہیں گے اور چند بچے نظم تو معلم ان سے سوال کریں کہ اردو نثر پڑھنے میں انہیں کیوں مزا آتا ہے یا نظم پڑھنے میں کیوں مزا آتا ہے؟ ان میں کیا خاص بات ہے۔ اس کے بعد معلم موضوع کی طرف آتے ہوئے طلبہ سے پوچھیں کہ اصنافِ ادب کسے کہتے ہیں؟ معلم تختۂ تحریر پر دو کالم بنائیں ایک پر لکھیں نثر اور ایک پر لکھیں نظم اس کے بعد طلبہ کو بتائیں کہ اردو ادب ان دو چیزوں پر مشتمل ہے نثر اور نظم۔

نثر	نظم
داستان	حمد
ناول	نعت
افسانہ	مناجات
سوانح عمری	منقبت
ڈرامہ	قصیدہ
مضمون	مرثیہ
سفرنامہ	غزل
خطوط	مثنوی
	رباعی
	قطعہ

طلبہ کو ان تمام اصناف کے بارے میں تھوڑا تھوڑا تعارف کروایا جائے۔ اس کے بعد انہیں بتایا جائے آج ہم جس صنفِ سخن کے بارے میں بات کریں گے وہ ہے "غزل"۔ لغت میں غزل کے معنی عورت سے بات کرنا ہیں۔ انسانی زندگی جن جذبات سے عبارت ہے ان میں محبت اور نفرت سب سے قوی جذبات ہیں۔ غزل جذبہ محبت کی علمبردار ہے۔ شاعری میں جہاں جذباتِ حسن و عشق کو کوئی نام دینے کا سوال پیدا ہوا ہے جوابًا جس صنفِ سخن نے وجود پایا ہے وہ "غزل" ہی ہے۔ چونکہ اس صنفِ سخن میں اصل رنگ معاملاتِ دل کا شامل رہا ہے جو کہ ہر فرد میں کم و بیش ایک جیسے ہوتے ہیں۔ اس لیے غزل نے دوسری اصنافِ سخن کے مقابلے میں اتنی مقبولیت حاصل کی ہے کہ اسے "ام الاصناف" کا درجہ حاصل ہے۔

ہیئت کے لحاظ سے غزل میں کم سے کم پانچ اور زیادہ سے زیادہ گیارہ اشعار ہوتے ہیں۔ دورِ قدیم میں اشعار کی تعداد بھی زیادہ رہی ہے اور دوغزلہ اور سہ غزلہ لکھنا بھی شعراء کا مشغلہ رہا ہے۔ اس کے پہلے شعر کو جس کے دونوں مصرعوں میں ردیف و قافیہ کا التزام ہوتا ہے مطلع کہا جاتا ہے۔ سب سے اچھا شعر بیت الغزل کہلاتا ہے اور آخری شعر کو جس میں شاعر اپنا تخلص استعمال کرے مقطع کہلاتا ہے۔

LearningWell

عام طور پر اردو کا پہلا غزل گو شاعر حضرت امیر خسرو کو بتایا جاتا ہے۔ ان کی غزلوں میں ایک مصرعہ فارسی ہے اور ایک ہندی۔ میر تقی میرؔ، میر دردؔ، مرزا رفیع سوداؔ، ناسخؔ، آتشؔ اپنے دور کے بہترین غزل گو شاعر تھے۔ حالی نے بلحاظ فکر و بیان اردو شاعری میں ایک نئے دور کی بنیاد ڈالی۔ آج ہم صوفیانہ شاعری سے متعارف ہوتے ہوئے ایک غزل پڑھیں گے جو خالص عشقِ حقیقی سے تعلق رکھتی ہے اور اس کے شاعر مشہور و معروف صوفی بزرگ خواجہ میر دردؔ ہیں۔ وہ ایک صوفی شاعر کے نام سے پہچانے جاتے ہیں۔ (شاعر کا تعارف آگے شعر نمبر ا کی تشریح کے ساتھ درج ہے)

پڑھائی:

☆ معلم پہلے خود اس غزل کو اس کے مخصوص اور خوبصورت انداز میں پڑھیں۔ اس کے بعد بچوں سے نظم خوانی کروائی جائے۔ ہر بچہ باری باری غزل کا ایک شعر پڑھے۔ شعر پڑھتے ہوئے آواز کے اتار چڑھاؤ کا بخوبی خیال رکھے۔ اس کے بعد معلم نئے الفاظ اور ان کے معنی بھی طلبہ کو بتائیں یا تختہ تحریر پر لکھیں۔

☆ طلبہ کو گروپ میں بٹھایا جائے۔ جماعت کو چھ گروپ میں تقسیم کیا جائے کیونکہ اس غزل کے چھ اشعار ہیں۔ ہر گروپ کو ایک ایک شعر دیا جائے۔ طلبہ سے کہا جائے کہ وہ گروپ میں اپنے دیے گئے شعر کا مطلب لکھیں اور آپس میں تبادلہ خیال کر کے اس کی تشریح لکھنے کی کوشش کریں۔ اس دوران معلم فرداً فرداً ہر گروپ میں جا کر طلبہ کی مدد کریں اور ان کی معاونت کریں۔

☆ دس سے پندرہ منٹ بعد ہر گروپ سے ایک بچہ اس شعر کو پڑھ کر اس کی تشریح جماعت کے سامنے پیش کرے گا۔ اگر تشریح میں کچھ کمی رہ جائے تو معلم اس بچے کے ساتھ شامل ہو کر اس کا ساتھ دیں اور اپنے نکات شامل کر کے تفصیل سے اس شعر کا مطلب واضح کریں۔

غزل کی تشریح

شعر نمبر ا:

حوالہ: یہ شعر ہماری اردو کی کتاب میں موجود ''غزل'' سے لیا گیا ہے۔ اس کے شاعر ''خواجہ میر دردؔ'' ہیں۔ خواجہ صاحب درویش صفت انسان تھے اور پیری مریدی سے بھی تعلق رکھتے تھے اس لیے ان کی شاعری میں اخلاق، توکل، صبر اور معرفت کے مضامین کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ ان کی غزلیں زندگی کی ناپائیداری اور زندگی کے مقصد کا درس دیتی ہیں۔ ان کے یہاں صوفیانہ، عاشقانہ اور شاعرانہ رنگ عروج پر ہے۔ ان کی شاعری متانت اور سنجیدگی کا مرقع ہے۔

تعارف شاعر:

خواجہ صاحب غزل گو کی حیثیت سے بہت بڑے مرتبے پر فائز ہیں۔ غزل میں تصوف کے مضامین جس سادگی اور تاثیر کے ساتھ انہوں نے نظم کیے ہیں کسی اور شاعر نے نہیں کیے۔ تصوف کے مشکل نکات اور دوسرے خشک موضوعات بھی ان کے ہاں شاعرانہ زبان میں ادا ہوئے ہیں۔ ان کی غزلوں میں تصوف اور معرفت رسمی نہیں ہے بلکہ ایک خلوص لیے ہوئے ہے کیونکہ وہ خود بھی باعمل صوفی تھے۔ ان کی ہر غزل کا مرکزی خیال ''عشقِ حقیقی'' ہے۔ زبان و ادب کے لحاظ سے خواجہ صاحب نہایت نمایاں اور ممتاز درجہ رکھتے ہیں۔ ان کا کلام بے نظیر اور بے مثال ہے۔ اس میں رس بھی ہے اور گداز بھی، اس میں سادگی بھی ہے اور سلاست بھی، اس میں عظمت انسانیت بھی ہے اور دنیا کی بے ثباتی بھی، اس میں اثر انگیزی بھی ہے اور نکتہ آفرینی بھی، اس میں متانت بھی ہے اور دلکشی بھی۔ الغرض درد کا شمار بہترین شاعروں میں ہوتا ہے۔ ان کا اپنا ایک خاص رنگ ہے جسے کوئی شاعر اب تک نہیں اپنا سکا۔

(نوٹ: تمام اشعار کے ساتھ یہی حوالہ اور تعارف شاعر لکھا جائے)

تشریح:

پیشِ نظر شعر میں درد نے تخلیق انسان کا مقصد اور دنیا میں زندگی کے گناہوں کا شکار ہونے کا بیان نہایت اچھے انداز میں کیا ہے۔ انسان اس دنیا میں آ کر اپنے اشرف المخلوقات کے مقام کو بھول کر گمراہ اور سرکش بن جاتا ہے اور اس بات کو بھی فراموش کر دیتا ہے کہ اس کی زندگی چند روزہ ہے اور اسے اس دنیا سے جا کر اپنے مالکِ حقیقی کو حساب دینا ہے حالانکہ انسان اپنے ملک میں اپنی مرضی کے مطابق رہ سکتا ہے لیکن اگر وہ کسی غیر ملک میں جائے تو وہاں اس کو دوسرے ملک کے نظام کی پابندی کرنا پڑے گی۔ اگر وہ وہاں کے نظام کی خلاف ورزی کرے گا تو وہ مجرم قرار پائے گا۔ ایسا ہی کچھ معاملہ دنیا کا ہے۔ انسان ایک ایسی دنیا میں پیدا ہوتا ہے جس کو اس نے خود نہیں بنایا ہے۔ یہ مکمل طور پر خدا کی بنائی ہوئی دنیا ہے۔ گویا انسان یہاں اپنے ملک میں نہیں بلکہ خدا کے ملک میں ہے۔ ایسی حالت میں انسان کی کامیابی کا واحد راستہ یہ ہے کہ وہ خدا کی اسکیم کو سمجھے اور اس کے مطابق زندگی گزارے۔ اگر وہ یہاں خدا کی اسکیم کی خلاف ورزی کرے گا تو وہ باغی اور مجرم قرار پائے گا اور اس قابل ٹھہرے گا کہ خدا کو اس کی سخت سزا دے کر ہمیشہ کے لیے تمام نعمتوں سے محروم کر دے چنانچہ خواجہ صاحب فرماتے ہیں کہ جب تک ہم دنیا میں زندہ رہے تو لوگوں ہم پر کئی قسم کی تہمتیں دھریں اور طرح طرح کے الزامات لگائے گویا ہم جس غرض اور مقصد کے لیے دنیا میں آئے تھے وہ پوری نہ کر سکے۔ ہمارا دنیا میں آنے کا مقصد اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق زندگی گزارنا اور اپنے آپ کو اس کے احکام کی خلاف ورزی سے بچانا تھا مگر ہم نے اپنے مقصد کو فراموش کر دیا اور تمام زندگی اس کی نافرمانی میں گزارتے رہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہمیں دنیا سے بدنامی کے سوا کچھ حاصل نہ ہوا۔ معلوم ہوتا ہے کہ ہم دنیا میں آئے ہی اس مقصد کے لیے تھے کہ بدنام اور رسوا ہوں۔

شعر نمبر ۲:

تشریح:

پیشِ نظر شعر میں خواجہ صاحب نے دنیا کے آلام و مصائب کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ زندگی ہے یا کوئی مصیبت اور آفت ہے۔ ہم اس زندگی سے سخت تنگ اور بیزار آ چکے ہیں اور اس قدر پریشان ہیں کہ ایسے جینے پر مرجانے کو ترجیح دیتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ دنیا دکھوں، غموں اور پریشانیوں کی آماجگاہ ہے جن سے انسان کو زندگی بھر نجات نہیں مل سکتی اور انسان ان سے پریشان ہو کر اپنی زندگی کو موت کے حوالے کرنے کو بہتر سمجھنے لگتا ہے تاکہ اسے ان آلام و مصائب سے کسی طرح نجات مل جائے۔ اس شعر کے مفہوم سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس میں دہلی کی تباہی اور بربادی کی داستان دہرائی گئی ہے

جب نادر شاہ، احمد شاہ ابدالی اور مرہٹوں کے حملوں نے اہلِ دلی پر عرصہ حیات تنگ کر دیا تھا۔ زندگی خاک و خون میں سسکیاں لینے لگی اور دور دور تک قتل و غارت کا بازار اس قدر گرم ہوا کہ دلی میں خون کی ندیاں بہہ گئیں۔ خواجہ صاحب نے یہ سارا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا جسے اس شعر میں بیان کر دیا۔

شعر نمبر ۳:

تشریح:

پیشِ نظر شعر میں صوفی شاعر خواجہ میر درد نے دنیا کی بے ثباتی بیان کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس دنیا کی تمام رعنائیاں اور دلفریبیاں عارضی اور فانی ہیں۔ یہاں کی زندگی ایک بے اعتبار چیز ہے جبکہ موت بالکل یقینی ہے۔ موت کا کوئی وقت مقرر نہیں۔ ہم ہر لمحہ موت کی طرف جا رہے ہیں۔ ہم زندگی کے مقابلے میں موت سے زیادہ قریب ہیں۔ ہم ہر لمحہ موت کی طرف جا رہے ہیں۔ یہاں کی زندگی ایک تماشہ، ایک کھیل اور ایک حادثہ ہے۔ اس میں کب بھونچال آ جائے معلوم نہیں۔ تو پھر ایسی زندگی میں دنیا کی رنگینیوں میں الجھنے کی کیا ضرورت ہے۔ شاعر ہوا سے مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ اے صبح کی ہوا' ہمیں پھولوں کے حسن و جمال اور خوشنمائی سے کوئی لگاؤ نہیں اور ہم اس دنیا کی دلفریبیوں کو پسند نہیں کرتے کیونکہ ہماری زندگی عارضی اور چند روزہ ہے۔ ہم اسے بے کار اور فضول کاموں میں ضائع نہیں کرنا چاہیے اور ہماری زندگی کی مثال ہوا کے اس جھونکے کی مانند ہے جو ایک دم آتا اور گزر جاتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ پھولوں کا حسن اس لیے ہے کہ وہ آدمی کو موت اور آخرت کا خوف دلائے مگر انسان پھولوں کو اپنی آخری چیز سمجھ کر ان کے درمیان رہنے لگتا ہے اور دنیا کی لذتوں میں ایسا گم ہوتا ہے کہ پھر اسے زندگی کی سب سے بڑی حقیقت ''موت'' بھی یاد نہیں رہتی۔ اس دنیا کی دلفریبیوں اور رعنائیوں میں وہی آدمی گرفتار ہوسکتا ہے جسے موت کا ڈر نہ ہو۔ جو شخص دنیا کی دلفریبیوں میں گم ہو جائے اس نے اپنی آخرت کو کھو دیا۔ اس لیے خواجہ میر درد دنیا کی جھوٹی لذت کے پیچھے حقیقی لذت کو گنوانا نہیں چاہتے۔

شعر نمبر ۴:

تشریح:

پیشِ نظر شعر میں خواجہ صاحب نے دنیا کی بے اختیاری اور بے ثباتی بیان کی ہے۔ دنیا ایک تماشا گاہ ہے جس میں دنیا کا ہر انسان دلچسپی لیتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ وہ اپنی دنیا میں ہے حالانکہ وہ صرف خدا کی دنیا میں ہے۔ انسان کو جو کچھ ملا ہے وہ خدا کے دیئے سے ملا ہے۔ وہ عین اس لمحہ چھن جائے گا جب خدا اس کو چھیننے کا فیصلہ کرے۔ اس کے بعد انسان اپنے آپ کو اس حال میں پائے گا کہ اس کے پاس اس تماشا گاہ کا کوئی سامان نہ ہوگا جسے وہ آج اپنا سمجھ رہا ہے۔ چنانچہ درویش صفت کہتا ہے کہ وہ دنیا اور اس کی زندگی سے سیر ہو چکا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ یہاں سے رخصت ہو کر اپنے اصلی گھر یعنی دوسری دنیا میں چلا جائے۔ وہ دنیا والوں سے کہتا ہے کہ اے دوستو! ہم نے دنیا کو جی بھر کر دیکھ لیا ہے۔ یہ دنیا تمہیں مبارک ہو۔ ہم یہاں سے اگلی دنیا کو روانہ ہونا چاہتے ہیں گویا ہر آدمی کا حال یہ ہے کہ وہ آرزوؤں اور تمناؤں کو لیے ہوئے اس تماشا گاہ میں داخل ہوتا ہے اور اپنی تمام قوتوں کو صرف کر کے وہ اس گلشنِ ناپائیدار میں زندگی کے ناٹک کے لیے طرح طرح کے شاندار سامان تیار کرتا ہے مگر عین اس وقت جبکہ اس کی آرزوؤں کا گھر مکمل ہوتا ہے تو اچانک موت کا فرشتہ اسے اس کے اصلی گھر لے جانے کے لیے آ جاتا ہے اور اس دنیا کے سارے کھیل کود، سارے تماشے اور سارے ناٹک دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں۔ اس لیے انسان کو چاہیے کہ موجودہ دنیا کے مواقع کو اگلی دنیا کی تعمیر میں صرف کرے۔ اس کے لیے موجودہ دنیا اور تماشا گاہ ایک نئی اور کامیاب زندگی کا قیمتی اثاثہ بن جائے گی۔

شعر نمبر ۵:

تشریح:

اردو میں صوفیانہ شاعری کے بانی خواجہ صاحب پیشِ نظر شعر میں زندگی کی ناپائیداری کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ دنیا کی اس محفل میں ہماری مثال بالکل ایک شمع کی سی ہے۔ جب شمع رات کو روشن کی جاتی ہے تو اس کا موم پگھل کر ایسے بہنے لگتا ہے جیسے آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں۔ آخر کار شمع کا موم جلتے جلتے اور پگھلتے پگھلتے دامن میں آ جاتا ہے اور شمع کی زندگی رات بھر میں ختم ہو جاتی ہے۔ یہی حال انسان کی زندگی کا ہے جب وہ دنیا میں آتا ہے تو اس کی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہوتی ہیں اور جب دنیا سے رخصت ہوتا ہے تو اس کا دامن گناہوں سے تر ہوتا ہے۔ خواجہ صاحب نے یہی بات کہی ہے کہ جب وہ دنیا میں آئے تھے تو ان کی آنکھیں نم تھیں اور جب جا رہے ہیں تو ان کا دامن تر ہے۔ مطلب یہ ہے کہ انسان اور اس کی موت کے درمیان صرف چند ساعت کا فاصلہ ہے معلوم نہیں کہ یہ فاصلہ کب ختم ہو جائے اور وہ اپنے آپ کو دوسری دنیا میں پائے۔ گویا انسان کو پل کی بھی خبر نہیں ہے مگر اس کے باوجود انسان اتنا بے حس بنا ہوا ہے کہ اس کو اس کی خبر نہیں۔

شعر نمبر ۶:

تشریح:

پیشِ نظر شعر میں خواجہ میر درد اپنے آپ سے مخاطب ہوتے ہوئے کہتے ہیں کہ اے دردؔ! تجھے کچھ معلوم ہے کہ یہ تمام لوگ کہاں سے آئے تھے اور کہاں جا رہے ہیں مطلب یہ ہے کہ انسانی زندگی ایک حل نہ ہونے والا معمہ ہے۔ انسان کہاں سے آتا ہے اور کہاں چلا جاتا ہے۔ یہ راز کسی کو معلوم نہیں یعنی انسان اپنے آغاز اور انجام سے بے خبر ہے اور یہی بے خبری اس کی بامعنی زندگی کو بے معنی اور بے قدر بنا دیتی ہے۔ آدمی بظاہر کتنا آزاد ہے مگر موت کے سامنے وہ کتنا مجبور نظر آتا ہے۔ اس کی جیتی جاگتی زندگی اچانک بجھ جاتی ہے۔ کاش وہ زندگی کے اس سفر کو سمجھ لے جہاں سے حقیقی سفر کا آغاز ہوتا ہے (موت کے بعد کی زندگی)

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

گھر کا کام:

☆ آپ کو اس غزل کا سب سے خوبصورت شعر کون سا لگا اور کیوں؟ اس شعر میں کیا بتایا گیا ہے؟

یا

☆ کتاب میں موجود سرگرمی بھی گھر سے کرنے کے لیے دی جاسکتی ہے۔

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆ نظم کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً:

۱۔ شاعر پہلے شعر میں اتنے افسردہ کیوں نظر آرہے ہیں؟

۲۔ شاعر اپنی زندگی سے کیوں تنگ آئے ہوئے ہیں؟

۳۔ شاعر اپنے آپ کو شمع کی مانند کیوں قرار دے رہے ہیں؟

۴۔ آخری شعر میں شاعر کس سے مخاطب ہیں اور کیا کہہ رہے ہیں؟

☆ ایک یا دو بچوں سے مشق امیں موجود سوالات کے جوابات سنے جائیں گے۔

تدریسی معاونات/وسائل:

درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/سیاہ۔ چارٹ پیپر۔

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (سوال کے جواب کے دوران)

☆ شاعری کی ایک مقبول ترین صنف غزل سے روشناس ہوتے ہوئے اس کے طرزِ تحریر پر غور کرنے اور اس کی ہیئت سے واقف ہونے کے دوران۔

☆ اردو کی صوفیانہ شاعری سے متعارف ہونے اور مشہور صوفی شاعر خواجہ میر دردؔ کی لکھی ہوئی غزل کے طرزِ تحریر پر غور کرنے کے دوران

☆ شاعر کے اندازِ بیاں کو سمجھتے ہوئے اشعار کی مکمل اور جامع تشریح کرنے کے دوران۔

☆ غزل میں موجود نئے الفاظ اور لغت میں ان کے معنی تلاش کرنے کے دوران

☆ غزل کے اشعار کو آواز کے اتار چڑھاؤ اور آہنگ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنے کے دوران۔

☆ اشعار کو سمجھتے ہوئے سوالات کے جوابات تحریر کرنے کے دوران۔

☆ ہم قافیہ الفاظ اور ردیف سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے غزل میں موجود ہم قافیہ الفاظ اور ردیف لکھنے کے دوران۔

☆ مصرعوں کو سادہ نثر میں تبدیل کرنے کے دوران۔

☆ واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھنے اور جملوں میں ان کے مناسب استعمال کے دوران۔

☆ مطلع اور مقطع کی اصطلاح سے واقف ہوتے ہوئے غزل کا مطلع اور مقطع لکھنے کے دوران۔

☆ ضرب الامثال کے بارے میں جانتے ہوئے چند ضرب الامثال کا مفہوم لکھنے اور اپنی اردو کو بہتر بنانے کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆ شاعری کی ایک مقبول ترین صنف غزل سے روشناس ہوتے ہوئے اس کے طرزِ تحریر پر غور کرنا اور اس کی ہیئت سے واقف ہونا۔

☆ اردو کی صوفیانہ شاعری سے متعارف ہونا اور مشہور صوفی شاعر خواجہ میر دردؔ کی لکھی ہوئی غزل کے طرزِ تحریر پر غور کرنا۔

☆ شاعر کے اندازِ بیاں کو سمجھتے ہوئے اشعار کی مکمل اور جامع تشریح کرنا۔

☆ غزل میں موجود نئے الفاظ سیکھنا اور لغت سے ان کے معنی تلاش کرنا۔

☆ غزل کے اشعار کو آواز کے اتار چڑھاؤ اور آہنگ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔

☆ الفاظ کا مفہوم سمجھتے ہوئے غزل کے اشعار کی جامع تشریح کرنا اور سوالات کے جوابات تحریر کرنا۔

☆ ہم قافیہ الفاظ اور ردیف سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے غزل میں موجود ہم قافیہ الفاظ اور ردیف لکھنا۔

☆ مصرعوں کو سادہ نثر میں تبدیل کرنا اور اپنی لسانی مہارتوں میں اضافہ کرنا۔

☆ واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھ کر اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کرنا اور جملوں میں ان کا مناسب استعمال کرنا۔

LearningWell (Pvt.) Ltd. www.learningwell.pk

☆مطلع اور مقطع کی اصطلاح سے واقف ہوتے ہوئے غزل کا مطلع اور مقطع لکھنا۔

☆ضرب الامثال کے بارے میں جانتے ہوئے چند ضرب الامثال کا مفہوم لکھنا۔

کلیدِ جانچ

مشق نمبر۱

☆درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیے: (جوابات)

(الف) تہمت کے معنی الزامات اور گناہ کے ہیں۔ شعر میں تہمت چند سے شاعر کی مراد یہ ہے کہ انسان اس دنیا میں آ کر گمراہ ہو جاتا ہے اور خوب گناہ کماتا ہے اور یہ بھول جاتا ہے کہ اسے اس دنیا سے جا کر اپنے مالک حقیقی کو حساب دینا ہے۔

(ب) شاعر نے اپنی زندگی کو طوفان سے اس لیے تشبیہ دی ہے کیونکہ ان کے مطابق دنیا دکھوں، غموں اور پریشانیوں کی آماجگاہ ہے جن سے انسان کو زندگی بھر نجات نہیں مل سکتی۔ اس زندگی میں سوائے پریشانی اور دکھوں کے کچھ نہیں اسی لیے وہ اس زندگی سے سخت تنگ اور بیزار آ چکے ہیں۔

(ج) ادھر اودھر سے شاعر کی مراد دنیا کی بے ثباتی ہے۔ یہ دنیا چند روزہ ہے اور ہمیں ایک دن اس دنیا سے جانا ہے۔ ہماری زندگی کی مثال ہوا کے اس جھونکے کی ہے جو ایک دم آتا ہے اور گزر جاتا ہے۔

(د) شاعر کی اپنے گھر سے مراد ''اصلی گھر'' یعنی دوسری دنیا ہے جہاں مرنے کے بعد ہمیں جانا ہے۔

(ہ) جب انسان اس دنیا میں آتا ہے اس کی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہوتی ہیں اور جب دنیا سے رخصت ہوتا ہے تو اس کا دامن گناہوں سے تر ہوتا ہے۔ اسی بات کو شاعر نے بڑی خوبی سے بیان کیا ہے۔ جب انسان پیدا ہوتا ہے تو چشم نم لے کر اور جب وہ موت کے دہانے پر کھڑا ہوتا ہے تو دامن تر لے کر۔

(و) اس غزل میں شاعر نے دنیا کو ایک ''تماشا'' قرار دیا ہے۔ جس میں ہر انسان دلچسپی لیتا ہے۔ لیکن وہ یہ نہیں جانتا کہ اس دنیا کی ساری رنگینیاں اور رعنائیاں عارضی ہیں اور یہ تماشا ایک دن ختم ہو جائے گا۔

مشق نمبر۲

☆درج ذیل مصرعوں کی نثر بنائیے:

ع کیا ہمیں کام ان گلوں سے اے صبا!

نثر: اے صبا! ہمیں ان گلوں سے کیا کام۔

ع دوستو! دیکھا تماشا یاں کا بس

نثر: دوستو! بس یاں کا تماشا دیکھا۔

ع دردؔ کچھ معلوم ہے یہ لوگ سب

نثر: کچھ معلوم ہے دردؔ یہ سب لوگ۔

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

مشق نمبر۳

☆اس غزل کے قافیے اور ردیف لکھیے۔

قافیے: دھر۔ کر ۔ مر۔ اودھر ۔ گھر ۔ تر ۔ کیدھر

ردیف: چلے

مشق نمبر۴

☆اس غزل کا مطلع لکھیے اور اس کے علاوہ اپنی پسند کی کسی غزل کا مطلع لکھیے:

ے تہمت چند اپنے ذمے دھر چلے

کس لیے آئے تھے ہم، کیا کر چلے

اپنی پسند کی غزل کا مطلع: طلبہ اپنی پسند کے مطابق لکھیں۔

مشق نمبر۵

تمہیدی گفتگو: طلبہ اپنی سابقہ جماعتوں میں واحد جمع کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔ اس کا اعادہ کروایا جائے اور چند تصاویر یا جملوں کی مدد سے موضوع کی طرف لایا جائے اور انہیں واحد اور جمع کا فرق بتایا جائے۔ اس کے بعد ذخیرہ الفاظ بڑھانے کے لیے کوئی سرگرمی کروائی جا سکتی ہے۔ اگر وقت ہو تو ایک ڈبے میں بہت ساری پرچیاں رکھی جائیں جو واحد الفاظ پر مبنی ہوں۔ جماعت میں سے ہر بچہ باری باری ایک پرچی اٹھائے اور اس کی جمع بتائے۔ (معلم پہلے سے یہ ڈبا تیار کر کے رکھیں)

☆ واحد الفاظ کو جمع اور جمع الفاظ کو واحد میں تبدیل کر کے جملوں میں استعمال کیجیے:

واحد	جمع	جملے
معنی	معانی	اس نے اردو لغت میں سے بہت سے مشکل الفاظ کے معانی تلاش کیے۔
خاتون	خواتین	بازار میں خواتین سب سے زیادہ کپڑوں کی دکانوں میں نظر آتی ہیں۔
ترکیب	تراکیب	چور کو رنگے ہاتھوں پکڑنے کے لیے پولیس کو ایک بہت اچھی ترکیب سوجھی۔
قانون	قوانین	قانون کی پابندی کرنا ملک کے ہر شہری کا فرض ہے۔
مضمون	مضامین	میں تمام مضامین کو بڑے شوق اور دلچسپی سے پڑھتی ہوں۔
مسکین	مساکین	اسلام ہمیں مساکین کی دل جوئی کرنے اور ان کی مدد کرنے کا درس دیتا ہے۔
رمز	رُموز	کچھ لوگ اپنی رمز آمیز گفتگو سے لوگوں کا دل دکھاتے ہیں۔
شک	شکوک	جب کوئی میرے ساتھ غیر معمولی حرکت کرتا ہے تو دل میں شکوک وشبہات پیدا ہوتے ہیں۔

مشق نمبر ۶

☆ اس غزل کا مقطع لکھیے اور اس کے علاوہ اپنی پسند کی کسی غزل کا مقطع لکھیے۔

دردؔ کچھ معلوم ہے یہ لوگ سب
کس طرف سے آئے تھے ،کیدھر چلے

اپنی پسند کی غزل کا مقطع: طلبہ اپنی پسند کے مطابق لکھیں۔

مشق نمبر ۷

☆ درج ذیل ضرب الامثال کا مفہوم واضح کیجیے۔

ضرب الامثال	مفہوم
جیسے کو تیسا	جوں کا توں۔ نقل مطابق اصل
کوّا چلا ہنس کی چال اپنی چال بھی بھول گیا	اپنی اوقات سے بڑھ کر حوصلہ کرنے کا نتیجہ یہ ہے کہ انسان اپنی پچھلی حیثیت بھی گنوا دیتا ہے
آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا	ایک مصیبت سے چھوٹا دوسری میں جا پھنسا
الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے	اپنے کرتوت پر شرمانے کے بجائے ٹوکنے والے کو آنکھیں دکھائے

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

سبق نمبر ۲۷: آب پاشی کا زیرِ زمین نظام: کاریز

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ آب رسانی کے قدیم طریقے "کاریز" کی اہمیت و ضرورت سے واقف ہوتے ہوئے اس کے نظام کا بغور جائزہ لیں۔

☆ بلوچستان میں زیرِ زمین پانی کے حصول کے منفرد طریقہ کار سے واقف ہوں اور اس کے حوالے سے ضروری معلومات حاصل کریں۔

☆ سبق میں موجود نئے الفاظ سیکھیں اور ان کے معانی لغت میں سے تلاش کر کے اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں۔

☆ سبق کے معلوماتی مضمون کو پڑھ کر اس کے انداز تحریر کا بغور جائزہ لیں اور مضمون نویسی میں مہارت حاصل کریں۔

☆ درست تلفظ اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆ سبق کی حاصل کردہ معلومات پر تبادلہ خیال کریں یعنی (circle time) میں پر اعتماد طریقے سے سبق کے نکات واضح کریں۔

☆ سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھ کر تحریری صلاحیت بڑھائیں۔

☆ صفت مقداری سے واقف ہوتے ہوئے اس سے متعلق مثالیں لکھ کر صفت اور موصوف واضح کریں۔

☆ تجنیس معنوی کے بارے میں جانتے ہوئے ان سے متعلق الفاظ لکھیں اور معنوں سے ان کا فرق واضح کریں۔

☆ جملوں میں روزمرہ، محاورہ اور ضرب الامثال کی اغلاط پہچان کر انہیں درست کر کے لکھیں اور اپنی لسانی مہارتوں میں اضافہ کریں۔

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم طلبہ سے مخاطب ہوتے ہوئے اپنی گفتگو کا آغاز کریں کہ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ پاکستان ایک زرعی ملک ہے اور ہمارے ملک کی بیشتر آبادی اسی زراعت یا اس سے تعلق رکھنے والے شعبوں سے وابستہ ہے اور آپ سب یہ بھی جانتے ہوں گے کہ زراعت سے وابستہ آبادی کا بیشتر حصہ دیہات میں رہتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی معلم طلبہ سے پوچھیں کہ کیا آپ میں سے کسی نے دیہات یا گاؤں دیکھا ہے یا کبھی وہاں گئے ہوں یا آپ کا اکثر جانا ہوتا ہو؟ جو طلبہ وہاں گئے ہوں یا ان کا تعلق کسی گاؤں وغیرہ سے ہو اور ان کا آنا جانا ہوتا اس سے گاؤں کے بارے میں پوچھا جائے کہ وہ کیسا ہے اور وہاں کا ماحول اور رہن سہن کس طرح کا ہے؟ اگر کوئی بچہ نہ بتائے تو معلم خود بتائیں کہ گاؤں کی زندگی سادگی اور سکون کی زندگی ہوتی ہے۔ دیہات کے ماحول پر نظر ڈالیں تو کھلے میدان، گھاس کے قطعات، درختوں کی قطاریں، پرندوں کا ہجوم، ٹھنڈی اور صاف ہوائیں، اجلی دھوپ نظر آتی ہے۔ یہاں صاف ستھری فضا اور فطری ماحول دیکھنے کو ملتا ہے۔ یہاں کھیتوں اور فصلوں سے ہر طرف ہریالی ہی ہریالی نظر آتی ہے۔ یہاں لوگ کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ (طلبہ بھی ساتھ ساتھ بتائیں گے گاؤں کے حوالے سے جو ان کو معلومات ہوں گی) معلم ان کی بھی سابقہ معلومات کی جانچ لیں۔ اس کے بعد معلم موضوع کی طرف آتے ہوئے طلبہ سے پوچھیں کہ گاؤں میں جو یہ کھیت اور فصلیں ہوتی ہیں ان کو پانی کس طرح دیا جاتا ہے؟ طلبہ سے رائے لی جائے۔ جب تمام بچے اپنی اپنی رائے دے چکیں تو معلم انھیں بتائیں کہ ان کھیتوں اور فصلوں کو مصنوعی طریقوں سے پانی دیا جاتا ہے کیونکہ سارا سال تو بارشیں نہیں ہوتیں اس لیے ان کو پانی پہنچانے کے لیے مصنوعی طریقے اختیار کیے جاتے ہیں اسے آب پاشی کہا جاتا ہے۔ یہ عمل زرعی فصلیں اگانے، زرعی زمین کی ساخت برقرار رکھنے اور خشک علاقوں میں بنجر زمین کو قحط یا بارش کی کمی کے موسم میں قابل کاشت بنانے کے کام آتا ہے۔ مزید یہ کہ فصلوں کی پیداوار میں آب پاشی کے کئی دوسرے فوائد بھی ہیں جن میں فصل کو یخ موسم سے بچانے، کھیتوں میں غیر ضروری جڑی بوٹیوں کا تدارک اور زمین میں زرخیز مٹی کو درست طریقے سے پھیلانا شامل ہے۔ پاکستان میں آب پاشی مختلف ذرائع سے کی جاتی ہے۔ معلم پہلے طلبہ سے پوچھیں کہ کیا انہیں ذرائع آب پاشی معلوم ہیں۔ کوئی بھی ایک طریقہ کسی کو معلوم ہے؟ اگر کسی کو معلوم ہو تو معلم پہلے ان کی رائے لیں۔ اس کے بعد معلم خود بتائیں کہ سب سے پہلا ذریعہ تو وہ دریا ہیں جو صوبہ پنجاب مین بہتے ہیں۔ ان دریاؤں سے پانی حاصل کرنے کے لیے چھوٹی چھوٹی نہریں بنائی جاتی ہیں۔ یہ پانی حاصل کرنے کا سب سے موزوں ذریعہ ہے۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ جو بارش کا پانی زمین کے نیچے جاتا ہے اسے چٹانوں میں جمع کیا جاتا ہے اور پھر کنویں کھود کر اس پانی کو حاصل کیا جاتا ہے اور آب پاشی کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ تیسرا طریقہ ہے ٹیوب ویل کی مدد سے پانی حاصل کرنا۔ گاؤں دیہاتوں میں جہاں بجلی کی فراہمی دستیاب ہوتی ہے وہاں بجلی کے پمپ کے ذریعے کنوؤں سے پانی حاصل کیا جاتا ہے۔ چوتھا طریقہ یہ ہے کہ مختلف جگہوں پر بارش کے پانی کو روکنے کے لیے چھوٹے چھوٹے ڈیم یا تالاب بنائے جاتے ہیں اور پھر اس میں بارش کا پانی جمع کیا جاتا ہے اور وقت ضرورت اسے استعمال کیا جاتا ہے۔ پانی فصلوں تک پہنچانے کے لیے چھوٹی چھوٹی نہریں یا ندیاں بنائی جاتی ہیں جن کی مدد سے پانی کھیتوں تک پہنچایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک آخری طریقہ ہے جو صرف صوبہ بلوچستان میں استعمال کیا جاتا ہے۔ آج ہم اسی طریقے کے حوالے سے معلومات حاصل کریں گے۔ یہ ایک قدیم طریقہ ہے جو صدیوں سے چلا آرہا ہے۔ چونکہ بلوچستان ایک گرم اور خشک علاقہ ہے۔ یہاں بارش بھی کم ہوتی ہے اور نہروں وغیرہ کا پانی بھی بخارات بن کر اڑ جاتا ہے اور وہ خشک ہو جاتی ہیں یہی وجہ ہے کہ پانی کو ذخیرہ کرنے کے لیے یہاں زیرِ زمین گھر بنائے جاتے ہیں تاکہ پانی بخارات میں تبدیل نہ ہو۔ اس کے بعد سرنگوں کی مدد سے اسے اس کے مطلوبہ مقام تک پہنچایا جاتا ہے۔ لیکن یہ ایک بہت بڑا نظام ہے جس کے بارے میں آج ہم تفصیل سے پڑھیں گے۔

پڑھائی:

طلبہ سے جوڑی میں سبق کی پڑھائی کروائی جائے یعنی پہلے ایک بچہ پڑھے اور دوسرا سنے پھر دوسرا پڑھے اور پہلا سنے۔ سبق کے اختتام پر دونوں بچے آپس میں تبادلہ خیال کریں۔ اس کے بعد معلم ایک کل جماعتی گفتگو میں سبق کے اہم نکات طلبہ سے پوچھیں۔ اگر ممکن ہو تو تمام بچوں کو دائرے کی صورت میں بٹھایا جائے اور ہر بچہ باری باری سبق کے اہم نکات جماعت کے سامنے پیش کرے یا اپنی رائے کا اظہار کرے۔ جہاں ضرورت محسوس ہو وہاں معلم معاونت کریں۔ یہ سرگرمی (circle time) کہلاتی ہے۔

سرگرمی:

☆ طلبہ کو کمپیوٹر لیب لے جایا جائے۔ چار چار کے گروپ بنوائے جائیں۔ ہر گروپ سے کہا جائے کہ وہ آب پاشی کے مختلف ذرائع میں سے کسی بھی ایک ذریعہ یا طریقہ کے بارے میں کمپیوٹر سے معلومات اکٹھی کریں اور پاور پوائنٹ پر ایک پیشکش تیار کریں۔ تین یا چار سلائیڈز میں یہ پیشکش تیار کی جائے اور اس کا پرنٹ آؤٹ لے لیا جائے۔

☆ جماعت میں واپس آکر ہر گروپ اپنی پیشکش (جو پرنٹ آؤٹ لیا تھا) جماعت کو دکھائے اور اس میں لکھی ہوئی معلومات پڑھ کر سنائے۔　　یا

☆ اگر طلبہ کو کمپیوٹر لیب لے جانا ممکن نہ ہو تو معلم ذرائع آب پاشی کے متعلق معلومات جمع کریں (کتاب یا انٹرنیٹ کی مدد سے) اور جماعت میں پڑھ کر سنائیں یا کمپیوٹر پر کوئی پیشکش تیار کریں اور تصاویر کی مدد سے طلبہ کو ان ذرائع کے بارے میں بتائیں تاکہ طلبہ کو زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل ہوں۔

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجئے)

گھر کا کام:

☆ مشق نمبر ۴ پر دیا گیا سوال گھر سے کر کے لانے کے لیے دیا جا سکتا ہے۔ معلم طلبہ کو ہدایات دیں کہ وہ انٹرنیٹ سے بھی مدد لے سکتے ہیں۔　　یا

☆ آپ کے خیال میں آب پاشی کا کون سا نظام آج کے دور میں زیادہ بہتر اور کارآمد ہے؟ اپنی رائے دیجیے اور اس طریقہ کار کے بارے میں بتائیے نیز آپ کو یہ طریقہ کیوں موزوں لگا؟

LearningWell (Pvt) Ltd
www.learningwell.pk

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆ سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کئے جائیں گے مثلاً:

۱۔ کاریز کیسا نظام ہے؟

۲۔ سرشتہ کسے کہتے ہیں؟

۳۔ ''رتیت'' کسے کہتے ہیں؟

۴۔ کاریز کا نظام دراصل کیسے علاقوں کے لیے مفید ہے؟

۵۔ کن چیزوں نے کاریز کے نظام کو فرسودہ قرار دے دیا؟

تدریسی معاونات/ وسائل:

درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔ کمپیوٹر۔ انٹرنیٹ

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (سوال وجواب کے دوران)

☆ آب رسانی کے قدیم طریقے ''کاریز'' کی اہمیت وضرورت سے واقف ہوتے ہوئے اس کے نظام کا بغور جائزہ لینا۔

☆ بلوچستان میں زیرِ زمین پانی کے حصول کے منفرد طریقۂ کار سے واقف ہونا اور اس کے حوالے سے ضروری معلومات حاصل کرنا۔

☆ سبق میں موجود نئے الفاظ سیکھنے اور ان کے معانی لغت میں سے تلاش کرنے کے دوران

☆ سبق کے معلوماتی مضمون کو پڑھ کر اس کے اندازِ تحریر کا بغور جائزہ لینے اور مضمون نویسی کے دوران

☆ درست تلفظ اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنے کے دوران

☆ سبق کی حاصل کردہ معلومات پر تبادلہ خیال کرنے یعنی (circle time) میں پر اعتماد طریقے سے سبق کے نکات واضح کرنے کے دوران

☆ سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران

☆ صفت مقداری سے واقف ہوتے ہوئے اس سے متعلق مثالیں لکھنے اور صفت اور موصوف واضح کرنے کے دوران۔

☆ تجنیس معنوی کے بارے میں جانتے ہوئے ان سے متعلق الفاظ لکھنے اور معنوں سے ان کا فرق واضح کرنے کے دوران۔

☆ جملوں میں روزمرہ، محاورہ اور ضرب الامثال کی اغلاط پہچان کر انہیں درست کر کے لکھنے اور اپنی لسانی مہارتوں میں اضافہ کرنے کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆ آب رسانی کے قدیم طریقے ''کاریز'' کی اہمیت وضرورت سے واقف ہوتے ہوئے اس کے نظام کا بغور جائزہ لینا۔

☆ بلوچستان میں زیرِ زمین پانی کے حصول کے منفرد طریقۂ کار سے واقف ہونا اور اس کے حوالے سے ضروری معلومات حاصل کرنا۔

☆ سبق میں موجود نئے الفاظ سیکھنا اور ان کے معانی لغت میں سے تلاش کر کے اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کرنا۔

☆ سبق کے معلوماتی مضمون کو پڑھ کر اس کے اندازِ تحریر کا بغور جائزہ لینا اور مضمون نویسی میں مہارت حاصل کرنا۔

☆ درست تلفظ اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔

☆ سبق کی حاصل کردہ معلومات پر تبادلہ خیال کرنا اور (circle time) میں پر اعتماد طریقے سے سبق کے نکات واضح کرنا۔

☆ سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنا۔

☆ صفت مقداری سے واقف ہوتے ہوئے اس سے متعلق مثالیں لکھنا اور صفت اور موصوف واضح کرنا۔

☆ تجنیس معنوی کے بارے میں جانتے ہوئے ان سے متعلق الفاظ لکھنا اور معنوں سے ان کا فرق واضح کرنا۔

☆ جملوں میں روزمرہ، محاورہ اور ضرب الامثال کی اغلاط پہچان کر انہیں درست کر کے لکھنا اور اپنی لسانی مہارتوں میں اضافہ کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق نمبر ۱

سوالات کے جوابات:

(الف) کاریز پانی کی ترسیل اور استعمال کا تین ہزار سال پرانا وہ طریقہ کار ہے جس کے تحت انسان نے مقامی ماحول اور قدرت کے نظام

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

سے مطابقت رکھتے ہوئے اپنی ضروریات کی تکمیل کے لیے پانی کی دستیابی کا ایک نظام وضع کیا۔

(ب) کاریز کے نظام کا آغاز شمال مغربی ایران سے ہوا جہاں اسے شاہراہ ریشم کے ساتھ چین کی طرف توسیع ملی اور مغرب کی طرف شمالی افریقہ اور اسپین تک یہ نظام اپنایا گیا۔ اب بھی کم و بیش بائیس ممالک میں کاریز کے ذریعے آب پاشی کا یہ نظام رائج ہے اور اسے ۲۰ مختلف ناموں سے پکارا جاتا ہے۔

(ج) کاریز کا نظام پورے بلوچستان کے علاقے ہی میں موجود ہے۔ کاریز کا نظام اپنی نوعیت کے حوالے سے انجینئرنگ کا شاہ کار ہے۔ اس کی تاریخ صوبے میں لگ بھگ ایک ہزار سال پرانی ہے۔ جس کی تصدیق مکران کے علاقے میں کھدائی کے دوران ملنے والی کاریزات سے بھی ہوتی ہے۔ کاریزات کو ذرائع آب پاشی میں بلوچستان کا زیرِ زمین نہری نظام بھی کہا جا سکتا ہے اور یہ طریقہ کار عموماً پہاڑی علاقوں میں رائج ہے۔ جہاں پہاڑ کے دامن سے پھوٹنے والے چشموں اور جھرنوں کے پانی کو میلوں دور تک لوگوں کی ضرورت کے لیے پہنچایا جاتا ہے۔ جس کے لیے پہاڑ کے دامن میں ڈھلوان پر پہلے کنواں کھودا جاتا ہے جسے ماخذ کنواں کہا جاتا ہے جس میں چشمے پھوٹتے ہیں۔ جس کے بعد کنویں میں ڈھلوان کی جانب پانی کی سطح کے برابر اندر ایک سرنگ بنائی جاتی ہے اور ۵۰ سے ۱۰۰ میٹر کے فاصلے پر دوسرا کنواں کھودا جاتا ہے جس کے ایک طرف سے یہ سرنگ داخل اور دوسری طرف سے خارج ہوتی ہے۔ اسی طرح مختلف تعداد میں کنویں کھود کر انھیں آپس میں زمین دوز سرنگ کے ذریعے ملا دیا جاتا ہے۔ ان میں سے شروع کے کنوؤں کی تہہ سے پانی کے چشمے پھوٹتے ہیں جس کے باعث پانی کا بہاؤ ڈھلوان کی طرف جاری رہتا ہے اور کاریز کی سرنگ جوں جوں آگے بڑھتی ہے اس کی سطح زمین کے قریب تر ہوتی جاتی ہے اور ایک خاص مقام پر یہ سرنگ سطح زمین سے مل جاتی ہے۔

(د) ہر کاریز کو انتظامی سہولت کے لیے بارہ اکائیوں میں تقسیم کیا جاتا ہے جن کو "ہنگام" کہتے ہیں۔ جس کے لیے ہر حصے دار اپنے حصے کے مزدور مہیا کرتا ہے۔ ہر ہنگام کے لیے کم از کم دو مزدوروں کی ضرورت ہوتی ہے۔ کام کی نگرانی کے لیے ایک منیجر مقرر کیا جاتا ہے جس کو بلوچی زبان میں "سرشتہ" کہا جاتا ہے۔ منیجر کو کام کی نگرانی کا باقاعدہ معاوضہ بھی دیا جاتا ہے۔

(ہ) کاریز کی لمبائی بعض اوقات میلوں تک جا پہنچتی ہے اور کئی کئی سال اس کھودنے میں لگ جاتے ہیں۔

(و) کاریز کی ابتدا ایک نسل کرتی ہے اور تکمیل ان کی اولاد یعنی دوسری نسل کرتی ہے۔ جس کی وجہ اس کا طویل دورانیے پر محیط ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر نئی کاریز کھودنے سے گریز کیا جاتا ہے۔ صرف پرانی کاریزوں کی صفائی اور مرمّت ہی پر توجہ دی جاتی ہے۔

(ز) کسی بھی شخص کو کاریز کے راستے میں مکان یا دکان بنانے کی اجازت نہیں ہوتی۔ خلاف ورزی کی صورت میں کاریز کا رخ موڑنے کے تمام اخراجات اس کو برداشت کرنے پڑتے ہیں۔

(ح) آج صوبہ بلوچستان میں کاریزوں کی بقا کو سنگین مسائل کا سامنا ہے۔ حالانکہ قانون کے تحت کاریزوں کے گرد و نواح میں ۵۰۰ میٹر تک ٹیوب ویل لگانا منع ہے۔ لیکن اس قانون کی مسلسل خلاف ورزی ہو رہی ہے۔

مشق نمبر ۲

☆ خالی جگہ پُر کیجیے:

(۱) زیرِ زمین نہری نظام (۲) ماخذ کنواں (۳) ۵۰ سے ۱۰۰ (۴) میلوں۔ کئی کئی (۵) ہنگام

(۶) سرشتہ (۷) ۲۰۰۔۲۰۰ (۸) ۵۰۰ میٹر

مشق نمبر ۳

پچھلے ایک سبق میں طلبہ صفت اور موصوف کے بارے میں تفصیل سے جان چکے ہیں۔ طلبہ کو بتایا جائے کہ آپ صفت ذاتی، صفت نسبتی اور صفت عددی کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔ یہ صفت کی آخری مثال ہے صفت مقداری۔ یہ وہ صفت ہے جو موصوف کی مقدار بتاتی ہے۔

☆ آپ صفت مقداری کی کم سے کم دس مثالیں درج کیجیے اور صفت اور موصوف کو الگ الگ واضح کیجیے:

صفت مقداری	صفت	موصوف
تھوڑا نمک	تھوڑا	نمک
بے شمار نعمتیں	بے شمار	نعمتیں
کم کھانا	کم	کھانا
ذرا سی بات	ذرا سی	بات
زیادہ کھیر	زیادہ	کھیر
آدھی روٹی	آدھی	روٹی
کچھ لوگ	کچھ	لوگ
سیر بھر چاول	سیر بھر	چاول

LearningWell (Pvt.) Ltd. www.learningwell.pk

بہت سارے کھلونے	بہت سارے	کھلونے
سب بچے	سب	بچے

مشق نمبر ۴

یہ متشابہ الفاظ کی ایک قسم ''متشابہ بلحاظ املا'' ہے۔ طلبہ کو بتایا جائے۔ پچھلے کسی سبق میں یہ تفصیل سے پڑھایا جا چکا ہے۔ لہٰذا طلبہ سے اس کے حوالے سے پوچھا جائے۔

☆ درج ذیل متشابہ الفاظ کے دو الگ الگ معنی لکھیے:

گَل: گلا کا مخفف۔ گال کا مخفف　　　　گِل: بات چیت۔ معاملہ

گُل: پھول　　　　گُل: چراغ کی بتی کا جلا ہوا یا جلتا ہوا سرا

سونا: زرد رنگ کی مشہور دھات جس کے زیورات اور سکے وغیرہ بنتے ہیں　　　　سونا: نیند لینا۔ آنکھ لگنا

کھویا: دودھ کا ماوا۔ ربڑی　　　　کھویا: گُم ہو جانا۔ جاتا رہنا

عَلَم: جھنڈا　　　　علم: وہ نام جس سے آدمی مشہور ہو۔ خاص نام

پل: آن۔ لمحہ۔ سیکنڈ　　　　پل: پلنا کا امر (پل جانا)

مِہر: محبت۔ دوستی۔ الفت　　　　مہر: شمسی مہینوں میں سے ساتویں مہینے کا نام جو انگریزی ستمبر کے مطابق ہوتا ہے۔

مُہر: چھاپ

بونا: پستہ قد۔ ٹھگنا　　　　بونا: تخم ریزی کرنا۔ بیج ڈالنا

بھاگ: بھاگنا (مصدر کا امر) چلے جاؤ۔ چل دو　　　　بھاگ: قسمت۔ نصیب

(نوٹ: درج بالا تمام الفاظ ''متشابہ الفاظ بلحاظ املا'' سے تعلق رکھتے ہیں لیکن لفظ ''مہر'' متشابہ کی دوسری قسم ''متشابہ بلحاظ اعراب'' سے تعلق رکھتا ہے)

مشق نمبر ۵

طلبہ مرکب الفاظ اپنی سابقہ جماعتوں میں پڑھ چکے ہیں۔ ان سے اس کے بارے میں پوچھا جائے یا معلم چند مرکب الفاظ تختہ تحریر پر لکھ کر بچوں سے ان کے بارے میں پوچھیں۔ معلم طلبہ کو بتائیں کہ مرکب کا مطلب ہے ملانا یعنی دو الفاظ کا ملانا۔ دو الفاظ کے مجموعے کو مرکب لفظ کہتے ہیں۔

☆ درج ذیل مرکّب الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

خالق و مخلوق: خالق و مخلوق کے درمیان سات پردے حائل ہیں۔

خشک و تر: خشک و تر کا خالق و مالک صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

خیر و شر: انسان کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ خیر و شر میں سے کسی ایک راستے کو چنے۔/ جو انسان اپنے عقل و شعور کا استعمال کرتا ہے وہ خیر و شر میں سے خیر کے راستے کو چنتا ہے۔

دیس پردیس: دیس پردیس کی بہت سی اشیاء اس کے گھر میں نظر آئیں۔

زمین و آسمان: زمین و آسمان پر صرف اللہ تعالیٰ ہی کی بادشاہت ہے۔

سود و زیاں: اس سود و زیاں کی دنیا میں غربت کا کوئی ساتھ نہیں دیتا۔/ انسان دنیا میں سود و زیاں کی فکر میں اپنی آخرت کو بھلا بیٹھا ہے

سرد و گرم: والدین اپنی اولاد کو زمانے کے سرد و گرم سے بچا کر رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں/ زمانے کے سرد و گرم نے اسے انتہائی پریشان حال بنا دیا ہے۔

تلخ و شیریں: اس کے بیک وقت تلخ و شیریں لب و لہجہ سے میں پریشان ہو گیا۔

مشق نمبر ۶

☆ درج ذیل جملوں میں روزمرّہ، محاورہ اور ضرب الامثال کی غلطیاں موجود ہیں۔ انہیں درست کر کے دوبارہ لکھیے:

(الف) کینسر بہت برا مرض ہے۔　　　　(ب) اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔

(ج) تم نے ابھی تک اپنا کام کیوں نہیں ختم کیا؟　　　　(د) کھوئے ہوئے بچے کو اپنے سامنے پا کر ماں کی جان میں جان آ گئی۔

(ہ) دودھ کا جلا چھاچھ بھی پھونک پھونک کر پیتا ہے۔　　　　(و) وہ اپنی ضد کا بڑا پکا ہے کتنا بھی سمجھاؤ ٹس سے مس نہیں ہوتا۔

LearningWell (Pvt) Ltd.
www.learningwell.pk

مشق نمبر ۷

☆سبق کی مدد سے کاریز پر مختصر نوٹ لکھیے :

جواب: طلبہ اپنی فہم اور معلم کی ہدایات کے مطابق اس سوال کو حل کریں۔

سبق نمبر ۲۸: پاکستان کے قومی ادارے

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆پاکستان کے اہم قومی اداروں سے متعارف ہوتے ہوئے ان کی ضرورت اور اہمیت سے واقفیت حاصل کریں۔

☆قومی اداروں کے اختیارات اور ذمہ داریوں کے بارے میں جانیں اور اپنے ملک کی اہم معلومات سے آگاہی حاصل کریں۔

☆ملک کی ترقی اور استحکام میں ان کے کردار کا جائزہ لیں اور ان کی کارکردگی کو جانچنے کی سمجھ پیدا کریں۔

☆سبق میں موجود نئے الفاظ سیکھیں اور ان کے معانی لغت میں سے تلاش کر کے اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں۔

☆درست تلفظ اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھ کر تحریری صلاحیتوں میں اضافہ کریں۔

☆قواعد میں مرکّب توصیفی سے واقف ہوتے ہوئے اس سے متعلق چند مثالیں درج کریں اور صفت اور موصوف کی بخوبی شناخت کریں

☆جمع سالم اور جمع مکسر کے بارے میں جانتے ہوئے ان سے متعلق الفاظ کی شناخت کریں اور ان کے واحد لکھ کر اپنے ذخیرہ الفاظ کو بڑھائیں۔

☆مرکب عطفی میں سے معطوف الیہ، معطوف اور حرف عطف الگ کریں اور اپنی معلومات بڑھائیں۔

☆سابقوں کے بارے میں جان کر ان کی مدد سے الفاظ بنائیں اور جملوں میں ان کا استعمال کریں۔

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم ایک کل جماعتی گفتگو میں طلبہ سے چند سوالات کریں مثلاً کسی بھی ملک کا نظام کس طرح چلایا جاتا ہے یا اسے چلانے کے لیے کیا کام کیا جاتا ہے؟ کسی بھی ملک کو چلانے کا ذمہ دار کون ہوتا ہے؟ کون سی چیز ملک کو چلانے اور ترقی دینے میں کارفرما ہوتی ہے؟ طلبہ کو موضوع تک لانے کے لیے مختلف اشارات دیے جائیں اور ان سے ان سوالات کے جوابات لیے جائیں۔ جب طلبہ اپنی سمجھ کے مطابق اپنی رائے دے لیں تو معلم انہیں بتائیں کہ کسی بھی ملک کا نظام چلانے اور اسے ترقی دینے کے لیے کچھ ادارے قائم کیے جاتے ہیں۔ کوئی ادارہ قوانین بناتا ہے تو کوئی ان قوانین پر عمل درآمد کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ کسی ادارے کے ذمہ ملکی دفاع کا شعبہ ہوتا ہے تو کوئی ملک کے اندرونی معاملات اور امن و امان کا نگران ہوتا ہے۔ کسی ادارے کا کام ملک کے شہریوں کو عدل و انصاف فراہم کرنا ہوتا ہے تو کچھ ادارے شہریوں کو مختلف قسم کی سہولیات پہنچانے کے لیے قائم کیے جاتے ہیں۔ ہمارے ملک میں بھی اس کے نظام کو چلانے کے لیے کچھ ادارے قائم کیے گئے ہیں جو مختلف شعبوں میں اپنا اپنا کردار ادا کرتا ہے۔ آج ہم ان چند اہم ترین اداروں کے بارے میں جانیں گے جو ملک کے نظام کو چلانے اور اس کی ترقی میں اپنا کردار ادا کرنے میں کارفرما ہیں۔ طلبہ سبق کا نام خود بتائیں۔

پڑھائی:

☆طلبہ سے سبق کی بلند خوانی کروائی جائے۔ ہر بچہ باری باری سبق کا کچھ حصہ پڑھے جہاں ضرورت ہو وہاں معلم رہنمائی کریں اور ساتھ ہی سبق کے اہم نکات کی طرف توجہ دلائیں۔ نئے الفاظ اور ان کے معنی بھی طلبہ کو سمجھائے جائیں۔ سبق کے اختتام پر طلبہ کی رائے لی جائے اور چند سوالات کیے جائیں جس سے اندازہ ہو کہ طلبہ کو سبق اچھی طرح سمجھ آیا یا نہیں۔

یا

☆☆طلبہ کی جوڑی میں بھی پڑھائی کروائی جائے۔ پہلے ایک بچہ پڑھے تو دوسرا سنے اس کے بعد دوسرا پڑھے تو پہلے بچہ سنے۔ اس طرح آدھا سبق پہلا اور آدھا سبق دوسرا بچہ پڑھے۔ معلم نئے الفاظ اور ان کے معانی تختہ تحریر پر لکھیں۔ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ آپس میں تبادلہ خیال کریں۔ (اس دوران معلم کی معاونت شامل ہوگی)

☆جب طلبہ اس سبق کو اچھی طرح پڑھ لیں اور اس کے اہم نکات ذہن نشین کر لیں تو فش بول کی سرگرمی (fish bowl activity) کروائی جائے۔

☆اس میں جماعت کے تمام بچے دائرے کی صورت میں بیٹھیں گے اور درمیان میں دو کرسیاں رکھی جائیں گے۔ دو دو بچے آمنے سامنے بیٹھ کر سبق کے چند نکات بتائیں گے۔ وہ ایک دوسرے کو سبق کے بارے میں ایسے بتائیں کہ جیسے آپس میں گفتگو کر رہے ہوں۔ وہ گفتگو کریں اور جماعت کے باقی بچے (جو دائرے کی صورت میں بیٹھے ہوں) وہ سنیں۔ اس طرح تھوڑی تھوڑی دیر بعد دو دو بچے آئیں اور سبق کے اہم نکات منظر عام پر لائیں۔ معلم کی رہنمائی اور معاونت شامل رہے۔

سرگرمی:

☆معلم سبق میں دی گئی تمام معلومات کی روشنی میں سوالات تیار کریں اور بچوں کا ایک کوئز پروگرام ترتیب دیں۔

LearningWell (Pvt.) Ltd. www.learningwell.pk

☆ جماعت کی دو ٹیمیں بنائی جائیں۔ معلم تختہ تحریر پر دو کالم بنائیں اور اس پر ٹیم اے اور ٹیم بی لکھیں۔

☆ معلم سبق کے حوالے سے سوالات پوچھیں۔ اگر ٹیم کے بچے جواب دیں تو انہیں نمبر دیں ورنہ ''زیرو'' لکھیں۔

☆ اس طرح سبق کی دہرائی بھی ہو جائے گی اور طلبہ کی جانچ بھی ہو جائے گی کہ ان کو سبق اچھی طرح سمجھ آیا یا نہیں۔

یا

☆ کسی بھی ادارے کا مطالعاتی دورہ کروایا جائے اگر ممکن ہو۔ طلبہ سے اس مطالعاتی دورے کا احوال بھی لکھوایا جائے۔

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆ سبق میں بتائے گئے اداروں میں سے کسی بھی ایک ادارے کے متعلق ایک چارٹ پیپر پر پیشکش بنا کر لائیں۔ اس چارٹ پیپر پر ادارے کی تصویر اور اس کے بارے میں اہم معلومات خوبصورت انداز سے درج ہوں۔ اس ادارے سے متعلق مزید معلومات انٹرنیٹ سے بھی حاصل کی جا سکتی ہیں۔ اچھی پیشکش کو جماعت میں آویزاں کیا جائے۔

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆ سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً:

۱۔ قومی اسمبلی کے اجلاس کی کاروائی کون چلاتا ہے اور مزید یہ کیا خدمات انجام دیتا ہے؟

۲۔ قومی اسمبلی کی نشست کے لیے مقابلہ کرنے والے امیدواروں کے لیے کیا شرط ہے؟

۳۔ پاکستان اسٹیل مل کب بنائی گئی اور اس کے ذمہ کیا کام ہے؟

۴۔ کراچی پورٹ ٹرسٹ کے سپرد کون سا ادارہ ہے اور یہ کیوں اہم ہے؟

۵۔ واپڈا کس قسم کا ادارہ ہے؟

تدریسی معاونات/ وسائل:

درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔ چارٹ پیپر

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (سوال و جواب کے دوران)

☆ پاکستان کے اہم قومی اداروں سے متعارف ہوتے ہوئے ان کی ضرورت اور اہمیت سے واقفیت حاصل کرنے کے دوران۔

☆ قومی اداروں کے اختیارات اور ذمہ داریوں کے بارے میں جاننے اور اپنے ملک کی اہم معلومات سے آگاہ ہونے کے دوران۔

☆ ملک کی ترقی اور استحکام میں ان اداروں کے کردار کا جائزہ لینے اور ان کی کارکردگی پر اپنی رائے دینے کے دوران۔

☆ سبق میں موجود نئے الفاظ سیکھنے اور ان کے معانی لغت میں سے تلاش کرنے کے دوران۔

☆ درست تلفظ اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنے کے دوران۔

☆ سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران۔

☆ قواعد میں مرکّب توصیفی سے واقف ہوتے ہوئے اس سے متعلق چند مثالیں درج کرنے اور صفت اور موصوف کی بخوبی شناخت کرنے کے دوران۔

☆ جمع سالم اور جمع مکسر کے بارے میں جانتے ہوئے ان سے متعلق الفاظ کی شناخت کرنے اور ان کے واحد لکھنے کے دوران۔

☆ مرکب عطفی میں سے معطوف الیہ، معطوف اور حرف عطف الگ کرنے کے دوران۔

☆ سابقوں کے بارے میں جان کر ان کی مدد سے الفاظ بنانے اور جملوں میں ان کا استعمال کرنے کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆ پاکستان کے اہم قومی اداروں سے متعارف ہوتے ہوئے ان کی ضرورت اور اہمیت سے واقفیت حاصل کرنا۔

☆ قومی اداروں کے اختیارات اور ذمہ داریوں کے بارے میں جاننا اور اپنے ملک کی اہم معلومات سے آگاہی حاصل کرنا۔

☆ ملک کی ترقی اور استحکام میں ان کے کردار کا جائزہ لینا اور ان کی کارکردگی کو جانچنے کی سمجھ پیدا کرنا۔

☆ سبق میں موجود نئے الفاظ سیکھنا اور ان کے معانی لغت میں سے تلاش کر کے اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کرنا۔

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

LearningWell

☆ درست تلفظ اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔

☆ سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنا۔

☆ قواعد میں مرکّب توصیفی سے واقف ہوتے ہوئے اس سے متعلق چند مثالیں درج کرنا اور صفت اور موصوف کی بخوبی شناخت کرنا۔

☆ جمع سالم اور جمع مکسر کے بارے میں جانتے ہوئے ان سے متعلق الفاظ کی شناخت کرنا اور ان کے واحد الفاظ لکھنا۔

☆ مرکب عطفی میں سے معطوف الیہ، معطوف اور حرف عطف کے بارے میں جاننا اور ان کی شناخت کرنا۔

☆ سابقوں کے بارے میں جان کر ان کی مدد سے الفاظ بنانا اور جملوں میں ان کا استعمال کرنا۔

کلید جانچ

مشق نمبر ا

سوالات کے جوابات:

(الف) سبق میں جن اداروں کا ذکر کیا گیا ہے وہ یہ ہیں: ا۔قومی اسمبلی ۲۔سینیٹ ۳۔عدالت عظمیٰ ۴۔پاکستان مسلح افواج ۵۔کراچی بندرگاہ ۶۔پاکستان ریلوے ۷۔بینک دولت پاکستان ۸۔پی۔آئی۔اے ۹۔پاکستان اسٹیل مل ۱۰۔واپڈا ۱۱۔پاکستان پوسٹ

(ب) مقنّنہ کا مطلب ہے قانون بنانے والا۔ملکی اداروں میں سب سے زیادہ اہمیت مقنّنہ کی ہوتی ہے۔اس کے تحت دو ایوان آتے ہیں ا۔قومی اسمبلی ۲۔سینیٹ

(ج) قومی اسمبلی پارلیمنٹ کا بنیادی حصہ ہے جسے ایوان زیریں بھی کہتے ہیں قومی اسمبلی میں عوام کے منتخب نمائندے ہوتے ہیں جنہیں عوام انتخابات میں منتخب کرتے ہیں۔ان نمائندوں کا کام ملک کے لیے قوانین بنانا ہوتا ہے۔اس کے برعکس سینیٹ بھی پارلیمنٹ کا حصہ ہے۔اس کے ارکان کا انتخاب عوام براہ راست نہیں کرتے بلکہ ان کا انتخاب صوبائی اسمبلی کے منتخب اراکین کرتے ہیں۔کوئی بھی قانون جو قومی اسمبلی بناتی ہے سینیٹ کو اس کا جائزہ لینے کا حق ہوتا ہے اور کسی صوبے کے خلاف کوئی قانون نہیں بن سکتا جب تک کہ اس صوبے کے دوتہائی ارکان اس کی حمایت نہ کریں۔البتہ سینیٹ کو قومی اسمبلی سے بالاتر کسی بھی قانون کو بنانے کا اختیار نہیں ہوتا۔اس لحاظ سے قومی اسمبلی کو سینیٹ سے زیادہ اختیارات حاصل ہوتے ہیں۔

(د) مختلف سیاسی جماعتیں انتخابات میں حصہ لیتی ہیں اور ان کے کامیاب ارکان قومی اسمبلی کے رکن بن جاتے ہیں۔جس سیاسی جماعت کے زیادہ ارکان منتخب ہوتے ہیں یا اسے زیادہ اراکین کی حمایت حاصل ہوتی ہے، اسی کی حکومت بنتی ہے اور اسی سیاسی جماعت کا کوئی رکن وزیر اعظم بنتا ہے۔وزیر اعظم کو قائدِ ایوان بھی کہا جاتا ہے۔

(ہ) ۱۹۷۱ء کے بعد ایوان بالا یعنی سینیٹ بنایا گیا تاکہ تمام چھوٹے صوبوں کو بڑے صوبوں کے برابر نمائندگی مل جائے۔کیونکہ قومی اسمبلی میں تو ہر صوبے سے ارکان آبادی کی بنیاد پر منتخب ہوتے ہیں یعنی جس صوبے کی زیادہ آبادی ہوتی ہے وہیں سے زیادہ ارکان منتخب ہوتے ہیں لیکن سینیٹ میں تمام صوبوں سے ارکان برابر کی تعداد میں منتخب ہوتے ہیں۔

(و) عدالت عظمیٰ پاکستان، اسلامی جمہوریہ پاکستان کی سب سے اعلیٰ عدالت ہے اور پورے ملک کے عدالتی نظام کی نگران ہے۔

(ز) پاکستانی فوج کے ذمے ملک کو بیرونی دشمنوں سے محفوظ رکھنا ہے۔اس کے علاوہ پاکستانی فوج ملکی حادثات اور سانحات مثلاً زلزلہ اور سیلاب وغیرہ کی صورت حال میں بھی طلب کی جا سکتی ہے۔

(ح) اسٹیٹ بینک پاکستان میں بینکاری کے نظام کی نگرانی کرتا ہے۔سکّے اور کرنسی نوٹ کے اجرا کا کام اسٹیٹ بینک کے بنیادی فرائض میں شامل ہے۔

مشق نمبر ۲

یہ سرگرمی کروانے کے بعد طلبہ سے پوچھا جائے کہ اس مشق میں جو صفت لکھی گئی اس کا تعلق صفت کی کون سی قسم سے ہے۔طلبہ کو سوچنے کا موقع دیا جائے۔معلم بتائیں کہ یہ صفت ذاتی ہے۔

☆ آپ بھی اسی قسم کے آٹھ مرکبات لکھیے اور صفت اور موصوف الگ کیجیے:

مرکبات	صفت	موصوف
دلچسپ کہانی	دلچسپ	کہانی
مزیدار کھانا	مزیدار	کھانا
خوبصورت لڑکی	خوبصورت	لڑکی
نیک آدمی	نیک	آدمی
میلی چادر	میلی	چادر
گرم چائے	گرم	چائے
گہرا سمندر	گہرا	سمندر
خطرناک جانور	خطرناک	جانور

LearningWell (Pvt) Ltd www.learningwell.pk

مشق نمبر۳

طلبہ پہلے اس کے بارے میں تفصیل سے پڑھ چکے ہیں۔

☆ پہلے آپ جمع سالم اور جمع مکسر کی تعریف پڑھ چکے ہیں۔ نیچے دیے گئے الفاظ میں سے جمع سالم اور جمع مکسّر کو الگ الگ خانوں میں لکھیے اور ساتھ ہی ان کے واحد الفاظ بھی لکھیے:

الفاظ	جمع سالم/جمع مکسر	واحد
سامعین	جمع سالم	سامع
مساکین	جمع مکسّر	مسکین
شبہات	جمع سالم	شبہ
فوائد	جمع مکسّر	فائدہ
اقوام	جمع مکسّر	قوم
وسائل	جمع مکسّر	وسیلہ
تقاریر	جمع مکسّر	تقریر
باغات	جمع سالم	باغ
غزلیات	جمع سالم	غزل
مومنین	جمع سالم	مومن

مشق نمبر۴

☆ مرکب عطفی کے بارے میں آپ پہلے پڑھ چکے ہیں۔ درج ذیل مرکب عطفی میں سے معطوف الیہ، حرف عطف اور معطوف الگ الگ کیجیے:

مرکب عطفی	معطوف الیہ	حرف عطف	معطوف
فتح ونصرت	فتح	و	نصرت
ظلم وستم	ظلم	و	ستم
اچھا اور برا	اچھا	اور	برا
خوشی اور غم	خوشی	اور	غم
آج اور کل	آج	اور	کل
صبر وتحمل	صبر	و	تحمل
گل وگلزار	گل	و	گلزار
زندگی اور موت	زندگی	اور	موت
نیکی اور بدی	نیکی	اور	بدی
شکل وصورت	شکل	و	صورت

مشق نمبر۵

☆ درج ذیل سابقوں کی مدد سے الفاظ بنائیے اور انہیں جملوں میں استعمال کیجیے:

سابقے	الفاظ	جملے
نازک	نازک اندام۔ نازک مزاج	ہماری پڑوسن بڑی نازک مزاج ہیں ان سے ذرا سوچ سمجھ کر بات کرنی پڑتی ہیں۔
ہم	ہم کلام۔ ہم وطن۔ ہم راز	میرا دوست میرا ہم راز بھی ہے اور میں اس پر بھروسہ کرتا ہوں۔
ہر	ہرچند۔ ہردلعزیز۔ ہردم	وہ اپنی نیک عادتوں کے باعث پورے خاندان میں ہردلعزیز ہے

LearningWell (Pvt.) Ltd. www.learningwell.pk
LearningWell

پس	پس ماندہ۔پس پردہ۔پس منظر	اس لڑکی کی بوکھلاہٹ یہ بتا رہی تھی کہ پس پردہ ضرور کوئی بات ہے
لا	لاعلاج۔لاتعداد۔لاوارث	اس کو ایک لاعلاج موذی مرض لاحق ہوگیا ہے جس کی وجہ سے وہ بہت پریشان ہے۔
مہا	مہاراج۔مہاجن	ہمارے محلے میں ایک مہاجن رہتا ہے جو بڑا کنجوس ہے۔
ذی	ذی روح۔ذی وقار۔ذی شعور	ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کو ایک ذی شعور حکمران عطا کرے۔
قابل	قابل عزت۔قابل غور۔قابل دید	دبئی کی عالیشان عمارتیں قابل دید ہیں۔

مشق نمبر ۶

☆محکمہ تعلیم کے ناظم کو اسکول میں اساتذہ کی کمی کو دور کرنے کے لیے ایک درخواست لکھیے:

بخدمت جناب ناظم اعلیٰ صاحب،

محکمہ تعلیم سندھ، کراچی

جنابِ عالی!

مودبانہ گذارش ہے کہ میں پی۔آئی۔بی اسکول میں واقع گورنمنٹ بوائز سیکنڈری اسکول میں زیرتعلیم ہوں اور ایک ہونہار طالب علم ہوں۔میں پابندی سے اسکول جاتا ہوں اور پچھلے سال میں نے مڈل کے امتحان مین پورے صوبے میں اول درجہ حاصل کیا تھا اور اپنے اسکول کا نام روشن کیا تھا۔اب میں نویں جماعت میں آچکا ہوں۔میں آپ کی توجہ اس مسئلے کی طرف مرکوز کروانا چاہتا ہوں کہ پچھلے ایک مہینے سے میرے اسکول میں اساتذہ کی تعداد میں کمی واقع ہوئی ہے جس کی وجہ سے اسکول کا نظام درہم برہم ہوگیا ہے۔کچھ اساتذہ اسکول چھوڑ گئے ہیں، کچھ کا تبادلہ ہوگیا ہے اور کچھ ریٹائر ہو گئے ہیں لیکن اب تک ان جانے والے اساتذہ کی بھرپائی نہیں ہوئی جس کی وجہ سے اسکول کے اندر بے ضابطگی نظر آنے لگی ہے۔اسکول میں کل بچے ۶۰۰ کے قریب ہیں جبکہ اساتذہ کی تعداد ۲۵ ہے۔اب آپ ہی بتائیے کہ اتنے بچوں کو اتنے کم اساتذہ کیسے توجہ دے پائیں گے۔اسکول کا نظم وضبط تو متاثر ہو ہی رہا ہے ساتھ ساتھ اس سب کا اثر ہماری تدریس پر بھی ہو رہا ہے۔روزانہ ایک یا دو پیریڈ ایسے چلے جاتے ہیں جس میں کوئی پڑھائی نہیں ہوتی کیونکہ استاد موجود نہیں ہوتے۔ہمارا یہ سال انتہائی قیمتی ہے اور مضامین بھی کافی مشکل ہیں جن میں ہمیں اساتذہ کی مستقل رہنمائی کی بہت ضرورت ہے۔چونکہ میں اپنے اسکول کا ایک ہونہار طالب علم ہوں اس لیے مجھے اپنے اسکول کا نام روشن کرنا ہے لیکن اساتذہ کی غیر حاضری اور عدم دستیابی کے باعث میری پڑھائی کا حرج ہو رہا ہے اور سخت مشکل پیش آ رہی ہے۔

برائے مہربانی آپ اس مسئلے پر سنجیدگی سے غور کیجیے اور اس کو حل کرنے کے لیے ضروری اقدام اٹھائیں تاکہ ہمیں اس پریشانی سے نجات ملے۔ہم آپ کے بے حد مشکور ہوں گے اگر آپ اس مسئلے کو جلد از جلد حل کرنے کی کوشش کریں گے اور ہمارے اسکول میں نئے اساتذہ کی تعیناتی کو یقینی بنائیں گے تاکہ ہم سکون سے اپنی پڑھائی جاری رکھیں۔

درخواست گذار

طالب علم گورنمنٹ بوائز سیکنڈری اسکول

۱۰ مارچ ۲۰۱۸

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

سبق نمبر ۲۹: مچھر

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہوجائیں گے کہ:

☆اردو میں مزاحیہ ادب سے واقفیت حاصل کرتے ہوئے اپنے اندر ذوق مزاح پیدا کریں۔

☆اردو ادب میں مصورِ فطرت "خواجہ حسن نظامی" کی تحریر سے محظوظ ہوتے ہوئے ان کی شگفتگی اور جزئیات نگاری سے بخوبی آگاہ ہوں۔

☆مزاح کے انداز میں مچھر کی عادات واطوار اور اس کی حرکات وسکنات سے واقف ہوتے ہوئے اس سے بچاؤ کی ہر ممکن کوشش کریں۔

☆نئے الفاظ کی ہجے کرتے ہوئے اس کے معنی تلاش کریں اور اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں۔

☆لہجے کے اتار چڑھاؤ، علامات اوقاف کے استعمال اور الفاظ کے درست تلفظ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھیں اور اپنی تحریری صلاحیت بہتر بنائیں۔

☆حروف فجائیہ سے واقف ہوں اور ان حروف کا استعمال کرتے ہوئے جملے بنا کر اپنی لسانی مہارتوں میں اضافہ کریں۔

☆قواعد میں لاحقوں کے بارے میں جانتے ہوئے ان کی مدد سے الفاظ بنائیں اور جملوں میں ان کا استعمال کریں۔

☆تلخیص نگاری کے فن سے آگاہ ہوتے ہوئے سبق کا خلاصہ تحریر کریں۔

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم طلبہ کو چند اشارات بتائیں اور ان سے کہیں کہ وہ بوجھیں کہ وہ کیا چیز ہے:

بھن بھن کرتا جاتا ہے نیند وہ سب کی اڑاتا ہے
لہو بھی دیکھو چراتا ہے گر مارو تو ہاتھ نہ آتا ہے
بینڈ وہ سب کی بجاتا ہے بیماریاں بھی خوب پھیلاتا ہے

معلم طلبہ سے پوچھیں کہ یہ کیا ہے؟ طلبہ کو سوچنے کا وقت دیا جائے۔ طلبہ اپنی رائے دیں۔ ہوسکتا ہے کہ طلبہ اس کا نام بتانے میں کامیاب ہو جائیں۔ اگر نہیں تو آخر میں معلم بتائیں کہ وہ ہے ''مچھر''۔ جو بظاہر تو ایک چھوٹا سا بھنگا ہے لیکن اس نے ہمارا جینا محال کیا ہوا ہے اور نہ صرف یہ کہ کاٹ کاٹ کر ہمیں تنگ کرتا ہے بلکہ نہایت ہی خطرناک بیماریوں کی بھی وجہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم اس سے نالاں ہیں۔ اس کے بعد معلم طلبہ سے پوچھیں کہ آپ سب کی ''مچھر'' کے بارے میں کیا رائے ہے اور آپ اس کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟ طلبہ اظہار خیال کریں اور مچھر کے حوالے سے اپنی رائے دیں۔ جب تمام طلبہ اپنی رائے دے چکیں تو معلم موضوع کی طرف آتے ہوئے طلبہ کو بتائیں کہ آج ہم جو سبق پڑھنے جارہے ہیں وہ اسی ''مچھر'' کے بارے میں ہے۔ یہ ایک بہت بڑے مصنف ''خواجہ حسن نظامی'' کی ایک مزاحیہ تصنیف ہے۔ خواجہ حسن نظامی مصور فطرت کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ وہ شگفتگی اور جزئیات نگاری میں اپنا جواب نہیں رکھتے۔ اس مزاحیہ تحریر میں بھی انہوں نے نہایت خوبصورتی سے ایک مچھر کی عادات و اطوار کو بیان کیا ہے اور اس کی حرکات و سکنات کی بڑی جامع انداز میں تصویر کھینچی ہے۔

پڑھائی:

سبق کی انفرادی پڑھائی کروائی جائے گی۔ طلبہ انفرادی طور پر خود پڑھنے کی کوشش کریں گے اور اگر بچوں کو مشکل پیش آئے تو معلم ان کی رہنمائی کریں گی۔ (بلند خوانی بھی کروائی جاسکتی ہے)

☆ سبق کے نئے الفاظ تختہ تحریر پر لکھے جائیں اور ان کے معنی طلبہ لغت کی مدد سے تلاش کریں۔ معلم کی رہنمائی شامل رہے۔

☆ سبق کے اختتام پر طلبہ کی رائے لی جائے گی اور اہم نکات پوچھے جائیں گے۔ آخر میں ایک کل جماعتی گفتگو میں معلم طلبہ کو سبق کے اہم نکات سے آگاہ کریں۔

یا

☆ چونکہ یہ ایک مزاحیہ تحریر ہے اور اس میں نئے الفاظ کا زیادہ استعمال ہوا ہے لہٰذا بلند خوانی بھی کروائی جاسکتی ہے۔ جماعت میں ہر بچے سے سبق کا کچھ حصہ پڑھوایا جائے یا چند بچوں سے پڑھوایا جائے۔ معلم ساتھ ساتھ نئے الفاظ کے معانی بھی سمجھاتے جائیں اور اس مزاحیہ تحریر کو سمجھنے میں طلبہ کی رہنمائی کریں۔ اس کے علاوہ طلبہ سے کہا جائے کہ وہ سبق کے اہم نکات خط کشید کریں۔

☆ سبق کے اختتام پر طلبہ کی رائے لی جائے اور اہم نکات پوچھے جائیں۔ ضرورت پڑنے پر معلم اپنی بھی رائے دیں۔

سرگرمی:

☆ طلبہ کو مختلف حشرات الارض پر مبنی ایک چھوٹی سی دستاویزی فلم دکھائی جاسکتی ہے جن میں چند حشرات الارض کے بارے میں بتایا گیا ہو یا چند حشرات الارض کے بارے میں معلومات ایک پرچے پر تحریر کی جائے اور طلبہ کو گروپ میں پڑھنے کے لیے دی جائیں۔

یا

☆ طلبہ کے گروپ بنوائے جائیں۔ جماعت میں تھوڑے تھوڑے فاصلے پر چارٹ پیپر آویزاں کیے جائیں جن میں چند حشرات الارض کے بارے میں معلومات لکھی گئی ہوں۔ ہر چارٹ پیپر پر کسی ایک کے بارے میں لکھا ہو اور اس کی تصویر بھی ہو۔ ہر گروپ سے کہا جائے کہ وہ باری باری ایک ایک چارٹ پیپر پر درج معلومات پڑھے۔ ہر گروپ کو پانچ سے دس منٹ دیے جائیں کہ وہ چارٹ پیپر پر درج معلومات پڑھ لے۔ آخر میں معلم ایک کل جماعتی گفتگو میں ان کے متعلق چند سوالات کریں تاکہ اندازہ ہو کہ طلبہ نے کتنی معلومات حاصل کیں۔

یا

☆ ''مچھر'' کے حوالے سے کوئی مزاحیہ رول پلے کروایا جاسکتا ہے۔ جیسے دو بچے ہوں جن میں سے ایک ''مچھر'' بن جائے اور دوسرا بچہ انٹرویو لینے والا۔ انٹرویو لینے والا بچہ سوال کرتا جائے اور مچھر اپنے انداز سے جواب دیتا جائے۔ مثلاً انٹرویو لینے والا سوال پوچھے کہ آپ ہمیں کیوں کاٹتے ہیں؟ تو مچھر جواب دے کہ تمہارا خون میری غذا ہے۔ مجھے بہت اچھا لگتا ہے تم لوگوں کا خون چوسنا۔ وغیرہ۔

اسی طرح معلم طلبہ کو ہدایات دیں کہ وہ مزاحیہ سوال جواب تیار کریں اور ایک رول پلے کی طرح جماعت کے سامنے پیش کریں۔ اس رول پلے کو اسمبلی میں بھی کروایا جاسکتا ہے۔

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆ کسی بھی ایک حشرات الارض کے بارے میں معلومات اکٹھی کیجیے اور اسے ایک پیراگراف کی شکل میں لکھ کر ایک جامع نوٹ تحریر کیجیے۔ تصویر بھی بنایئے یا لگایئے:

یا

☆ حشرات الارض میں سے کسی ایک پر کوئی نظم تلاش کر کے کاپی میں لکھ کر لایئے: (یہ نظمیں دوسرے دن جماعت میں سنی جائیں)

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

LearningWell

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆ سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کئے جائیں گے مثلاً:

۱۔ مچھر کے وار سے کون محفوظ ہے؟

۲۔ آدمیوں نے کس چیز میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی؟

۳۔ مچھروں سے بچاؤ کے لیے ہم کیا کیا تدابیر اختیار کرتے ہیں؟

۴۔ سبق میں مچھر کا حلیہ کیسا بیان کیا گیا ہے؟

۵۔ چند ایک بچوں سے کاپی میں لکھے گئے سوالات کے جوابات سنے جائیں۔

تدریسی معاونات/ وسائل:

حشرات الارض کے حوالے سے ایک دستاویزی فلم۔ یوٹیوب۔کمپیوٹر یا ملٹی میڈیا۔ چارٹ پیپر

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ مچھر کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے اور پہیلی بوجھنے کے دوران

☆ اردو میں مزاحیہ ادب سے واقفیت حاصل کرنے کے دوران۔

☆ اردو ادب میں مصورِ فطرت ''خواجہ حسن نظامی'' کی تحریر سے محظوظ ہوتے ہوئے ان کی شگفتگی اور جزئیات نگاری سے بخوبی آگاہ ہونے کے دوران۔

☆ مزاح کے انداز میں مچھر کی عادات واطوار اور اس کی حرکات وسکنات سے واقف ہونے کے دوران۔

☆ نئے الفاظ کی ہجے کرتے ہوئے اس کے معنی تلاش کرنے کے دوران۔

☆ لہجے کے اتار چڑھاؤ، علامات اوقاف کے استعمال اور الفاظ کے درست تلفظ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنے کے دوران۔

☆ سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران۔

☆ حروفِ فجائیہ سے واقف ہونے اور ان حروف کا استعمال کرتے ہوئے جملے بنانے کے دوران۔

☆ قواعد میں لاحقوں کے بارے میں جانتے ہوئے ان کی مدد سے الفاظ بنانے اور جملوں میں ان کا استعمال کرنے کے دوران۔

☆ تلخیص نگاری کے فن سے آگاہ ہوتے ہوئے سبق کا خلاصہ تحریر کرنے کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆ اردو میں مزاحیہ ادب سے واقفیت حاصل کرتے ہوئے اپنے اندر ذوقِ مزاح پیدا کرنا۔

☆ اردو ادب میں مصورِ فطرت ''خواجہ حسن نظامی'' کی تحریر سے محظوظ ہوتے ہوئے ان کی شگفتگی اور جزئیات نگاری سے بخوبی آگاہ ہونا۔

☆ مزاح کے انداز میں مچھر کی عادات واطوار اور اس کی حرکات وسکنات سے واقف ہوتے ہوئے اس سے بچاؤ کی ہر ممکن کوشش کرنا۔

☆ نئے الفاظ کی ہجے کرتے ہوئے اس کے معنی تلاش کرنا اور اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کرنا۔

☆ لہجے کے اتار چڑھاؤ، علامات اوقاف کے استعمال اور الفاظ کے درست تلفظ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔

☆ سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنا اور اپنی تحریری صلاحیت بہتر بنانا۔

☆ حروفِ فجائیہ سے واقف ہونا اور ان حروف کا استعمال کرتے ہوئے جملے بنا کر اپنی لسانی مہارتوں میں اضافہ کرنا۔

☆ قواعد میں لاحقوں کے بارے میں جانتے ہوئے ان کی مدد سے الفاظ بنانا اور جملوں میں ان کا استعمال کرنا۔

☆ تلخیص نگاری کے فن سے آگاہ ہوتے ہوئے سبق کا خلاصہ تحریر کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق نمبر ۱

سوالات کے جوابات:

(الف) مچھروں پر قابو پانے کے لیے ہر روز اس کے مقابلے کے لیے مہمیں تیار ہوتی ہیں۔ انسان طرح طرح کے مصالحے بھی بناتا ہے۔

(ب) مچھر کے کاٹنے سے ملیریا اور ڈینگی بخار جیسی بیماریاں پھیلتی ہیں۔

(ج) انسان کہتا ہے کہ مچھر بڑا کم ذات ہے۔ کوڑا کرکٹ میل کچیل سے پیدا ہوتا ہے اور گندی موریوں پر زندگی بسر کرتا ہے اور بزدلی تو دیکھو اس وقت حملہ کرتا ہے جب کہ ہم سو جاتے ہیں۔ سوتے ہوئے پر وار

LearningWell (Pvt) Ltd.
www.learningwell.pk

کرنا، بے خبر کے چرکے لگانا مردانگی نہیں انتہا درجے کی کمینگی ہے۔صورت دیکھو تو کالا بھتنا۔ لمبے لمبے پاؤں، بے ڈول چہرہ اس شان وشوکت کا وجود اور آدمی جیسے گورے چٹے۔خوش وضع، پیاری ادا کی دشمنی؟ بے عقلی اور جہالت اسی کو کہتے ہیں۔

(د) مصنف نے مچھر کے ذریعے انسان کو یہ نصیحت کی ہے کہ ایک دوسرے کے لیے دل میں بغض اور کینہ نہیں رکھنا چاہیے اس سے آپس میں لڑائی جھگڑے پیدا ہوتے ہیں اور ان بدگمانیوں سے ایسی فضا پیدا ہو جاتی ہے جس میں زندگی دشوار ہو جاتی ہے۔ایک دوسرے کے لیے دلوں میں نفرت رکھنا یا کدورت رکھنے سے ماحول خراب ہوتا ہے اور معاشرہ ابتری کی طرف گامزن ہوتا ہے جبکہ اگر ایک دوسرے کے لیے دل میں محبت اور ہمدردی ہوگی تو آپس میں مل جل کر رہنے سے ایک بہترین معاشرہ قائم ہوگا اور لوگ خوش وخرم زندگی گزاریں گے۔اس کے علاوہ انسان کو چاہیے کہ وہ دوسروں کے عیب ڈھونڈنے کے بجائے یا برائیوں پر نظر رکھنے کے بجائے اس کی اچھائیوں پر نظر رکھے ورنہ ساتھ رہنا مشکل ہو جائے گا۔اگر ایک دوسرے کے لیے دل صاف ہوں گے اور ان کے برے فعل کو نظر انداز کرنے کا حوصلہ ہوگا تو آپس میں پیار محبت کی فضا پیدا ہوگی اور کوئی ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے کی کوشش نہیں کرے گا۔

(ہ) مچھر نے اپنے جس کارنامے کا فخریہ تذکرہ کیا ہے وہ ہے نمرود کا خاتمہ۔نمرود جو خدائی کا دعویٰ کرتا تھا اور اپنے سامنے کسی کی حقیقت نہ سمجھتا تھا۔مچھر کہتا ہے کہ میں نے ہی اس کا غرور توڑا، اس پر غالب آیا اور میرے سبب اس کی خدائی خاک میں ملی اور میں نے ہی اس سرکش کا خاتمہ کیا۔

(و) شاہ صاحب نے مچھر کی زندگی کو دل سے پسند فرمایا وہ اس لیے کہ مچھر دن بھر تو خلوت خانہ میں پڑا رہتا ہے اور رات کو جو خدا کی یاد کا وقت ہے باہر نکلتا ہے اور تمام شب تسبیح وتقدیس کے ترانے گایا کرتا ہے یعنی بھن بھن کرتا ہے اور جو آدمی غفلت میں پڑے سوتے ہیں تو اس کو ان پر غصہ آجاتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ یہ بھی بیدار ہو کر اپنے مالک کے دیے ہوئے اس سہانے خاموش وقت کی قدر کریں اور حمد اور شکر کے گیت گائیں۔شاہ صاحب کی مراد یہ ہے کہ مچھر رات کو جو تنگ کرتا ہے تو وہ چاہتا ہے کہ انسان اٹھ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے۔

(ز) مچھر کہتا ہے کہ شاہ صاحب کی زبان سے یہ عارفانہ کلمات سن کر میرے دل کو بھی تسلی ہوئی کہ غنیمت ہے ان آدمیوں میں بھی انصاف والے موجود ہیں بلکہ دل میں شرمایا کہ کبھی کبھی ایسا ہوجاتا ہے کہ شاہ صاحب مصلّے پر بیٹھے وظیفہ پڑھا کرتے ہیں اور میں ان کے پیروں کا خون پیا کرتا ہوں۔یہ تو میری نسبت ایسی اچھی اور نیک رائے دیں اور میں ان کو تکلیف دوں۔

مشق نمبر۲

☆ سبق کی مدد سے خالی جگہیں پُر کیجیے:

۱۔بھنگے　۲۔کم ذات　۳۔الٹی میٹم　۴۔عارفانہ　۵۔ادیب　۶۔سہانے خاموش

مشق نمبر۳

☆ مندرجہ بالا حروفِ فجائیہ کو استعمال کر کے کم سے کم چھ جملے لکھیے:

۱۔اُف! کس غضب کی گرمی ہے۔

۲۔واہ واہ! کیا سہانا موسم ہے۔

۳۔ماشاءاللہ! کتنا پیارا بچہ ہے۔

۴۔بہت خوب! تم نے تو بہت اچھی تصویر بنائی ہے۔

۵۔اوہ! آپ نے جو کام کہا تھا وہ کرنا تو میں بھول گیا۔

۶۔ہائے! میرے ساتھ کتنا بڑا دھوکہ ہوا۔

مشق نمبر۴

☆ درج ذیل لاحقوں کی مدد سے الفاظ بنائیے اور انھیں جملوں میں استعمال کیجیے:

لاحقے	الفاظ	جملے
ساز	کارساز۔جلد ساز۔قانون ساز	میں نے اپنے دکھی دوست کو سمجھایا کہ اللہ بڑا کارساز ہے۔/ قانون ساز اسمبلی اسلام کے دائرہ کار میں رہتے ہوئے کوئی بھی قانون بناتی ہے۔
ستان	گلستان۔بوستان۔نخلستان	بارش کے بعد گلستان میں نکھرے نکھرے پھولوں کی بہار دیکھنے لوگ جمع ہو گئے۔
شناس	فرض شناس	وہ ایک فرض شناس آفیسر ہے یہی وجہ ہے کہ اس کی ترقی ہوئی۔
فروش	پھل فروش۔سبزی فروش	وہ پھل فروش بہت مہنگے داموں پھل بیچتا ہے۔
گار	خدمت گار۔طلب گار۔سازگار	بہت سے لوگ اس نوکری کے طلب گار تھے لیکن احمد کو کامیابی ملی۔
گیر	دامن گیر۔راہ گیر	سامنے سے آتی ایک تیز رفتار گاڑی نے ایک راہ گیر کو زخمی کر دیا اور تیزی سے نکل گئی۔

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

نشین	دل نشین۔ہم نشین	وہ اتنے دل نشین لب و لہجے میں بات کرتا ہے کہ تمام لوگ بس اس کو سنتے ہی چلے جاتے ہیں۔
نواز	دل نواز	احمد اپنے تمام ساتھیوں کا بہت خیال رکھتا ہے اسی لیے اس کے تمام ساتھی اسے دل نواز کے لقب سے پکارتے ہیں۔

مشق نمبر۵

☆سبق کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے:

اس سبق میں خواجہ حسن نظامی نے مچھر کی عادات واطوار کو بڑے پر مزاح انداز میں بیان کیا ہے اور اس کی حرکات وسکنات کی اس خوبی سے تصویر کھینچی ہے کہ قاری محظوظ ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔سبق میں خواجہ صاحب نے مچھر کی شان میں جو الفاظ استعمال کیے ہیں وہ بیان سے باہر ہیں۔خواجہ صاحب لکھتے ہیں کہ یہ ہے تو اتنا سا بھنگا لیکن اس نے انسانوں کی نیندیں حرام کر رکھی ہیں اور جینا محال کیا ہوا ہے۔اس چھوٹے سے بھنگے پر قابو پانے کے لیے انسان نہ جانے کیا کیا جتن کرتا ہے۔اس کے مقابلے کی لیے مہمیں تیار ہوتی ہیں اور طرح طرح کے مصالحے بنائے جاتے ہیں۔لیکن پھر بھی مچھر اپنی یورش سے باز نہیں آتا اور اس سے بچاؤ کی ساری تدابیر ناکام ہو کر رہ جاتی ہیں۔امیر،غریب،اعلیٰ،ادنیٰ،بوڑھے،عورت اور مرد کوئی اس کے وار سے محفوظ نہیں۔یہاں تک کہ آدمی کے پاس جو جانور رہتے ہیں ان کو بھی مچھر نہیں چھوڑتا۔آدمی مچھروں سے سخت نالاں ہے کیونکہ یہ نہ صرف کاٹ کاٹ کر پریشان کرتا ہے بلکہ بہت سی بیماریاں بھی پھیلاتا ہے ملیریا جیسی بیماری اسی سے پھیلتی ہے۔انسان مچھروں سے بچاؤ کے لیے بہت سی کوششیں کرتا ہے۔مچھروں کو کچلنے اور تہس نہس کرنے کے لیے بہت سی تدابیر اختیار کرتا ہے جن سے مچھروں کی نسل ہی منقطع ہو جائے لیکن یہ ساری تدابیر بھی مچھر کا کچھ نہیں بگاڑ پاتیں۔مچھر کوڑا کرکٹ اور میل کچیل میں پروان چڑھتا ہے اور عموماً انسان پر اس وقت حملہ کرتا ہے جب وہ سو رہا ہو۔مصنف لکھتے ہیں کہ دیکھنے میں تو اتنا سا بھنگا ہے لیکن اتنے بڑے آدمی کو بیمار کر دیتا ہے۔یعنی اتنے سے بھنگے کے سامنے ایک آدمی بے بس ہے۔مصنف نے مچھر کی بھن بھن کو ''الٹی میٹم'' کا لفظ دیا ہے یعنی مچھر جو بھن بھن کرتے آس پاس گھومتا ہے تو اصل میں وہ کاٹنے سے پہلے الٹی میٹم دے رہا ہوتا ہے۔مچھر کی طاقت تو دیکھو کہ اس نے نمرود جیسے سرکش کا خاتمہ کیا۔سبق میں ایک شاہ صاحب نے مچھر کی زندگی کو دل سے پسند فرمایا وہ اس لیے کہ مچھر دن بھر تو خلوت خانہ میں پڑا رہتا ہے اور رات کو جو خدا کی یاد کا وقت ہے باہر نکلتا ہے اور تمام شب تسبیح و تقدیس کے ترانے گایا کرتا ہے یعنی بھن بھن کرتا ہے اور جو آدمی غفلت میں پڑے سوتے ہیں تو اس کو ان پر غصہ آجاتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ یہ بھی بیدار ہو کر اپنے مالک کے دیے ہوئے اس سہانے خاموش وقت کی قدر کریں اور حمد اور شکر کے گیت گائیں۔شاہ صاحب کی مراد یہ ہے کہ مچھر رات کو جو تنگ کرتا ہے تو وہ چاہتا ہے کہ انسان اٹھ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے۔یعنی انہوں نے اس کے برے فعل کو بھی اپنے حق میں قرار دیا اور اس کی برائی کو بھی نیکی بنا دیا۔آخر میں مصنف نے مچھر کی زبانی یہ بات سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ ایک دوسرے کے لیے دل میں بغض اور کینہ نہیں رکھنا چاہیے اس سے آپس میں لڑائی جھگڑے پیدا ہوتے ہیں اور ان بدگمانیوں سے ایسی فضا پیدا ہو جاتی ہے جس میں زندگی دشوار ہو جاتی ہے۔ایک دوسرے کے لیے دلوں میں نفرت رکھنا یا کدورت رکھنے سے ماحول خراب ہوتا ہے اور معاشرہ ابتری کی طرف گامزن ہوتا ہے جبکہ اگر ایک دوسرے کے لیے دل میں محبت اور ہمدردی ہوگی تو آپس میں مل جل کر رہنے سے ایک بہترین معاشرہ قائم ہوگا اور لوگ خوش وخرم زندگی گزاریں گے۔اس کے علاوہ انسان کو چاہیے کہ وہ دوسروں کے عیب ڈھونڈنے کے بجائے یا برائیوں پر نظر رکھنے کے بجائے اس کی اچھائیوں پر نظر رکھے ورنہ ساتھ رہنا مشکل ہو جائے گا۔اگر ایک دوسرے کے لیے دل صاف ہوں گے اور ان کے برے فعل کو نظر انداز کرنے کا حوصلہ ہوگا تو آپس میں پیار محبت کی فضا پیدا ہوگی اور کوئی ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے کی کوشش نہیں کرے گا۔

سبق نمبر۳۰: غزل

مقاصد (ہم سیکھیں گے):اس نظم کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆اسد اللہ خان غالب کی شاعرانہ عظمت کو سراہتے ہوئے ان کی لکھی ہوئی غزل سے متعارف ہوں اور اپنے شعری ذوق میں اضافہ کریں۔

☆شاعری کی ایک مقبول قسم غزل سے روشناس ہوتے ہوئے اس کے طرز تحریر پر غور کریں اور اس کی ہیئت سے واقف ہوں۔

☆شاعر کے انداز بیاں پر غور کرتے ہوئے غزل میں موجود نصیحتوں پر عمل کریں اور اپنے اخلاق کو بہتر بنائیں۔

☆غزل میں موجود نئے الفاظ سیکھیں اور لغت میں سے ان کے معنی تلاش کرتے ہوئے اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں۔

☆غزل کے اشعار کو آواز کے اتار چڑھاؤ اور آہنگ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆الفاظ کا مفہوم سمجھتے ہوئے غزل کے اشعار کی جامع تشریح کریں اور سوالات کے جوابات تحریر کرتے ہوئے اپنی تحریری صلاحیت میں اضافہ کریں۔

☆ہم قافیہ الفاظ اور ردیف سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے غزل کے ہم قافیہ الفاظ اور ردیف لکھیں۔

☆اشعار کو سادہ نثر میں تبدیل کرتے ہوئے اپنی لسانی مہارتوں میں اضافہ کریں۔

☆مطلع اور مقطع کی اصطلاح سے واقف ہوتے ہوئے غزل کا مطلع اور مقطع لکھیں۔

☆الفاظ پر اعراب لگا کر اس کے درست تلفظ سے آگاہ ہوں۔

☆محاورات کے معنی ومفہوم سے آشنا ہو کر جملوں میں ان کا استعمال کریں اور اپنی اردو بہتر بنائیں۔

☆درخواست لکھنے کی تمام ضروری ہدایات پر عمل کرتے ہوئے ایک درخواست تحریر کریں۔

LearningWell (Pvt) Ltd. www.learningwell.pk

LearningWell

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

طلبہ چونکہ ''غزل'' سے متعارف ہو چکے ہیں اور پہلے ایک غزل پڑھ چکے ہیں جس میں انہیں تفصیل سے غزل کے بارے میں بتایا جا چکا ہے لہٰذا طلبہ کی جانچ کے لیے ان سے غزل کے حوالے سے چند سوالات پوچھے جائیں مثلاً ا۔غزل کیا ہوتی ہے؟ ۲۔اس کی کیا خاص بات ہے؟ ۳۔اس کے لکھنے کا طریقہ کار کیا ہوتا ہے؟ اس میں زیادہ تر کس چیز کا بیان ہوتا ہے؟ اردو کی تمام صنف ادب میں غزل ہی کو کیوں اتنی اہمیت حاصل ہے؟ اردو کا پہلا غزل گو شاعر کون ہے؟ طلبہ سے ان تمام سوالات کے جوابات لیے جائیں اگر طلبہ کو یاد نہ ہو تو معلم خود بتا دیں۔طلبہ کی رائے لینے کے بعد معلم موضوع کی طرف آتے ہوئے بتائیں کہ آج ہم جس شاعر کی غزل پڑھنے جا رہے ہیں وہ اردو کے ایک عظیم شاعر مرزا اسداللہ خان غالبؔ ہیں۔مرزا غالب اردو زبان کے سب سے بڑے شاعروں میں ایک سمجھے جاتے ہیں۔مرزا غالب کا نام اسداللہ بیگ خان تھا۔آپ ۱۷۹۷ء میں آگرہ میں پیدا ہوئے۔غالب بچپن ہی میں یتیم ہو گئے ان کی پرورش ان کے چچا مرزا نصراللہ بیگ نے کی لیکن آٹھ سال کی عمر میں ان کا بھی انتقال ہو گیا۔ابتدائی تعلیم آگرے میں پائی۔نو عمری میں شادی ہو گئی۔پندرہ سال کی عمر میں دہلی چلے آئے اور ساری عمر یہیں گزار دی۔غالب کی زندگی مالی پریشانیوں میں گزری۔اس کے علاوہ ان کے ہاں جو اولاد ہوئی وہ بھی مر گئی۔ایک بچہ لے کر پالا وہ بھی نہ رہا۔ان پے در پے دکھوں اور مصائب میں ان کی زندگی گزری ساتھ ہی مالی مشکلات سے بھی لڑتے رہے۔چونکہ ان کی زندگی میں غم ہی غم تھے یہی وجہ ہے کہ ان کی شاعری میں بھی ہمیں اس کی جھلک نظر آتی ہے جس میں وہ اپنی ناداری کی شکایت کرتے نظر آتے ہیں۔انہوں نے دل پر غموں کا بوجھ برداشت کیا مگر بات ہنس کر کہی۔کبھی ان غموں کا شکوہ نہ کیا اور اگر کیا تو ظریفانہ انداز میں۔اس میں کوئی شک نہیں کہ غالب کا فن بہت بلند ہے۔وہ انسانی فکر اور خیالوں کی عظمت تک پہنچے ہیں۔اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ غالب برصغیر پاک و ہند کے سب سے عظیم شاعر ہیں۔

پڑھائی:

☆ معلم پہلے خود اس غزل کو اس کے مخصوص اور خوبصورت انداز میں پڑھیں۔اس کے بعد بچوں سے نظم خوانی کروائی جائے۔ہر بچہ باری باری غزل کا ایک شعر پڑھے۔شعر پڑھتے ہوئے آواز کے اتار چڑھاؤ کا بخوبی خیال رکھے۔اس کے بعد معلم نئے الفاظ اور ان کے معنی بھی طلبہ کو بتائیں یا تختہ تحریر پر لکھیں۔

☆ طلبہ کو گروپ میں بٹھایا جائے۔جماعت کو سات گروپ میں تقسیم کیا جائے۔ہر گروپ کو ایک ایک شعر دیا جائے۔طلبہ سے کہا جائے کہ وہ گروپ میں اپنے دیے گئے شعر کا مطلب لکھیں اور آپس میں تبادلہ خیال کر کے اس کی تشریح لکھنے کی کوشش کریں۔اس دوران معلم فرداً فرداً ہر گروپ میں جا کر طلبہ کی مدد کریں اور ان کی معاونت کریں۔

☆ دس سے پندرہ منٹ بعد ہر گروپ سے ایک بچہ اس شعر کو پڑھ کر اس کی تشریح جماعت کے سامنے پیش کرے گا۔اگر تشریح میں کچھ کمی رہ جائے تو معلم اس بچے کے ساتھ شامل ہو کر اس کا ساتھ دیں اور اپنے نکات شامل کر کے تفصیل سے اس شعر کا مطلب واضح کریں۔

غزل کی تشریح

شعر نمبر ا:

حوالہ: یہ شعر ہماری اردو کی کتاب میں موجود ''غزل'' سے لیا گیا ہے۔اس کے شاعر ''اسداللہ خان غالبؔ'' ہیں۔

تعارف شاعر:

مرزا غالبؔ کی شخصیت اپنی انفرادیت، اپنی وسعت و جامعیت اور ہمہ گیری کے لحاظ سے ایک مستقل زمانہ اور مستقل دور ہے۔اصل میں وہ ایک پہلو دار اور ہمہ گیر شخصیت کے مالک تھے۔شاعری میں ان کا مرتبہ بہت بلند ہے۔وہ تغزل کے بادشاہ ہیں۔انہوں نے غزل کو نیا رخ دیا اور نئی نئی تراکیب سے اس کا دامن وسیع کیا۔انہوں نے غزل کو حد بندیوں سے نکالا اور اسے نئے انداز، نئے ڈھنگ اور نئے زاویئے سے سرفراز کیا۔ان کا دیوان مختصر ہے مگر وہ فکر و فن اور علم و دانش کا خزینہ ہے۔خیالات کی بلندی، بیان کی ندرت، حسن و عشق کے راگ، انسانی نفسیات کا شعور، تصوف کے اسرار و رموز اور شوخی و ظرافت ان کی شاعری کی خصوصیات ہیں۔

تشریح:

اس شعر میں شاعر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مثال دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کے دکھ درد دور کر دیتے تھے اور اللہ کے حکم سے ان کے تمام دکھوں کا مداوا کرتے تھے ان کی تمام پریشانیوں اور تکالیف کو ختم کر دیتے تھے۔ان کی بیماریوں کو دور کر دیتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں ایسے معجزات عطا کیے کہ وہ ہر بیماری کا علاج کر لیا کرتے تھے اور سب کے دکھ درد دور فرما دیتے تھے تو شاعر چاہتے ہیں کہ جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہر طرح کی پریشانی کا خاتمہ کرتے تھے تو ایسا کوئی ہو جو لوگوں کے دکھ درد دور کرنے والا ہو وہ بھی لوگوں کے دکھ درد بانٹتا ہو اور وہ میرا دکھ درد بانٹ لے میری ساری پریشانی ختم کر دے۔اگر کوئی ایسا ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح لوگوں کے دکھ درد اور پریشانیاں دور کرنے پر قدرت رکھتا ہے تو سب سے پہلے وہ میرا دکھ درد دور کرے اور میری پریشانیوں کا خاتمہ کرے۔شاعر خواہش کا اظہار کر رہے ہیں کہ ایسا کوئی معجزہ رکھنے والا آئے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح مسیحا ہو اور میرے تمام دکھ درد اور پریشانیاں دور کر دے۔

اس کا ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح اگر کوئی مسیحائی کا دعویٰ کرتا ہے یا کر رہا ہے تو کرتا رہے ہمیں اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ہمیں تو جب یقین آئے گا جب وہ ہمارے دکھ درد کو ختم کرے گا اور ہماری پریشانیوں کو دور کرے گا۔طنز کے طور پر بھی اس شعر کو لیا جا سکتا ہے۔چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہ اللہ کی طرف سے یہ معجزہ دیا گیا تھا کہ وہ لوگوں کی پریشانیوں اور دکھ درد کو دور کرتے تھے۔لہٰذا شاعر ان کی مثال کو لیتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر کوئی ایسا ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح لوگوں کی تکالیف اور پریشانیاں دور کر سکتا ہے تو ہوا کرے ہم تو جب مانیں گے جب وہ ہمارے دکھوں اور پریشانیوں کو دور کرے گا ورنہ ہمیں کوئی غرض نہیں کہ وہ دوسروں کی پریشانی دور کرے یا نہ کرے۔

LearningWell (Pvt) Ltd www.learningwell.pk

شعر نمبر ۲:

تشریح:

اس شعر میں شاعر اپنی کیفیت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں اپنے پاگل پن میں اس حد تک آگے نکل چکا ہوں کہ مجھ پر ایک جنون طاری ہو گیا ہے اور اس جنون کی حالت میں میرے منہ سے کیا کچھ نکل رہا اور میں کیا کہہ رہا ہوں مجھے کچھ معلوم نہیں کیونکہ میں اس وقت جس حالت میں ہوں مجھے کچھ ہوش نہیں ہے اس لیے شاعر دعا کر رہے ہیں کہ اس وقت وہ جو کچھ بھی کہہ رہے ہیں یا اس پاگل پن کی حالت میں جو کچھ الفاظ وہ اپنے منہ سے ادا کر رہے ہیں وہ کسی کی سمجھ میں نہ آئے کیونکہ اگر کچھ غلط بات منہ سے نکل گئی تو ہو سکتا ہے کہ سننے والے کو گراں گزرے یا اسے وہ بات بری لگ جائے۔ شاعر کا مقصد یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے محبوب کی محبت میں اس حد تک پاگل ہو چکے ہیں کہ انہیں صرف اپنے محبوب کے سوا کچھ یاد نہیں اور اسی حالت و کیفیت میں ان کے منہ کب کیا نکل جائے اس بات کی بھی انہیں خبر نہیں لہٰذا وہ یہی دعا کر رہے ہیں کہ میرے منہ سے ایسی بات نہ نکل جائے جس سے میرا محبوب ناراض ہو جائے اور اسے برا لگ جائے کیونکہ اسے کیا معلوم کہ میں اس وقت کس حال میں ہوں۔

شعر نمبر ۳:

تشریح:

اس شعر میں شاعر شکایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم تو جو بھی کہیں یا اگر ہمارے منہ سے کوئی ایسی بات نکل جائے جو ہمارے محبوب کو پسند نہ آئے تو ہماری تو زبان کاٹ دی جاتی ہے مراد یہ ہے کہ ہماری بات کو کہنے سے منع کر دیا جاتا ہے اور ہمیں بولنے کا موقع نہیں دیا جاتا اور اس قدر ہماری تذلیل کی جاتی ہے اور ہمیں چپ کرا دیا جاتا ہے جبکہ اگر وہ خود کوئی بات کریں تو چاہے وہ ہمیں اچھی لگے یا بری ہمیں سننا ہی ہوتا ہے اور ہم سننے پر مجبور ہوتے ہیں۔ ہم کوئی شکایت زبان پر نہیں لا سکتے۔ شاعر کا مقصد یہ بتانا ہے کہ لوگ صرف اپنی پسند کی بات سننا چاہتے ہیں اگر کوئی بات ان کے خلاف کی جائے یا کوئی ایسی بات ہو جو ناپسندیدہ ہو تو وہ ٹوک دیتے ہیں اور ہمیں بولنے نہیں دیتے ہر کوئی بس یہی چاہتا ہے کہ اس کی سنی جائے کوئی دوسرے کو سننے کا روادار نہیں بس اپنے آپ کو صحیح سمجھتا ہے۔

شعر نمبر ۴:

تشریح:

اس شعر میں شاعر نصیحت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ بروں کی صحبت اختیار نہ کرو اور نہ ہی ایسی جگہ جاؤ جہاں برائی جنم لیتی ہو۔ نہ ہی برے لوگوں میں بیٹھو گے اور نہ ہی بری باتیں سنو گے۔ مقصد کہنے کا یہ ہے کہ برائی سے جتنا دور رہو اتنا ہی اچھا ہے۔ اگر کسی کو برا کہتے ہوئے سنو تو بہتر یہی ہے کہ وہاں سے ہٹ جاؤ اور ادھر کا رخ نہ کرو اور اگر کسی کو برا کرتے ہوئے دیکھو یا اس کی برائی تمہیں نظر آ جائے تو بہتر یہی ہے کہ اپنے تک رکھو اور زمانے میں اس کا پرچار نہ کرو کیونکہ ہمارا مذہب بھی دوسروں کے عیب پر پردہ ڈالنے کا حکم دیتا ہے۔ اگر ہم کسی کی برائی دوسرے کے سامنے کریں گے یا کسی کی عیب جوئی کریں گے تو ایک طرح سے ہم غیبت کریں گے اور غیبت کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ ویسے بھی کسی کی برائی کرنے سے پہلے اپنے گریبان میں جھانکنا چاہیے۔ اس کے علاوہ اس کی تشریح یہ بھی ہو سکتی ہے کہ شاعر کہتے ہیں کہ اگر تمہیں کوئی برا کہے تو تم اس کی بات پر دھیان نہ دو اور نظر انداز کرو کیونکہ اس سے لڑائی جھگڑا بڑھتا ہے بہتر یہی ہے کہ اگر سامنے والا کچھ کہے تو درگزر کر دو اور اسے معاف کر دو اس طرح بات بڑھے گی نہیں اور اگر تم کسی کو کوئی برا کام کرتے دیکھو یا اس کی کوئی برائی تمہارے سامنے آ جائے تو کسی دوسرے کو نہ بتاؤ۔ کیونکہ کسی کی برائی دوسرے سے کرنا اچھی بات نہیں ہے اور ہمارا دین بھی اس بات کی اجازت نہیں دیتا۔ ہمیں دوسروں کے عیب پر نظر ڈالنے کے بجائے اپنے آپ کو دیکھنا چاہیے۔

شعر نمبر ۵:

تشریح: مشق نمبر ۶ پر ملاحظہ کیجیے:

شعر نمبر ۶:

تشریح:

اس شعر میں شاعر کہتے ہیں کہ اس دنیا میں کوئی ایسا نہیں ہے جو محتاج نہ ہو یا اسے کسی چیز کی ضرورت نہ ہو۔ ہر کسی کو کوئی نہ کوئی حاجت ہر وقت ستاتی ہے اور اسے ہر وقت کسی نہ کسی چیز کی ضرورت ہوتی ہے۔ انسان کبھی بھی اپنی خواہشات سے باہر نہیں آ سکتا۔ شاعر کہتے ہیں جب انسان خود ہی اتنا ضرورت مند ہے اس کی اپنی اتنی خواہشات ہیں تو وہ دوسروں کی خواہش کیونکر پوری کر سکتا ہے۔ وہ کس طرح دوسروں کی ضرورت پوری کر سکتا ہے۔ یہ کام تو صرف خدا کر سکتا ہے۔ ہماری ضروریات اور خواہشات کو پورا کرنا صرف اور صرف خدا کا کام ہے۔ یہ انسان کے بس کی بات نہیں۔ انسان تو خود حاجت مند ہے۔ دنیا میں کوئی ایسا نہیں جسے کسی نہ کسی چیز کی ضرورت نہ ہو لہٰذا جب وہ خود ضرورت مند ہے تو بھلا وہ کیسے کسی دوسرے کی ضرورت پوری کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ سب ہی ضرورت مند ہیں آخر کس کس کی ضرورت پوری کی جائے۔

شعر نمبر ۷:

تشریح: مشق نمبر ۶ پر ملاحظہ کیجیے:

<u>**لکھائی:**</u>

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

LearningWell (Pvt) Ltd.
www.learningwell.pk
LearningWell

گھر کا کام:

☆اس غزل کے چوتھے شعر میں شاعر ہمیں کیا نصیحت کر رہے ہیں؟ نیز اگر ہم ان نصیحتوں پر عمل کریں تو اس سے کیا فائدہ ہوگا؟ تفصیل سے بتائیے:

☆غالب کے چند اشعار یاد کر کے آئیے: (جب طلبہ یاد کر کے آئیں تو یا تو اشعار کا مقابلہ کروایا جائے یا پھر جماعت میں سنے جائیں۔

نظر ثانی (اعادہ):

☆نظم کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً:

ا۔شاعر نے اس غزل میں جو باتیں سمجھانے کی کوشش کی ہیں آپ ان سے متفق ہیں؟

۲۔شاعر کو کیا دکھ ہے؟

۳۔جو خطا کرتا ہے اس کے ساتھ کیا کرنا چاہیے؟

۴۔اس غزل کا سب سے بہترین شعر کون سا ہے؟

☆ایک یا دو بچوں سے مشق امیں موجود سوالات کے جوابات سنے جائیں گے۔

تدریسی معاونات/ وسائل:

درسی کتاب۔　عملی کتاب۔　تختہ سفید/ سیاہ۔

جانچ:　دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (سوال کے جواب کے دوران)

☆اسد اللہ خان غالبؔ کی شاعرانہ عظمت کو سراہتے ہوئے ان کی لکھی ہوئی غزل سے متعارف ہونے کے دوران۔

☆شاعری کی ایک مقبول قسم غزل سے روشناس ہونے اور اس کے طرزِ تحریر پر غور کرنے کے دوران

☆شاعر کے انداز بیاں پر غور کرتے ہوئے غزل میں موجود پیغام سے واقف ہونے کے دوران۔

☆غزل میں موجود نئے الفاظ اور لغت میں ان کے معنی تلاش کرنے کے دوران

☆غزل کے اشعار کو آواز کے اتار چڑھاؤ اور آہنگ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنے کے دوران۔

☆الفاظ کا مفہوم سمجھتے ہوئے غزل کے اشعار کی جامع تشریح کرنے اور سوالات کے جوابات تحریر کرنے کے دوران۔

☆ہم قافیہ الفاظ اور ردیف سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے غزل میں موجود ہم قافیہ الفاظ اور ردیف لکھنے کے دوران۔

☆اشعار کو سادہ نثر میں تبدیل کرنے کے دوران۔

☆مطلع اور مقطع کی اصطلاح سے واقف ہوتے ہوئے غزل کا مطلع اور مقطع لکھنے کے دوران۔

☆الفاظ پر اعراب لگا کر اس کے درست تلفظ سے آگاہ ہونے کے دوران۔

☆محاورات کے معنی و مفہوم سے آشنا ہو کر جملوں میں ان کا استعمال کرنے کے دوران۔

☆درخواست لکھنے کی تمام ضروری ہدایات پر عمل کرتے ہوئے ایک درخواست تحریر کرنے کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆اسد اللہ خان غالبؔ کی شاعرانہ عظمت کو سراہتے ہوئے ان کی لکھی ہوئی غزل سے متعارف ہونا اور اپنے شعری ذوق میں اضافہ کرنا۔

☆شاعری کی ایک مقبول قسم غزل سے روشناس ہوتے ہوئے اس کے طرزِ تحریر پر غور کرنا اور اس کی ہیئت سے واقف ہونا۔

☆شاعر کے انداز بیاں پر غور کرتے ہوئے غزل میں موجود نصیحتوں پر عمل کرنا اور اپنے اخلاق کو بہتر بنانا۔

☆غزل میں موجود نئے الفاظ سیکھنا اور لغت میں سے ان کے معنی تلاش کرتے ہوئے اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کرنا۔

☆غزل کے اشعار کو آواز کے اتار چڑھاؤ اور آہنگ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔

☆الفاظ کا مفہوم سمجھتے ہوئے غزل کے اشعار کی جامع تشریح کرنا اور سوالات کے جوابات تحریر کرنا۔

☆ہم قافیہ الفاظ اور ردیف سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے غزل کے ہم قافیہ الفاظ اور ردیف لکھنا۔

☆اشعار کو سادہ نثر میں تبدیل کرتے ہوئے اپنی لسانی مہارتوں میں اضافہ کرنا۔

☆مطلع اور مقطع کی اصطلاح سے واقف ہوتے ہوئے غزل کا مطلع اور مقطع لکھنا۔

LearningWell (Pvt) Ltd www.learningwell.pk LearningWell

☆ الفاظ پر اعراب لگا کر اس کے درست تلفظ سے آگاہ ہونا۔

☆ محاورات کے معنی و مفہوم سے آشنا ہو کر جملوں میں ان کا استعمال کرنا اور اپنی اردو بہتر بنانا۔

☆ درخواست لکھنے کی تمام ضروری ہدایات پر عمل کرتے ہوئے ایک درخواست تحریر کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق نمبر ۱

☆ درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیے: (جوابات)

(الف) ''ابن مریم'' سے یہاں شاعر کی مراد ہے دکھوں کا مداوا کرنے والا۔ شاعر کہتے ہیں کہ کوئی ایسا ہو جو ان کے دکھ درد بانٹے اور ان کے دکھ درد کو دور کرے یا شاعر کی مراد یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اگر کوئی اس بات کا دعویٰ کرتا ہے کہ وہ لوگوں کے دکھ درد دور کر سکتا ہے تو میں تو جب مانوں گا یا مجھے اس وقت یقین آئے گا جب وہ میرے دکھ درد کو دور کر دے اور میرے دکھوں کا مداوا کرے۔

(ب) شاعر اپنے پاگل پن میں اس حد تک آگے نکل چکے ہیں کہ ان پر ایک جنون طاری ہو گیا ہے اور اس جنون کی حالت میں ان کے منہ سے کیا کچھ نکل رہا اور وہ کیا کچھ کہہ رہے ہیں انہیں کچھ معلوم نہیں کیونکہ وہ اس وقت جس حالت میں ہیں انہیں کچھ ہوش نہیں ہے اس لیے شاعر یہ چاہتے ہیں کہ اس وقت وہ جو کچھ بھی کہہ رہے ہیں یا اس پاگل پن کی حالت میں جو کچھ الفاظ وہ اپنے منہ سے ادا کر رہے ہیں وہ کسی کی سمجھ میں نہ آئے کیونکہ اگر کچھ غلط بات منہ سے نکل گئی تو ہو سکتا ہے کہ سننے والے کو گراں گزرے یا اسے وہ بات بری لگ جائے۔

(ج) (نوٹ: غزل کے تیسرے نہیں بلکہ چوتھے شعر میں شاعر نے نصیحت کی ہے معلم طلبہ سے اس سوال کی تصحیح کروائیں)

سوال کے جواب کے لیے شعر نمبر ۴ کی تشریح ملاحظہ کیجیے۔

(د)　روک لو، گر غلط چلے کوئی
بخش دو، گر خطا کرے کوئی

اس شعر میں شاعر نے خطاوار کو بخش دینے یعنی اسے معاف کرنے کی تلقین کی ہے۔

(ہ) شاعر نے اس شعر میں اس بات پر بے بسی ظاہر کی ہے کہ اس دنیا میں جس کو دیکھو وہی ضرورت مند ہے کوئی ایسا نہیں جس کو کسی چیز کی ضرورت نہ ہو۔ ہر کوئی کسی نہ کسی چیز کی خواہش رکھتا ہے لہٰذا جب سب ہی ضرورت مند ہیں تو وہ کیسے کسی دوسرے کی ضرورت پوری کر سکتے ہیں۔ کوئی کسی کی ضرورت کیونکر پوری کر سکتا ہے چہ جائیکہ یہ کہ وہ خود ہی حاجت مند ہو۔ یہ بھی مطلب ہو سکتا ہے کہ سب ہی ضرورت مند ہیں آخر کس کس کی ضرورت پوری کی جائے۔

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

مشق نمبر ۲

☆ تین ابتدائی اشعار کی نثر بنائیے:

پہلا شعر: نثر:

کوئی ابن مریم ہوا کرے۔

میرے دکھ کی کوئی دوا کرے۔

دوسرا شعر: نثر:

جنوں میں کیا کیا کچھ بک رہا ہوں۔

خدا کرے کوئی کچھ نہ سمجھے۔

تیسرا شعر: نثر:

واں بات پر زبان کٹتی ہے۔

وہ کہیں اور کوئی سنا کرے۔

مشق نمبر ۳

☆ اس غزل کے قافیے اور ردیف لکھیے:

قافیے:　ہُوا۔ دوا۔ خدا۔ سنا۔ بُرا۔ خطا۔ روا۔ گلہ

ردیف:　کرے کوئی

مشق نمبر ۴

☆ اعراب لگائیے:

مُستقبِل ۔ مُختصر ۔ وَکالَت ۔ شَگُفتَہ ۔ مَرَض ۔ سہُولَت ۔ تخَلُّص

مُشاعَرہ ۔ مَساکین ۔ تشدُّد

مشق نمبر ۵

☆ درج ذیل محاورات کے معنی لکھیے اور انہیں جملوں میں استعمال کیجیے:

محاورات	معانی	جملے
آگ بگولہ ہونا	غصہ میں آنا	بات بات پر آگ بگولہ ہونا اچھی عادت نہیں۔
سٹّی گم ہونا	گھبرانا۔ بوکھلانا۔ حواس باختہ ہونا	چور نے جیسے ہی پولیس کو سامنے دیکھا تو اس کی سٹی گم ہوگئی۔
آپے سے باہر ہونا	بے خود ہو جانا۔ غصہ میں بے خود ہو جانا	کچھ لوگ خلاف مزاج بات پر فوراً آپے سے باہر ہو جاتے ہیں۔
امیدوں پر اوس پڑ جانا	آس چھوٹ جانا۔ مایوس ہو جانا	پاکستانی ٹیم کے چھٹے کھلاڑی کے آؤٹ ہوتے ہی شائقین کرکٹ کی امیدوں پر اوس پڑ گئی۔
پاؤں تلے سے زمین نکلنا	ہوش اڑ جانا۔ حواس باقی نہ رہنا	جب دیوار پھلانگ کر ڈاکو میرے گھر گھس آئے تو میرے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی۔
ہاتھوں کے طوطے اڑ جانا	حواس باختہ ہو جانا۔ کوئی چیز دیکھ کر یا سن کر بدحواس ہو جانا	پرچے کے دوران جب وقت ختم ہو گیا اور میرا ایک سوال رہ گیا تو میرے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔

مشق نمبر ۶

☆ درج ذیل اشعار کی تشریح کیجیے:

؎ روک لو، گر غلط چلے کوئی
بخش دو گر خطا کرے کوئی

تشریح:

اس شعر میں شاعر نصیحت کرتے ہوئے کہتے ہیں اگر ہم کسی کو غلط راستے پر چلتے ہوئے دیکھیں یا کوئی غلط کام کرتے ہوئے دیکھیں تو ہمیں چاہیے کہ ہم اسے روکیں اور غلط کام کرنے سے منع کریں۔ یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم کسی بھی غلط کام کو ہوتے ہوئے نہ دیکھیں اور یہ ہمارا اخلاقی فرض ہے کہ جو غلطی کر رہا ہے اسے اس غلطی کو کرنے سے روکیں یا اگر کوئی غلط راہ پر چل رہا ہے تو اسے صحیح راستہ دکھائیں اور اسے سیدھے راستے پر لائیں اسی طرح اگر کوئی غلطی کرے یا آپ کو تکلیف پہنچائے یا آپ کے ساتھ زیادتی کرے تو بڑائی اسی میں ہے کہ اسے معاف کر دیا جائے اور اسے موقع دیا جائے ہو سکتا ہے کہ وہ آپ کی اچھائی کو دیکھ کر پھر دوبارہ کوئی غلطی نہ کرے۔ ویسے بھی سزا دینے زیادہ افضل معاف کرنا ہے۔ اسی لیے ہمیں اپنا دل بڑا رکھنا چاہیے اور لوگوں کی غلطیوں کو معاف کر دینا چاہیے۔ اس طرح آپس میں پیار محبت بڑھتا ہے اور ایک بہتر معاشرے کی تکمیل ہوتی ہے۔

؎ جب توقع ہی اٹھ گئی غالبؔ
کیوں کسی کا گلہ کرے کوئی

تشریح:

اس شعر میں غالبؔ اپنے آپ سے مخاطب ہوتے ہوئے کہتے ہیں کہ مجھے نہ کوئی خواہش ہے، نہ ہی امید اور نہ ہی میں نے کسی سے کوئی توقع رکھی ہے لہٰذا میں کیوں کسی سے کوئی شکوہ شکایات کروں یا کسی کو برا کہوں یا کسی سے استفسار کروں کہ اس نے مجھے کیوں چھوڑا یا میرے ساتھ برا کیوں کیا جبکہ میں نے کسی سے کسی بھی قسم کی کوئی امید ہی نہیں رکھی تھی نہ ہی مجھے کسی سے اچھائی کی امید تھی جو میں کہوں کہ اس نے میرے ساتھ برا کیا۔ سوچ کا دوسرا سلسلہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ شاعر کہتے ہیں کہ جب میں نے کسی سے کوئی امید رکھی ہی نہیں تھی نہ ہی کسی سے مجھے کسی بھی قسم کی اچھائی کی توقع تھی تو مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں کہ کوئی میرے ساتھ برا کرتا ہے یا نہیں کرتا۔ کوئی مجھے چھوڑتا ہے یا نہیں۔ مجھے اس بات سے کوئی غرض نہیں کیونکہ میں نے کسی سے کوئی امید لگائی ہی نہیں تھی تو پھر شکایت کیسی۔ اگر میں کسی سے امید لگاتا تو مجھے دکھ ہوتا اب مجھے نہ ہی کوئی دکھ ہے اور نہ ہی کسی سے کوئی شکایت۔

مشق نمبر ۷

☆ اس غزل کا مطلع اور مقطع تحریر کیجیے:

مطلع:

؎ ابن مریم ہوا کرے کوئی
میرے دکھ کی دوا کرے کوئی

مقطع:

جب توقع ہی اٹھ گئی غالبؔ
کیوں کسی کا گلہ کرے کوئی

مشق نمبر ۸

☆ آپ کے علاقے میں بجلی کی لوڈ شیڈنگ بڑھ گئی ہے اس میں کمی کے لیے بجلی کے محکمے کو درخواست تحریر کیجیے:

بخدمت جناب منیجر صاحب،

کے الیکٹرک، گلستان جوہر، کراچی

جنابِ عالی!

مودبانہ گذارش ہے کہ ہم گلستان جوہر بلاک ۱۲ کے رہائشی ہیں اور اس تشویش کا اظہار کرنا چاہتے ہیں کہ اس علاقے میں بجلی فراہمی انتہائی مایوس کن ہے۔ ہم اپنے علاقے میں بجلی کی اس بار بار کی لوڈ شیڈنگ سے بہت پریشان ہیں۔ بار بار بجلی کے بریک ڈاؤن نے ناک میں دم کر رکھا ہے۔ نہ ہی سکون کی نیند ملتی ہے اور نہ ہی ٹھنڈا پانی۔ دن ہو چاہے رات ہو بجلی کے جانے کا کوئی وقت مقرر نہیں۔ پنکھے، کولر اور ریفریجریٹر کسی کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ بجلی نہ ہونے کے سبب سب بے کار ہیں۔ طالب علموں کو پڑھنے میں بھی مشکل پیش آتی ہے۔ بار بار بجلی کی اس عدم فراہمی کے باعث ہماری زندگی میں بے سکونی ہوگئی ہے اور ہم کوئی بھی کام ڈھنگ سے نہیں کر پاتے۔ ہم بتانا چاہتے ہیں کہ ہم پابندی سے بجلی کے بل کی ادائیگی بھی کرتے ہیں۔ ہم نے پہلے بھی اس محکمے کے اسسٹنٹ منیجر کے سامنے یہ مسئلہ رکھا تھا لیکن انہوں نے اس پر دھیان نہیں دیا۔ اب ہم آپ کے سامنے یہ مسئلہ لے کر آئے ہیں۔

برائے مہربانی آپ اس مسئلے پر سنجیدگی سے غور کیجیے اور اس کو حل کرنے کے لیے ضروری اقدام اٹھائیں تاکہ ہمیں اس پریشانی سے نجات ملے۔ ہم آپ کے بے حد مشکور ہوں گے اگر آپ اس مسئلے کو جلد از جلد حل کرنے کی کوشش کریں گے اور ہمارے علاقے میں بجلی کی وقت بے وقت لوڈ شیڈنگ بند کریں گے اور بجلی کی فراہمی کو یقینی بنائیں گے۔

درخواست گذار

اہلِ محلّہ، گلستان جوہر، بلاک ۱۲

۱۰ مارچ ۲۰۱۸

سبق نمبر ۳۱: توبہ توبہ

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ اردو ادب کی صنف ''ڈرامہ'' سے متعارف ہوتے ہوئے اس کی طرزِ تحریر اور خصوصیات سے واقف ہوں۔

☆ اپنے بڑوں کی عزت کریں اور ان کے ساتھ ادب و احترام سے پیش آئیں۔

☆ اپنے نوکروں کے ساتھ اچھا برتاؤ کریں، ان کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آئیں اور انہیں کم مائیگی کا احساس نہ ہونے دیں۔

☆ پر اعتماد طریقے، درست تلفظ، آواز کی زیر و بم اور پورے تاثرات کے ساتھ مکالموں کی ادائیگی کریں اور معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆ سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھ کر اپنی تحریری صلاحیت بہتر بنائیں۔

☆ ایک لفظ دو مرتبہ استعمال کرتے ہوئے چند جملے تحریر کریں اور اپنی لسانی مہارتوں میں اضافہ کریں۔

☆ لفظ کی مدد سے محاورہ تحریر کریں اور اس کے معنی و مفہوم سے آشنا ہوں۔

☆ قواعد میں حروف سے آگاہ ہوتے ہوئے دو جملوں کے درمیان اس کا استعمال کریں اور مرکب جملوں میں تبدیل کریں۔

☆ خلاصہ نگاری کے فن سے آشنا ہوتے ہوئے ڈرامہ کا خلاصہ تحریر کریں۔

طریقۂ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم طلبہ کو بتائیں کہ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ اردو ادب کی ایک صنف ڈرامہ ہے۔ اس کے بعد معلم طلبہ سے پوچھیں کہ کون کون ڈرامہ شوق سے دیکھتا ہے؟ اس کی خاص بات کیا ہے؟ یہ دوسری اصناف سے کیوں الگ ہے؟ کون کون سے ڈرامے پسند ہیں؟ وجہ پسندیدگی بھی بتائیے۔ کوئی پسندیدہ ڈرامہ اور پسندیدہ کردار؟ ڈرامہ کیوں شوق سے دیکھا جاتا ہے؟ طلبہ سے رائے لی جائے۔ جو بچہ بتانا چاہے اس کو بھرپور موقع دیا جائے۔ جب تمام بچے اپنی اپنی رائے دے لیں تو معلم موضوع کی طرف آتے ہوئے طلبہ کو بتائیں کہ ڈرامہ دراصل معاشرت کے مختلف پہلوؤں کے اظہار کا ایک موثر ذریعہ ہے اور یہ وہ اظہار کیفیت ہے کہ جس کا تعلق براہِ راست عوام سے رہا ہے۔ ڈرامہ اور ناول ایک ہی قسم کے مواد سے ترتیب پاتے ہیں۔ عناصر ترکیبی کے لحاظ سے ناول اور ڈرامے میں کوئی خاص امتیاز نہیں ہے فرق صرف یہ

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk
LearningWell

ہے کہ ناول خالص ادبی چیز ہے۔ یہ اسٹیج کے بندھن سے آزاد ہے جب کہ ڈرامے کے لیے اسٹیج لازمی چیز ہے۔ ڈرامہ یونانی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی عمل یا اداکاری کے ہیں۔ اردو میں ڈرامہ نگاری کا آغاز قصے کہانیوں کے ساتھ انیسویں صدی میں ہو چکا تھا۔ اردو کا سب سے پہلا ڈرامہ آغا حسن امانت لکھنوی کا ''اندر سبھا'' کو کہا جاتا ہے۔ امانت کا ڈرامہ فنی معیار کے لحاظ سے مکمل نہیں کہا جا سکتا لیکن اس کی مقبولیت نے اردو ڈرامے کے ارتقاء کی داغ بیل ضرور ڈال دی تھی۔ ابتدائی ڈراموں میں فنی اور ادبی خوبیاں نہیں تھیں۔ ڈرامہ نگار فن سے واقف نہ تھے نہ انہیں زبان و بیان پر قدرت حاصل تھی۔ اردو کے قدیم ڈرامہ نگاروں میں رونق بنارسی، طالب بنارسی، مہدی حسن احسن لکھنوی، آغا حشر کاشمیری اور نرائن پرشاد بیتاب بنارسی ممتاز ڈرامہ نگار ہستیاں ہیں۔ اس دور کے مایہ ناز اور قدیم طرز کے ڈرامہ نگار آغا حشر کاشمیری ہیں۔ اردو ڈرامے کو دور قدیم میں جدت و ندرت سے روشناس کر کے ارتقائی منزل میں داخل کرنے کا سہرا آغا حشر کے سر ہے۔ مولانا محمد حسین آزاد کو کتابی ڈراموں کا پیش رو کہا جا سکتا ہے۔ ان کے علاوہ منشی احمد علی شوق قدوائی، عبدالحلیم شرر، مرزا ہادی رسوا، مولانا ظفر علی خان اور کشن چند زیبا نے بھی اپنے اپنے انداز میں ڈرامے لکھے۔ اردو ڈرامہ نگاری کو معاشرتی مسائل اور زندگی کی حقیقتوں کا ترجمان بنانے کی جو نئی راہ آغا حشر نے اختیار کی ان سے پہلے کوئی ڈرامہ نگار اس تک نہ پہنچ سکا۔ سید امتیاز علی تاج نے ڈرامہ ''انارکلی'' لکھ کر ڈرامہ نگاری کو نئی روشنی دکھائی۔ امتیاز علی تاج کے علاوہ جن دوسرے حضرات نے ڈرامے لکھے ان میں خواجہ احمد عباس، سجاد حیدر یلدرم، عبدالماجد دریا آبادی، میر فضل حسین نثار، پروفیسر سید احمد شاہ پطرس، وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔ بیسویں صدی میں ڈرامہ فن ادب کا حصہ بن گیا۔ اردو ادیبوں نے ڈرامے کے فن کو ادبی صنف بنا دیا۔ اس دور میں مغربی ادبیات کے زیر اثر ایک ایکٹ ڈرامہ بھی وجود میں آیا اور مختصر افسانے کے ساتھ ون ایکٹ پلے بھی ادبی ڈراموں کی صف میں شامل ہو گئے۔ موجودہ دور کے ڈرامہ نگار ادبی اور فنی دونوں پہلوؤں سے ڈرامے کو ترقی دینے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ فلم، ریڈیو اور ٹیلی ویژن نے بھی فن اور ڈرامہ نگاری کو ترقی دینے میں بڑا کام انجام دیا۔ لکھنے والوں کی بڑی تعداد ملک میں مقامی ضرورتوں اور وقت کے تقاضوں کے مطابق نشری ڈرامے لکھ رہی ہے اور ڈرامے مقبول خاص و عام بھی ہو رہے ہیں۔ آج ہم جو سبق پڑھنے جا رہے ہیں وہ ایک مختصر سا ڈرامہ ہے جس میں اخلاقیات کو موضوع بنایا گیا ہے اور یہ سبق دیا گیا ہے کہ اچھے بچے اپنے بڑوں کے ساتھ تمیز سے پیش آتے ہیں اور ان کی عزت کرتے ہیں۔ طلبہ سے پوچھا جائے کہ ڈرامے میں کیا کیا چیزیں ہوتی ہیں:

کردار۔ کہانی۔ پلاٹ۔ اختتام۔ سبق

پڑھائی:

☆ چونکہ یہ سبق ایک ڈرامے کی صورت میں ہے اور اس میں چار کردار ہیں لہٰذا چار بچوں کو کھڑا کیا جائے اور اس ڈرامے میں موجود کرداروں کے مکالموں کی ادائیگی کروائی جائے۔ بچوں کو یہ ہدایت دی جائے کہ وہ ان مکالموں کو اس طرح ادا کریں کہ ان میں حقیقت کا رنگ نظر آئے۔ اس طرح سبق کی پڑھائی عمل میں لائی جائے۔ پر اعتماد طریقے، درست تلفظ، آواز کی زیر و بم اور پورے تاثرات کے ساتھ بلند خوانی کی جائے۔ معلم کی معاونت اور رہنمائی شامل رہے۔ معلم نئے الفاظ کے معنی بتاتے ہوئے سبق کے اہم نکات بھی واضح کریں۔

☆ سبق کے اختتام پر طلبہ سے رائے لی جائے اور اہم نکات پر گفتگو کرتے ہوئے سبق میں موجود پیغام اور نصیحت کی طرف بھی توجہ دلائی جائے جس سے اندازہ لگایا جا سکے کہ طلبہ کو سبق اچھی طرح سمجھ آ گیا۔

سرگرمی:

طلبہ کو گروپ میں تقسیم کیا جائے۔ ہر گروپ سے کہا جائے کہ وہ اس ڈرامے ''توبہ توبہ'' کو جماعت کے سامنے پیش کرے۔ ہر گروپ اسی ڈرامے کی ریہرسل کرے۔ اس کے کرداروں کے مکالمے یاد کرے اور اگر مکالموں میں کوئی تبدیلی کرنا چاہے تو اسے اجازت دی جائے۔ اس کے علاوہ اگر وہ کچھ تبدیلیاں کرنا چاہے تو اسے موقع دیا جائے۔

☆ دس سے پندرہ منٹ بعد ہر گروپ اس ڈرامے کو جماعت کے سامنے پیش کرے گا۔

یا

☆ ''انسانی ہمدردی'' کے موضوع پر ایک ڈرامہ ترتیب دیا جائے۔ معلم بچوں کو ہدایت دیں۔ ان کو گروپ میں تقسیم کریں اور ان سے انسانی ہمدردی کے موضوع پر ایک ڈرامہ لکھنے کو کہیں۔ ہر گروپ اس ڈرامے کو لکھ کر اس کی تیاری کرے۔ ڈرامے میں جو کردار ہوں وہ اپنے مکالمے یاد کریں۔

☆ پندرہ سے بیس منٹ بعد ہر گروپ اس ڈرامے کو جماعت کے سامنے پیش کرے۔ (سب سے بہترین ڈرامے کو اسمبلی میں بھی پیش کیا جا سکتا ہے)

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆ آپ اپنے ملازم سے کس طرح کا رویہ رکھتے ہیں؟ کیا کبھی آپ نے اپنے ملازم کو کسی بات پر ڈانٹا ہے اور بعد میں آپ کو اپنے رویہ پر شرمندگی ہو؟

یا

☆ ہمیں اپنے ملازموں/نوکروں کے ساتھ کس طرح کا رویہ رکھنا چاہیے؟ اسلام کی روشنی میں تفصیل سے بتائیے:

یا

☆ مشق نمبر ۷ پر دیا گیا سوال بھی گھر سے کر کے لانے کے لیے کہا جا سکتا ہے۔

LearningWell (Pvt.) Ltd. www.learningwell.pk

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کئے جائیں گے مثلاً:

ا۔ ڈرامے میں کون سا کردار سب سے زیادہ پسند آیا؟

۲۔احمد کی امی اسے احمد کو کہاں پہنچانے کی بات کر رہی تھیں؟

۳۔احمد کی امی نے احمد کو کمرے میں بند کیوں کیا؟

۴۔احمد اتنا بدتمیز کیوں ہو گیا تھا؟

۵۔احمد کے امی ابو کب خوش ہوئے؟

تدریسی معاونات/ وسائل:

درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔ ڈرامہ میں استعمال ہونے والی چند ضروری اشیا

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (سوال کا جواب دینے کے دوران)

☆اردو ادب کی صنف ''ڈرامہ'' سے متعارف ہوتے ہوئے اس کی طرزِ تحریر اور خصوصیات سے واقف ہونے کے دوران۔

☆اپنے بڑوں کی عزت کرنے اور ان کے ساتھ ادب و احترام سے پیش آنے کے دوران۔

☆پر اعتماد طریقے، درست تلفظ، آواز کی زیر و بم اور پورے تاثرات کے ساتھ مکالموں کی ادائیگی کرنے اور معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنے کے دوران۔

☆سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران۔

☆ایک لفظ دو مرتبہ استعمال کرتے ہوئے چند جملے تحریر کرنے اور اپنی لسانی مہارتوں میں اضافہ کرنے کے دوران۔

☆لفظ کی مدد سے محاورہ تحریر کرنے اور اس کے معنی و مفہوم سے آشنا ہونے کے دوران۔

☆قواعد میں حروف سے آگاہ ہوتے ہوئے دو جملوں کے درمیان اس کا استعمال کرنے اور مرکب جملوں میں تبدیل کرنے کے دوران۔

☆خلاصہ نگاری کے فن سے آشنا ہوتے ہوئے ڈرامہ کا خلاصہ تحریر کرنے کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆اردو ادب کی صنف ''ڈرامہ'' سے متعارف ہوتے ہوئے اس کی طرزِ تحریر اور خصوصیات سے واقف ہونا۔

☆اپنے بڑوں کی عزت کرنا اور ان کے ساتھ ادب و احترام سے پیش آنا۔

☆اپنے نوکروں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا، ان کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آنا اور انہیں کم مائیگی کا احساس نہ ہونے دینا۔

☆پر اعتماد طریقے، درست تلفظ، آواز کی زیر و بم اور پورے تاثرات کے ساتھ مکالموں کی ادائیگی کرنا اور معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔

☆سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنا۔

☆ایک لفظ دو مرتبہ استعمال کرتے ہوئے چند جملے تحریر کرنا اور اپنی لسانی مہارتوں میں اضافہ کرنا۔

☆لفظ کی مدد سے محاورہ تحریر کرنا اور اس کے معنی و مفہوم سے آشنا ہونا۔

☆قواعد میں حروف سے آگاہ ہوتے ہوئے دو جملوں کے درمیان اس کا استعمال کرنا اور مرکب جملوں میں تبدیل کرنا۔

☆خلاصہ نگاری کے فن سے آشنا ہوتے ہوئے ڈرامہ کا خلاصہ تحریر کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق نمبر ا

سوالات کے جوابات:

(الف) ایک تو بنّے میاں ہیں جن عمر تقریباً ستّر سال، گھر کا قدیم ملازم ہے، دوسرے احمد ہیں جو اس گھر کے بچے ہیں اور نہایت غصے والے ہیں، تیسرے اس بچے کی امی ہیں جو پر خلوص، نیک اور ضعیفوں کی عزت کرنے والی ہیں اور چوتھے اس گھر کے ابو ہیں جو ایک شریف النفس، تعلیم یافتہ اور پر وقار شخص ہیں۔

(ب) جب احمد اسکول سے آئے تو بنّے میاں کو دروازہ کھولنے میں دیر ہو گئی اس لیے احمد ان پر غصہ کرنے لگا۔

(ج) جب بنّے میاں احمد کے سامنے کھانا چن رہے تھے تو ان کے ہاتھ کی ذرا سی جنبش سے تھوڑا سا پانی احمد کے اوپر گر گیا۔ اس پر احمد کو بہت غصہ آیا اور اس نے بنّے میاں کو ایک طمانچہ رسید کیا۔

LearningWell (Pvt.) Ltd
www.learningwell.pk

LearningWell

(د) اس بات پر احمد کی امی کو سخت غصہ آیا اور انھوں نے احمد کو خوب ڈانٹا اور احمد کا کان مروڑتے ہوئے اس سے کہا کہ وہ بنے میاں سے معافی مانگے لیکن احمد نے ایسا نہیں کیا۔ آخر کار غصے میں آ کر امی نے احمد کو ایک کمرے میں بند کر دیا۔

(ہ) احمد کے والد کو بہت افسوس ہوا اور وہ بنے میاں سے بہت شرمندہ ہوئے کہ احمد نے بنے میاں کے منہ پر طمانچہ مارا کیونکہ بنے میاں گھر کے ایک اہم فرد تھے اور ان کے بزرگ بھی بنے میاں کا بہت احترام کرتے تھے۔

(و) احمد کے ابو نے احمد کو خبردار کرتے ہوئے کہا: احمد! میں آپ سے بات نہیں کروں گا۔ ہم لوگ آپ کو چھوڑ کر چلے جائیں گے۔ آپ نے بہت برا کیا۔

(ز) احمد نے روتے ہوئے شرمسار ہو کر بنے میاں سے معافی مانگ لی اور بنے میاں نے بھی پیار کرتے ہوئے احمد کو معاف کر دیا۔ یہ دیکھ کر امی ابو بھی خوش ہو گئے۔ اس طرح یہ معاملہ ختم ہوا۔

مشق نمبر۲

☆ سبق کی مدد سے خالی جگہ پُر کیجیے:

۱۔ لاٹ صاحب ہیں۔　　۲۔ گھوڑے پر زین کس رہے ہیں۔　　۳۔ اوقات میں رہو۔

۴۔ واپس ہوسٹل پہنچا دیں گے۔　　۵۔ اپنے سے الگ نہیں سمجھا۔　　۶۔ آپ کو خفا نہیں کروں گا۔

مشق نمبر۳

☆ آپ بھی اسی قسم کے کم سے کم آٹھ الفاظ لکھیے اور ان کو جملوں میں اس طرح استعمال کیجیے کہ ان کا مفہوم واضح ہو جائے۔

بھاگتے بھاگتے:　وہ میرے پیچھے بھاگتے بھاگتے تھک ہار کر گر پڑا۔

سوتے سوتے:　سوتے سوتے مچھر نے اسے کاٹ لیا۔

گھومتے گھومتے:　جنگل میں گھومتے گھومتے ہم ایسی جگہ جا پہنچے جہاں درختوں کے جھنڈ ہی جھنڈ تھے۔

گاتے گاتے:　محفل میں گاتے گاتے اس کا حلق خشک ہونے لگا۔

آتے آتے:　اسکول سے گھر آتے آتے وہ ہوٹل میں کھانا کھانے رک گیا۔

جاتے جاتے:　کمرے تک جاتے جاتے وہ دروازے سے ٹکرا گیا۔

کھاتے کھاتے:　دعوت میں کھانا کھاتے کھاتے اس کا دانت ٹوٹ کر گر پڑا۔

پیتے پیتے:　پانی پیتے پیتے اس کے گلے میں پھندا لگ گیا۔

مشق نمبر۴

☆ نیچے دیے گئے الفاظ میں ہر لفظ کے دو دو محاورے لکھیے اور ان کے معنی بھی لکھیے۔ (اضافی جملے بنا دیے گئے ہیں طلبہ سے بھی جملے بنوائے جائیں)

پانی:

محاورات	معنی	جملے
پانی پانی ہونا	شرمندہ ہونا۔ نادم ہونا	نالائق بچوں کے والدین اساتذہ سے ان کی شکائتیں سن کر پانی پانی ہو جاتے ہیں۔
پانی پھیر دینا	محنت برباد کرنا۔ محنت رائیگاں کرنا	اس نے اپنے باپ کا کارخانہ بیچ کر ان کی برسوں کی محنت پر پانی پھیر دیا۔

دل:

محاورات	معنی	جملے
دل توڑنا	دکھ دینا	دوسروں کا دل توڑنا بہت بری عادت ہے۔
دل پر چھریاں چلنا	اندرونی صدمہ پہنچنا	جب میں نے اپنے دوست کو مخالف ٹیم میں شامل ہوتے دیکھا تو میرے دل پر چھریاں چلنے لگیں۔

خون:

محاورات	معنی	جملے
خون سفید ہونا	محبت ختم ہونا	آج کل ایسا خون سفید ہوا ہے کہ بھائی بھائی سے بیزار ہے۔
خون پسینہ ایک کرنا	بہت محنت کرنا	میں نے یہ جائیداد خون پسینہ ایک کر کے حاصل کی ہے۔

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

LearningWell

آگ:

محاورات	معنی	جملے
آگ لگانا	برباد کرنا	ارشد کی فضول خرچی نے والدین کی تمام جائیداد کو آگ لگادی۔
آگ بگولہ ہونا	بہت غصہ ہونا	احمد کے جماعت میں فیل ہونے کی خبر سن کر اس کے ابو آگ بگولہ ہوگئے۔

ہاتھ:

محاورات	معنی	جملے
ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھنا	نکمّا بیٹھے رہنا۔ مایوس اور ناامید ہو کر بیٹھنا	ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہنے سے کبھی کامیابی نہیں ملتی۔
ہاتھ ملنا	افسوس کرنا۔ پچھتانا	جو وقت کے ساتھ نہیں چلتے یا وقت پر کام نہیں کرتے وہ بعد میں ہاتھ ملتے رہ جاتے ہیں۔

سر:

محاورات	معنی	جملے
سر اٹھانا	بغاوت کرنا	اگر کسی نے میرے بھائی کے خلاف سر اٹھانے کی کوشش کی تو اسے کچل دیا جائے گا۔
سر آنکھوں پر بٹھانا	بہت عزت کرنا	احمد بہت مہمان نواز ہے اپنے ہر مہمان کو سر آنکھوں پر بٹھاتا ہے۔

مشق نمبر ۵

☆ درج ذیل تراکیب کو جملوں میں استعمال کیجیے:

امّ المومنین: امّ المومنین حضرت عائشہؓ حضرت محمدؐ کی چہیتی زوجہ تھیں۔

بیت المقدس: بیت المقدس امت مسلمہ کا قبلہ اول ہے۔

عیدالفطر: عیدالفطر وہ انعام ہے جو تمام مسلمانوں کو رمضان المبارک کی رحمتوں اور برکتوں والے مہینے کے بعد عطا ہوا۔

شمس العلماء: شمس العلما مولوی نذیر احمد اردو کے پہلے ناول نگار ہیں۔

کتاب اللہ: کتاب اللہ تمام مسلمانوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لیے ہے۔

علم الحساب: علم الحساب اعداد و شمار کا علم ہوتا ہے جس سے کاروباری حضرات نے بہت فائدہ اٹھایا۔

قصص الانبیاء: قصص الانبیاء پڑھ کر ہمیں نہ صرف نبیوں کی زندگی کے بارے میں معلومات حاصل ہوتی ہیں بلکہ یہ قصے ہمارے لیے مشعل راہ ہیں۔

لیلۃ القدر: لیلۃ القدر تمام راتوں سے افضل رات ہے۔

مشق نمبر ۶

☆ نیچے دیے گئے جملوں کو مناسب حرف لگا کر مرکّب جملوں میں استعمال کیجیے:

(الف) ملازمہ نے کہا کہ وہ اتنی کم تنخواہ میں کام نہیں کرے گی۔

(ب) مری اچھی جگہ ہے مگر کاغان زیادہ حسین ہے۔

(ج) وہ امریکا نہیں جاسکا کیونکہ اسے وہاں کا ویزا نہیں ملا۔

(د) میں نے شادی میں اتنا خرچہ کیا پھر بھی لوگوں کو مزا نہیں آیا۔

(ہ) اگر بچے کو پولیو کے ٹیکے لگا دیے جاتے تو بچہ معذور نہ ہوتا۔

(و) دکاندار نے سودا باندھا اور میرے حوالے کردیا۔

(ز) ہمارا نیا گھر بہت خوبصورت ہے لیکن اسکول سے بہت دور ہے۔

مشق نمبر ۷

☆ ڈرامے کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے:

یہ ڈرامہ محمد خالد عابدی کی تحریر ہے۔ اس ڈرامے میں بچوں کے لیے نصیحت اور پیغام موجود ہے۔ اس ڈرامے میں کل چار کردار ہیں جو ایک گھر میں رہتے ہیں جس میں سے ایک تو بنّے میاں ہیں جن عمر تقریباً ستر سال، گھر کا قدیم ملازم ہے، دوسرے احمد ہیں جو اس گھر کے بچے ہیں اور نہایت غصے والے ہیں، تیسرے اس بچے کی امی ہیں جو پر خلوص، نیک اور ضعیفوں کی عزت کرنے والی ہیں اور چوتھے اس گھر کے ابو ہیں جو ایک شریف النفس، تعلیم یافتہ اور پر وقار شخص ہیں۔ اس میں سب سے پہلے جو منظر دکھایا گیا ہے وہ ایک وسیع اور کشادہ کمرے کا ہے جس میں بزرگوں کی بارعب اور پر وقار انداز میں تصویریں آویزاں ہیں اور ادھر ادھر بڑی بڑی الماریوں میں چھوٹی بڑی کتابیں نظر آرہی ہیں۔ گھر کے ملازم بنّے میاں گھر کی جھاڑ پونچھ کر رہے ہیں کہ اچانک دروازے پر دستک ہوتی ہے لیکن بنّے میاں پہلی دستک سن نہیں پاتے تو دروازے پر زور زور سے لگاتار دستک ہوتی ہے بنّے میاں گھڑی کی طرف دیکھتے ہیں اور دوڑ کر دروازے پر جاتے ہیں۔ اس وقت احمد کے اسکول سے آنے کا وقت ہوتا ہے۔ جب بنّے میاں

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

دروازہ کھولتے ہیں تو احمد سخت غصے میں نظر آتا ہے۔ بنے میاں اس کا غصہ اتارنے کی کوشش کرتے ہوئے اسے پیار سے منانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کے جوتے کھولنے میں مدد کرتے ہیں اور ساتھ ہی اسے پانی پلاتے ہیں لیکن احمد کا غصہ کسی طرح کم ہونے میں نہیں آتا۔ اتنے میں احمد کی امی بھی آجاتی ہیں تو احمد ان سے بھی شکایت کرتا ہے کہ کوئی میرا خیال نہیں رکھتا۔ یہ سن کر اس کی امی اسے سمجھاتی ہیں کہ ایسی کوئی بات نہیں سب تمہارے ہی تو آگے پیچھے پھرتے ہیں۔ اسی دوران بنے میاں کھانے کی ٹرے اٹھالاتے ہیں اور میز پر کھانا چننے لگتے ہیں لیکن ان کے ہاتھوں کی جنبش کی وجہ سے تھوڑا سا پانی احمد کے اوپر گر جاتا ہے۔ احمد جو پہلے ہی غصے میں ہوتا ہے یہ دیکھ کر اور طیش میں آجاتا ہے اور بنے میاں کے منہ پر ایک طمانچہ رسید کر دیتا ہے۔ یہ دیکھ کر احمد کی امی کو سخت غصہ آتا ہے اور وہ احمد کو خوب ڈانٹتی ہیں اور اس کا کان مروڑتے ہوئے اس سے کہتی ہیں کہ وہ بنے میاں سے معافی مانگے لیکن احمد ایسا نہیں کرتا اور امی کے بار بار کہنے کے باوجود اپنی بات پر ڈٹا رہتا ہے اور اپنی امی سے بھی بدتمیزی کرتا ہے۔ آخر کار غصے میں آ کر احمد کی امی اسے ایک کمرے میں بند کر دیتی ہیں۔ دوسری طرف بنے میاں مستقل احمد کی طرفداری کرتے رہتے ہیں اور احمد کی امی سے کہتے ہیں کہ بچہ ہے اسے کچھ نہ کہیں لیکن احمد کی امی احمد سے ناراض ہو جاتی ہیں۔ شام میں جب احمد کے ابو آفس سے آتے ہیں تو انہیں اس ساری صورتحال کا پتا چلتا ہے تو انہیں بہت افسوس ہوتا ہے اور وہ بنے میاں سے بہت شرمندہ ہوتے ہیں کہ احمد نے بنے میاں کے منہ پر طمانچہ مارا کیونکہ بنے میاں گھر کے ایک اہم فرد تھے اور ان کے بزرگ بھی بنے میاں کا بہت احترام کرتے تھے۔ احمد کے ابو احمد کو خبردار کرتے ہوئے کہتے ہیں: احمد! میں آپ سے بات نہیں کروں گا۔ ہم لوگ آپ کو چھوڑ کر چلے جائیں گے۔ آپ نے بہت برا کیا۔ جب اس کے امی ابو اس سے سخت ناراضگی کا اظہار کرتے ہیں اور اسے ڈانٹتے ہیں تو احمد کو بھی آخر کار اپنی غلطی کا احساس ہو جاتا ہے اور وہ روتے ہوئے شرمسار ہو کر بنے میاں سے معافی مانگ لیتا ہے اور بنے میاں نے بھی پیار کرتے ہوئے احمد کو معاف کر دیتے ہیں۔ یہ دیکھ کر امی ابو بھی خوش ہو جاتے ہیں۔ اس طرح یہ معاملہ ختم ہوتا ہے۔

سبق نمبر ۳۲:　　　فوج کے شانہ بشانہ

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:۔

☆ شہری دفاع کی اہمیت و ضرورت سے واقف ہوتے ہوئے وقت آنے پر اس کی تربیت حاصل کریں۔

☆ افواج پاکستان کی بہادری اور صلاحیتوں کو دیکھتے ہوئے ان کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں اور ملک میں کسی بھی طرح کی ابتر صورتحال سے نمٹنے کے لیے ان کا ساتھ دیں۔

☆ شہری دفاع کے طور طریقوں کے بارے میں معلومات حاصل کریں اور وقت ضرورت اسے کام میں لائیں۔

☆ نئے الفاظ کی ہجے کرتے ہوئے درست تلفظ اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆ سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھیں اور اپنی تحریری صلاحیت بہتر بنائیں۔

☆ الفاظ کے متلازم الفاظ لکھ کر اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں۔

☆ عربی حرف اضافت ''ال'' لکھ کر مرکب الفاظ بنائیں اور ان کے معنی لکھیں۔

☆ الفاظ پر اعراب لگا کر اس کے درست تلفظ سے آگاہ ہوں۔

☆ جملوں میں روزمرہ، محاورہ اور ضرب الامثال کی اغلاط پہچان کر انہیں درست کرتے ہوئے اپنی لسانی مہارتوں کو بہتر بنائیں۔

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم طلبہ کی معلومات کی جانچ لیں اور ان سے پوچھیں کہ جنگ کیا ہوتی ہے؟ کیا آپ جانتے ہیں یا آپ نے اپنے بڑوں سے سنا ہے کہ جنگ کے دوران کیا ہوتا ہے؟ جس ملک میں جنگ ہو رہی ہو اس ملک میں عوام کی کیا حالت ہوتی ہے؟ شہری اپنے بچاؤ کے لیے کیا اقدامات کرتے ہیں؟ جنگ کون لڑتا ہے اور کس طرح لڑی جاتی ہے؟ کبھی کوئی جنگ کے مناظر دیکھے ہیں؟ جب طلبہ سے رائے لے لی جائے تو معلم انہیں بتائیں کہ ہر حکومت اپنے ملک کو بیرونی حملوں سے بچانے کے لیے فوج ترتیب دیتی ہے جس کا کام ملک کو بچانا اور کسی بھی طرح کی ابتر صورتحال میں ملک کا بھرپور ساتھ دینا ہے۔ ہم اپنے ملک میں ایک پرسکون زندگی جب گزار سکتے ہیں جب ہمارے ملک میں امن و امان ہو اور باہر سے دشمن کے حملے کا اندیشہ نہ ہو۔ ملک کے اندر فتنہ و فساد کو روکنے اور امن قائم کرنے کے لیے پولیس کا محکمہ قائم کیا جاتا ہے۔ لیکن آج کے دور میں جو کہ ایک سائنسی دور ہے شہری زندگی کے مسائل اس قدر بڑھ گئے ہیں اور جنگ کا دائرہ بھی بے حد وسیع ہو گیا ہے لہٰذا اب صرف فوج اور پولیس تنہا ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتیں بلکہ ہر شہری کو بھی اس کے لیے کچھ نہ کچھ کرنا ہوگا اور اپنے ملک کی بقا اور سلامتی کے لیے ان کا ساتھ دینا ہوگا۔ خاص طور سے اس وقت جب کوئی بیرونی طاقت ہمارے ملک پر حملہ کرے اور جنگ کی صورتحال ہو تو اس وقت ہر شہری پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ ملک کے اندر نظم و ضبط قائم رکھے، انتظامیہ کے ساتھ بھرپور تعاون کرے اور عوام میں خوف و ہراس نہ پھیلنے دے تاکہ فوج اپنی پوری توجہ دشمن کے حملے کو روکنے پر صرف کر سکے۔ اس کام کو شہری دفاع کہتے ہیں یعنی وہ کام جو دفاع وطن کے لیے شہری انجام دیتے ہیں۔ آج ہم شہری دفاع کی ضرورت و اہمیت سے واقف ہوں گے اور اس کے طور طریقوں کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے یعنی یہ جانیں گے کہ شہری دفاع کی تربیت کب، کیوں، کیسے اور کس مقصد کے لیے لی جاتی ہے۔ بچے سبق کا نام خود بتائیں۔

پڑھائی:

طلبہ سے جوڑی میں سبق کی پڑھائی کروائی جائے یعنی پہلے ایک بچہ پڑھے اور دوسرا سنے پھر دوسرا پڑھے اور پہلا سنے۔ چونکہ یہ سبق دو صفحات پر مبنی ہے اس لیے دونوں بچے ایک ایک صفحہ پڑھیں آخر میں معلم ایک کل جماعتی گفتگو میں سبق کے اہم نکات طلبہ سے پوچھیں۔ اگر ممکن ہو تو تمام بچوں کو دائرے کی صورت میں بٹھایا جائے اور ہر بچہ باری باری سبق کے اہم نکات جماعت کے سامنے پیش کرے یا اپنی رائے کا

LearningWell (Pvt.) Ltd. www.learningwell.pk

اظہار کرے۔ جہاں ضرورت محسوس ہو وہاں معلم معاونت کریں۔ (circle time) یہ پڑھائی عمل میں لائی جائے گی۔

سرگرمی:

☆ طلبہ کو گروپ میں تقسیم کیا جائے اور شہری دفاع کے حوالے سے ایک چھوٹا سا ٹیبلو یا رول پلے کروایا جائے جس میں طلبہ ان طور طریقوں کو سامنے لائیں جو شہری دفاع کے حوالے سے سکھائے جاتے ہیں۔ طلبہ ایسے مناظر پیش کر سکتے ہیں جس میں شہری دفاع کے سلسلے میں کوئی کام کرتے ہوئے دکھایا گیا ہو یعنی شہری دفاع کے رضا کار کیا خدمات انجام دیتے ہیں اور کس طرح کی صورتحال میں انجام دیتے ہیں۔ اس حوالے سے ایک چھوٹا سا رول پلے تیار کروایا جائے۔

یا

☆ طلبہ کو جنگ کی صورتحال واضح کرنے کے لیے یوٹیوب سے کوئی منظر دکھایا جا سکتا ہے تاکہ جنگ کا ایک واضح خاکہ طلبہ کے ذہن میں آجائے۔ اس کے علاوہ قومی رضا کار کا کام بھی بتایا جا سکتا ہے۔

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆ آپ کے خیال میں ایک اچھے شہری کا فرض کیا ہے اور اسے اپنے ملک کے لیے کیا کیا خدمات انجام دینی چاہییں؟

یا

☆ آپ کے خیال میں کیا شہری دفاع کی تربیت ضروری ہے؟ یہ تربیت ہمارے لیے کہاں کہاں کام آسکتی ہے؟ اپنی رائے کا اظہار کیجیے۔

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆ سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً:

۱۔ بیرونی حملے کے دوران ہر شہری پر کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے؟

۲۔ قومی رضا کار امن کے زمانے میں کیا کرتے ہیں؟

۳۔ ہر اچھے شہری کا فرض کیا ہے؟

۴۔ آج کے دور کی جنگ میں دشمن فتح حاصل کرنے کے لیے کیا کرتا ہے؟

☆ کتاب میں موجود سوالات کے جوابات بھی چند ایک طلبہ سے سنے جائیں۔

تدریسی معاونات/ وسائل:

درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔ رول پلے کے لیے استعمال ہونے والی اشیاء۔ یوٹیوب

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ شہری دفاع کی اہمیت و ضرورت سے واقف ہونے کے دوران۔

☆ شہری دفاع کے طور طریقوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے دوران۔

☆ شہری دفاع کی تربیت کے حوالے سے رول پلے کرنے کے دوران۔

☆ نئے الفاظ کی ہجے کرتے ہوئے درست تلفظ اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنے کے دوران۔

☆ سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنے اور اپنی تحریری صلاحیت بہتر بنانے کے دوران۔

☆ الفاظ کے متلازم الفاظ لکھ کر اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کرنے کے دوران۔

☆ عربی حرف اضافت ''ال'' لکھ کر مرکب الفاظ بنانے اور ان کے معنی لکھنے کے دوران۔

☆ الفاظ پر اعراب لگا کر اس کے درست تلفظ سے آگاہ ہونے کے دوران۔

☆ جملوں میں روزمرہ، محاورہ اور ضرب الامثال کی اغلاط پہچان کر انہیں درست کرنے کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆ شہری دفاع کی اہمیت و ضرورت سے واقف ہوتے ہوئے وقت آنے پر اس کی تربیت حاصل کرنا۔

☆ افواجِ پاکستان کی بہادری اور صلاحیتوں کو دیکھتے ہوئے ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کرنا اور ملک میں کسی بھی طرح کی ابتر صورتحال سے نمٹنے کے لیے ان کا ساتھ دینا۔

☆ شہری دفاع کے طور طریقوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنا اور وقتِ ضرورت اسے کام میں لانا۔

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

LearningWell

☆ نئے الفاظ کی ہجے کرتے ہوئے درست تلفظ اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔

☆ سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنا اور اپنی تحریری صلاحیت بہتر بنانا۔

☆ الفاظ کے متلازم الفاظ لکھ کر اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کرنا۔

☆ عربی حرف اضافت ''ال'' لکھ کر مرکب الفاظ بنانا اور ان کے معنی لکھنا۔

☆ الفاظ پر اعراب لگا کر اس کے درست تلفظ سے آگاہ ہونا۔

☆ جملوں میں روزمرہ، محاورہ اور ضرب الامثال کی اغلاط پہچان کر انہیں درست کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق نمبر ۱

☆ سوالات کے جوابات:

(الف) پُرسکون معاشرتی زندگی کے لیے ضروری ہے کہ ملک کے اندر امن وامان ہو اور باہر سے دشمن کے حملے کا اندیشہ نہ ہو۔

(ب) ہر حکومت کا اوّلین فرض یہ ہے کہ ملک کو بیرونی حملوں سے محفوظ رکھے۔

(ج) موجودہ زمانے میں شہری زندگی کے مسائل بہت زیادہ اور پیچیدہ ہوگئے ہیں اور جنگ کا دائرہ اثر بے حد وسیع ہو گیا ہے۔ اس لیے پولیس اور فوج تنہا ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ نہیں ہوسکتیں بلکہ ہر شہری کو بھی اس کے لیے کچھ نہ کچھ کرنا پڑتا ہے۔

(د) شہری دفاع میں حصہ لینے والے رضا کاروں کو ابتدائی فوجی تربیت دی جاتی ہے۔ ورزش اور پریڈ کرائی جاتی ہے اور بتایا جاتا ہے کہ بیرونی حملے خاص طور پر ہوائی حملے کے وقت شہریوں کو کیا کرنا چاہیے۔ اگر شہری گھر میں ہو تو کیا کرے۔ موٹر یا بس میں سوار ہو تو بچاؤ کے لیے کیا تدابیر اختیار کرے۔ حملے کے وقت پناہ لینے کے لیے خندقیں کیسی ہونی چاہییں اور ان کے اندر کس طرح پناہ لینی چاہیے۔

(ہ) پہلے زمانے اور موجودہ زمانے کی جنگوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ پہلے جنگیں میدانوں میں لڑی جاتی تھیں۔ اب ان کا دائرہ بہت وسیع ہو گیا ہے۔ آج کل جنگ میدانوں کے ساتھ ساتھ سمندروں اور فضاؤں میں بھی لڑی جاتی ہے۔ خشکی پر اتنی پیش قدمی نہیں ہوتی مگر ہوائی حملوں کے ذریعے دور دور تک کے فوجی ٹھکانوں، اسلحہ خانوں اور بڑے بڑے شہروں پر بھرپور حملے کیے جاتے ہیں۔ اب جنگ کی لپیٹ میں ایک ملک کے پورے علاقے آجاتے ہیں۔

(و) اگر عام شہریوں کو شہری دفاع کی تربیت دینے میں غفلت برتی جائے اور شہری دفاع کو مضبوط نہ کیا جائے تو ایسے ملک کی شکست لازمی امر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شہری دفاع کی اہمیت اور ضرورت کو قیام پاکستان کے بعد ہی محسوس کیا گیا اور ملک کے تمام چھوٹے بڑے شہروں میں اسکاؤٹنگ اور شہری دفاع کی تربیت دی جانے لگی۔

(ز) ۱۹۶۵ء اور ۱۹۷۱ء کی پاک بھارت جنگ کے دوران جو لوگ سرحدی علاقوں مین رہائش پذیر تھے۔ ان کی بہ حفاظت منتقلی پاک فوج کے لیے سب سے بڑا مسئلہ تھا۔ اس معاملے میں مقامی نوجوانوں کی ٹیموں نے اپنی مدد آپ کے تحت نہ صرف شہریوں کی بہ حفاظت منتقلی کو یقینی بنایا بلکہ اندرون شہر لوگوں کا حوصلہ بلند کرنے میں بھی اہم کردار ادا کیا اور دن رات اپنے اپنے علاقوں اور شہروں میں کام کرتے رہے۔

مشق نمبر ۲

☆ درج ذیل الفاظ کے متلازم الفاظ لکھیے:

فلم: سینما۔ اداکار۔ اداکارہ۔ مناظر۔ ڈائریکٹر۔ پروڈیوسر۔ ہیرو۔ ہیروئن۔ ڈائیلاگ (مکالمے)۔ گانے۔ کہانی

آسمان: بادل۔ چاند۔ ستارے۔ سورج۔ نیلا۔ پرندے۔ قوس قزح

موبائل فون: گیمز۔ کال۔ میسج۔ نمبر۔ انٹرنیٹ۔ واٹس ایپ۔ وائبر۔ وقت۔ میوزک۔

کرکٹ: کھلاڑی۔ میدان۔ میچ۔ پچ۔ گیند۔ بلا۔ ایمپائر۔ ٹورنامنٹ۔ گھاس

عید: تیاری۔ نماز۔ نئے کپڑے۔ جوتے۔ چوڑیاں۔ کیک۔ شیر خورمہ۔ زیورات۔ مہندی

شادی ہال: دولہا۔ دلہن۔ میزیں۔ کرسیاں۔ کھانا۔ اسٹیج۔ پھول۔ رونق۔ بارات۔ ڈھول باجے۔ مووی۔ کیمرہ

کھیت: سبزہ۔ فصل۔ لہلہانا۔ اناج۔ ٹریکٹر۔ ٹیوب ویل۔ ہل۔ کسان۔ بیج۔

لاری اڈّہ: بسیں۔ سڑک۔ ٹکٹ۔ مسافر۔ سفر۔ مجمع۔ بھیڑ۔ اسٹاپ

LearningWell (Pvt.) Ltd. www.learningwell.pk

مشق نمبر ۳

☆ گزشتہ صفحات میں آپ عربی حرف اضافت ''ال'' کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔ آپ ایسے دس مرکّب الفاظ تلاش کر کے لکھیے جنھیں عربی حرف اضافت کی مدد سے بنایا گیا ہو۔ ساتھ ہی ان کے معنی بھی لکھیے۔

مرکب الفاظ	معنی
علم الحساب	حساب کا علم
دارالخلافہ	مسلمانوں کے خلیفہ کا صدر مقام
دارالعلوم	تعلیم گاہ۔ کالج۔ یونیورسٹی
نصب العین	اصلی مقصد۔ دلی منشا
امّ الکتاب	کتابوں کی ماں قرآن شریف
ربّ العالمین	جہانوں کا پالنے والا
ذائقۃُ الموت	موت کا ذائقہ
فقید المثال	جس کی مثال نہ ہو۔ بے مثل
حب الوطنی	وطن کی محبت
فارغ البال	آسودہ، مطمئن، آزاد

مشق نمبر ۴

☆ درج ذیل الفاظ پر اعراب لگائیے:

مُتَأثِّرہ ۔ تِجارتی ۔ نَبرد آزما ۔ وَطنِ عزیز ۔ ذِمّہ داری ۔ اَسلحہ

نظم وضبط ۔ رِہائش پذیر ۔ مُنتقلی ۔ دَہشت گردی

مشق نمبر ۵

☆ درج ذیل مرکّب الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

نیکی بدی: یوم آخرت میں ہر انسان نیکی بدی کے ترازو میں تولا جائے گا۔

نظم ونثر: مولانا الطاف حسین حالی نے نظم ونثر دونوں میں غیر فانی پُرخلوص خدمات انجام دیں۔

نشیب وفراز: انسان کی زندگی میں نشیب وفراز آتے رہتے ہیں۔

مشرق ومغرب: علامہ اقبال کی شاعری کی دھوم مشرق ومغرب دونوں میں ہے۔

قاتل ومقتول: قاتل ومقتول کا آپس میں خونی رشتہ تھا اور وہ بھائی تھے۔

عروج وزوال: مسلمانوں کے عروج وزوال کی داستان سن کر ہمیں سبق حاصل کرنا چاہیے۔

عوام وخاص: یوم آزادی کے دن پرچم کشائی کی تقریب میں عوام وخاص دونوں کو مدعو کیا گیا تھا۔

مشق نمبر ۶

☆ درج ذیل جملوں میں روزمرّہ، محاورہ اور ضرب الامثال کی غلطیاں موجود ہیں۔ انہیں درست کر کے دوبارہ لکھیے: (درست جوابات)

(الف) لوگ ضرورت کے وقت گدھے کو بھی باپ بنا لیتے ہیں۔
(ب) اسٹیشن پر اتنی بھیڑ تھی کہ تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔
(ج) اس کی باتوں پر دھیان مت دو وہ بات کا بتنگڑ بناتا ہے۔
(د) ہمیں آج ہی واپس جانا ہے۔
(ہ) تم تو تھوڑے سے پیسے خرچ کر کے حاتم طائی کی قبر پر لات مارتے ہو۔
(و) اس نے اپنے بیمار بچے کو ڈاکٹر کو دکھایا۔

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

مشق نمبر ۷

☆ آپ نے کسی کو سات ہزار روپے قرض دیا تھا۔ جو اس نے اب واپس کیا ہے۔ اس کی رسید بنائیے:

رسید

بسم اللہ الرحمٰن الرّحیم

مبلغ سات ہزار (۷۰۰۰) روپے جو احمد علی ولد انور علی نے بطور قرض لیے تھے وہ وصول پائے۔ یہ رسید لکھ دی ہے تا کہ سند رہے اور بوقت ضرورت کام آئے۔

دستخط وصول کنندہ

اکبر خان

۱۴ اگست ۲۰۱۸ء

سبق نمبر ۳۳:　　غزل

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس نظم کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ الطاف حسین حالؔی کی شاعرانہ عظمت کو سراہتے ہوئے ان کی لکھی ہوئی غزل سے متعارف ہوں اور اپنے شعری ذوق میں اضافہ کریں۔

☆ شاعری کی ایک مقبول قسم غزل سے روشناس ہوتے ہوئے اس کے طرزِ تحریر پر غور کریں اور اس کی ہیئت سے واقف ہوں۔

☆ شاعر کے انداز بیاں پر غور کرتے ہوئے غزل میں موجود اخلاقی صفات پر عمل کریں اور ایک بہتر معاشرے کی تعمیر کریں۔

☆ غزل میں موجود نئے الفاظ سیکھیں اور لغت میں سے ان کے معنی تلاش کرتے ہوئے اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں۔

☆ غزل کے اشعار کو آواز کے اتار چڑھاؤ اور آہنگ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆ الفاظ کا مفہوم سمجھتے ہوئے غزل کے اشعار کی جامع تشریح کریں اور سوالات کے جوابات تحریر کرتے ہوئے اپنی تحریری صلاحیت میں اضافہ کریں۔

☆ ہم قافیہ الفاظ اور ردیف سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے غزل کے ہم قافیہ الفاظ اور ردیف لکھیں۔

☆ اشعار کو سادہ نثر میں تبدیل کرتے ہوئے اپنی لسانی مہارتوں میں اضافہ کریں۔

☆ مطلع اور مقطع کی اصطلاح سے واقف ہوتے ہوئے غزل کا مطلع اور مقطع لکھیں۔

☆ الفاظ پر اعراب لگا کر اس کے درست تلفظ سے آگاہ ہوں۔

☆ واحد الفاظ کو جمع اور جمع الفاظ کو واحد بنا کر جملوں میں ان کا استعمال کرتے ہوئے اپنی لسانی مہارتوں کو بہتر بنائیں۔

☆ الفاظ کو لغت کی صحیح ترتیب سے لکھ کر درست حروف تہجی سے آگاہ ہوں۔

☆ خطوط نویسی کے طریقہ کار کو سمجھتے ہوئے اپنے دوست کو ایک خط تحریر کریں اور انشاء پردازی میں کمال حاصل کریں۔

طریقہ تدریس:

<u>تمہیدی گفتگو:</u>

طلبہ چونکہ ''غزل'' سے متعارف ہو چکے ہیں اور پہلے ایک غزل پڑھ چکے ہیں جس میں انہیں تفصیل سے غزل کے بارے میں بتایا جا چکا ہے لہٰذا طلبہ کی جانچ کے لیے ان سے غزل کے حوالے سے چند سوالات پوچھے جائیں مثلاً ۱۔ غزل کیا ہوتی ہے؟ ۲۔ اس کی کیا خاص بات ہے؟ ۳۔ اس کے لکھنے کا طریقہ کار کیا ہوتا ہے؟ اس میں زیادہ تر کس چیز کا بیان ہوتا ہے؟ اردو کی تمام صنف ادب میں غزل ہی کو کیوں اتنی اہمیت حاصل ہے؟ اردو کا پہلا غزل گو شاعر کون ہے؟ طلبہ سے ان تمام سوالات کے جوابات لیے جائیں اگر طلبہ کو یاد نہ ہو تو معلم خود بتا دیں (میر دردؔ کی غزل میں اس کے بارے میں تفصیل سے لکھا ہے۔ طلبہ کی رائے لینے کے بعد معلم موضوع کی طرف آتے ہوئے بتائیں کہ آج ہم جس شاعر کی غزل پڑھنے جا رہے ہیں وہ اردو کے ایک عظیم شاعر مولانا الطاف حسین حالؔی ہیں۔ حالؔی ۱۸۳۷ء میں پانی پت ضلع کرنال میں پیدا ہوئے۔ بچپن میں ہی یتیم ہو گئے عمر کا بتدائی حصہ بہت تنگ حالی میں گزرا۔ شروع میں پانی پت میں تعلیم پائی، پھر دہلی پہنچے جو اس زمانے میں علم و ادب کا مرکز تھا۔ دہلی کالج میں تعلیم پائی۔ حالؔی بچپن ہی سے شعر و شاعری کے بے حد شوقین تھے۔ لہٰذا سخن آزمائی شروع کی اور مرزا غالب کی شاگردی اختیار کر لی۔ غالبؔ نے بھی حالؔی پر خصوصی توجہ کی جس کے نتیجے میں مولانا الطاف حسین حالی ایک عظیم شاعر بن کر ابھرے۔ وہ ایک عظیم قومی شاعر تھے۔ ان کا شمار اردو کے فطری اور نیچرل شاعروں میں ہوتا ہے۔ مولانا حالؔی کی نظموں میں اسلام اور مسلمانوں سے خاص محبت نظر آتی ہے۔ ان کی نظموں میں اللہ کی وحدانیت کا اقرار بھی ہے اور اس کے سامنے اپنے عاجز اور منکسر المزاج ہونے کا اعتراف بھی۔ مولانا حالؔی کو اپنی قوم کی بڑی فکر تھی وہ اس کے عروج کے قصے سناتے سناتے اس کے زوال پر دلی افسوس کا اظہار کرتے ہیں۔ ''مسدس مدوجزر اسلام'' حالی کا وہ شاہکار ہے جس نے انہیں دنیائے شاعری میں لازوال بنا دیا ہے۔ حالؔی نے پہلی بار غزل کو وطن سے محبت اور قومی بھلائی کے پیغامات کے لیے استعمال کیا۔ مولانا حالی

LearningWell (Pvt) Ltd. www.learningwell.pk

نظم کے میدان کے بھی ماہر شہسوار ہیں۔ انہوں نے نظموں میں مقصدیت کو سامنے رکھا۔ بلاوجہ اور بے کار نظمیں کہنے کے بجائے ایسی نظمیں کہیں جن کا جواز تھا جن میں مقصد شامل تھا۔ انہوں نے قوم کے بچوں اور بڑوں کو سیدھا راستہ دکھانے کے لیے بڑی عمدہ اور سبق آموز اخلاقی نظمیں لکھیں۔ مولانا کے کلام کی خاص بات سلاست، سادگی اور روانی ہے۔ آج اردو شاعری کی کوئی بھی جہت ہو، براہ راست یا بالواسطہ مولانا حالؔی ہی کی مرہون منت ہے۔ اردو شاعری کا سارا فکری و اسلوبی انقلاب مولانا حالی کی تجویز و کوشش سے ہی رونما ہوا۔ انہوں نے نظم و نثر دونوں میں غیر فانی پر خلوص خدمات انجام دیں۔ انہوں نے شاعری کو سچے جذبات کا ترجمان بنادیا۔

پڑھائی:

☆معلم پہلے خود اس غزل کو اس کے مخصوص اور خوبصورت انداز میں پڑھیں۔ اس کے بعد بچوں سے نظم خوانی کروائی جائے۔ ہر بچہ باری باری غزل کا ایک شعر پڑھے۔ شعر پڑھتے ہوئے آواز کے اتار چڑھاؤ کا بخوبی خیال رکھے۔ اس کے بعد معلم نئے الفاظ اور ان کے معنی بھی طلبہ کو بتائیں یا تختہ تحریر پر لکھیں۔

☆طلبہ کو گروپ میں بٹھایا جائے۔ جماعت کو سات گروپ میں تقسیم کیا جائے۔ ہر گروپ کو ایک ایک شعر دیا جائے۔ طلبہ سے کہا جائے کہ وہ گروپ میں اپنے دیے گئے شعر کا مطلب لکھیں اور آپس میں تبادلہ خیال کر کے اس کی تشریح لکھنے کی کوشش کریں۔ اس دوران معلم فرداً فرداً ہر گروپ میں جا کر طلبہ کی مدد کریں اور ان کی معاونت کریں۔

☆دس سے پندرہ منٹ بعد ہر گروپ سے ایک بچہ اس شعر کو پڑھ کر اس کی تشریح جماعت کے سامنے پیش کرے گا۔ اگر تشریح میں کچھ کمی رہ جائے تو معلم اس بچے کے ساتھ شامل ہو کر اس کا ساتھ دیں اور اپنے نکات شامل کر کے تفصیل سے اس شعر کا مطلب واضح کریں۔

غزل کی تشریح

شعر نمبر ۱:

حوالہ:　یہ شعر ہماری اردو کی کتاب میں موجود ''غزل'' سے لیا گیا ہے۔ اس کے شاعر ''الطاف حسین حالؔی'' ہیں۔ چونکہ حالؔی ایک قومی شاعر ہیں اور انہوں نے پہلی بار غزل کو وطن سے محبت اور قومی بھلائی کے پیغامات کے لیے استعمال کیا۔ اس غزل میں بھی شاعر لوگوں کو اچھے اور بے مثال لوگوں کی نشانیاں بیان کرتے ہوئے انہیں چند اخلاقی صفات سے آگاہ کر رہے ہیں۔ یہ شعر بھی حالؔی کے اصلاحی رنگ کو نمایاں کرتا نظر آتا ہے۔

تعارف شاعر: حالؔی شاعری کی حیثیت سے اردو ادب کے معماروں میں ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ انہوں نے نظم میں مقصدیت پر زور دیا ہے اور شاعری کو قوم کے مزاج اور اور تقاضوں سے ہم آہنگ رکھنے پر خود بھی عمل کیا ہے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دی ہے۔ انہوں نے غزل کو پہلی بار حب الوطنی اور قومی فلاح کے مضامین سے آشنا کیا۔ مولانا حالؔی نے بے شمار چھوٹی بڑی، مذہبی، نیچرل اور اخلاقی نظمیں لکھ کر اردو شعراء پر یہ حقیقت واضح کی ہے کہ فکر کے جوہر دکھانے کے میدان غزل کے علاوہ اور بھی ہیں۔ ان نظموں میں مقصدیت حالی کے پیش نظر رہی۔ حالی کی غزلوں اور نظموں میں شاعری کے وہ تمام لوازمات پائے جاتے ہیں جو شاعری کو اعلیٰ و ارفع مقام عطا کرتے ہیں۔ ان کی شاعری میں قوم کا دل دھڑکتا ہے۔ ان کی غزلوں میں میرتقی میرؔ کا سوز و گداز، خواجہ میر دردؔ کا تصوف، غالبؔ کا فلسفہ اور داغؔ کی شوخی پائی جاتی ہے ان کی شاعری ملی جذبات، نفسیاتی حقائق اور غم روزگار کا شاہکار ہے۔ اس میں سادگی، سلاست، صداقت اور شرافت بدرجہ اتم موجود ہے۔ اس میں مقصدیت بھی ہے اور نصیحت آموز طنز بھی۔ اس میں مومنانہ فراست بھی ہے اور وسعت نظر بھی، اس میں رنگ تغزل بھی ہے اور حکیمانہ نکات بھی۔ الغرض حالؔی ایک عظیم شاعر ہیں۔

تشریح:

پیش نظر شعر میں حالؔی اچھے اور بے مثال لوگوں کی طرح زندگی گزارنے کی تلقین کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ دنیا میں ایسے لوگوں کی طرح زندگی گزارو جو بے مثال ہوں اور جو دوسروں کے لیے مشعل راہ ہوں۔ شاعر ان بے مثال لوگوں کی خوبی بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ بے مثال لوگ ہر بات سے باخبر رہتے ہیں اور جو انتے باہمت اور باحوصلہ ہوتے ہیں کہ اپنا دفاع خود کر سکتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے اوپر کسی کو حاوی نہیں ہونے دیتے۔ نہ ہی کسی کی غلامی کرتے ہیں اور نہ ہی کسی سے مرعوب ہوتے ہیں اپنی آنکھیں کھلی رکھتے ہیں اور جن کی سوچ محدود نہیں ہوتی بلکہ یہ دور کی سوچتے ہیں۔ شاعر مثال دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ جس طرح ایک چوکنا رکھوالا یا چوکیدار ہوتا ہے جو گھر کی یا کسی بھی جگہ کی رکھوالی کرتا ہے۔ اس کی ہر طرف نظر ہوتی ہے اور وہ چوکنا ہوتا ہے بالکل اسی طرح ہم بھی ایسے بن جائیں اور چاق و چوبند ہو کر رہیں ہمارے اندر شعور و آگہی ہونی چاہیے اور ہمیں بلا خطر ہر مشکل کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ شاعر کا مقصد یہ بتانا ہے کہ چست لوگوں کی طرح زندگی گزاری جائے۔ اپنی آنکھیں کھلی رکھی جائیں اور ہر معاملے پر نظر رکھی جائے۔ اپنے عقل و شعور کا استعمال کیا جائے اور ہر موقع پر ہمت اور حوصلے کا مظاہرہ کیا جائے۔ سوئی ہوئی قوم کی طرح زندگی نہ جائے کہ زندگی میں بس ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھے رہے بلکہ ایسے کام کریں کہ جس سے دنیا میں نام روشن ہو اور لوگ مثالیں دیں۔

شعر نمبر ۲:　مشق نمبر ۵ پر ملاحظہ کیجیے۔

تشریح:

شعر نمبر ۳:　مشق نمبر ۵ پر ملاحظہ کیجیے۔

تشریح:

شعر نمبر ۴:

تشریح:　اس شعر میں حالؔی کہتے ہیں کہ بے مثال لوگوں کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ وہ امید کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑتے اور زندگی میں کبھی مایوس نہیں ہوتے۔ ان کے اندر کبھی ناامیدی کی کیفیت جنم نہیں لیتی

LearningWell (Pvt.) Ltd. www.learningwell.pk

بلکہ وہ تو اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ ہمت نہیں ہارنی چاہیے اور مایوس ہونے کے بجائے کوشش کرتے رہنا چاہیے۔ان لوگوں کو اپنے کام سے غرض ہوتی ہے۔وہ کبھی بھی کوئی بھی کام لالچ کی غرض سے نہیں کرتے یا وہ یہ نہیں سوچتے کہ کہ کامیابی ہوگی یا نہیں یا کوئی فائدہ ہوگا یا نہیں بس انہیں کام سے غرض ہوتی ہے اور وہ اپنا کام دیانتداری اور زمہ داری سے انجام دیتے رہتے ہیں۔شاعر اس مثال کے ذریعے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ایسے ہی بے مثال اور اچھے لوگوں کی صفات اپناتے ہوئے ہمیں اپنی زندگی گزارنا چاہیے اور اگر ہم چاہتے ہیں کہ اچھے لوگوں میں ہمارا شمار کیا جائے تو ہمیں اپنے اندر یہ صفات پیدا کرنا ہوں گی ہمیں مایوسیوں کے اندھیروں میں گم ہونے کے بجائے ہمیشہ امید کا دامن تھامے رکھنا ہوگا اور ہر کام ذمہ داری اور دیانتداری سے کرنا ہوگا اس بات سے بے نیاز ہو کر کہ آیا اسمیں فائدہ ہے یا نقصان۔ہمیں یہ نہیں سوچنا چاہیے کہ جو کام ہم کرنے جا رہے ہیں اس میں ناکامی ہوگی یا کامیابی۔یہ سب اللہ پر چھوڑ دینا چاہیے اور توجہ صرف اپنے کام پر رکھنی چاہیے اور ہمیشہ اچھی امید رکھنی چاہیے۔اگر ہم ان باتوں پر عمل کریں گے تو بلاشبہ ہم ایک بے مثال اور اچھے انسان کی صف میں کھڑے ہوں گے اور لوگوں میں عزت کی نگاہ سے دیکھے جائیں گے۔

شعر نمبر ۵:

تشریح: اس شعر میں حالؔی بے مثال لوگوں کی ایک بہت اہم خوبی کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جو لوگ اچھے اور بے مثال ہوتے ہیں وہ ہمیشہ اپنے کام سے کام رکھتے ہیں، انہیں نہ ہی دوسروں سے مطلب ہوتا ہے اور نہ ہی وہ کسی کی ٹوہ میں لگے رہتے ہیں۔بس خاموشی سے اپنی زندگی بسر کرتے ہیں۔نہ کسی کے معاملے میں بولتے ہیں اور نہ ہی کسی کو اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ کوئی ان کے ذاتی معاملات میں دخل دے۔وہ اپنا راز دل کسی پر عیاں نہیں کرتے یعنی اپنی اچھی بری باتیں کسی کو نہیں بتاتے کیونکہ وہ اپنے اوپر کسی کو ہنسنے کا اور نہ ہی ترس کھانے کا موقع دینا چاہتے ہیں۔دنیا لاکھ انہیں برا کہے یا بد مزاج کہے یا خشک مزاج کہے انہیں کوئی فرق نہیں پڑتا بس وہ اپنے کام میں لگے رہتے ہیں اس کو ان معنوں میں بھی لیا جا سکتا ہے کہ دوسرے لوگ بے شک قہقہے لگائیں، ہنسے بولیں، ایک دوسرے کی برائی کریں، فضول باتوں میں لگے رہیں لیکن جو اچھے ہوتے ہیں وہ ہمیشہ اپنے کام سے کام رکھتے ہیں اور فضولیات میں نہیں پڑتے۔وہ بالکل ایسے زندگی گزارتے ہیں جس طرح زبان دانتوں کے اندر چھپی ہوتی ہے اور کوئی اسے دیکھ نہیں سکتا بالکل اسی طرح یہ لوگ بھی لوگوں میں زیادہ گھلتے ملتے نہیں اور الگ تھلگ اپنے کاموں میں مصروف رہتے ہیں۔دنیا کی رنگینیوں اور بلاوجہ کی محفلوں سے انہیں کوئی مطلب نہیں ہوتا نہ ہی انہیں اس بات سے غرض ہوتی ہے کہ کوئی ان کے بارے میں کیا کہہ سن رہا ہے وہ بس اپنے کاموں میں مصروف رہتے ہیں اور اپنی زندگی کو کارآمد بناتے ہیں۔اپنے وقت کو فالتو باتوں میں ضائع نہیں کرتے۔شاعر کا مقصد ہمیں یہ بتانا ہے کہ ہمیں بھی ایسے ہی لوگون کی طرح زندگی گزارنی چاہیے جب ہی ہم اچھے کہلائیں گے۔

شعر نمبر ۶:

تشریح: اس شعر میں حالؔی کہتے ہیں کہ اچھے لوگ کبھی بھی لوگوں کی باتوں کا برا نہیں مانتے بلکہ ہر وقت خوش اخلاقی کا ثبوت دیتے ہیں۔کوئی انہیں کچھ بھی کہے وہ پلٹ کر کچھ نہیں کہتے کیونکہ انہیں اس بات کا احساس ہے کہ اس طرح لڑائی جھگڑا زیادہ بڑھتا ہے۔اگر کوئی ان کو کچھ کہتا ہے یا ان پر غصہ کرتا ہے یا ان سے جھگڑا کرتا ہے تو وہ اپنی مسکراہٹ سے اس مسئلے کو حل کرتے ہیں کیونکہ وہ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ اتحاد میں ہی برکت ہے۔وہ ہمیشہ ایک دوستانہ فضا قائم رکھتے ہیں اور اپنی خوش اخلاقی سے لوگوں کا دل جیتتے ہیں۔وہ کبھی بھی غصے میں پاگل نہیں ہوتے بلکہ عقلمندی سے کام لیتے ہوئے تحمل سے ہر بات کا حل نکالتے ہیں۔وہ کبھی بھی بے وقوفی کا مظاہرہ کرنے کے بجائے عقلمندی سے کام لیتے ہیں۔ان کی خوش اخلاقی کو بعض اوقات احمقانہ قرار دیا جاتا ہے کہ دوسروں کی بدتمیزی کو بھی ہنس کے برداشت کر لیا لیکن کچھ وقت گزرنے کے بعد لوگ ان کی اس خوش اخلاقی کی قدر کرتے ہیں اور ان کی تعریف کرتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ وہ معاشرے میں ایک ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ایسے لوگوں کو معاشرہ قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔بس شاعر کا مقصد یہی بتانا ہے کہ اگر ہم بھی اس خوبی کو اپنا لیں تو ہم بہترین لوگوں میں شمار ہوں گے اور ایک بہتر معاشرے کی تعمیر کریں گے۔

شعر نمبر ۷:

تشریح: اس شعر میں حالؔی اپنے طرز نگارش کی ایک خصوصیت کا ذکر کر رہے ہیں اور اپنے آپ سے مخاطب ہوتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں جو کچھ کہتا ہوں سادہ زبان میں کہتا ہوں اور سادگی سے کہتا ہوں مجھے بناوٹ نہیں آتی اور نہ ہی مجھے گھما پھرا کر بولنے کی عادت ہے۔میں جو کچھ کہتا ہوں سیدھے سادے انداز میں کہتا ہوں تا کہ لوگوں کو سمجھ میں آ جائے اور میری کہی ہوئی بات ان کے دل تک پہنچ جائے۔مجھے رنگین بیانی اور بیش بہا الفاظ کے استعمال سے کوئی غرض نہیں مجھے غرض ہے تو صرف اس بات سے کہ لوگوں تک میری بات پہنچ جائے۔میں تحریر کی خوبصورتی کے بجائے سادگی پر یقین رکھتا ہوں کیونکہ میرا مقصد لوگوں کا دل لبھانا یا ان کو لطف و سرور مہیا کرنا نہیں ہے بلکہ میرا مقصد تو صرف یہ کہ لوگوں کو اچھی باتیں بتائی جائیں، ان کی اصلاح کی جائے اور زندگی گزارنے کے بہتر طریقوں سے آشنا کیا جائے تا کہ وہ ایک بہتر زندگی گزاریں اور میں سمجھتا ہوں کہ میری تحریر کی سادگی ہی میرے اس مقصد کو پورا کرنے کے لیے موزوں ہے۔

سرگرمی:

☆سب سے پہلے معلم طلبہ کو بتائیں کہ جیسا کہ اس غزل میں شاعر نے اشعار کے ذریعے یہ پیغام دیا ہے کہ محنت، امید، صبر، شکر یہ وہ عمدہ اوصاف ہیں جو زندگی کو بہتر بناتے ہیں۔معلم طلبہ سے کہیں کہ وہ انفرادی طور پر ان اوصاف میں سے کسی بھی ایک پر چند جملوں میں اپنی رائے دیں۔یہ کام زبانی کروایا جا سکتا ہے۔طلبہ ان کے بارے میں رائے دیتے ہوئے یہ بھی بتائیں کہ اگر ہم اس وصف کو اپنائیں تو اس سے ہماری زندگی اور معاشرے پر کیا اثر پڑے گا۔زبانی ہر بچے سے اس کے خیالات پوچھے جائیں۔

<u>لکھائی:</u> درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔(سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

<u>گھر کا کام:</u>

☆آپ کو اس غزل کا سب سے خوبصورت شعر کون سا لگا؟ وجہ پسندیدگی بھی لکھیے۔ یا

☆اس غزل میں کن اخلاقی صفات کا ذکر کیا گیا ہے؟ کیا آپ میں یہ اخلاقی صفات موجود ہیں؟ کون سی خوبی ایسی ہے جو آپ میں موجود ہے اور اس سے آپ کو بہت فائدہ ہوتا ہے؟

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

LearningWell

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆نظم کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً:

۱۔شاعر نے اس غزل میں جو باتیں سمجھانے کی کوشش کی ہیں آپ ان سے متفق ہیں؟

۲۔شاعر کے خیال میں انسان کو ہمیشہ کیسے رہنا چاہیے؟

۳۔کام سے کام رکھنے والوں کے لیے شاعر نے کیا مثال دی ہے یا انھیں کس چیز سے ملایا ہے؟

۴۔امید کا دامن کیوں نہیں چھوڑنا چاہیے؟

☆ایک یا دو بچوں سے مشق ا میں موجود سوالات کے جوابات سنے جائیں گے۔

تدریسی معاونات/ وسائل:

درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆الطاف حسین حالؔی کی شاعرانہ عظمت کو سراہتے ہوئے ان کی لکھی ہوئی غزل سے متعارف ہونے اور اپنے شعری ذوق میں اضافہ کرنے کے دوران۔

☆شاعری کی ایک مقبول قسم غزل سے روشناس ہوتے ہوئے اس کے طرزِ تحریر پر غور کرنے اور اس کی ہیئت سے واقف ہونے کے دوران

☆شاعر کے اندازِ بیاں پر غور کرتے ہوئے غزل میں موجود اخلاقی صفات پر عمل کرنے کے دوران۔

☆غزل میں موجود نئے الفاظ اور لغت میں ان کے معنی تلاش کرنے کے دوران

☆غزل کے اشعار کو آواز کے اتار چڑھاؤ اور آہنگ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنے کے دوران۔

☆الفاظ کا مفہوم سمجھتے ہوئے غزل کے اشعار کی جامع تشریح کرنے اور سوالات کے جوابات تحریر کرنے کے دوران۔

☆ہم قافیہ الفاظ اور ردیف سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے غزل میں موجود ہم قافیہ الفاظ اور ردیف لکھنے کے دوران۔

☆اشعار کو سادہ نثر میں تبدیل کرنے کے دوران۔

☆مطلع اور مقطع کی اصطلاح سے واقف ہوتے ہوئے غزل کا مطلع اور مقطع لکھنے کے دوران۔

☆الفاظ پر اعراب لگا کر اس کے درست تلفظ سے آگاہ ہونے کے دوران۔

☆واحد الفاظ کو جمع اور جمع الفاظ کو واحد بنا کر جملوں میں ان کا استعمال کرنے کے دوران۔

☆الفاظ کو لغت کی صحیح ترتیب سے لکھ کر درست حروفِ تہجی سے آگاہ ہونے کے دوران۔

☆خطوط نویسی کے طریقہ کار کو سمجھتے ہوئے اپنے دوست کو ایک خط تحریر کرنے اور انشاء پردازی میں کمال حاصل کرنے کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆الطاف حسین حالؔی کی شاعرانہ عظمت کو سراہتے ہوئے ان کی لکھی ہوئی غزل سے متعارف ہونا اور اپنے شعری ذوق میں اضافہ کرنا۔

☆شاعر کے اندازِ بیاں پر غور کرتے ہوئے غزل میں موجود اخلاقی صفات پر عمل کرنا اور ایک بہتر معاشرے کی تعمیر کرنا۔

☆غزل میں موجود نئے الفاظ سیکھنا اور لغت میں سے ان کے معنی تلاش کرتے ہوئے اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کرنا۔

☆غزل کے اشعار کو آواز کے اتار چڑھاؤ اور آہنگ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔

☆الفاظ کا مفہوم سمجھتے ہوئے غزل کے اشعار کی جامع تشریح کرنا اور سوالات کے جوابات تحریر کرنا۔

☆ہم قافیہ الفاظ اور ردیف سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے غزل کے ہم قافیہ الفاظ اور ردیف لکھنا۔

☆اشعار کو سادہ نثر میں تبدیل کرتے ہوئے اپنی لسانی مہارتوں میں اضافہ کرنا۔

☆مطلع اور مقطع کی اصطلاح سے واقف ہوتے ہوئے غزل کا مطلع اور مقطع لکھنا۔

☆الفاظ پر اعراب لگا کر اس کے درست تلفظ سے آگاہ ہونا۔

☆واحد الفاظ کو جمع اور جمع الفاظ کو واحد بنا کر جملوں میں ان کا استعمال کرتے ہوئے اپنی لسانی مہارتوں کو بہتر بنانا۔

☆الفاظ کو لغت کی صحیح ترتیب سے لکھ کر درست حروفِ تہجی سے آگاہ ہونا۔

☆خطوط نویسی کے طریقہ کار کو سمجھتے ہوئے اپنے دوست کو ایک خط تحریر کرنا اور انشاء پردازی میں کمال حاصل کرنا۔

LearningWell (Pvt.) Ltd. www.learningwell.pk

کلیدِ جانچ
مشق نمبر ۱

☆ درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیے: (جوابات)

(الف) مطلع میں شاعر لوگوں کو یہ نصیحت کر رہے ہیں اور یہ مشورہ دے رہے ہیں کہ ہمیشہ ایسے لوگوں کی طرح زندگی گزارو جو چاق و چوبند رہتے ہیں، ہر بات سے باخبر رہتے ہیں اور جو اتنے باہمت اور باحوصلہ ہوتے ہیں کہ اپنا دفاع خود کر سکتے ہیں۔ مراد یہ ہے کہ چست لوگوں کی طرح زندگی گزاری جائے۔ اپنی آنکھیں کھلی رکھی جائیں اور ہر معاملے پر نظر رکھی جائے۔ اپنے عقل و شعور کا استعمال کیا جائے اور ہر موقع پر ہمت اور حوصلے کا مظاہرہ کیا جائے۔ سوئی ہوئی قوم کی طرح زندگی نہ جائے کہ زندگی مین بس ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھے رہے بلکہ ایسے کام کریں کہ جس سے دنیا میں نام روشن ہو اور لوگ مثالیں دیں۔

(ب) زندگی کی سختیوں کو جھیلنے کے لیے سخت جان بننا پڑتا ہے۔ یہاں شاعر کی سخت جان سے مراد یہ ہے کہ باہمت، بہادر اور حوصلہ مند ہونا چاہیے اور زندگی میں کوئی بھی مشکل یا پریشانی آئے تو اس سے گھبرانے کے بجائے اس کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا چاہیے اور ہمت اور حوصلے سے اس مصیبت سے نبرد آزما ہونا چاہیے۔

(ج) ہماری زندگی میں خوشیاں بھی ہیں اور ساتھ ساتھ غم بھی۔ شاعر کہتے ہیں کہ خوشی اور غم دونوں میں ہمیں اعتدال اختیار کرنا چاہیے۔ اعتدال پسندی اچھی چیز ہے اور ہمیں اگر اللہ خوشیاں عطا کرے اور خوب نوازے تو ہمیں دکھاوا نہیں کرنا چاہیے اور نہ ہی خوشیوں پر اترانا چاہیے بلکہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ اسی طرح جب غم کا ساتھ ہو اور دکھوں اور مصیبتوں میں گھرے ہوں تو اپنے غم پر آنسو بہانے کے بجائے ہمت سے کام لینا چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنی چاہیے کیونکہ وہی مشکل کشا ہے اور وہی صبر دینے والا ہے۔ ویسے بھی اپنے غموں کو چھپانا بہادری کی علامت ہے۔ ہمیشہ مسکراتے رہنا چاہیے کیونکہ یہ غم تو آنے جانے ہیں۔

(د) ؎ آس کھیتی کی کے پنپنے کی انہیں ہو یا نہ ہو
ہیں اسے پانی دیے جاتے کسانوں کی طرح

پُر امیدی کی تلقین شاعر نے چوتھے شعر میں کی ہے۔ ہمیں ایسے لوگوں کی طرح زندگی گزارنی چاہیے جو بے مثال ہوتے ہیں اور بے لوث اپنی ذمہ داریاں انجام دیتے ہیں۔ انہیں کسی بھی قسم کا کوئی لالچ نہیں ہوتا۔ انہیں کسی بات سے غرض نہیں ہوتی۔ وہ اپنی محنت کرتے رہتے ہیں چاہے انہیں کامیابی ملے یا نہیں لیکن وہ اپنی محنت اور اپنے کام کرتے رہتے ہیں اس بات سے قطع نظر کہ انہیں اس سے کیا ملے گا۔

(ہ) شاعر کی مراد یہ ہے کہ جس طرح ہماری زبان بتّیس دانتوں کے اندر چھپی بیٹھی ہے اور کوئی اسے دیکھ نہیں سکتا بالکل ایسے ہی وہ لوگ جو اچھے ہوتے ہیں وہ ہمیشہ اپنے کام سے کام رکھتے ہیں اور زیادہ لوگوں میں گھستے نہیں ہیں۔ دنیا کی رنگینیوں اور بلاوجہ کی محفلوں سے انہیں کوئی مطلب نہیں ہوتا نہ ہی انہیں اس بات سے غرض ہوتی ہے کہ کوئی ان کے بارے میں کیا کہہ سن رہا ہے وہ بس اپنے کاموں میں مصروف رہتے ہیں اور اپنی زندگی کو کارآمد بناتے ہیں۔ اپنے وقت کو فالتو باتوں میں ضائع نہیں کرتے۔ وہ دنیا سے کنارہ کشی اختیار کرتے ہوئے ایک بامقصد زندگی گزارتے ہیں۔

مشق نمبر ۲

☆ مطلع اور مقطع کی نثر بنائیے:

مطلع: نثر:

ان یگانوں کی طرح زندگی کے دن کاٹیے۔ جو سدا چوکس پاسبانوں کی طرح رہتے ہیں۔

مقطع: نثر:

حالیؔ کیا کیجیے گر سادگی اختیار نہ کیجیے۔ جب رنگین بیانوں کی طرح بولنا نہ آئے۔

مشق نمبر ۳

☆ اس غزل کے قافیے اور ردیف لکھیے:

قافیے: یگانوں۔ پاسبانوں ۔ جانوں ۔ شادمانوں ۔ کسانوں ۔ زبانوں ۔ سیانوں ۔ بیانوں

ردیف: کی طرح

مشق نمبر ۴

☆ واحد الفاظ کو جمع اور جمع الفاظ کو واحد میں تبدیل کر کے جملوں میں استعمال کیجیے:

واحد	جمع	جملے
قلب	قلوب	جشن آزادی کی تقریب میں ہمارے اسکول میں وطن کی سلامتی اور بقا کے لیے دعا مانگی گئی جس نے سب کے قلب گرما دیے۔
فن	فنون	فن خطاطی کے بیش قیمت نمونے آج نمائش کے لیے پیش کیے گئے۔
ہندو	ہُنود	ہندو اور مسلمان دو الگ قومیں تھیں اسی لیے ان کا ساتھ رہنا ممکن نہ تھا۔

Learningwell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

LearningWell

طائر	طیور	شام کے وقت آسمان پر بہت سے طیور ایک ساتھ اڑتے دکھائی دیے۔
سطر	سطور	جشنِ آزادی کے موقع پر ہماری جماعت کو وطن کی محبت کے حوالے سے دس سطور لکھنے کے لیے کہا گیا۔
قید	قیود	اس کو چوری کے الزام میں پانچ سال قید کی سزا سنائی گئی۔
سجدہ	سجود	اللہ تعالیٰ ہمارے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے جب ہم سجود کی حالت میں ہوتے ہیں۔
وجہ	وجوہ	احمد کی غلطی اتنی بڑی تھی کہ استاد نے اس کے اظہار وجوہ کی درخواست بھی مسترد کر دی۔

مشق نمبر ۵

☆ دوسرے اور تیسرے شعر کی تشریح کیجیے:

دوسرا شعر:

تشریح: اس شعر میں بھی حالیؔ اچھے اور بے مثال لوگوں کی نشانی بتاتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایسے لوگ کبھی محنت سے جی نہیں چراتے نہ ہی ہمت ہارتے ہیں بلکہ ناکامی کی صورت میں بار بار کوشش کرتے ہیں اور جی لگا کر محنت کرتے ہیں اور بلندیوں تک پہنچ کر ایک کامیاب زندگی بسر کرتے ہیں۔ ایسے لوگ ہر مشکل کا ڈٹ کر مقابلہ کرتے ہیں۔ پریشانیوں اور مصیبت سے بالکل نہیں گھبراتے کیونکہ وہ باہمت، بلند حوصلہ اور بہادر ہوتے ہیں ویسے بھی زندگی کی سختیوں کو جھیلنے کے لیے سخت جان بننا پڑتا ہے۔ یہاں شاعر یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ہمیں بھی ایسے بے مثال لوگوں کی فہرست میں آنے کے لیے ان خصوصیات کو اپنانا ہوگا جب ہی ہم ایک بلند مقام حاصل کر پائیں گے۔ ہمیں محنت کی عظمت کو پہچاننا ہوگا اور خوب دل لگا کر کام کرنا ہوگا اور اگر ہمارے راستے میں کوئی بھی رکاوٹ آئے یا کسی بھی طرح کی مشکل پیش آئے تو ہمیں ہمت اور حوصلے سے کام لینا ہوگا اور ڈٹ کر مقابلہ کرنا ہوگا۔ اسی طرح ہم اچھے لوگوں کی فہرست میں شامل ہوں گے۔

تیسرا شعر:

تشریح: اس شعر میں بھی شاعر اچھے اور بے مثال لوگوں کی نشانیاں بتاتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ لوگ خوشی اور غم دونوں میں اعتدال سے کام لیتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ انہیں خوشیوں سے نوازتا ہے تو وہ اپنی خوشی کے اظہار کے طور پر اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں اور دوسروں کے سامنے دکھاوا نہیں کرتے مبادا کسی کی دل آزاری ہو جائے اور کسی غم زدہ کو تکلیف نہ ہو۔ وہ اپنی خوشی میں حد سے آگے نہیں بڑھتے اور اسی طرح اگر وہ کسی تکلیف میں ہوتے ہیں یا غم زدہ ہوتے ہیں تو نہ ہی اس کا پرچار کرتے ہیں اور نہ ہی واویلا مچاتے ہیں بلکہ خود ہی اس مصیبت اور پریشانی کا مقابلہ کرتے ہیں اور اپنے دکھ کو برداشت کرنے کا حوصلہ بھی رکھتے ہیں۔ شاعر کے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ہماری زندگی میں خوشیاں بھی ہیں اور ساتھ ساتھ غم بھی۔ اعتدال پسندی اچھی چیز ہے اور ہمیں اگر اللہ خوشیاں عطا کرے اور خوب نوازے تو ہمیں دکھاوا نہیں کرنا چاہیے اور نہ ہی خوشیوں پر اترانا چاہیے بلکہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ اسی طرح جب غم کا ساتھ ہو اور دکھوں اور مصیبتوں میں گھرے ہوں تو اپنے غم پر آنسو بہانے کے بجائے ہمت سے کام لینا چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنی چاہیے کیونکہ وہی مشکل کشا ہے اور وہی صبر دینے والا ہے۔ ویسے بھی اپنے غموں کو چھپانا بہادری کی علامت ہے۔ ہمیشہ مسکراتے رہنا چاہیے کیونکہ یہ غم تو آنے جانے ہیں۔

مشق نمبر ۶

☆ درج ذیل الفاظ کو لغت کی ترتیب کے مطابق لکھیے: (ترتیب وار)

کھٹمل۔ کھٹیا۔ کھچڑی۔ کھرپی۔ کھرچن۔ کھلاڑی۔ کھلیان۔ کھمبا۔ کھوجی۔ کھوسٹ

مشق نمبر ۷

☆ اپنے پسندیدہ شاعر کے بارے میں دوست کو خط لکھیے: (سبق نظیر اکبر آبادی میں پسندیدہ شاعر پر خط لکھا جا چکا ہے۔ معلم بچوں سے ایک خط لکھوائیں جس میں وہ اپنے دوست کو اپنی پسندیدہ کتاب کے بارے میں بتائیں)

کراچی

۱۵۔ جون ۲۰۱۸

پیارے دوست احمد/عزیزم احمد!

السلام علیکم

تمہارا خط ملا۔ پڑھ کر انتہائی مسرت ہوئی اور دل کو اطمینان بھی ہوا کہ تم خیریت سے ہو اور بڑے مزے میں ہو۔ کافی دنوں سے تمہارا خط نہیں ملا تھا۔ میں تو سوچ رہا تھا کہ تم شاید مجھے بھول گئے ہو لیکن خط پڑھ کر معلوم ہوا کہ تم پچھلے دنوں اپنے امتحانات کی وجہ سے مصروف تھے خیر چھوڑو یہ بتاؤ کہ تمہاری چھٹیاں کیسی گزر رہی ہیں۔ اب تو فراغت ہی فراغت ہوگی۔ کہیں گھومنے کا پروگرام بنایا؟ چلو اگر تمہارا کراچی آنے کا پروگرام بنے تو مجھے مطلع کر دینا۔ جیسا کہ تمہیں معلوم ہے کہ مجھے کتابوں کے مطالعے کا بے حد شوق ہے اور اسی لیے تم نے مجھ سے اپنے پچھلے خط میں پوچھا تھا کہ میری پسندیدہ کتاب کون سی ہے۔ یہ تو شاید تمہیں معلوم ہی ہے کہ میں مذہبی، تاریخی، ثقافتی اور ادبی کتابوں کا مطالعہ کرتا رہتا ہوں۔ اس کے علاوہ مجھے شاعری کی کتابوں سے بھی لگاؤ ہے۔ شاعری کے میدان میں مجھے غالبؔ، میر تقی میرؔ، حالیؔ، اصغر گونڈوی اور اقبال بہت زیادہ پسند ہیں۔ میں نے ان سب کے دیوانوں کا مطالعہ کیا ہے۔ لیکن میں جس قدر ڈاکٹر اقبال سے متاثر ہوں اور کسی سے متاثر نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ میری پسندیدہ کتاب بھی

LearningWell (Pvt.) Ltd. www.learningwell.pk

ڈاکٹر اقبال کے کلام کا مجموعہ ہے جس کا نام ''بانگ درا'' ہے۔

''بانگ درا'' اقبال کے اردو کلام کا مجموعہ ہے۔ اس کتاب میں وہ تمام نظمیں اور غزلیں شامل ہیں جنھیں اقبال نے فکر و بیان کے لحاظ سے معیاری سمجھا تھا۔ ''بانگ درا'' سب سے پہلے ۱۹۲۴ء میں شائع ہوئی تھی۔ یہ ایک عجیب وغریب کتاب ہے جس میں بے لوث محبت، پرخلوص مردانہ وار جدوجہد، محکم ایمان، اور یقین کا درس پایا جاتا ہے۔ یوں تو میں ''بانگ درا'' کی تمام نظموں اور غزلوں سے متاثر ہوں لیکن جن نظموں اور غزلوں نے مجھے بے حد متاثر کیا ہے ان مین ''بچے کی دعا'' ''ہمدردی'' ''صدائے درد'' ''درد عشق'' ''عقل ودل'' ''انسان اور بزم قدرت'' ''سرگزشت آدم'' ''انسان'' ''پیام عشق'' ''خضر راہ'' ''طلوع اسلام'' ''شکوہ اور جواب شکوہ'' ''خطاب بہ نوجوانان اسلام'' ''پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ'' اور ''دل'' قابل ذکر اور غیر فانی ہیں۔ بانگ درا کی کوئی نظم ایسی نہیں جس میں انسان کے لیے کوئی سبق اور درس نہ ہو۔ اس مجموعے کی تمام نظمیں مسلسل جدوجہد، ملک وملت سے محبت، ایثار وقربانی، انسان کا مقصد حیات، اتحاد واتفاق، یقین محکم، عمل پیہم اور اسلامی اخوت کا درس دیتی نظر آتی ہیں۔ علامہ اقبال نے بانگ درا مین بچوں کے لیے نہایت پیاری نظمیں لکھی ہیں جو عام فہم اور سادہ زبان میں ہیں۔ میں اور کیا کیا بتاؤں تم یہ سمجھ لو کہ ''بانگ درا'' حسن ادب، حسن علم وعمل، اصول زندگی اور آداب معاشرت کا ایسا گلدستہ ہے جو سدا مہکتا رہے گا۔ میں امید کرتا ہوں کہ تم ایک دفعہ اس کو ضرور پڑھو گے اور مجھے یقین ہے کہ تمھیں اس میں موجود نظمیں بہت پسند آئیں گی اور تمہارے شعری ذوق کو بڑھائیں گی۔ اپنے امی ابو کو میرا اسلام دینا اور خط کا جواب ضرور دینا۔

فقط

تمہارا دوست

علی

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

LearningWell